خطباء، واعظین، مبلغین و مبلغات کیلئے حضرت ابوبکر
صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سیرت سمیت دیگر کئی اصلاحی
موضوعات پر مشتمل 630 صفحات پر محیط خوبصورت تحفہ

بنام

جُمادی الاُخریٰ کے

21 بیانات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

خطباء، واعظین، مبلغین و مبلغات کیلئے حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سیرت سمیت دیگر کئی اصلاحی موضوعات پر مشتمل 630 صفحات پر محیط خوبصورت تحفہ

بنام

جُمادَی الاُخری کے

21 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

پہلے اسے پڑھ لیجئے!!!

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** ایک عالمگیر تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک **ہزاروں** مقامات پر ہفتہ وار سنتوں بھرے **اجتماعات** کا سلسلہ سالوں سے جاری و ساری ہے۔ ان ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں **لاکھوں** اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کی سعادت پاکر علمِ دین کی خوشبو سے خود کو مہکاتے ہیں۔ ابتدا میں دعوتِ اسلامی کے مبلغین و مبلغات موضوع کا انتخاب، مواد کی تلاش اور ترتیب سمیت بیانات کے ضروری کام خود ہی انجام دیا کرتے تھے۔ پھر دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** نے طے کیا کہ **ایک** ہی **بیان** تیار کیا جائے جو دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات کے مبلغین و مبلغات تک پہنچایا جائے۔

جون 2014ء مطابق شعبان المعظم 1435ھ میں دعوتِ اسلامی کے تحقیقی و علمی ادارے المدینۃُ العلمیۃ کے تحت شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی قائم کیا گیا۔ بیان کو تمام مراحل سے گزار کر فائنل کرنا اور ہفتہ وار اجتماع میں ہونے سے ایک ماہ قبل متعلقہ مجلس کو پیش کرنا اس شعبے کا ہدف قرار پایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 2014 سے اب تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے سوا چار سو (425) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدّظلہ العالی نے ناظمِ المدینۃُ العلمیۃ اور شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران کے ساتھ ایک میٹنگ میں یہ قیمتی تجویز عطا فرمائی کہ ہر اسلامی ماہ میں ہونے والے تمام بیانات کو جمع کر کے کتابی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کیا جائے۔ اسی حکم کی تعمیل میں **جمادی الاولیٰ کے 22 بیانات** کے نام سے 641 صفحات پر محیط ایک ضخیم

کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی گئی تھی، اور اسے کافی پذیرائی بھی حاصل ہوئی۔ کم وقت میں کثیر تعداد نے اسے ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیا۔ اب **جُمادَی الاُخری کے 21 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس مجموعے کی خاص بات یہ بھی ہے کہ چونکہ ماہِ جُمادَی الاُخری میں پہلے خلیفہ ٔ راشد، اَمِیْرُ المؤمنین **حضرت ابو بکر صدّیق** رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کا **یومِ وصال** ہے، یوں آپ کی سیرت کے مختلف گوشوں پر تیار کئے گئے 5 **بیانات** بھی اس مجموعے کا حصہ ہیں۔ یہاں پر مزید چند باتیں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ **اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔**

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید بر آں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تا کہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماٰخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول ''المدینۃُ العلمیۃ'' کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اجمالی فہرست

صفحہ نمبر	بیان کا نام	نمبر شمار
1	پہلے اسے پڑھ لیجئے!!!	☆
3	اجمالی فہرست	☆
4	حضرت طلحہ بن عبید اللہ	1
33	سیرتِ سَیِّدُنا زبیر بن عوام	2
64	صدیقِ اکبر کا خوفِ خدا	3
98	رجب کی بہاریں	4
131	طلحہ بن عبید اللہ کی سخاوت	5
164	کامیاب تاجر کے اوصاف	6
194	صدیقِ اکبر کا عشقِ رسول	7
224	رجب المرجب کے فضائل	8
256	حلال کے فضائل اور حرام کی وعیدیں	9
287	وقت کی قدر و قیمت	10
320	صدیقِ اکبر کا کردار اور فرامین	11
354	فیضانِ مدنی انعامات	12
390	اے کاش فضول گوئی کی عادت نکل جائے	13
415	غفلت کا انجام	14
440	صدیقِ اکبر کا حسنِ اخلاق و کرامات	15
464	جھگڑے کے نقصانات	16
493	کوشش کامیابی کی کنجی ہے	17
519	آخرت کی تیاری کا انداز کیسا ہونا چاہیے	18
543	زندگی کا مقصد	19
567	تذکرۂ صدیقِ اکبر	20
591	خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت	21
623	شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف	☆

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰه

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف   (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے: "مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ یَوۡمَ الۡجُمُعَةِ کَانَتۡ شَفَاعَةٌ لَّهٗ عِنۡدِیۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ، جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو بروزِ قیامت اس کی شَفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ علی آلہ، ۱/۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۳۶)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں دُرُود	دافعِ جملہ بَلا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا

❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج عَشَرۂ مُبَشَّرہ یعنی وہ 10 صَحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جن کو مالکِ جنت و کوثر، شاہِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کی بِشارت ارشاد فرمائی، اُن میں سے ایک جَلِیْلُ الْقَدْر صحابی کی سِیْرتِ مُبارَکہ کے چند گوشے بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کی جائے گی۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ دسوں جن کو جنّت کا مُژدہ مِلا

اُس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش مطبوعہ مکتبۃ المدینہ ص 311)

سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیْرتِ مُبارَکہ کا ایک واقعہ جو کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبولِ اِسْلام کا سبب بنا، بیان کیا جائے گا۔ اس کے بعد اِن عظیم صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام، نَسَب، کُنیت، اَلْقابات اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ان کے رشتے کا ذکر ہوگا۔ پھر ان کا حُلیہ، دُنیا

سے بے رَغبتی، سَخاوت اور چند فَضائل پیش کیے جائیں گے۔ آخر میں ان کے سفرِ آخرت کا ذِکرِ خَیر کرنے کے ساتھ ساتھ ناخُن کاٹنے کے مَدَنی پھول بھی پیش کیے جائیں گے۔ آیئے اوّلاً ایک حکایت سُنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بصرہ کا راہب اور قُرَشی تاجر:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِظہارِ نُبُوَّت سے قبل اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبیلہ بنُو تَیم کا ایک تاجِر، تِجارت کی غَرَض سے بصرہ گیا۔ جب بازار پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک راہب اپنے عبادت خانہ (گرجا گھر) میں مَوجُود لوگوں سے کہہ رہا تھا: سَرزمینِ عرب سے آنے والے ان مُعزَّز تاجِروں سے ذرا یہ تو مَعلُوم کرو کیا ان میں کوئی حَرَم (یعنی مکہ مُکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) کا رہنے والا بھی ہے؟ تو وہ مُعزَّز قریشی تاجر آگے بڑھ کر بولا: جی ہاں! میں حَرَم کا رہنے والا ہوں۔ راہب کو مَعلُوم ہوا تو اس نے بڑی بیتابی سے اس قریشی جوان سے پوچھا: "کیا آپ کے ہاں اَحمد نامی کسی ہستی کا ظُہور ہوا ہے؟" تاجر نے پوچھا: "یہ کون ہیں؟" تو راہب نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تعارُف کچھ یُوں کرایا: "یہ حضرتِ عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نُورِ نظر، حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لَختِ جگر ہیں۔ ان کے ظُہُور کا ماہِ مُبارک یہی ہے، وہ آخری نبی ہیں اور ان کا ظہور سرزمینِ حرم (مکۃُ المکرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) سے ہو گا، پھر وہ اس جگہ ہجرت کریں گے جہاں کی زمین تو پتھریلی اور شور زدہ (ناقابلِ زراعت) ہو گی، مگر وہاں کھجوروں کے باغات کَثرت سے ہوں گے، تمہیں تو ان کی بارگاہ میں فوراً حاضر ہونا چاہیے۔"

وہ قریشی تاجر فرماتے ہیں کہ راہب کی باتیں میرے دل میں گھر کر گئیں اور میں فوراً وہاں سے چل

پڑا، یہاں تک کہ مکۂ مکرمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) پہنچ کر ہی دم لیا۔ مکہ شریف پہنچتے ہی لوگوں سے پوچھا کہ کوئی نئی خبر ہے؟ تو انہوں نے بتایا: ہاں! محمد بن عبدُ اللہ، جنہیں ہم امین کے طور پر جانتے ہیں، اُنہوں نے نُبُوَّت کا دعویٰ کیا ہے اور ابنِ ابی قحافہ (یعنی امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ان پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خِدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: "کیا آپ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے ہیں؟" اُنہوں نے جواب دیا: "ہاں! اور چلو تم بھی ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں دیر مت کرو، کیونکہ وہ حق کی دعوت دیتے ہیں۔" تاجر کا دِل راہب کی باتوں سے اِسلام کی طرف مائل ہو چُکا تھا۔ عاشقِ اکبر، سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نیکی کی دعوت سے بھرپور باتیں سُن کر مزید مُتاثر ہوا اور اس نے راہب کی تمام باتیں بھی بتا دیں۔ چُنانچہ، اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے قبیلے کے اس نوجوان تاجر کو لے کر دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بصرہ کے راہب اور عاشقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی باتوں سے مُتاثر ہونے والا یہ قریشی تاجر آخر کار، سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ بابرکت سے وابستہ ہو کر مُسلمان ہو گیا اور جب اس نے آپ کو راہب کی باتیں بتائیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خُوش ہوئے۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، باب من تقدم اسلامہ من الصحابۃ، ج۲، ص۱۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریش کا وہ خُوش نصیب تاجر کوئی اور نہیں بلکہ عَشَرۂ مُبَشَّرہ میں سے ایک پیارے صحابی حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ آیئے! حُصولِ بَرکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُبارک زِندگی کے گوشوں سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول سُنتے

ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام ونَسَب، کُنیت ولقب:

حضرتِ سیدنا علامہ بدرُالدّین عینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح سُنَنِ اَبی داوٗد میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سلسلۂ نَسَب اس طرح ذکر کرتے ہیں: حضرتِ طلحہ بن عبیدُاللہ بن عُثمان قرشی تیمی مدنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت ابو محمد ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق پرَستْ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اَلْفَیَّاض، اَلْجُود اور اَلْخَیْر کے لقب عطا ہوئے۔ چنانچہ، حضرتِ سیّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن مکّی مَدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے طَلْحَۃُ الْخَیْر، غزوۂ عشیرہ میں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض اور غزوۂ حُنَیْن میں طَلْحَۃُ الْجُوْد کے القابات سے یاد فرمایا۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۷، ج ۱، ص ۱۱۲)

حضرتِ سیّدُنا امام عَبدُ الرَّءُوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان القابات سے نوازنے کی وَجہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کثرت سے سَخاوَت کرنا ہے۔ (فیض القدیر، حرف الطاء، تحت الحدیث: ۵۲۷۴، ج ۴، ص ۳۵۷) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مکۂ مکرمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) کے رہنے والے تھے، حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبیلہ بنو تَیم سے تعلق تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی نَسبی تعلّق ہے، اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرتِ سیّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح آپ کا سلسلۂ نَسَب بھی ساتویں پُشت میں (حضرت کعب بن مُرّہ پر) حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جا ملتا ہے۔ (حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ، ص ۹، ملخصا)

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے رشتہ:

حضرتِ سیّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندان سے ایک خاص تعلق تھا اور وہ اس طرح کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بہن حضرت سَیِّدَتُنا حمنہ بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے شادی کی تھی اور یہ دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُھوپھی سَیِّدہ اُمَیمَہ بنتِ عبدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی صاحبزادیاں تھیں۔(یُوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم زُلف بھی تھے۔)(حضرتِ سیّدُنا طلحہ بن عبید اللہ، ص ۳۵)

حُلیہ مُبارَک:

امام حاکم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حَضرتِ سیّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حُلیہ مُبارک یُوں بیان فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رَنگت سُرخی مائل سفید تھی، قَد مُتوسِّط و درمیانہ تھا، سینہ چوڑا اور شانے کُشادہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی طرف مُڑتے تو پُورے رُخ سے مُتوجِّہ ہوتے، حَسین چہرے پر بڑی خُوبصورت باریک سی ناک تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاؤں بڑے تھے اور بڑی تیزی سے چلا کرتے تھے۔ (المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مناقب طلحۃ بن عبید اللّٰہ، ج ٤، ص ٤٤٩)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عام طور پر عُصفُر (زَرد رنگ کی ایک بُوٹی جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں) سے رَنگا ہوا لباس زیبِ تَن فرمایا کرتے تھے۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ٤٧ طلحۃ بن عبید اللّٰہ، ج ٣، ص ١٦٤)

حضرتِ سیّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ حَضرتِ سیّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے تمام بیٹوں کے نام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر رکھے۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳۲ الزبیر بن عوّام، ج۳، ص۷۴) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں:(1) محمد (2) عمران (3) مُوسیٰ (4) یعقوب (5) اسماعیل (6) اسحاق (7) زکریّا (8) یُوسف (9) عیسیٰ (10) یحییٰ (11) صالح رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

اچھے نام رکھنا بچوں کا حق ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارَکہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزیدہ بندوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھنا، صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سُنَّت ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہیے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تُحفہ ہے جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب میدانِ حشر بپا ہو گا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بُلایا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابُو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء (باپ دادا) کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔“ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج۴، ص۳۷۴)

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار، گلوکار، فنکار یا (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) غیر مُسلموں کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذِلّت کیا ہو گی کہ مُسلمانوں کی اَولاد کو کل میدانِ محشر میں غیر مُسلموں کے ناموں سے پُکارا جائے۔

عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کے اِنتخاب کی ذِمّہ داری کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عُموماً شَرعی مَسائل سے ناواقِف ہونے کی وَجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی معانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے۔ اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَسمائے مُبارَکہ اور صحابۂ کرام وتابعینِ عِظام اور اَولیائے کرام رِضۡوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيۡهِمۡ اَجۡمَعِيۡن کے نام پر نام رکھے جائیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اللہ والوں سے رُوحانی تعلُّق قائم ہوجائے گا اور دوسرا ان نیک ہَستیوں سے مَوسُوم ہونے کی بَرَکت سے اس کی زِنْدگی پر مَدَنی اَثرات بھی مُرتَّب ہوں گے۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کے نام رکھنے سے مُتَعلِّق شَرعی اَحکام جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 179 صَفحات پر مُشتمل کتاب، **"نام رکھنے کے اَحکام"** کا مُطالَعہ کیجئے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں مُفید معلومات کے ساتھ ساتھ آخر میں اچھے ناموں کی فہرست بھی درج ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا سے بے رَغْبتی وسَخاوَت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی اولاد کے اچھے نام رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کی اچھی تربیت بھی کرنی چاہیے، دُنیا کی مَحبَّت میں مَست رہنے، دَھن کمانے کی دُھن میں مگن رہنے کے بجائے، انہیں خوفِ خدا وعشقِ مُصطفےٰ کے ساتھ ساتھ نیکیوں کی طرف رَغْبت اور فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بھی دینا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب و محبوب بندے خاص طور پر حَضراتِ انبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وصحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيۡهِمۡ اَجۡمَعِيۡن دُنیا اور اس کی مَحبَّت سے بے پروا ہوتے

ہیں۔ حضرتِ سیدنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اِنہی مُبارَک ہستیوں میں سے ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کبھی دُنیا سے دل نہ لگایا اور جو کمایا اسے جَمْع کرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کے لیے راہِ خُدا میں لُٹادیا۔

مَنْقُول ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رات کے وَقْت حَضْرَ مُوْت سے سات(7) لاکھ دِرْہَم مَوصُول ہوئے تو پریشان اور بے چین ہوگئے۔ زَوجۂ مُحترمہ نے عرض کی: ''آج آپ کو کیا ہوا ہے؟'' فرمایا کہ مجھے یہ فِکر دامن گِیر ہے (یعنی میں اس وَجہ سے بے چین ہوں) کہ جس بندے کی راتیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عِبادت کرتے ہوئے گُزرتی ہوں، گھر میں اس قَدَر مال کی مَوجُودگی میں آج اس کی بارگاہ میں کیسے حاضر ہوگا؟ تو مَدَنی سوچ رکھنے والی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زَوجہ نے بڑے اَدَب سے عَرض کی: اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے نادار دوستوں کو کیوں بُھول رہے ہیں؟ صُبْح ہوتے ہی انہیں بُلاکر یہ سارا مال ان میں تَقْسِیم کرنے کی نِیَّت فرما لیجئے اور اس وَقْت بڑے اِطْمینان کے ساتھ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوجایئے۔ نیک بخت زَوجہ کی یہ بات سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دل خُوشی سے سرشار ہوگیا اور آپ نے فرمایا: آپ واقعی نیک باپ کی نیک بیٹی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نیک باپ کی نیک بیٹی کوئی اور نہیں بلکہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا ابُوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت سَیِّدَتُنا اُمّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تھیں۔

چُنانچہ، صُبْح ہوتے ہی حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مُہاجرین و اَنْصار میں سارا مال تقسیم کرنا شُروع کردیا اور اس میں سے کچھ حِصّہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ

کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خِدمت میں بھی بھیجا۔ اچانک آپ کی زَوجہ مُحترمہ حاضِر ہوئیں اور عرض کی: ”اے ابُو محمد! کیا اس مال میں گھر والوں کا بھی کچھ حصّہ ہے؟“ تو اِرشاد فرمایا: ”آپ کہاں رہ گئی تھیں، چلیں جو باقی بچ گیا ہے وہ سب آپ لے لیں۔“ فرماتی ہیں کہ جب بقیہ مال کا حساب کیا تو وہ صِرف ایک ہزار دِرْہم ہی رہ گیا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء، الرقم ۷ طلحہ بن عبید اللّٰہ، ج ۳، ص ۱۹۔ مفہوماً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تجارت کا نَفع:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَضرتِ سیِّدُنا طَلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح جو بھی راہِ خُدا میں اِخلاص و اچھی نیّت کے ساتھ مال خَرچ کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دُنیا و آخرت میں اس کی برکتوں اور اجر و ثواب سے نوازتا ہے۔ چنانچہ پارہ 2 سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 245 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ(۲۴۵) (پ ۲، البقرۃ: ۲۴۵)	تَرجَمۂ کنز الایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گُنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا

صَدرُ الاَفاضِل حضرتِ علامہ مَولانا مُفتی سید محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی ”خزائن العرفان“ میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ نے) راہِ خُدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ کمالِ لُطف و کرم ہے۔ (کیونکہ) بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا، حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عَطا سے مَجازی مِلک رکھتا ہے، مگر قرض سے تَعبیر فرمانے میں

یہ (بات) دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اِطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا، وہ اس کی واپسی کا مُستَحِق ہے، ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ وہ اس اِنْفاق کی جزا بالیقین (لازماً) پائے گا اور بہت زِیادہ پائے گا۔ (خزائن العرفان، پ ۲، البقرۃ، تحت الایۃ: ۲۴۵)

سَیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومیہ نَفع:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خُدا میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی، آخِرت میں اَجر و ثواب کی حقداری تو ہے ہی، بعض اَوقات دُنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ الْبَدَل (اچھا بدلہ) عطا کیا جاتا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ راہِ خدا میں دینے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ مزید بڑھتا ہے جیسا کہ

حَضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "دو عالم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔" (صحیح مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب استحباب العفو و التواضع، الحدیث ۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

حَضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جو مال خرچ کیا، اس کا حقیقی نَفع تو یقیناً انہیں آخرت میں ملے گا، مگر دُنیا میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کی بَرَکتوں سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ مَروی ہے کہ حَضرتِ سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار دِرہم سے زائد تھی۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۶، ج ۱، ص ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حَضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہُ کو صدقہ کرنے کا کیسا اِنعام ملا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار درہم سے زائد تھی۔ اور صدقات و خیرات دینے کا معاملہ یہ تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا قَبِیصہ بن جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صُحبتِ بابرکت میں رہا، تو میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو بِن مانگے لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۴، ج۱، ص۱۱۱) اور یہ بھی مَنْقُول ہے کہ بسا اوقات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں میں اتنا مال تَقْسِیم فرماتے کہ اپنے لیے کچھ بھی نہ چھوڑتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ حضرتِ سُعدٰی بنتِ عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ "حضرتِ سیِّدُنا طَلْحَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک دن ایک لاکھ دِرہم راہِ خدا میں صدقہ کئے اور اس دن، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نماز کے لئے مسجد نہ جا سکے، کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا لباس ایسا نہ تھا، جسے پہن کر مسجد میں چلے جاتے۔" (موسوعۃ لابن الدنیا، کتاب اِصلاح المال، باب فضل المال، الحدیث: ۹۷، ج۷، ص۴۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جذبۂ اِیثار بھی خُوب تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی تمام تر آسائشوں کو دوسرے مُسلمانوں کی خاطر قربان کر دیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بخوبی معلوم تھا کہ اسلام ہمیں باہمی ہمدردی کا پیغام دیتا ہے، اسی لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خیر خواہی کرتے ہوئے اپنی ذات پر دوسرے مسلمانوں کو ترجیح دی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی مایہ ناز تالیف "فیضانِ سُنّت" میں اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے کے مُتَعَلِّق ایک بڑی ہی خُوبصورت حکایت نقل فرماتے ہیں۔ چنانچہ،

حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "میں نے شیخ احمد

حمّادی سَرَخسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ان کی توبہ کا سبب پوچھا، تو کہنے لگے: ”ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لے کر ”سَرَخس“ سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک بُھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زَخمی کر کے گرادیا اور پھر بُلند ٹِیلے پر چڑھ کر ڈکارنے لگا، اُس کی آواز سُنتے ہی بہُت سارے دَرِندے اِکٹّھے ہو گئے۔ شیر نیچے اُترا اور اُس نے اُسی زَخمی اُونٹ کو چِیر اپھاڑا مگر خود کچھ نہ کھایا، بلکہ دوبارہ ٹِیلے پر جا بیٹھا، جَمْع شُدہ دَرِندے اُونٹ پر ٹُوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شیر قریب آیا کہ ایک لنگڑی لُومڑی دُور سے آتی دِکھائی دی، شیر واپَس اپنی جگہ چلا گیا۔ لُومڑی حسبِ ضَرورت کھا کر جب جا چکی، تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔

میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میرا رُخ کیا اور بزَبانِ فَصِیح بولا: ”احمد! ایک لُقمے کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے، مَردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔

میں نے اِس انوکھے واقِعہ سے مُتَاَثِّر ہو کر اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور دُنیا سے کَنارہ کَش ہو کر اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لَو لگالی۔“ (کَشفُ المَحجُوب، مترجم، ص ۳۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُھوکے شیر نے اپنا شِکار دوسرے جانوروں پر اِیثار کر کے بُھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کی اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ ” ایک لُقمہ کا اِیثار تو کُتّوں کا کام ہے، مرد کو چاہئے کہ اپنی جان قربان کر دے۔“

سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: ”جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اُوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔“

(اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج ۹ ص ۷۷۹)

ہمیں بُھوکا رہنے کا اَوروں کی خاطر	عطا کر دے جذبہ عطا یا الٰہی

اِیثار کا ثواب مفت لُوٹنے کے نُسخے:

اے کاش! ہمیں بھی اِیثار کا جَذبہ نصیب ہو، اگر خَرچ کرنے کو جی نہیں چاہتا تو بِغیر خَرچ کے بھی ایثار کے کئی مَواقِع مل سکتے ہیں۔ مَثَلاً کہیں دعوت پر پہنچے، سب کیلئے کھانا لگایا گیا تو ہم عُمدہ بوٹیاں وغیرہ اس نیّت سے نہ اُٹھائیں کہ ہمارا دوسرا بھائی اُس کو کھالے۔ گرمی ہے کمرے کے اندر یا سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں مسجِد کے اَندر کئی اسلامی بھائی سونا چاہتے ہیں، خُود پنکھے کے نیچے قبضہ جَمانے کے بجائے دوسرے اسلامی بھائی کو موقع دیکر اِیثار کا ثواب کما سکتے ہیں۔ اسی طرح بس یا ریل گاڑی کے اَندر بِھیڑ کی صُورت میں دوسرے اسلامی بھائی کو بَاِصرار اپنی نِشَست پر بٹھا کر اور خُود کھڑے رہ کر، کار میں سفر کا موقع مُیَسَّر ہونے کے باوُجود دوسرے اسلامی بھائی کیلئے قربانی دیکر اُسے کار میں بٹھا کر اور خُود پیدل یا بس وغیرہ میں سفر کرکے، سُنّتوں بھرے اجتِماع وغیرہ میں آرام دِہ جگہ مل جائے تو دوسرے اسلامی بھائی پر جگہ کُشادہ کرکے یا اُسے وہ جگہ پیش کرکے، کھانا کم ہو اور کھانے والے زِیادہ ہوں تو خُود کم کھا کر یا بالکل نہ کھا کر نیز اسی طرح کے بے شُمار مَواقِع پر اپنے نَفس کو تھوڑی سی تکلیف دیکر مُفت میں اِیثار کا ثواب کمایا جا سکتا ہے۔ (مدینے کی مچھلی، ص۲۷)

سَخاوت کی خَصلت عنایت ہو یارَبّ
دے جذبہ بھی اِیثار کا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روایتِ حدیث میں اِحتیاط:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرت طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبۂ اِیثار کے بارے میں سُنا اور ضِمناً اِیثار کا ثواب کمانے کے چند طریقے بھی سیکھے۔ یاد رہے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں پائی جانے والی یہ پاکیزہ عادات و صِفات، نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیّت کا ہی نتیجہ ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اَکثر اَوقات جلوۂ محبوب کی تابانیوں سے مَحظُوظ (یعنی مسرور و خوش) ہوا کرتے، آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رہتے ہوئے ہر مُعاملے میں رَہنمائی طَلَب کرتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَبانِ حق ترجمان سے بیان ہونے والے فرامین سُن کر نہ صِرف خُود عمل کرتے بلکہ کمی بیشی کیے بغیر اِنتہائی اِحتیاط کے ساتھ لوگوں تک پہنچاتے۔

اگر کسی بات میں ذرّہ برابر بھی شک ہوتا کہ یہ اَلفاظ سرورِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہیں ہیں تو کبھی بیان نہ کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو اِبتدائے اِسلام میں ہی اِیمان لائے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت بھی پائی، مگر ان سے بہت کم اَحادیثِ مُبارکہ مروی ہیں۔ حَضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار بھی ان جَلِیْلُ الْقَدْر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں ہوتا ہے، جنہوں نے بہت کم اَحادیثِ مُبارکہ روایت کی ہیں۔ چنانچہ، حَضرتِ علامہ بدرُ الدِّین عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتَعلِّق فرماتے ہیں کہ حَضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کُل اَڑتیس (38) احادیثِ مُبارکہ مروی ہیں، ان میں سے تین (3) اَحادیث بُخاری شریف میں اور چار (4) مُسلم شریف میں ہیں۔

(شرح ابی داؤد للعینی، کتاب الصلاۃ، باب ما یستر المصلی، الحدیث: ۶۹۶، ج ۳، ص ۲۴۲)

اسی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان بھی اَحادیث بیان کرنے میں اِحتیاط سے کام لیتے۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ حوتکیّہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے روایت ہے کہ جب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے حدیث کے مُعاملے میں بات کی گئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں حدیث میں مجھ سے کمی بیشی نہ ہوجائے، تو میں تمہیں ضرور اَحادیثِ مُبارکہ بیان کرتا۔" (طبقاتِ کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص:۲۲۱)

ایک شخص نے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے خرگوش کے مُتَعلّق پُوچھا۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا: مجھے حدیث میں کمی بیشی ناپسند ہے، اس لیے میں تمہیں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں، جو اِس مُعاملے میں تمہاری رَہنُمائی کرے گا۔" پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اُس شخص کو حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے پاس بھیجا۔ جب اُس شخص نے اُن سے اِس مُعاملے میں بات کی تو اُنہوں نے فرمایا: ہم نبیِ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ فُلاں فُلاں جگہ پر تھے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک خرگوش بَطورِ تُحفہ بھیجا گیا تو ہم نے بھی اس کا گوشت تناوُل کیا۔" (مصنف ابنِ ابی شیبہ، کتاب الاطعمہ، فی اکل الارنب، ج۵، ص:۵۳۵، حدیث:۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے قطعی جنّتی صحابی ہونے کے باوُجود سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ حدیث بیان کرنے کے مُعاملے میں حد درجہ اِحتیاط فرمایا کرتے تھے، حالانکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے سَفَر وحَضَر دونوں میں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طویل رَفاقت کی

سَعادت حاصل کی تھی۔ آپ چاہتے تو وہ حدیثِ مُبارَک خُود بھی بیان فرما سکتے تھے، لیکن اپنے اَصحاب کی تربیت کی خاطر انہیں دوسرے صاحبِ عِلْم صحابی کے پاس بھیج دیا۔ بیان کردہ روایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ خرگوش کا گوشت کھانا، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے ثابِت ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر ہمیں کسی بات کا صحیح طرح سے عِلْم نہ ہو یا عِلْم تو ہو مگر اس میں شک ہو یا ہم اس کیفیَّت میں نہ ہوں کہ اس سُوال کا صحیح جواب دے سکیں، تو سائل یعنی سُوال کرنے والے کو کسی صَحِیۡحُ الۡعَقِیۡدَہ سُنّی عالِم یا مُفْتی صاحب کی طرف بھیج دیں تاکہ اُن کی صحیح رَہنمائی ہو، خُصُوصاً قرآن وسُنَّت اور شَرعی اَحکام کے مُعاملے میں اِحتیاط بہت ضروری ہے، خُود کوئی جواب دینے کے بَجائے عالِم و مُفْتی سے رُجُوع کرنے کا مَشْورہ دیں، اِسی میں دُنیا و آخرت کی بھلائی ہے، اپنے قیاس اور اَٹکل سے کسی کو بغیر تَصْدِیق کے کوئی شَرعی مسئلہ بتانے سے سخت اِجْتناب کریں۔ خُدانخواستہ کسی کو غَلَط مسئلہ بتادیا اور اس نے اس پر عمل کرلیا نیز اس نے آگے بھی پھیلا دیا تو ہوسکتا ہے کہ ان تمام کا وبال بھی ہمارے گلے میں آجائے۔

دارُالاِفتاء اہلسنَّت کا تعارُف:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تَحْت چلنے والا اَہم شُعْبہ دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت روز بروز ترقّی کی مَنازِل طے کرتا جارہا ہے۔ اس وَقْت دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت، اس سے مُنْسلِک مُفتیانِ کرام اور دیگر عُلمائے کرام تحریری فتاوٰی، نیشنل واِنٹر نیشنل فون نمبرز، واٹس اَپ (Whatsapp)، ویب سائٹ، ای میل، مکتوبات کے جوابات، تربیتی اجتماعات، مدنی چینل، مدنی مشوروں، کُتُب کی تحریر و تفتیش اور سائلین سے بِالمُشافَہ مُلاقات کے ذَرِیعے مُسلمانوں کی شَرعی رَہنمائی میں مشغول ہیں۔ آیئے! اس کی چند جھلکیاں سُنتے

ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تا دمِ بیان دارُالاِفتاء کی گیارہ (11) شاخوں سے ماہانہ کم و بیش 650 تحریری فتاوٰی جاری ہوتے ہیں اور اب تک ایک لاکھ سے زائد تحریری فتاوٰی جاری ہوچکے ہیں۔ ہر ماہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر مَوجُود دارُ الاِفتاء اہلسنّت کی سروس کے ذَرِیعے مَوصُول ہونے والے 4000 (چار ہزار) سے زائد سُوالات کے جوابات (بذریعہ آواز) اور دارُ الاِفتاء کے ای میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) کے ذَرِیعے ماہانہ کم و بیش آٹھ سو (800) سوالات کے جوابات نیز چار نیشنل موبائل نمبرز اور تین (3) انٹر نیشنل نمبرز کے ذَرِیعے پاکستان، یوکے، یورپ، امریکہ اور دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو ماہانہ کم و بیش دس ہزار (10000) کے قریب سُوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۱۰ جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ بمطابق 2 مارچ 2015ء سے (whatsapp) نمبر بھی آن کر دیا گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پہلے ہی دن 1500 سے زائد پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُمید ہے کہ اس سَہولت کے ذَرِیعے بھی ماہانہ ہزاروں سائلین کو شَرعی رَہنُمائی فَراہم کی جائے گی نیز ہر ماہ دارُ الاِفتاء میں آنے والے سائلین کو کم و بیش ساڑھے چار ہزار (4500) سے زائد زبانی جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دارُ الاِفتاء اہلسنّت کے مفتیانِ کرام اور دیگر عُلمائے کرام کی جانب سے کافی عرصہ سے مدنی چینل پر ہفتے میں 8 سلسلے دارُالاِفتاء اہلسُنّت (تین سلسلے)، اَحکامِ تِجارت، فیضانِ عِلْم، فیضانِ اِسلام، اَسباقِ تَصوُّف وغیرہ براہِ راست پیش کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ریکارڈڈ سلسلے بھی مدنی چینل کی زِینت بنتے ہیں۔ دارُ الاِفتاء کا فیس بُک پیج (Facebook Page) بھی مَوجُود ہے، جس پر مدنی چینل پر ہونے والے دارُالاِفتاء کے سلسلوں کے کِلپ، مُختلف مَواقع کی مُناسبت

سے فتاوٰی اور بہارِ شریعت سے مُختلف مَوضُوعات پر مُنتخب شُدہ مَسائل کو اَپ لوڈ (Upload) کیا جاتا ہے۔ فیس بُک پیج (Facebook Page) کا لِنک نوٹ فرمالیں۔

(www.facebook.com/DaruliftaAhlesunnat)

(ڈبلیو ڈبلیو ڈبلیو ڈاٹ فیس بُک ڈاٹ کام سلیش دارالافتاء اہلسنت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تنظیمی مَسائل میں شَرعی رَہنُمائی کیلئے بابُ المدینہ کراچی اور مرکزُ الاولیاء لاہور میں اِفتاء مکتب قائم کئے گئے ہیں، جن میں دعوتِ اسلامی کی مُختلف مَجالس میں کئے جانے والے مدنی کاموں کا شَرعی اُصولوں کے مُطابِق جائزہ لیا جاتا ہے۔ نیز دعوتِ اسلامی کے تحت سینکڑوں مَساجد، نئ تعمیر ہونے والی مَساجد، جامعات المدینہ، مدارسُ المدینہ، دارُالمدینہ اور اِجارہ کے شرعی مُعاملات بھی دیکھے جاتے ہیں۔ مُسلمانوں کو پیش آمدہ جدید مَسائل کے حل کیلئے مَجلس تحقیقاتِ شَرعیہ بھی قائم ہے جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ عُلماء و مفتیانِ کرام پر مُشتمل ہے۔ آپ سے بھی مدنی اِلتجا ہے کہ شَرعی مَسائل میں رَہنُمائی حاصل کرنے کیلئے دارُالاِفتاء اَہلسُنَّت سے ضَرور رابطہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شُجاعت کے ستّر (70) سے زائد تمغے:

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار ان جانثار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے، جنھوں نے اپنا تَن مَن دَھن سب کچھ راہِ خدا میں قُربان کرنے کا عہد کر رکھا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِسلام کی سَربُلندی کیلئے کئی مَواقع پر شُجاعت و بہادُری کے جَوہر دِکھائے اور اپنی جان کی پروا

کئے بغیر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کی خاطر کُفّار سے مُقابلہ کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ہمّت وشُجاعت کا ذِکر کرتے ہوئے اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: غزوۂ اُحد میں جب ہم حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف مُتوجّہ ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ محبوبِ ربِّ داوَر، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حِفاظت کرتے ہوئے ان کے جسمِ اَطہر پر ستّر (70) سے زائد چھوٹے بڑے زَخم ہیں اور ان کی اُنگلیاں بھی کَٹ چکی ہیں۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، معرفۃ طلحۃ بن عبید اللہ، الحدیث: ۳۶۹، ج ۱، ص ۱۱۲) آپ کی شُجاعت وبہادُری دیکھ کر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: طلحہ کیلئے (جنّت) واجب ہوگئی۔ (ترمذی، ج ۵، ص ۴۱۲)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کئی غَزوات میں اپنی شُجاعت وبہادُری دِکھائی اور بالآخر جنگِ جَمل کے دَوران گیارہ (11) جُمادی الاُخریٰ ۳۶ھ (بروز جمعرات) مَروان بن حکم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ٹانگ میں ایک تیر مارا، جس سے خُون کی رَگ بُری طرح کَٹ گئی، جب اس کا مُنہ بند کرتے تو ٹانگ پُھول جاتی اور اگر چھوڑتے تو کَثرت سے خُون بہنے لگتا۔ پس آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: اس کو ایسے ہی چھوڑ دو، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تِیروں میں سے ایک تِیر ہے، یعنی میری شہادت اسی کے ساتھ مُقدّر کی گئی ہے۔ بس اسی کے سبب 60 یا 64 سال کی عُمر میں آپ اس وطنِ اِقامت کو چھوڑ کر وطنِ اَصلی میں جا بسے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، طلحۃ بن عبید اللہ التیمی، ج ۲، ص ۳۲۰ ملتقطا)

کتاب کراماتِ صحابہ کا تعارُف

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دلچسپ کتاب ”کراماتِ صحابہ“ میں

حضرت سَیِّدُنا طلحہ بِن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے وِصال کے بعد صادِر ہونے والی ایک کرامت تحریر ہے۔ کرامت عرض کرتا ہوں، پہلے کتاب **کراماتِ صحابہ** کا کچھ تعارف آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں:

مکتبۃُ المدینہ کی یہ خُوبصورت اوردِینی مَعلُومات سے بھر پُور کتاب خلیفۂ مُفتیِ اعظم ہِند، شیخُ الحدیث حَضرتِ علامہ عبدُالمُصطفٰی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی تصنیف ہے، جو 346 صفحات پر مُشتمل ہے۔اس کتاب میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کرامات ذِکْر کرنے کے ساتھ ساتھ کرامت کی تعریف، اس کی اَقْسام اور مثالیں بیان فرمائی ہیں نیز فَضائلِ عَشَرۂ مُبَشَّرہ اوردیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مُخْتصر حالات بھی اس کتاب میں جابجا خُوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی علمی و تحقیقی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ نے دَورِ جدید کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کتاب میں مَوجُود آیاتِ قرآنیہ، اَحادیثِ مُبارکہ، روایات و فقہی مَسائل وغیرہا کی اَصْل مآخذ سے حتَّی الْمَقْدُوْر تخریج و تفتیش کا کام کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اسی کتاب کے صَفْحَہ 118 پر ہے کہ شہادت کے بعد حَضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بصرہ کے قریب دَفْن کردیا گیا، مگر جس مَقام پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قَبْر شریف بنی وہ نَشیب (گہرائی) میں تھا، اس لئے قَبْرِ مُبارک کبھی کبھی پانی میں ڈُوب جاتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک شخص کو بار بار مُتواتر خواب

میں آکر اپنی قَبْر بدلنے کا حکم دیا۔ چُنانچہ اس شخص نے حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دس ہزار دِرْہم میں ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مکان خرید کر اس میں قبر کھودی اور حضرتِ طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُقَدَّس لاش کو پُرانی قَبْر میں سے نکال کر اس قَبْر میں دَفن کر دیا۔ کافی مُدّت گُزر جانے کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مُقَدَّس جسم سلامت اور بالکل ہی تَر و تازہ تھا۔

(اسد الغابۃ، طلحۃ بن عبید اللہ التیمی، ج۳، ص۸۷)

دَہَن میلا نہیں ہوتا بدن میلا نہیں ہوتا
خدا کے پاک بندوں کا کفن میلا نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے کہ کچی قبر جو پانی میں ڈوبی رہتی تھی، اس میں ایک مُدّت گُزر جانے کے باوُجود ایک صحابی کا جسم مُبارک سَلامت اور تَر و تازہ رہا تو حَضراتِ انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام خُصُوصاً حُضُور سیّدُ الانبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقَدَّس جسم کی سَلامتی اور شان کا عالَم کیا ہو گا جبکہ حُضُور، سراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ گرامی بھی مَوجُود ہے: **اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ** (مشکوۃ، ص۱۲۱) (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے) اسی طرح اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شُہدائے کرام اپنے لَوازِماتِ زِندگی کے ساتھ اپنی اپنی قبروں میں زِندہ ہیں، کیونکہ اگر وہ زِندہ نہ ہوتے تو قَبْر میں پانی بھر جانے سے ان کو کیا تکلیف ہوتی؟ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ شُہدائے کرام خواب میں آکر زِندوں کو اپنے اَحوال و کیفیّات سے مُطَّلع کرتے رہتے ہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو یہ قُدرت عطا فرمائی ہے کہ وہ خواب یا بیداری میں اپنی

قبروں سے نکل کر زِندوں سے مُلاقات اور گفتگو کر سکتے ہیں۔ اب غور فرمائیے کہ جب شہیدوں کا یہ حال ہے اور ان کی جسمانی حیات کی یہ شان ہے تو پھر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام خاص کر حُضُور سیِّدُ الانبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جسمانی حَیات اور ان کے تَصرُّفات اور ان کے اِخْتیار و اِقْتدار کا کیا عالَم ہو گا۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دین و مِلّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے کیا خُوب اِرشاد فرمایا ہے:

انبیا کو بھی اَجَل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

پھر اس آن کے بعد ان کی حیات
مثلِ سابق وہی جسمانی ہے

رُوح تو سب کی ہے زِندہ ان کا
جسمِ پُرنُور بھی رُوحانی ہے

یہ ہیں حیِّ اَبدی ان کو رضاؔ
صِدقِ وَعدہ کی قضا مانی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۳۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حَضرتِ سَیِّدُنا طلحہ بن عُبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ کے بارے میں سُنا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پاکیزہ عادات و صِفات مثلاً دُنیا

سے بے رَغبت ہونا، خُوب خُوب صدَقہ وخیرات کرنا، اپنی ذات پر دوسرے مُسلمان بھائی کو ترجیح دینا، احادیثِ مُبارکہ میں کمی بیشی کے خوف سے بہُت کم روایات بیان کرنا، شُجاعت وبہادُری دِکھانا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حِفاظت کیلئے اپنی جان کی بھی پروانہ کرنا وغیرہ کے بارے میں سُنا۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! ہمارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کس قدر پاکیزہ صفات کے مالک ہوا کرتے تھے اور یہ سب نبیِ کریم، رءوف رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت وتَربیَت کی بَرَکت سے ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں اِن مُبارک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گُزارنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اِخلاص واِستِقامت سے خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذَیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام چوک دَرْس بھی ہے، یاد رہے کہ چوک دَرْس میں علمِ دین ہی کی باتیں بیان کی جاتی ہیں اور اسی طرح چوک دَرْس اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ و نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی بھلائی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا بھی ایک بہترین ذریعہ ہے اور علمِ دین پھیلانے، نیکی کی دعوت دینے کے تو بے شُمار فضائل ہیں، چنانچہ

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، "کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو تم صدَقہ کرسکو؟" پھر فرمایا، "بیشک سُبْحَانَ اللہِ کہنا صدَقہ ہے

اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صَدَقہ ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صَدَقہ ہے اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی نیکی کی دعوت دینا صدقہ ہے اور نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی بُرائی سے روکنا صَدَقہ ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع۔۔الخ، رقم ۱۰۰۶، ص ۵۰۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرس میں بھی نیکی ہی کی دعوت دی جاتی ہے اور بُرائیوں سے روکا جاتا ہے، تو اگر ہم بھی چوک دَرس میں شِرکت (یعنی درس دینے یا سُننے والے) والے بن گئے تو نیکی کی دعوت پر مَبنی اَحادیث کی فضِیلت اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی حاصِل ہوگی، آیئے ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ جب بھی موقع ملا چوک درس میں ضرور شرکت کی سعادت حاصل کریں گے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے ترغیب کیلئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا، میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا کہ میری نظر گلی میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی پر پڑی جو اکیلے ہی چوک درس دے رہے تھے، ایک بھی اسلامی بھائی دَرس سُننے کیلئے نہیں بیٹھا تھا۔ میں یوں تو دِین سے عملی طور پر اس قدر دُور تھا کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتا تھا، مگر نہ جانے کیوں ان کو تنہا دَرس دیتا دیکھ کر مجھے ترس آگیا، سوچا کہ چلو بے چارے کے ساتھ کوئی نہیں بیٹھا تو میں ہی جاکر بیٹھ جاتا ہوں، چُنانچہ میں چوک درس میں شریک ہوگیا۔ میرا چوک درس میں شریک ہونا میری اِصلاح کا سبب بن گیا اور میں مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگیا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے یہاں مَدَنی اِنعامات کا عَلاقائی ذِمّے دار ہوں۔ ایک دن تو وہ تھا کہ میں سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتا تھا

اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ دن ہے کہ خود میرے سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بَزمِ ہدایت، نَوشۂ بَزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

”یانبیَّ اللّٰہ“ کے نو حُرُوف کی نِسبَت سے ناخُن کاٹنے کے 9 مَدَنی پھول

(1) جُمُعہ کے دِن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے

(دُرِّ مُختار ج ۹ ص ۶۶۸)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولٰینا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقُول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمُعے تک بلاؤں سے مَحفُوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے (دُرِّ مُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۶۸، بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۲۶،۲۲۵)

(2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقُول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھُنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا

چھوڑ دیجئے۔اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا(یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔(دُرِّ مُختار ج۹ص ۶۷۰،اِحیاءُ العُلوم ج۱ص ۱۹۳)(3)پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب مَنقُول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا(یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کرکے چھنگلیاں سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔(اَیضاً)(4)جَنابت کی حالت(یعنی غُسل فرض ہونے کی صُورت) میں ناخُن کاٹنا مکرُوہ ہے۔(عالمگیری ج۵ص ۳۵۸)(5) دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔(اَیضاً)(6)ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر اُن کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔(اَیضاً)(7)ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الخَلاء یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔(اَیضاً)(8)بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برص یعنی کوڑھ ہو جانے کا اندیشہ ہے البتّہ اگر اُنتالیس(39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحرِیمی ہے۔(تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد22 صَفحہ574، 685ملاحظہ فرمالیجئے) (9)لمبے ناخن شیطان کی نِشَست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔(اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۲ص ۶۵۳)

طَرح طَرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفحات) نیز120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔سنّتوں کی

تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

درودِ پاک کی فضیلت

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رَضَوِیَّہ شریف جلد 23 صَفْحَہ 122 پر نقل فرماتے ہیں: حَضْرتِ اَبُو الْمَوَاہِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ: قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کرو گے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اس قابل ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ تم مجھ پر دُرُود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔ (الطبقات الکبری للشعرانی ص ۱۰۱)

گرچہ ہیں بے حد قُصُور تم ہو عَفُوّ و غَفُور
بخش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے ربّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً''[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِخْلَاص کی گواہی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 72 صفحات پر مشتمل رسالے ''حضرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ'' کے صفحہ 54 پر ہے: حَضْرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیتِ مُبارَکہ

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے، اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

(پ ۲، البقرہ: ۲۰۷)

کاشانِ نُزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ آیتِ مُبارَکہ حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حَق میں نازِل ہوئی۔ (اس کا پَسِ مَنْظر کچھ یُوں ہے کہ) جب اَہلِ مکہ حَضْرتِ (سَیِّدُنا) خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

---

[1] ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

عَنْہُ کو تختۂ دار پر لٹکانے کے لیے نکلے، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے فرمایا: ”مجھے دو رَکعت نماز کی مُہلت دے دو۔“ مُہلت ملنے پر اِنتہائی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نماز ادا کی، سَلام پھیرنے کے بعد اِرشاد فرمایا: ”میرا دل چاہتا تھا کہ زِندگی کی آخری نماز کو مزید طَوِیل کر دوں، لیکن اس لیے جلد خَتم کردی کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ مَوت کے ڈر سے طَوالَت سے کام لے رہا ہے۔“ پھر اُن سے فرمایا: میرا خاتِمہ اِسلام پر ہو رہا ہے، مجھے اب کوئی پَرواہ نہیں کہ میں کس سَمت دار پر لٹکایا جاؤں، کیونکہ جس پہلُو پر بھی میری جان جانِ آفریں کے سِپُرد ہو گی، اس کا شُمار خُدائے وَحدَہٗ لَاشَرِیک کے ماننے والوں میں ہی ہو گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بے قرار ہو کر عرض کی: ”اے میرے مولیٰ! تُو جانتا ہے کہ یہاں میرا کوئی رَفیق نہیں، جو تیرے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک میرا اسلام پہنچا سکے، پس تُو خُود ہی میرا اسلام پہنچا دینا۔“ اسی دَوران دُشمنوں نے نیزوں کے پے دَر پے وار کرکے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کر دیا۔ اُدھر عاشِق کی سچی تڑپ کام آئی اور سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی حالتِ زار کی خَبر ہو گئی اور یہ کیوں نہ ہو کہ

فَریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خَیرِ بَشَر کو خبر نہ ہو

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”جو کوئی خُبَیب کا جَسدِ خاکی سُولی سے اُتار کر لائے گا، اُس کے لیے جَنَّت ہے۔“ حَضرتِ سیّدُنا زُبیر بن عوّام (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دلِ بے قرار کی اس پُکار پر فوراً ”لَبَّیْك“ کہتے ہوئے عرض کی: ”یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اور میرے ساتھی حَضرتِ مِقداد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس سَعادت کے لیے حاضر ہیں۔ جب

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ دونوں سَفیر دن رات سفر کرتے ہوئے اُس مَقام پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اہلِ مکہ نے تختۂ دار کے گِرد چالیس (40) نیام بر دار پہرے دار کھڑے کر رکھے تھے اور حضرتِ خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جَسدِ عالی چالیس (40) دن گُزرنے کے بعد بھی بالکل تر و تازہ تھا۔

جبیں میلی نہیں ہوتی دہن میلا نہیں ہوتا
غُلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بڑی ہوشیاری سے عاشِقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لاشۂ مبارک کو گھوڑے پر رکھا اور چل پڑے، مگر اسی اَثنا میں ستّر (70) دُشمنوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو گھیر لیا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جیسے ہی مجبوراً جَسدِ خاکی کو زمین پر رکھا، تو عاشق کے فِراق میں پہلے سے بے تاب زمین نے لاش کو ہمیشہ کے لیے اپنی آغوش میں لے لیا، یہی وجہ ہے کہ حضرتِ خُبَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "**بَلِیْعُ الْاَرْض**" (جنہیں زمین نگل گئی) کے لَقَب سے یاد کیا جاتا ہے۔ پھر حضرتِ زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ مکہ کی طرف متوجّہ ہوئے اور فرمایا: "اے گروہِ قُریش! تمہیں ہمارے خِلاف (مُقابلے کرنے) کی جُرأت کیسے ہوئی؟ پھر اپنا عمامہ سَر سے اُتار کر فرمانے لگے: مجھے پہچانو! میں زُبَیر بن عوّام ہوں، میری والِدہ حضور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُھوپھی حضرتِ صَفِیّہ ہیں اور میرے رفیق مِقْداد اَسود ہیں۔ ہم دونوں اپنے شکار کو پَل بھر میں دَبوچنے والے شیر ہیں، اب تُمہاری مَرضی چاہو تو لڑلو اور چاہو تو ہمارا راستہ چھوڑ کر واپس اپنی راہ کو پلٹ جاؤ۔ اہلِ مکہ نے دونوں کا راستہ چھوڑ کر پیچھے ہٹنے میں ہی عافِیّت جانی۔ جب یہ دونوں بارگاہِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئے تو حضرتِ جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضرِ خدمتِ اَقدس ہو کر اِن دونوں کے حَق میں یہ بِشارتِ عُظمیٰ

سنائی: ”یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج تو فِرِشتے بھی آپ کے ان دو ساتھیوں پر فَخْر کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت کی:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (۲۰۷)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے، اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

(پ۲، البقرہ:۲۰۷)

(الریاض النضرۃ، الباب السادس فی ذکر مناقب الزُبَیْر بن العوّام، الفصل السادس فی خصائصہ، ۲/۲۷۹، از حضرت سیدنا زُبَیْر بن عوّام، ص ۵۴، بغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دل، مَحَبَّتِ خُدا اور عشقِ مُصْطَفٰے سے کس قدر معمور تھے کہ حضرتِ سَیِّدُنا خُبَیْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اہلِ مکہ سُولی دینے کے دَرپے ہیں جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان سے دو رَکعت نماز پڑھنے کی مہلت مانگ رہے ہیں۔ ان کے جذبۂ عشقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر صد کروڑ مرحبا! آخری سانسیں ہیں، مگر بجائے اہل و عِیال یا مال و مَتاع کے فقط خواہش کی تو کس کی؟ صِرف دو رکعت نماز پڑھنے کی۔ نیز ہم نے اس واقعے میں حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبۂ اِطاعتِ رسول کو بھی مُلاحظہ کیا کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خُبَیْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش کو سُولی سے اتار کر لانے والے کے لیے جَنَّت ہے، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فوراً ”**لَبَّیْك**“ کہا اور اپنے ساتھی حضرتِ سَیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ عازِمِ سفر ہوئے اور باوُجود اس کے کہ اس لاش مُبارک کے گِرد

چالیس (40) دُشمن پہرہ دے رہے تھے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ان دو جانبازوں نے حضرتِ سَیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش مُبارک کو وہاں سے اُتار کر ہی دَم لیا۔ اے کاش! ہمیں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کروڑواں حصّہ ہی مل جائے۔ ایک وہ تھے کہ تختۂ دار سامنے ہوتا مگر وہ موت سے نہ ڈرتے بلکہ عشقِ رسول میں اپنی جانیں قربان کر دیتے اور ایک ہم ہیں کہ عشقِ رسول کا دَم بھرتے تو نظر آتے ہیں مگر سُنَّتوں پر عمل کرنے میں سُستی کرتے ہیں، اسی طرح نماز ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، مگر ہم نمازِ فجر کے وَقْت غَفلت کی نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ اے کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے صدقے سچا عاشقِ رسول بنا دے۔

حُبِّ دُنیا سے بچالو، مجھ نکمّے کو نبھالو
دل سے شیطاں کو نکالو، اپنا دیوانہ بنالو
دردِ عصیاں کو مٹانا، نیک مجھ کو تم بنانا
راہِ سنّت پر چلانا، اپنی اُلفت میں گمانا

(وسائلِ بخشش ص 614)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشرۂ مبشرہ میں سے ایک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضِ نُبوّت سے تَرْبِیَت پانے اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا مُژدہ حاصل کرنے والوں میں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا شمار ہراول دستے (یعنی لشکر کے آگے آگے چلنے والوں)

کے طور پر ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صُحبتِ بابرکت سے فیضیاب ہوئے اور اسی وجہ سے یہ تمام امّت میں سب سے افضل قرار پائے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نُزولِ وَحی کی کیفیّات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ظاہر ہونے والے مُعْجِزات، انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ دینِ اسلام کی راہ میں آنے والی ہر تکلیف پر صَبْر و تحمل کا مُظاہرہ کیا اور اپنا تَن، مَن، دَھن سب راہِ خُدا میں قربان کر کے تبلیغِ اسلام کی اِشَاعت میں بھرپُور حصّہ لیا۔ ان میں کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں، جن کی بے شمار دینی خدمات پر انہیں دنیا ہی میں جنَّت کی نَوید سنادی گئی۔ یوں تو مختلف اَوْقات میں جنَّت کی بِشارت پانے والے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کئی ہیں، مگر دس ایسے جَلِیْلُ الْقَدْر اور خُوش نصیب صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہیں، جن کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مِنبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ نام لے لے کر جنّتی ہونے کی خُوشخبری سُنائی۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحْمٰن بن حمید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مجلس میں انہیں یہ حدیث بیان کی کہ حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "دس آدمی جنّتی ہیں، ابُو بکر جنَّتی ہیں، عُمر جنَّتی ہیں، عُثمان، علی، زُبیر، طلحہ، عبدُ الرَّحْمٰن بن عَوف، ابُوعُبیدہ بن جَراح اور سَعد بن ابی وَقاص جنّتی ہیں۔"

حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 9 افراد کے نام بتا کر دسویں پر خاموش ہوگئے، لوگوں نے کہا: "اے ابُو الاَعْوَر! ہم آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ دسواں کون ہے؟" فرمایا: "تم

نے مجھے قسم دی ہے تو سُنو! دَسواں فرد ابُوالاَعْوَر ہے۔" (ابُوالاَعْوَر حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت ہے۔) (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف، الحدیث:۳۷۶۹، ج۵، ص۴۱۶) اِنہی دس (10) خُوش نصیبوں میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ہیں۔

رِفعت و اَفضلیّت کا مُژدہ ملا ‏ ‏ خاص عِزّ و وَجاہت کا مُژدہ ملا
رَحمتِ کُل سے رَحمت کا مُژدہ ملا ‏ ‏ وہ دَسوں جن کو جنّت کا مُژدہ ملا
اُس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختصر تعارُف

حضرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُھوپھی حضرتِ صَفِیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فرزند ہیں۔ اس لیے یہ رشتے میں شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پُھوپھی زاد بھائی اور حضرتِ سَیِّدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے اور اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے داماد ہیں۔ (کراماتِ صحابہ، ص۱۲۰)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نبیِّ پاک، صاحِبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کافی قرابتیں حاصل ہیں۔ منقول ہے کہ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خُود اپنے صاحبزادے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اِرشاد فرمایا: اے میرے لَخْتِ جِگر! میرے اور سرکارِ مدینہ، قَرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان رَحم اور قرابت کا رشتہ ہے۔ رَحم کا اس طرح کہ میرے نکاح میں تمہاری والِدہ (سَیِّدہ اَسماء بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) ہیں اور سرورِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح

میں تمہاری خالہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ہیں اور قرابت کے رشتے کو تو تم جانتے ہی ہو، یعنی میرے والد کی پھوپھی اُمِّ حَبِیْبَہ بنتِ اَسَد، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (والِدہ ماجِدہ سَیِّدہ آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی) نانی ہیں اور میری والِدہ ماجِدہ (سَیِّدَتُنا صَفِیَّہ بِنْتِ عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والِدہ ماجِدہ سَیِّدہ آمِنہ بنتِ وَہب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اور میری نانی ہالہ بِنْتِ اُہَیب چچازاد بہنیں ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ مُحتَرَمہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا خَدِیجۃُ الکبریٰ بِنْتِ خُوَیْلِد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا میری پھوپھی ہیں۔ (معجم الصحابہ، باب الزاء، الزُبَیر بن العوّام، الحدیث:۷۸۷، ج۲، ۴۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر نسبتیں حاصل تھیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ آپ کا نام "زُبَیر" والد کا نام "عوّام" اور کُنیت "ابو عَبْدُ اللّٰہ" ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھا یا پانچواں نمبر ہے۔ (اسد الغابہ:۲/۲۹۵)

قبولِ اسلام

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سابقین اَوَّلین میں سے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے راہِ خدا میں دو مرتبہ ہجرت کی۔ پہلی مرتبہ حَبَشہ اور دوسری مرتبہ مدینۂ مُنَوَّرہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) کی طرف۔ (حضرتِ سیدنا زُبَیر بن عوّام، ص۲۸، بتغیر) اِسلام لانے کی وجہ سے جہاں دیگر مُسلمانوں کو بہت سی تکالیف کا سامنا تھا وہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اہلِ مکہ کی شر انگیزیوں سے محفوظ نہ رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبولِ

اسلام کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خاندان والے بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خلاف ہو گئے۔ منقول ہے کہ ان کا چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر ان کی ناک میں دھواں دیتا تھا، جس سے ان کا دم گھٹنے لگتا تھا۔(سیرتِ مصطفےٰ،ص۱۲۲) پھر وہ ان سے کہتا کہ اپنا مذہب چھوڑ دو(تو اس تکلیف سے محفوظ رہو گے)، پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہمیشہ یہی فرمانا ہوتا ''لَا اَکْفُرُ اَبَدًا''یعنی میں کبھی بھی اسلام سے دست بردار نہیں ہوں گا۔ جب ان کا چچا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اسلام سے پھرنے سے مایوس ہو گیا، تو اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چھوڑ دیا۔ (معرفۃ الصحابۃ: ۱۲۱/۱) اور ایسا ہوتا بھی کیسے کہ ہر ایک مسلمان کا یہی اعلان ہے کہ

یہ اک جان کیا ہے، اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

ہجرتِ حبشہ

آخرِ کار اہلِ مکّہ کے ظُلم و سِتَم جب حد سے بڑھ گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُسلمانوں کو حَبْشَہ کی طرف ہِجْرت کا اِذْن دیا۔ جب اہلِ مکّہ کے ستائے ہوئے ان مُسلمانوں کا قافلہ سُوئے حَبْشَہ روانہ ہوا تو ان میں سب سے کم عُمر مُہاجِر حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس موقع پر بھی بڑی ہی دِلیری کا مُظاہَرہ کیا۔ چنانچہ، اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ حَبْشَہ ہِجْرت کرنے والے تمام مسلمان اَمْن و آشتی سے رہ رہے تھے کہ اچانک حَبْشَہ کے ایک شخص نے حضرتِ نَجاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خِلاف عَلَمِ بَغَاوت بلند کر دیا، جس کا انہیں اس قَدر دُکھ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اور انہیں یہ خوف دامن گیر ہوا کہ اگر وہ شخص حضرتِ نَجاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غالب آ گیا تو ممکن ہے کہ

مُسلمانوں کی پاسداری نہ کرے۔ چُنانچہ جب حضرتِ نَجاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس باغی کی سَر کُوبی کے لیے روانہ ہوئے اور دَریائے نیل کے دوسرے کنارے پر جہاں اس باغی سے آمنا سامنا ہونا مُتوَقّع تھا، جا ٹھہرے، تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے آپس میں مَشْورہ کیا کہ دریا کی دوسری جانب جا کر کسی شخص کو وہاں کے حالات مَعْلُوم کرکے آنا چاہیے۔ چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو اُس وَقْت تمام مُہاجِرِیْن میں سب سے کم عُمر تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خُود کو اس خدمت کے لیے پیش کرتے ہوئے عرض کی: اس خدمت کی بجا آوری کی سَعادت مجھے سونپی جائے۔ تو سب ان کی کم عُمری پر مُتَعَجِّب ہوئے مگر ان کے جَذبے کو سراہا اور آخرکار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِصْرار پر انہیں بھیجنے کیلئے رضا مند ہوگئے۔ حَضرتِ سیِّدُنا زُبَیْر بِن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بحفاظت دریا کے دوسرے کنارے تک پہنچانے کے لیے یہ ترکیب بنائی گئی کہ ایک مشکیزے میں ہوا بھری گئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس مشکیزے کے ذریعے تیر کر آسانی سے دَریا کی دوسری طرف پہنچ گئے اور واپس اس حال میں لوٹے کہ خُوشی سے پُھولے نہ سما رہے تھے اور سب کو یہ خُوشخبری دی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حَضرتِ نَجاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فتح عطا فرمائی ہے۔ یہ سُن کر سب اس قدر خُوش ہوئے گویا اس سے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس کم سِن مُہاجِر کی ایک خُصُوصیّت یہ بھی ہے کہ جب دوسری بار ہجرت کا حکم ہوا اور مُسلمانوں نے مَکَّۂ مُکَرَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) کو خیر آباد کہہ کر مدینۂ مُنَوَّرہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) کی مُقَدَّس سرزمین پر قدم رکھا تو سیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سِوا کوئی بھی صحابی، اپنے پورے خاندان کے ساتھ ہجرت نہ کر سکا بلکہ اُن کے اہلِ خانہ فرداً فرداً

مدینۂ مُنوَّرہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) پہنچے۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سِوا کسی صحابی نے اپنی والِدہ کے ساتھ ہجرت نہ کی۔

(حضرت سیِّدُنا زبیر بن عوّام، ص:29)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے دینِ اسلام کی سَربُلندی کے لیے کیسی کیسی قُربانیاں دیں؟ اپنا مال، اَولاد، کاروبار، رِشتہ دار یہاں تک کہ اپنا وَطن تک چھوڑا، صِرف اس لیے کہ دینِ اسلام کا پرچم بُلند رہے۔ اس کے برعکس ہم ہیں کہ آج نیکی کی دعوت کے لیے تھوڑی سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر پاتے۔ ایک تعداد ہے کہ جنہیں شیطان اپنے جال میں پھنسا کر طرح طرح کے وَسوسوں کا شکار کر دیتا ہے اور وہ مَدَنی قافلوں میں سفر سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کبھی یہ وَسوسہ دلاتا ہے کہ آج کل سردی بہت زیادہ ہے۔ کبھی یہ کہنا کہ قافلے دیہی علاقوں میں جاتے ہیں اور وہاں ضَروری سہولیات نہ ہونے کے سبب کافی مُشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم تو آسائش و سہولیات مُیسَّر ہونے کے باوُجود بھی اپنے دوستوں، بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کو نیکی کی دعوت دینے سے اس لیے کتراتے ہیں کہ کہیں وہ ہم سے خفا نہ ہو جائیں اور ہمیں تَلْخ جملے نہ بول دیں۔ یاد رکھیے! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا وہ اہم کام ہے کہ جس کی تکمیل کے لیے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس دنیا میں تشریف لائے۔ یہاں تک کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اس اہم کام کے لیے ہی اس دنیا میں تشریف لائے۔ نیکی کی دعوت دینا اور اس کے بدلے میں ملنے والی تکالیف پر صَبْر کرنا، یہ دیگر

انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔ ذرا سوچئے! کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اوران کے اَصحاب رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے دین کی تبلیغ کے لیے کیسی کیسی تکلیفیں اور مُشکلات برداشت کیں۔ ہمیں تو آج ان مُشکلات کے ہزارویں حصّے کا بھی سامنا نہیں کرناپڑتا۔ ذرا سوچئے! سردیوں میں گرم پانی کا نہ مِلنا، معیاری واش رُوم کا مُیسّر نہ ہونا، دیہی علاقوں میں جانا، وہاں اپنا کھاناخود بنانا، برتن دھونا ان کے عِلاوہ دِیگر آسائشوں کا مُہیّا نہ ہونا، یہ ایسی مُشکلات نہیں جن کی وجہ سے مدنی قافلوں میں سفر نہ کیا جائے۔اس لیے ہمیں چاہیے کہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اَہم کام کو سیکھنے کیلئے ہر مہینے میں کم اَز کم تین(3) دن عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدنی قافلے میں سفر کا معمول بنالیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فَضل کی بارشیں، رَحمتیں نِعمتیں   گر تمہیں چاہئیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص ۶۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُلیہ مُبارَک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقی مُسلمان وہ ہے جو نہ صِرف پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی پکی مَحبّت کرتا ہو بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل واَصحاب سے مَحبّت کو بھی اپنے اِیمان کا حصّہ سمجھتا ہو۔ آیئے حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کے ساتھ ساتھ اُن کی مُبارک صُورت اور حُلیے کا ذِکر بھی سُنتے ہیں تاکہ ان کی مَحبّت ہمارے دِلوں میں مزید پُختہ ہو۔

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت بلند قامت، گورے اور چھریرے (یعنی دُبلے پتلے) بدن کے آدمی تھے اور اپنی والدہ ماجِدہ کی بہترین تَربِیَت کی بدولت بچپن ہی سے نڈر، جفاکش، بُلند حوصلہ اور نہایت ہی اُولُوالعزم اور بہادر تھے۔ (کراماتِ صحابہ، ص۱۲۰) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھیں نیلی، شانے قدرے جھکے ہوئے، بال خُوب گھنے، رُخسار اور رِیش مُبارک ہلکی اور پتلی اور قامت اس قدر طَوِیل تھی کہ جب سُواری پر سُوار ہوتے تو پاؤں زمین پر لگ جاتے۔ (تاریخ الاسلام للامام الذھبی، ج۳، ص۴۹۸ از حضرتِ سیدنا زُبَیر بن عوّام، ص۱۷) بال مَضْبُوط اور طَوِیل تھے۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں اپنے والِدِ گرامی حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے شانوں پر لٹکے ہوئے بال پکڑ کر کَمَر پر لٹک جایا کرتا۔ (عمدۃ القاری، کتاب الخمس، باب برکۃ الغازی فی مالہ...الخ، ۱۰/ ۴۶۴ از سیرتِ حضرتِ سیدنا زُبَیر بن عوّام، ص۱۷) اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بال آخر عمر تک بالکل سَفید نہ ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، رقم: ۳۲ الزُّبَیْر بن العوّام، ج۳، ص۷۹، حضرتِ سیدنا زُبَیر بن عوّام، ص۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کیسا سُنَّتوں بھرا حُلیَہ رکھتے تھے کہ مُبارک داڑھی رکھنے کے ساتھ، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سُنَّت کے مُطابِق زُلفیں بھی تھیں۔ جی ہاں! اتنی مِقْدار میں زُلفیں رکھنا کہ شانوں کو چُھونے لگیں یہ بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت کے عین مُوافِق ہے۔ شیخِ طریقت، اَمِیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے 40 صفحات پر مشتمل رسالے "163 مدنی پھول" کے صفحہ 15 پر تحریر فرماتے ہیں: خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زُلفیں کبھی نِصف (یعنی آدھے) کان مُبارک تک تو کبھی کان مُبارک کی لَو تک اور بعض اَوقات بڑھ جاتیں تو مُبارک شانوں یعنی کندھوں کو جُھوم جُھوم کر چُومنے لگتیں (الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص ۱۸، ۳۵، ۳۴) ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سُنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں۔ کندھوں کو چُھونے کی حد تک زُلفیں بڑھانے والی سُنّت کی اَدائیگی عُموماً نَفس پر زِیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے، مگر زِندگی میں ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سُنّت ادا کر ہی لینی چاہئے، اَلبتہ یہ خیال رکھنا ضَروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے پائیں، پانی سے اچّھی طرح بھیگ جانے کے بعد زُلفوں کی دَرازی (یعنی لمبائی) خُوب نُمایاں ہو جاتی ہے، لہٰذا جن دنوں بڑھائیں ان دِنوں غُسل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جا رہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **عورتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مَرد کے لیے حرام ہے** (تسہیلاً فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۶۰۰) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مَولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: **مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے،** بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لَٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گُوندھتے ہیں یا جُوڑے (یعنی عورتوں کی طرح بال اکٹّھے کر کے گُدّی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں، یہ سب ناجائز کام اور خِلافِ شَرع ہیں۔ **تَصَوُّف** بالوں کے بڑھانے اور رَنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پوری پیروی کرنے اور خواہِشاتِ نَفس کو مِٹانے کا نام ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۸۷، از 163 مَدَنی پھول، ص ۱۶، ۱۵ بتغیّر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُرأت و بہادری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد سمیت تمام غزوات میں حصّہ لیا(معرفۃ الصحابۃ:۱/۱۲۰) جنگِ یَرمُوک میں بھی آپ پیش پیش تھے۔ (تاریخ دمشق:۱۸/۳۳۲) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ابتدا سے ہی انتہائی بہادُر اور دِلیر انسان تھے۔ منقول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے حضورنبیِّ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کی سعادت پائی وہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شیطان کی پھیلائی ہوئی خبر سنی کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا ہے، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے حُضُور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے زُبَیر! کیا ہوا؟" عرض کی: "یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے خبر ملی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کر دیا گیا ہے۔" راوی کہتے ہیں کہ "سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھ کر حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے دُعا فرمائی۔ (موسوعۃ لابن الدنیا، کتاب اِصلاح المال، باب فضل المال، الحدیث:۹۷، ج۷، ص۴۲۴، بتغیر قلیل)

حواری کا لقب اور اس کی شہرت

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان، نبیِّ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ خندق کے موقع پر اِرشاد فرمایا: کون ہے کہ جو بنی قُرَیظہ کی

سرگرمیوں کی خبر لے کر آئے؟ تو حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ مَیں۔ پھر آپ گھوڑے پر سُوار ہو کر گئے اور بَنِیْ قُرَیْظَہ کی سرگرمیوں کی خبر لے کر آئے۔ منقول ہے کہ نبیِّ اکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ جملہ تین(3) بار اِرشاد فرمایا اور حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تینوں بار ہی "لَبَّیْك" کہا۔ تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک حَوارِی (یعنی جاں نثار دوست) ہوتا ہے اور میرے حَوارِی زُبَیر ہیں۔ (تاریخ دمشق، ج۱۸، ص۳۶۰) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ لَقَب اتنا مشہُور ہوا کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص کو سُنا جو یہ کہہ رہا تھا: **اَنَا ابْنُ حَوَارِيِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ**، یعنی میں جنابِ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حَوارِی کا بیٹا ہوں تو حضرتِ عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اِرشاد فرمایا: ایسا تب ہے جب تم زُبَیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے صاحبزادے ہو، اور اگر ایسا نہیں ہے تو تم نے جُھوٹ بولا ہے۔ (تاریخ دمشق، ۱۸/ ۳۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیرت کی چند جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شُجاعت و بہادُری کے ساتھ ساتھ حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہُت ہی عُمدہ اَخلاق کے مالک تھے۔ خَوفِ خُدا سے سرشار، عشقِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں گرِفتار اور سُنَّتوں کے آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی مُتَّقِی اور پرہیزگار انسان تھے۔ آیئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرت کے چند گوشے سَماعت کرتے ہیں تاکہ ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرت و کردار سے واقف ہو سکیں۔

امین اور دیانت دار

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت ہی امین تھے۔ آپ کی اَمانت میں دِیانت کے سبب لوگ بکثرت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس امانتیں رکھواتے۔ اَمیرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی، سیِّدُنا مِقداد، سیِّدُنا عَبدُالرَّحمٰن بن عَوف اور سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسعُود سمیت دیگر سات(7) جَلِیْلُ الْقَدْر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے حَضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی امانت و دِیانت کے سبب انہیں اپنے بعد اپنے مال کا وَالی مُقرَّر کیا۔ حَضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑی دِیانت داری کے ساتھ ان کے مالوں کی حفاظت فرماتے اور ان کی اولاد پر اپنی کمائی سے خرچ کیا کرتے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، حَضرتِ زُبَیْر بن عوّام، ج۱۸، ص۳۹۷)

دِین کا اہم ستون

اَمیرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: اگر میں کوئی ترکہ چھوڑتا یا کسی کو کوئی ذمّہ داری سِپُرد کرتا تو ضرور اس کے لیے زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو منتخب کرتا۔ اس لیے کہ وہ دِین کے سُتُونوں میں سے ایک اہم سُتُون ہیں۔ (تاریخِ دمشق، ج۱۸، ص۳۹۶)

مال کی محبت سے بیزار

حَضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مال و دَولت سے کوئی سروکار نہ رکھتے، جتنا بھی مال آتا اسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کی فکر میں لگ جاتے، منقول ہے کہ حَضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہزار غُلام خَراج (زمین کا محصول / مالگزاری) لانے پر مَعْمُور تھے۔ اور اس خَراج میں سے

کوئی بھی چیز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے گھر میں نہ لے جاتے بلکہ سب کچھ صَدَقہ فرمادیتے۔ (تاریخِ دمشق، ج۱۸، ص۳۹۹)

ضرورت سے زیادہ مال و دَولت کا نہیں طالب
رہے بس آپ کی نظرِ عِنایت یا رَسُولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی جتنا ہوسکے، راہِ خُدا میں خرچ کرنے میں حصہ لیں۔ یادرکھیے! کہ راہِ خدا میں مال دیتے وقت مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اس میں اِضَافہ ہی ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی یہی مَضْمُون مَوْجُود ہے چنانچہ

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: **مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِّنْ مَّالٍ۔** یعنی صَدَقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص۱۳۹۷، حدیث: ۲۵۸۸/۶۹، ازصدقے کاانعام، ص۱۳) اور حدیثِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یقینِ کامل تھا۔ ایک بار حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا ایک گھر 6 لاکھ میں فروخت کیا، تو آپ سے عرض کی گئی: ”اے ابُوعَبْدُ اللہ! آپ کو تو نقصان ہو گیا۔“ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں، خُدا کی قسم! تم جان لوگے کہ میں نے نقصان نہیں اُٹھایا، کیونکہ میں نے یہ مال راہِ خُدا میں دے دیا ہے۔ (عمدۃ القاری کتاب الخمس، باب برکۃ الغازی، ج۱۰، ص۴۶۴، حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص۵۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

تاج و تخت و حکومت مَت دے کثرتِ مال و دولت مَت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ یا اللہ مری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانچ فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! ”زُبَیر“ کے پانچ (5) حُروف کی نسبت سے حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پانچ (5) فضائل سنتے ہیں:

﴿1﴾ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے زُبَیر! یہ جِبرِیل ہیں اور تمہیں سَلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قِیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گا، یہاں تک کہ جہنّم کی چنگاریوں کو تمہارے قریب نہ آنے دوں گا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیر بن العوّام، ج ۱۸، ص ۳۷۰ از حضرتِ سیدنا زبیر بن عوام، ص ۴۸)

﴿2﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”طلحہ اور زُبَیر جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیر بن العوّام، ج ۱۸، ص ۳۹۱)

﴿3﴾ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: حضرتِ زُبَیر بِن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے مُتَعَلِّق قرآنِ پاک میں ہے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے باوُجود زخمی ہونے کے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر ”لَبَّیْك“ کہا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیر بن العوّام، ج ۱۸، ص ۳۵۸ از حضرتِ سیدنا زبیر بن عوام، ص ۶۵)

﴿4﴾ اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! جہاں تک مجھے عِلم ہے، حضرتِ زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قوم میں سب سے بہترین شخص ہیں اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن سے بہت محبّت تھی۔ (صحیح

البخاری،کتاب المناقب، مناقب زُبَیْر بن العوّام، الحدیث: ۳۷۱۷،ج ۲ ص ۵۳۹ از حضرتِ زبیر بن عوام، ص ۲۶)

﴿5﴾ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: ''**فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّی**'' یعنی اے زُبَیر! تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (صحیح البخاری،کتاب المناقب، مناقب زُبَیْر بن العوّام، الحدیث: ۳۷۱۷،ج ۲ ص ۵۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جنّتی ہونے کی ضَمانت پانے کے باوُجود ساری زندگی رِضائے رَبُّ الْاَنَام کے حُصُول میں بسَر کی، دِینِ اِسلام کی خاطِر ایسی قُربانیاں دِیں جو تاقِیامت مُسلمانوں کے لیے نُمونہ ہیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تو اپنی جان ہی اسلام پر قُربان کردی اور شہادت کے عَظِیْمُ الشَّان مرتبہ پر فائز ہوئے۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب جنگِ جُمل چھوڑ کر واپس جارہے تھے، تو **۱۱ جُمادَی الاُخریٰ ۳۶ ھ** ابنِ جُرمُوز نے تعاقُب کر کے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دھوکے سے شہید کر دیا۔ (المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رجوع الزُبَیْر عن معرکۃ الجمل، الحدیث: ۵۶۲۸، ج ۴، ص ۴۴۵) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مَزار مُبارَک عِراق کی سرزمین پر جس علاقے میں واقع ہے، اس کا نام ہی ''مَدِیْنَۃُ الزُّبَیْر'' ہے۔ (یہ بصرہ صُوبے کی وادِیِ سِباع میں واقع ہے)

(حضرت سیدنا زُبَیْر بن عوّام، ص ۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کتنے بُلند مرتبہ اور جَلِیْلُ الْقَدْر صحابیِٔ رسول تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی جان پر کھیل کر حضرتِ خُبَیْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش کو تختۂ دار سے چُھڑا لائے۔ آپ سابِقینِ اَوَّلِین میں سے ہیں، جب اِسلام قبول کیا تو چچا نے بہت تکلیفیں دِیں، مگر آپ کے پایۂ استقلال میں فرق نہ آیا۔ آپ نے دو مرتبہ راہِ خُدا میں ہجرت کی نیز آپ دنیا میں ہی جنّت کی بِشارت پانے والے "عشرۂ مبشرہ" میں سے ایک ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے "حَوارِی" کے لَقَب سے سرفراز فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی امانت و دیانت داری کی وجہ سے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ کو اپنے مال کا والِی مُقرَّر کیا تھا۔ آپ مال و دولت سے زیادہ سروکار نہ رکھتے، بلکہ اسے راہِ خُدا میں خَرْچ کر دیا کرتے تھے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ سے فرمایا: "اے زُبَیر! تم پر میرے ماں باپ قربان۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً! حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرت سے ہمیں گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، دنیا سے بے رغبت ہونے اور فکرِ آخرت میں مصروف رہنے کی مَدَنی سوچ ملتی ہے اور یہی نہیں بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی کا گوشہ گوشہ ہمیں رِضائے رَبُّ الْاَنَام کے حُصُول کی خاطر جان و مال راہِ خدا میں قُربان کر دینے کی دَعْوَت دے رہا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ہم بھی اس عظیم ہستی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیّت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سِیرت پر عمل کرتے ہوئے دنیا کی اس مختصر سی زندگی میں نیکیوں کا ایک ایسا ذَخیرہ جمع کرنے کی کوشش کریں گے جو آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کے لیے کام آ سکے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اے کاش! ہم حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرت پر

عمل کرنے والے بن جائیں اور جس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنّت کی خوشخبری ملنے کے باوُجود ساری زندگی نیکیاں کرتے رہے اور خُدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہے، اے کاش! ہماری زندگی کا بھی ایک ایک لمحہ رِضائے رَبُّ الْاَنَام کے حُصُول میں گزرے۔

کتاب کا تعارُف!

حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت سے مُتَعَلِّق مزید معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ "حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام" کا مُطالعہ کیجئے، اس رسالے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طَیِّبَہ سے مُتَعَلِّق معلومات مُستَند کتابوں کے حوالہ جات کے ساتھ مَوجُود ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول سے مُتَعَلِّق مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "صحابۂ کرام کا عشقِ رسول" بھی پڑھ لیجئے، اس کتاب میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بارگاہِ رسالت میں حاضری کا طریقہ، آپ کی بارگاہ کا اَدب، نیز فرامینِ مُصطفٰے کی بجاآوری میں پیش قدمی اور جاںثاری کی حسین و دِلکش اَدائیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے اور ان کے طریقے پر چلنے کیلئے "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں کے مُسافر بن کر خود بھی سُنّتوں کے عامل بن جائیے اور پوری دنیا میں سُنّتِ مُصطَفٰے کا ڈنکا بجادیجئے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نصیحت کرتے ہوئے کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں:

مختصر سی زندگی ہے بھائیو! نیکیاں کیجے، نہ غفلت کیجیے

گر رِضائے مُصطَفٰے درکار ہے　　سُنّتوں کی خوب خدمت کیجیے

(وسائلِ بخشش، ص۵۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

63 دن کا مدنی تربیتی کورس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قُرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کے تحت مُبلِّغین، مُعلِّمِین، مُحِبِّین و وابستگان کی مدنی تربیّت کے لیے مختلف کورسز کا اِہتِمام بھی کیا جاتا ہے۔ اور اِنہی کورسز میں سے ایک کورس **"63 دن کا مدنی تربیتی کورس"** بھی ہے۔ اس کورس کی اِفادِیت واَہمیَّت کے مُتَعلِّق شیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ فیضانِ سنّت، جلد اوّل صفحہ 510 پر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی صحبتوں سے مالا مال 63 روزہ تربیّتی کورس آخرت کے لیے اِس قدر نَفع بخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اُس کی تفصِیلات معلوم ہو جانے کے بعد شاید دِین کا دَرد رکھنے والا ہر مُسلمان یہ حَسرت کریگا کہ کاش! مجھے بھی 63 روزہ تربیّتی کورس کرنے کی سَعادت حاصِل ہو جائے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ (کراچی) کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی تربیّتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔

اِس میں بعض وہ عُلُوم حاصِل ہوتے ہیں، جن کا سیکھنا ہر عاقِل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اس کے علاوہ اس تربیتی کورس میں وُضو و غُسل کے علاوہ نماز کا عَمَلی طَرِیقہ سکھایا جاتا، غُسلِ مَیّت، تَجہیزو

تکفین، نمازِ جنازہ و نمازِ عید کی تربِیَت ہوتی ہے۔ مَدَنی قاعدے کے ذَرِیعے دُرُست مخارِج کے ساتھ قُرآنی حُرُوف کی ادائیگی کی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآنِ کریم کی آخِری 20 سورَتیں زبانی حِفظ اور سُوْرَۃُ المُلک کی مَشْق کروائی جاتی ہے۔ تربیتی کورس میں اَخلاقی تَرْبِیَت کے حوالے سے سچّائی، نرمی، صبر، عاجزی، عفو و درگزر گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے مختلف طریقے بھی سکھائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ درس و بیان، علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت اور بِالْخُصُوص دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی کام کی جان یعنی "اِنفِرادی کوشش" کا انداز بتایا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تربیتی کورس کی بَرَکت سے کئی بِگڑے ہوئے افراد نمازی اور اچھے مُسلمان بن کر رُخصت ہوتے اور مُعاشَرے میں عزّت کا مَقام پاتے ہیں۔ لِہٰذا آپ سے مَدَنی اِلتِجا ہے کہ جب بھی موقع ملے۔ تربیتی کورس کے ذَرِیعے علمِ دین کی خُوب خُوب بَرَکتیں سمیٹنے کی کوشش کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کے کاموں میں ترقّی کے لیے ذَیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجیے۔ ذَیلی حلقے کے ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک درس" بھی ہے۔ چوک درس میں بالخصوص بازار، مارکیٹ، دفاتر وغیرہ میں مَوجُود اسلامی بھائیوں میں نیکی کی

دعوت عام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نیکی کی دعوت دینے کے تو بے شُمار فضائل ہیں، کسی کو ایک بات بھی ایسی بتانا کہ جس سے سُنَّت قائم کرنے یا بد مذہبی خَتم کرنے میں مدد ملے، اس کے لیے تو جنَّت ملنے کی بِشارت بھی مَوجود ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:

جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تا کہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیامَت میں نُور ہوگا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۱ ص ۴۱۲ حدیث ۵۶۷) یاد رہے! تِلاوتِ قرآن، حمد و ثنا، مُناجات و دُعا، دُرُود و سلام، نعت، مسجد درس، چوک درس، سُنّتوں بھرا بیان وغیرہ سب "ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ" میں شامل ہیں۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ چوک درس دینے کی ترکیب بنائیے۔ آیئے! ترغیب کے لیے چوک درس کی ایک مَدَنی بہار بھی سُنتے ہیں۔ چُنانچِہ،

رانا بد معاش:

صوبہ اُترا نچل (ہند) کے ایک 20 سالہ نوجوان اسلامی بھائی نے جو کچھ لکھ کر دیا وہ بتَصَرُّف پیشِ خدمت ہے: میں بُری صحبت کے باعث کم و بیش 14 سال کی عمر ہی سے جرَائم کے دلدل میں پھنس چکا تھا۔ شراب پینا اور آوارہ گردِی کرنا میرا محبوب مَشْغَلَہ تھا۔ پھر میں نے بد مَعاشی شُرُوع کر دی۔ لوگوں سے بے وجہ لڑنا، مار پیٹ کرنا، میری عادت میں شامل ہو گیا، یہاں تک کہ میں "رانا بد مَعاش" کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عمر میں ضَرور چھوٹا تھا، مگر میں کسی سے ڈرے بِغیر

سامنے والے پر پے در پے وار کرنا شروع کر دیتا تھا۔ ہر طرف میری دھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام سے ڈرنے لگے۔ والدین مجھ سے بے زار ہوچکے تھے مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کرتوت دن بدن بڑھتے جارہے تھے۔ ایک دن گلی کے نکڑ پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو چوک درس دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سُنا وہ مجھے بہُت اچھّا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اُس پر فَیضانِ سُنّت لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے مجھ سے بڑی محبّت کے ساتھ ملاقات کی اور اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافِلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فَیضانِ سُنّت کے درس نے میرے اندر ہلچل مچا رکھی تھی، میں نے حامی بھرلی اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کے لیے دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے "جنک پور" پہنچا اور مزید تین (3) دن کے لیے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں "جگن ناتھ پور" جانے والے مَدَنی قافِلے کے ساتھ سُنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک درس اور مَدَنی قافِلے میں سفر کی سَعادت حاصِل کرنے کی بَرَکت سے میرے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو گیا، میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کر لی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کرلی۔ دُعا فرمایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے استِقامت عِنایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اِس مَدَنی انقِلاب سے بے انتہا خوش ہیں۔ والِدہ محترمہ دعوتِ اسلامی کے لیے خوب دعائیں کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سَمیت میرے گھر والوں نے سلسلہ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۱)

جذبہ گو سرد ہو، قافلے میں چلو　　　تم جواں مرد ہو، قافلے میں چلو

بخت کُھل جائیں گے، قافلے میں چلو　　جُرم دھل جائیں گے، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے انگوٹھی پہننے کے چند اہم مَدَنی پھول سنتے ہیں۔

انگوٹھی پہننے کے مَدَنی پھول

❀ مَرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا **حرام** ہے۔ ❀ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ ❀ **لوہے** کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔ (ترمذی ج۳ ص۳۰۵ حدیث۱۷۹۲) ❀ مرد کے لیے وہی انگوٹھی جائز ہے جو صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۵۹۷) ❀ بِغیر

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔ ❀ حُروفِ مُقَطَّعات (مُ۔قط۔طٰ۔عَات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حروفِ مُقَطَّعات والی انگوٹھی بِغیر وُضو پہننا اور چُھونا یا مُصافَحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضو چُھو جانا جائز نہیں۔ ❀ اِسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی **ناجائز** ہے۔ ❀ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے۔ ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سِنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۴۱) ❀ عِیدَین میں انگوٹھی پہننا مُستَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۹، ۷۸۰) ❀ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانَعَت نہیں (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) ❀ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح مدینہ منورہ شریف زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً یا اجمیر شریف یا کسی بھی درگاہ کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ❀ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو ابھی اُتار کر تَوبہ کر لیجیے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجیے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

آؤ! مَدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللّٰه سر بسر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو شخص صُبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرود شریف پڑھے گا، بروزِ قِیامت میری شَفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔ (الترغیب والترھیب،کتاب النوافل،الترغیب فی آیات واذکار...الخ، ۱/۳۱۲، حدیث: ۹۹۱)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ **صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ** وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿**اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”**بَلِّغُوْا عَنِّیْ**

---

[1] ... معجم کبیر، باب السین، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

وَلَوْ اٰيَةً[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! **صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد**

قریش کا خوش نصیب جوان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِعْثَتِ نبوی سے قبل دیگر اہْلِ عَرَب کی طرح اہْلِ مکّہ بھی کُفْر وشرک، ظُلم وسِتَم، وَحْشَت وبَربرِیّت، بدکاری وشراب نوشی اوران جیسے کئی دیگر گناہوں میں گھرے ہوئے تھے، ہر طرف جہالت کا راج تھا اور لوگ راہِ ہدایت سے بھٹک چکے تھے۔ مگر اس وقت بھی چند ایک ایسے لوگ تھے جو اِن تمام گناہوں سے نہ صرف بیزار تھے بلکہ حق کی تلاش میں سَرگرداں بھی رہتے، اِنہی لوگوں میں ایک ایسا شخص بھی تھا جس کا شُمار قُریش کے شُرَفاء اور سرداروں میں ہوتا تھا اوراس کی نیک نامی کی وجہ سے چھوٹے بڑے سب ہی اس کی عزّت کیا کرتے تھے، بالآخر ایک روز اس کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا جس نے اس کی زندگی میں اِنْقلاب برپا کر دیا اور جس حق کی تلاش میں وہ

[1] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

سَر گرداں تھا وہ حق اُسے مل گیا۔ آیئے قریش کے اُس عظیم شخص کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کو اُسی کی زبانی سنتے ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ:

میں کسی اہم کام سے یَمَن گیا، وہاں ایک بوڑھے عالم سے ملاقات ہوگئی، اس نے مجھے دیکھ کر کہا: ”میرا گُمان ہے کہ تم حَرَم (یعنی مَکّۂ مُکَرَّمہ) کے رہنے والے ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں! میں اہلِ حرم سے ہی ہوں۔“ اس نے کہا: ”تم قُرَیش سے ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں! میں قُرَیشی ہوں۔“ اس نے پھر کہا: ”تم تَیْمِی بھی ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں! میں تیم بن مُرَّہ کی اولاد سے ہوں۔ اس نے کہا: ”ساری نشانیاں دُرُست ہیں، بس اب تم میں ایک نشانی دیکھنا باقی رہ گئی ہے“ میں نے کہا: ”وہ کیا؟“ اس نے کہا: ” اپنا پیٹ دکھاؤ۔“ میں نے کہا: ”نہیں! پہلے مجھے ساری بات بتاؤ، پھر میں دکھاؤں گا۔“ اس نے کہا: ”میں اپنے صحیح اور صادِق علم کے ذریعے جانتا ہوں کہ حَرَم میں ایک نبی مَبْعُوث ہوگا اور دو شخص اُس نبی کی مدد کریں گے۔ اُن میں سے ایک شخص مُہِمّات کو سَر کرنے (جنگیں فتح کرنے) اور مشکلات کو حل کرنے والا ہوگا اور دوسرا شخص سفید رنگ کا نَحِیْف و کمزور ہوگا اور اُس کے پیٹ پر تِل ہوگا، اس کی اُلٹی ران پر ایک علامت ہوگی۔“ جیسے ہی میں نے پیٹ سے کپڑا ہٹایا تو اُس نے میری ناف کے اوپر موجود سیاہ رنگ کا تِل دیکھ کر کہا: ”رَبِّ کَعبہ جَلَّ جَلالُہٗ کی قسم! تم وہی ہو، میں تمہارے پاس خود آنے والا تھا۔“ میں نے کہا: ”کس لیے؟“ اس نے کہا: ”یہ بتانے کے لیے کہ تم راہِ ہدایت سے نہ ہٹنا اور اللہ تعالٰی نے تمہیں جو نعمت عطا کی ہے، اس کے معاملے میں ڈرتے رہنا۔“ جب میں اس سے رُخصت ہونے لگا تو اُس نے کہا: ”میرے کچھ شِعْر سُنتے جاؤ جو میں نے اُس (عنقریب مبعوث ہونے والے) نبی صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں کہے ہیں۔'' پھر اس نے مجھے کچھ اشعار سُنائے، جب میں واپس مَکّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پہنچا تو میرے واقف کار چند سَر دارانِ قُریش عُقبہ بن اَبی مُعیط، شَیْبَہ، رَبِیْعَہ، ابو جَہل، اَبُو الْبَخْتَرِی وغیرہ ملے، انہوں نے کہا: ''تم یمن گئے ہوئے تھے یہاں ایک عظیم واقعہ ہوگیا ہے۔ ابو طالب کے بھتیجے نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا نبی ہے، اگر تم نہ ہوتے تو ہم اس مُعَامَلَہ میں انتظار نہ کرتے اور خود ہی کوئی نہ کوئی فیصلہ کر لیتے، لیکن اب تم آگئے ہو تو اس کا فیصلہ کرنا تم پر مَوْقُوف ہے؟'' میں نے اُن کی بات سن کر انہیں اَحسَن طریقے سے واپس کیا اور پھر (حضرت) محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتَعَلِّق دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ وہ (حضرت) خَدِیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے گھر ہیں، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ باہر آئے، میں نے عرض کی: ''اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ نے اپنے آباء واَجداد کا دِین کیوں چھوڑ دیا؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا: ''بے شک میں تمہاری اور دیگر تمام لوگوں کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہوں، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لے آؤ۔'' میں نے عرض کی: ''آپ کی نُبوّت کی کیا دلیل ہے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''میری نُبوّت کی دلیل وہ بوڑھا شخص ہے، جس سے تم یَمَن میں ملے تھے۔'' میں نے عرض کی: ''میں تو وہاں کئی بوڑھوں سے ملا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''نہیں! میں اس بوڑھے کی بات کر رہا ہوں، جس نے تمہیں کچھ اشعار بھی سنائے تھے۔'' میں نے (خوش ہو کر فرطِ محبّت سے) کہا: ''اے میرے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ کو اس بات کی خبر کس نے دی؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''مجھے اُس مُعَظَّم فِرِشتے نے خبر دی ہے، جو مجھ سے پہلے آنے والے

اَنْبِیا کے پاس بھی آیا کرتا تھا۔" بس یہ سنتے ہی میں حیران وشَشْدَر رہ گیا کہ واقعی اس بات کا تو میرے علاوہ کسی کو بھی علم نہیں تھا، یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچّے رسول ہیں۔ میں نے فوراً کہا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ بِلاشبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور بے شک آپ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے رسول ہیں۔" پھر میں تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر واپس آگیا اور میرے اسلام لانے پر پوری وادی میں خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر کوئی خوش نہیں تھا۔

(اسد الغابہ، باب العین، عبداللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق، اسلامہ، ۳/۳۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا قُریش کا یہ خوش نصیب شخص کوئی اور نہیں بلکہ خلیفۂ اوّل، صِدّیقِ اَکبر، یارِ غار، اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ آیئے! عالَمِ اسلام کی اس عظیم شخصیّت کے بارے میں مزید سننے سے پہلے عاشقِ صحابہ واہلِ بیت، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی لکھی ہوئی منقبت کے چند اشعار پڑھتے سنتے ہیں۔

یقیناً مَنبعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں
حقیقی عاشقِ خیرُ الوریٰ صدّیقِ اکبر ہیں

نہایت مُتّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں
تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیقِ اکبر ہیں

جو یارِ غار محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں
وُہی یارِ مزارِ مصطفٰے صدّیقِ اکبر ہیں

امیرالمومنیں ہیں آپ امامُ المسلمیں ہیں آپ
نبی نے جنّتی جن کو کہا صدّیقِ اکبر ہیں

عمر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مُرتَضٰی صدّیقِ اکبر ہیں

امامِ احمد و مالِک، امامِ بُو حنیفہ اور
امامِ شافعی کے پیشوا صدّیقِ اکبر ہیں

تمامی اولیاءُ اللہ کے سردار ہیں جو اُس
ہمارے غوث کے بھی پیشوا صدّیقِ اکبر ہیں

سبھی عُلَمائے اُمّت کے، امام و پیشوا ہیں آپ
بِلاشک پیشوائے اَصفیا صدّیقِ اکبر ہیں

نہ ڈر عطّار آفت سے خدا کی خاص رحمت سے
نبی والی ترے، مُشکل کُشا صدّیقِ اکبر ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام کُنْیَت اور القاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عبدُ اللہ اور والد کا نام (ابوقحافہ) عُثمان ہے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابہ، ذکر السبب الذی من اجلہ ۔۔۔ الخ، ۹/۶، حدیث: ۶۸۲۵) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت ابُو بَکْر ہے، واضح رہے کہ آپ اپنے نام سے نہیں بلکہ کُنْیَت سے مشہور ہیں، نیز آپ کی اس کُنْیَت کی اتنی شُہرت ہے کہ عَوَامُ النَّاس اِسے آپ کا اصل نام سمجھتے ہیں حالانکہ آپ کا نام عبدُ اللہ ہے۔ (سیرت حلبیہ، ذکر اول الناس ایمانا بہ، ۱/۳۹۰) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دو لقب زیادہ مشہور ہیں "عَتِیق" اور "صِدِّیق" نیز عتیق وہ پہلا لقب ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے اس لَقَب سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ہی مُلَقَّب کیا گیا۔ (ریاض النضرۃ، الباب الاول، الفصل الثانی فی ذکر اسمہ، ۱/۷۷)

دنیا میں تشریف آوری

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَامُ الْفِیْل کے اَڑھائی سال بعد اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلَادت کے دو سال اور چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ (الاصابۃ، ۱۴۵/۴، تاریخ الخلفاء، ص ۲۴، نور العرفان، پ ۲۶، الاحقاف: ۱۵)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جائے پَروَرِش مَکَّۂ مُکَرَّمہ ہے، آپ صرف تِجارت کی غرض سے باہر تشریف لے جاتے تھے، اپنی قوم میں بڑے مالدار بامُرَوَّت، حُسنِ اَخلاق کے مالک اور نہایت ہی عزّت و شَرَف والے تھے۔ (اسد الغابۃ، باب العین، عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق، ۳۱۶/۳، تاریخ الخلفاء، ص ۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر اِعتِبار سے اَشرف و اَعلیٰ ہیں، اِمامت ہو یا خِلافت، کَرامت ہو یا شَرافت، صَداقت ہو یا شُجاعت، اَلْغَرَض کسی بھی اِعتِبار سے کوئی آپ کا ثانی نہیں اور آپ اتنی بابَرَکت اور بَرگُزِیدہ شخصیّت ہیں کہ آپ کی مبارک زندگی کے جس پہلو پر بات کی جائے اور آپ کے فضائِلِ جَمِیلہ اور خصائِصِ حَمِیدہ پر جتنا کہا جائے کم ہے اور وقت اس کا اِحاطہ نہ کر سکے، مگر آج چونکہ ہمارے بیان کا موضوع صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خوفِ خُدا ہے، لہٰذا اس حوالے سے آپ کے سامنے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خوفِ خدا سے متعلق مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا چنانچہ،

فرمانِ رسول کے سبب گریہ وزاری

حضرتِ سَیِّدُنا زید بن اَرقَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ پانی اور شہد لایا گیا اور جیسے ہی آپ کے قریب کیا گیا، تو آپ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور روتے رہے، یہاں تک کہ تمام صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی رونے لگ گئے، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رو رو کے چُپ ہو گئے، لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روتے رہے، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کو دیکھ کر پھر رونے لگ گئے، یہاں تک کہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ گُمان ہوا کہ ہمیں مَعْلُوم نہ ہو سکے گا کہ کیا بات ہے۔ بِالآخر حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی آنکھیں صاف کیں تو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''اے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟'' فرمایا: ''ایک بار میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ذات سے کوئی شَے ہٹا رہے ہیں، حالانکہ اُس وقت مجھے کوئی شَے نظر نہیں آرہی تھی، میں نے عرض کی: ''یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کس شَے کو ہٹا رہے ہیں؟'' فرمایا: ''دُنیا نے میرا اِرادہ کیا تھا میں نے اُس سے کہا کہ '' دُور ہو جا۔'' تو اُس نے مجھے کہا: ''آپ نے اپنے آپ کو تو مجھ سے بچا لیا، لیکن آپ کے بعد والے مجھ سے نہیں بچ پائیں گے۔''

(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۴۳، حدیث: ۱۰۵۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خوفِ خدا کے سبب اتنا روئے کہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے آپ کی یہ حالت دیکھی نہ گئی اور وہ بھی پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگے، آپ صرف اس ڈر سے رو رہے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں دنیا کی مَحَبَّت اور اس کے دامَنِ فریب میں آکر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی کوئی نافرمانی کر بیٹھوں اور میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہو جائے

حالانکہ آپ کی شخصیّت تو وہ ہے جن کو پیارے آقا، دوعالَم کے مالک و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا میں ہی جنّت کی بِشارت عطا فرمائی ہے، لیکن اس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر خوفِ خُدا کا غَلَبہ چھایا ہوا تھا اور آہ ایک طرف ہم ہیں کہ کچھ پتہ نہیں جنّت میں جائیں گے یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنّم میں، لیکن پھر بھی بے خوف ہیں۔ ہمارا نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی ہے، لیکن اس کے باوجود ہم نیکیوں کی جُستجُو نہیں کرتے۔ اے کاش ہمیں بھی خَوفِ خُدا نصیب ہو جائے۔

دل مِرا دُنیا پہ شَیدا ہوگیا　　اے مِرے اللہ یہ کیا ہوگیا
کچھ مرے بچنے کی صُورت کیجئے　　اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہوگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کا مطلب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا کا مطلب بھی سَمَاعَت فرمالیجئے۔ خَوفِ خُدا سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تَعَالٰی کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مُبْتَلا ہو جائے۔ (ماخوذ من احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ج ۴)

خَوفِ خُدا مؤمنین کی لازمی صفات میں سے ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں مُتَعَدّد مقامات پر اس صِفَت کو اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ 5، سُوْرَۃُ النِّسَاء، آیت نمبر 131 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ　　ترجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان

قَبۡلِكُمۡ وَ اِیَّاكُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے

(پ۵، النساء: ۱۳۱) ڈرتے رہو۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ﴿ۙ۷۰﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

اسی طرح یہ بھی ارشاد فرمایا:

فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَ اخۡشَوۡنِ ؕ (پ۶، المائدۃ: ۳) ترجَمۂ کنزالایمان: تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔

آیئے! اب پیارے آقا، احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق تَرجُمان سے نکلنے والے ان مُقدّس کلمات کو بھی سَمَاعَت فرمایئے، جن میں آپ نے خوفِ خدا کی فضیلت بیان فرمائی ہے ۔ چنانچہ

﴿1﴾ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خَوف جمع نہیں کروں گا اور نہ اس کے لئے دو اَمن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خَوف رہے تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مُبْتَلا کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہے تو میں بروزِ قیامت اسے اَمن میں رکھوں گا۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۸۳، حدیث: ۷۷۷)

﴿2﴾ سَروَرِ عالَم، شَفِیْعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جس مؤمن کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ

کے خوف سے آنسو نکلتا ہے، اگرچہ مکّھی کے سَر کے برابر ہو، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے تک پہنچے، اللہ تعالیٰ اُسے جہنّم پر حَرام کر دیتا ہے۔‘‘

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۰، حدیث:۸۰۲)

﴿3﴾ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’جب مؤمن کا دل اللہ تعالیٰ کے خَوف سے لَرَزْتا ہے، تو اُس کی خطائیں اس طرح جھڑتی ہیں، جیسے درخت سے پتّے جھڑتے ہیں۔‘‘

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۱، حدیث:۸۰۳)

تیرے ڈر سے سَدا تَھر تھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کَیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمیں ہر لمحہ خوفِ خدا سے لرزاں و تَرساں رہنا چاہئے۔ عاشِقِ اَکبر سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی بے پناہ خوفِ خدا رکھنے والے تھے۔ آیئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خوفِ خدا سے بھرپور چند جُملے سنیے۔ چنانچہ،

کاش! ابوبکر بھی تیری طرح ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوبَکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک باغ میں داخل ہوئے، درخت کے سائے میں ایک چڑیا کو بیٹھے ہوئے دیکھا، تو آپ نے ایک آہِ سرد دِلِ پُر دَرد سے کھینچ کر اِرشاد فرمایا: ’’اے پَرِندے! تُو کتنا خوش نصیب ہے کہ ایک درخت سے

کھاتا ہے اور دوسرے کے نیچے بیٹھ جاتا ہے، پھر تُو بِغیر حساب کتاب کے اپنی منزل پہ پہنچ جائے گا۔ اے کاش! ابوبکر بھی تیری طرح ہوتا۔“ (کنزالعمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابۃ، فصل فی تفضیلھم، فضل الصدیق، خوفہ، جزء:۱۲، ۲۳۷/۶، حدیث:۳۵۶۹۶، شعب الایمان، باب فی خوف من اللہ، ۴۸۵/۱، حدیث:۷۸۸)

کاش کہ نہ دنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا   قَبْر و حَشْر کا ہر غم خَتْم ہو گیا ہوتا
میں نہ پھنس گیا ہوتا آ کے صُورتِ انساں   کاش! میں مدینے کا اُونٹ بن گیا ہوتا

مومنِ صالح کا کوئی بال ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوعِمْران جَوْنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ”کاش! میں ایک مومنِ صالح کے پہلو کا کوئی بال ہوتا۔“

(کتاب الزھد، زھد ابی بکر الصدیق، ص۱۳۸، رقم:۵۶۰)

تار بن گیا ہوتا مُرشِدی کے کُرتے کا
مُرشِدی کے سینے کا بال بن گیا ہوتا

کاش! میں ایک درخت ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”خدا کی قسم میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں یہ درخت ہوتا جسے کھایا اور کاٹا جاتا۔“

(کتاب الزھد، زھد ابی بکر الصدیق، ص۱۴۱، رقم:۵۸۱)

میں بجائے اِنساں کے کوئی پودا ہوتا یا

نخلِ بن کے طَیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا

کاش!میں سبزہ ہوتا

حضرتِ سَیِّدُنا قَتَادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یوں فرمایا: ''اے کاش! میں سبزہ ہوتا جسے جانور کھا جاتے۔''

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر الصدیق، ۴۱/۱۱، حدیث: ۱۷۴، طبقات کبری، ذکر وصیة ابی بکر، ۱۴۸/۳)

گُلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا مَیں سَبزہ
یا مَیں بَن کے اِک تِنکا ہی وہاں پڑا ہوتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خَوفِ خُدا پر مُشْتَمِل اَقْوال سَماعَت کیے، ہمیں بھی چاہئے کہ ان کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنا مُحاسَبہ کریں کہ اب تک ہم اپنی زندگی کی کتنی سانسیں لے چکے ہیں، اس دنیائے فانی میں اپنی زندگی کے کتنے اَیّام گزار چکے ہیں، بچپن، جوانی، بڑھاپے میں سے اپنی عمر کے کتنے مرحلے طے کر چکے ہیں؟ لیکن اس دوران ہم نے کتنی مرتبہ دل میں خوفِ خُدا محسوس کیا؟ کیا کبھی ہمارے بدن پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر سے لَرْزہ طاری ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خَشیَّتِ اِلٰہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کبھی کسی گناہ کے لئے اُٹھے ہوئے ہمارے قدم اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضِری اور اس کی طرف سے کی جانے والی گرِفت کے ڈر سے زندگی کی کوئی رات گزاری؟ کیا

کبھی ربّ تعالیٰ کی ناراضی کا سوچ کر ہمیں گناہوں سے وَحشت محسوس ہوئی؟ کیا کبھی اپنے مالک عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو پالینے کی خواہش سے ہمارے دل کی دُنیا زَیر وزَبر ہوئی۔ ۔ ۔؟

اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے ان کَیفِیّات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے عملی تقاضوں پر عمل پَیرا ہونے کی سَعادَت حاصل کی یا مَحض ان کَیفِیّات کے دل پر طاری ہونے سے مطمئن ہوگئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں میں سے ہیں اور مختلف گناہوں سے اپنا نامۂ اَعمال سِیاہ کرنے کا عمل بدَستُور جاری رکھا۔ اور اگر ان سُوالات کے جوابات نفی میں آئیں تو غور کیجئے، کہیں ایسا تو نہیں کہ گناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل پتھر کی طرح سخت ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے ہم ان کَیفِیّات سے اب تک محروم ہوں؟ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تَشوِیش ہے کہ ہماری قساوتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غفلت، ناراضیٔ ربِّ قہار جَلَّ جَلالُہٗ کی صورت میں کہیں ہمیں جہنّم کی گہرائیوں میں نہ گرادے۔ (وَالْعِیاذُ بِاللہ)

قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھا جاتا ہے
دل پہ اِک خول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے

خوفِ خدا کے سبب شدید تکلیف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے، صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو ایسے رَقِیْقُ الْقَلْب (یعنی نرم دل والے) تھے کہ جب آپ کے سامنے تلاوتِ قرآن کی جاتی تو آپ پر لَرزہ طاری ہو جاتا، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی سے روایت ہے: فرماتے ہیں کہ میں دو عالَم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بار گاہ میں موجود تھا کہ قرآن پاک کی یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِہٖ ۙ وَ لَا یَجِدۡ لَہٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیۡرًا ﴿۱۲۳﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مدد گار۔

(پ۵، النساء:۱۲۳)

نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے ابُوبکر! کیا میں تمہیں وہ آیت نہ سُناؤں جو مجھ پر ابھی نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کی: "جی ہاں! کیوں نہیں یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہی آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی۔ جیسے ہی میں نے یہ آیتِ مُبارکہ سُنی تو (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کے سبب) مجھے ایسا لگا کہ میری کمر کی ہڈی ٹُوٹ جائے گی، میں نے درد کی وجہ سے انگڑائی لی تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "اے ابُوبکر! (گھبراؤ نہیں) تم اور تمہارے مُؤمنین دوستوں کو اِس کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جائے گا، یہاں تک کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایسی حالت میں مُلاقات کروگے کہ تم پر کوئی گُناہ نہیں ہو گا، لیکن دیگر لوگوں کے گُناہ جمع ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کو قیامت کے دن ان کا بدلہ دیا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، ومن سورۃ النساء، ۵/۳۱، حدیث:۳۰۵۰)

صدقہ پیارے کی حَیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پُوچھے لَجائے کو لَجانا کیا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقینی بات ہے کہ جو شخص جتنا زیادہ خوفِ خدا رکھنے والا ہو گا، وہ اُتنا ہی زیادہ تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرنے والا ہو گا۔ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی یہی حال تھا کہ خَوفِ خُدا کے ساتھ ساتھ آپ بے حد مُتَّقِی و پرہیز گار بھی تھے۔

صِدِّیقِ اَکبَر کے زُہد و تقویٰ پر قرآن کی گواہی

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو وہ مُتَّقِی ہیں، جن کے تقوے کو خود قرآن عظیم بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ 30، سُوْرَۃُ اللَّیْل، آیت نمبر 17 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔

اس آیتِ مبارکہ میں سب سے بڑے پرہیز گار سے مُراد حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ (خزائن العرفان، پ۳۰، اللیل، تحت الآیۃ:۱۷)

زُہد و تقویٰ میں عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل

حضرتِ سَیِّدُنا ابُودَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مِثْلِ عِیْسٰی فِی الزُّهْدِ فَلْیَنْظُرْ اِلَیْهِ یعنی جو زُہد و تقویٰ میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل کسی کو دیکھنا چاہے تو وہ ابُوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ لے۔" (الریاض النضرۃ، الباب الاول، الفصل الثانی فی ذکر اسمہ، ۸۲/۱)

نہایت مُتَّقِی و پارسا صِدِّیقِ اَکبَر ہیں

تَقِیُ ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیَا صِدّیقِ اَکْبَر ہیں

افسوس! تُو نے مجھے ہلاک کردیا

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ سنّت" جلد اول، صفحہ 774 پر حضرتِ سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تقویٰ و پرہیز گاری کا ایک انوکھا واقعہ کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں:

ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا غلام، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں دُودھ لایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے پی لیا۔ غلام نے عرض کی، میں پہلے جب بھی کوئی چیز پیش کرتا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے مُتَعَلِّق دریافت فرماتے تھے، لیکن اِس دودھ کے مُتَعَلِّق کوئی اِسْتِفْسار نہیں فرمایا؟ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا: "یہ دُودھ کیسا ہے؟" غلام نے جواب دیا کہ میں نے زمانۂ جاہلیّت میں ایک بیمار پر مَنْتَر پھونکا تھا، جس کے مُعَاوَضے میں آج اس نے یہ دودھ دیا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ سن کر اپنے حَلْق میں اُنگلی ڈالی اور دُودھ اُگل دیا۔ اِس کے بعد نہایت عاجزی سے دربارِ الٰہی میں عرض کیا: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس پر میں قادِر تھا وہ میں نے کر دیا۔ اس کا تھوڑا بہت حصّہ جو رَگوں میں رہ گیا ہے وہ مُعاف فرما دے۔" (بخاری، مناقب الانصار، ایام الجاهلية، حدیث: ۳۸۴۲، ج ۲، ص ۵۷۱، منهاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظه، ص ۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کتنے زبردست مُتَّقِی تھے۔ کُفّار اکثر کُفریہ کلمات پڑھ کر مریضوں پر جھاڑ پھونک کرتے ہیں، دورِ جاہلیت میں

بھی اِسی طرح ہوتا تھا، اُس غلام نے چونکہ زمانۂ جاہلیت میں دم کیا تھا، لہٰذا اس خوف کے سبب کہ اس نے کفریہ مَنتَر پڑھ کر دم کیا ہو گا، اُس کی اُجرت کا دودھ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قے کر کے نکال دیا۔ (فیضانِ سنت، جلد اول، ص ۷۷۴)

یقیناً منبعِ خوفِ خُدا صِدِّیقِ اَکبَر ہیں حقیقی عاشِقِ خیر الوریٰ صِدِّیقِ اَکبَر ہیں
نہایت مُتّقی وپارسا صِدِّیقِ اکبر ہیں تَقِی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدِّیقِ اکبر ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فکرِ آخرت سے بھرپور خطبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب ہم سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فکرِ آخرت سے بھرپور خُطبہ سنتے ہیں تاکہ ہم پر مزید عیاں ہو کہ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کتنے نیک، مُتَّقِی اور خوفِ خُدا و فکرِ آخرت رکھنے والے تھے۔ چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 686 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ صِدِّیقِ اَکبَر" کے صفحہ 436 پر ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُکَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُوبَکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک طَوِیل خُطبہ دیا، حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں پرہیزگاری کی وَصِیَّت کرتا ہوں اور یہ بھی کہ تم اُس ذاتِ بَرحَق کی ایسی حمد وثنا کرو جیسی حمد وثنا کرنے کا حق ہے اور یہ کہ تم خوفِ خُدا کے ساتھ ساتھ اُس کی رَحمت پر بھی نظر رکھو اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گِڑ گِڑا کر مانگو، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا زکریّا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ

الصّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اُن کے خاندان والوں کی تعریف کی ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے :

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝۹۰

ترجَمۂ کنز الایمان : بیشک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے اُمّید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ (پ ۱۷، الانبیاء: ۹۰)

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! اچھی طرح سمجھ لو، اللہ تعالیٰ نے حق کے بدلے تمہاری جانوں کو گِروی رکھ لیا ہے اور اِس پر تُم سے پکّا وعدہ بھی لے لیا ہے اور تم سے آخرت کے بدلے دُنیا کو خرید لیا ہے یہ تمہارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب ہے، جس کا نُور نہیں بجھتا، اِس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، اس کے قول کی تَصْدِیق کرو اور اس کی کتاب سے نَصِیحَت حاصل کرو، تم اِس نُور سے تاریک دن کے لیے روشنی حاصل کرو، اس نے تمہیں اپنی عِبادَت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور تم پر کِرَامًا کَاتِبِیْن فِرِشتوں کو مُقَرَّر فرمادیا ہے جو تمہارے اعمال سے باخبر ہیں۔ اے خُدا کے بندو! خُوب جان لو کہ تم صُبْح وشام موت کی طرف بڑھ رہے ہو، تم سے مَوْت کا عِلْم پوشیدہ رکھا گیا ہے، اگر تم اپنے مُقَرَّرہ اوقات کو رب عَزَّوَجَلَّ کی رِضا والے کاموں میں صَرف کرسکتے ہو تو ضرور کرو، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے بِغیر تم ہرگز ایسا نہیں کرسکتے اور موت کے آنے سے قبل اپنے وقت کو اچھے کاموں میں صَرف کردو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وقت تمہیں بُرے اعمال میں مَصرُوف کردے اور کئی قومیں ایسی تھیں جنہوں نے اپنے قیمتی وقت کو ضائع کیا اور اپنے مَقْصَد کو بھول گئیں، لٰہذا ایسے لوگوں کی پیروی سے بچو، جلدی کرو اور نَجات پانے کی کوشش کرو، یقیناً تمہارے پیچھے بہت تیز رفتار موت لگی ہوئی ہے جو بہت جلد آکر ہی رہے گی۔

(شعب الایمان ، باب فی الزھد وقصر الامل، فصل فیما بلغنا عن الصحابة...الخ، حدیث: ۱۰۵۹۴، ۷/۳۶۴، مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الانبیاء، حدیث: ۳۴۹۹، ۳/۱۴۰)

یا ربّ! میں تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دم
دیوانہ شَہَنْشاہِ مدینہ کا بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے پہلے کہ ہماری سانسوں کی آمدورفت رُک جائے اور سوائے افسوس کے ہمارے دامن میں کچھ بھی نہ ہو، ہمیں چاہئے کہ اپنی آخرت کی بہتری کے لئے خَوفِ خُدا جیسی صِفَتِ عظیمہ کو اپنانے کی جِدّوجُہد میں لگ جائیں، کیونکہ اگر ہم اپنے اندر خَوفِ خُدا پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے ،تو اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ گناہوں سے بھی چھٹکارا نصیب ہوگا اور اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی رِضا بھی نصیب ہو گی، خَوفِ خُدا کی اس عَظِیْم نعمت کے حُصُول کے لئے عملی کوشش کے سلسلے میں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ 6 اُمور مددگار ثابت ہوں گے۔ آیئے اِنتہائی توجہ کے ساتھ سُنیئے۔

خوفِ خدا کے حصول کے لئے 6 مددگار اُمور

1. ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ اوراِس نعمت کے حُصُول کی دعا کرنا۔
2. قرآنِ عظیم واَحَادِیْثِ مُبارَکہ میں وارد ہونے والے خَوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے فضائل پیشِ نظر رکھنا۔
3. اپنی کمزوری وناتوانی کو سامنے رکھ کر جہنّم کے عذابات پر غور و تفکر کرنا۔
4. خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں اللّٰه والوں کے حالات کا مطالعہ کرنا۔

5. اپنے اعمال کے مُحاسبے کی عادت بنانے کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرنا۔

6. ایسے اسلامی بھائیوں کی صحبت اختیار کرنا، جو اس صِفَتِ عظیمہ سے متصف ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے نیک اسلامی بھائیوں کی صحبت میں بیٹھنا بھی انسان کے دل میں خَوفِ الٰہی بیدار کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے، کیونکہ انسان جس قسم کی صحبت اختیار کرتا ہے، اسی قسم کے اثرات اس پر مُرَتَّب ہوتے ہیں۔ چنانچہ

نبیِ ذیشان، مکّی مدنی سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اچھے اور بُرے مُصَاحِب (ساتھی) کی مثال، مُشک اٹھانے والے اور بھٹّی جھونکنے والے کی طرح ہے، کَستُورِی اٹھانے والا تمہیں تُحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عُمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹّی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بُو آئے گی۔ (صحیح المسلم، ص ۱۱۱۶، رقم الحدیث ۲۶۲۸)

صحبت یا ماحول انسان پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے اس کو یوں سمجھیں کہ اگر ہمیں کبھی کسی میّت والے گھر جانے کا اِتّفاق ہوا ہو تو وہاں کی فضا پر چھائی ہوئی اُداسی دیکھ کر کچھ دیر کے لئے ہم بھی غمگین ہو جائیں گے اور اگر کسی شادی پر جانے کا اتّفاق ہوا ہو تو خوشیوں بھرا ماحول ہمیں بھی کچھ دیر کے لئے مَسرُور کر دے گا۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص غفلت کا شکار ہو کر گناہوں پر دلیر ہو جانے والے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے گا، تو غالب گمان ہے کہ وہ بھی بہت جلد اُنہی کی مانند ہو جائے گا اور اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کریگا، جن کے دل خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ سے مَعْمُور ہوں، ان کی آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے ڈر سے روئیں، تو یقینی طور پر یہی کَیفیّات اس شخص کے دل میں بھی سَرایت کر جائیں گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ رہا یہ سوال کہ فی زمانہ ایسی صحبتیں کہاں مل سکتی ہیں؟ تو آپ سے مدنی التجا ہے کہ اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے آپ چند مدنی پھول اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجالیجئے:

اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کی سَعَادَت حاصل کریں۔ جہاں تلاوتِ قرآن، نعتِ رسولِ مقبول، سُنّتوں بھرے بیانات، ذِکرُ اللہ، رو رو کر مانگی جانے والی دعائیں، سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جانے والا درود وسلام، پھر سُنّتیں وآداب سیکھنے اور دعائیں یاد کروانے کے حلقے وغیرہ، یہ سب کچھ ہمارے دل و دماغ میں مدنی انقلاب برپا کر دے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اس کے علاوہ سُنَّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں آپ کو اس پُر فِتن دور میں بھی، کثیر عاشقانِ رسول ایسے ملیں گے جو سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہوں گے۔ ان کی حَیا سے جُھکی ہوئی نگاہیں، سنّت کے مطابق بدن پر سفید لباس اور سر پر زلفیں نیز گُنبدِ خَضریٰ کی یادوں سے مالامال سبز سبز عمامہ، چہرے پر سُنّت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی، بِقَدرِ ضرورت گفتگو کا باادب انداز، خُوش اَخلاقی کا نُمایاں وصف اور کردار کی پاکیزگی آپ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دے گی کہ مجھے سفر آخرت کی کامیابی کے لئے ایسا ہی مدنی ماحول درکار ہے۔ عین ممکن ہے کہ اِنہی میں سے کوئی اسلامی بھائی آگے بڑھ کر آپ سے مُلاقات کرے، جس کے نتیجے میں آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی اِفَادیت کے مزید قائل ہو جائیں اور آپ بھی یہ مدنی مقصد لے کر گھر لوٹیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ

وَجَلَّ"

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مبارک زندگی کے صدقے میں حقیقی خوفِ خُدا و عِشقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یا خدا یا الٰہی!

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی!

(وسائلِ بخشش ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے خلیفۂ اوّل، صِدّیقِ اَکْبَر، یارِ غار و یارِ مزار، اَمیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارَکہ میں یہ سُنا کہ آپ خوفِ خدا کے باعث رویا کرتے۔ آپ خوفِ خدا کے باعث چڑیا کو دیکھ کر فرمایا کرتے: کاش! ابو بکر بھی تیری طرح ہوتا، کبھی خوفِ خدا کی بنا پر یوں فرماتے: کاش! میں مومن کا بال ہوتا، کبھی خوفِ خدا کی بنا پر یوں فرماتے: کاش! میں درخت ہوتا، خوفِ خدا کی بنا پر آپ نے پیے ہوئے دودھ کی قے کر دی، کاش! صدیقِ اکبر کے صدقے میں ہمیں بھی سچی توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے، کاش! صدیقِ اکبر کے صدقے میں اپنی کمزوری اور ناتوانی کا احساس ہو جائے، جہنم کے عذابات کا تصور قائم ہو جائے، کاش! ہم اپنے اعمال کا روزانہ محاسبہ کرنے والے ہو جائیں۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خوفِ خُدا کے بارے میں مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 160 صفحات پر مشتمل کتاب بنام **"خوفِ خدا"** کا مطالعہ کیجئے۔ خوفِ خدا کے موضوع پر یہ بہت ہی بہترین کتاب ہے جس میں خوفِ خدا کے فضائل، اسے حاصل کرنے کے طریقے اور اس موضوع پر بُزرگانِ دین کے ڈھیروں اقوال اور واقعات کو جمع کیا گیا ہے۔ آپ بھی اس کتاب کو ھَدِیَّۃً حاصل کر کے نہ صرف خود پڑھیں بلکہ اپنے عزیزوں کو تحفے کے طور پر پیش کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو پڑھنے سے خوفِ خُدا اور تقویٰ و پرہیز گاری کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کا ایک پہلو آپ کا بے پناہ عِشْقِ رسول بھی ہے۔ آپ کے عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے واقعات کا مُطالَعہ کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"عاشِقِ اَکبر"** بے حد مفید ہے، جس میں صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مَحبَّتِ رسول کی خاطر اپنا تَن مَن دَھن قربان کرنے کے احوال پڑھ کر آپ کی آنکھیں نَم ہو جائیں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خوفِ خُدا اور عشقِ مصطفےٰ کی دولت سے مالامال فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خُدا اور عِشْقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دولت پانے کا ایک طریقہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنَّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر بھی ہے۔ مدنی قافلوں میں سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر غَور و فِکْر کا موقع مُیَسَّر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر

بنانے کی خواہش پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے اِرتِکاب پر نَدامت محسوس ہوگی، گناہوں پر ملنے والی سزاؤں کا تَصَوُّر کرکے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی وبے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خَوفِ خدا کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رُخساروں پر بہنے لگیں گے، ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضُول گوئی کی جگہ زبان سے درود وسلام جاری ہوجائے گا اور یہ زبان تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادی بن جائے گی، دنیا کی مَحَبَّت میں ڈُوبا ہوا دِل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہوجائے گا، نیز وقت کی دولت کو مَحْض دنیا کمانے کے لئے صَرف کرنے کے بجائے اپنی آخرت کی بہتری کے لئے خدمتِ دین میں صَرف کرنے کا شُعُور نصیب ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ان مدنی قافلوں نے بے شمار نوجوانوں کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا کیا ہے۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چنانچہ،

بگڑا نوجوان کیسے سُدھرا؟

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے محمود آباد (چنیسر گوٹھ) کے مُقیم اسلامی بھائی اپنی گناہوں بھری زندگی سے تائب ہونے کے احوال کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں: بدقسمتی سے مجھے بچپن ہی میں بُرے دوستوں کا ساتھ مل گیا ”بُرے کی صحبت انسان کو بُرا بنادیتی ہے“ کے مِصداق میں بھی مختلف برائیوں کا شکار ہوگیا۔ اسکول سے بھاگ جانا، چوری چکاری، مارپٹائی، لڑائی جھگڑے کرنا میرے معمولاتِ زندگی کا حصہ تھے۔ گناہوں کا یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور آخر کار میں نے اپنے دوستوں سمیت منشیات فروشوں کے

گروہ میں شمولیّت اختیار کرلی۔ والدین مجھے سمجھاتے مگر میرے نزدیک ان کی باتوں کی کوئی اَھَمِّیَّت نہ تھی۔ والدین میرے اس رَوَیّے سے پہلے ہی پریشان تھے کہ ایک دن میں نے ایک جگہ شادی کا مطالبہ کردیا۔ گھر والوں نے یہ جان کر کہ شاید سُدھر جائے میری پسند کی شادی کروادی ، مگر میں بھلا کہاں سُدھرنے والا تھا۔ اب تو ایک قدم اور آگے بڑھا اور چرس و شراب نوشی کے ساتھ ساتھ ڈکیتیاں مارنا شروع کردِیں۔ والدین کی نافرمانی اور انہیں ستانا تو میرے لئے کوئی نیا کام نہ تھا۔ ماں باپ مجھے مسلسل سمجھاتے ، جب کبھی بُرے دوستوں کو چھوڑنے کا کہتے تو میں اپنے والدین کو چھوڑ کر دوستوں کے پاس ڈیرا ڈال لیتا اور ہفتہ ہفتہ گھر کا رُخ نہ کرتا۔ دن بدن میرے گناہوں کا سلسلہ بڑھتا گیا، اب میں ناجائز اسلحہ لئے اکڑتا پھرتا ، بدکاری کر کے ”کالا منہ“ کرتا۔ پہلے کیا گناہ کم تھے جو اب چرس، شراب کے ساتھ پاوڈر پینا، نیند آور گولیاں کھانا بھی شروع کردیں۔ گھر والے سمجھانے کی کوشش کرتے تو ”اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے“ کے مصداق ان سے لڑنا شروع کر دیتا، ناراض ہو جاتا۔ رشتے دار ، گلی محلے والے الغرض ہر ایک میری حرکتوں کے باعث مجھ سے بیزار تھا۔ کئی بار والد صاحب نے ڈنڈوں سے مارا بھی مگر میرے کان پر جُوں تک نہ رینگتی۔ میری والدہ مجھ سے ایسی تنگ آچکی تھی کہ بارہا کہتی: کاش تُو پیدا نہ ہوا ہوتا۔ کوئی کہتا: کاش تجھے موت آجائے تا کہ ہمیں سُکھ کا سانس نصیب ہو۔ شادی کے نو(9) سال بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بیٹی کی نعمت عطا فرمائی، والدین کو ایک آس لگی کہ شاید اب سُدھر جائے کہ بیٹی کی ولادت سے بڑے بڑے سُدھر جاتے ہیں، مگر جب میرے معاملات میں کوئی فرق نہ آیا تو ان کی وہ آس بھی یاس میں بدل گئی۔ پھر چھ(6) سال بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا، مگر میں پھر بھی اپنی

پرانی رَوِش پر قائم رہا۔ بالآخر میرے سُدھرنے کی سبیل یوں بنی کہ بوڑھے والدین کی مِنّت سماجت اور ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کی مسلسل انفرادی کوشش کے سبب دعوتِ اسلامی کے راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوگئی۔ مدنی قافلے میں تو کیا سفر کیا میری قسمت ہی سنور گئی۔ میری خوش قسمتی کہ امیرِ قافلہ مجھے اچھی طرح جانتے تھے، انہوں نے مجھے بہت سمجھایا، کبھی احادیث سنا کر مجھے میری غلطیوں کا احساس دلاتے، والدین کا مقام و مرتبہ بتاتے تو کبھی مختلف واقعات بتا کر نیکیوں کے متعلق میری ہمت بندھاتے۔ زندگی میں پہلی بار مجھے اپنی غلطیوں کا احساس ہوا، والدین کے ساتھ کی ہوئی زیادتیوں پر آج میں شرم سے پانی پانی ہوا جا رہا تھا۔ گناہوں کی ہولناک سزائیں سن کر میں نے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کی پُختہ نیّت بھی کرلی۔ دورانِ مدنی قافلہ ہی گھر والوں سے رابطہ کیا، والدین سے معافی مانگی اور وعدہ کیا کہ آئندہ سارے برے کام چھوڑ دوں گا۔ گھر واپس آتے ہی سب سے معافی مانگی، بالخصوص والدین کے قدموں میں گِر کر انہیں راضی کیا۔ رفتہ رفتہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مکمل طور پر وابستہ ہو گیا۔ سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے والدین مجھ سے بہت خوش ہیں اور دعوتِ اسلامی کے احسان مند ہیں کہ جس کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر سنّتوں بھری زندگی کی طرف مائل ہوا۔ تادمِ تحریر مدنی تربیتی کورس کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

میری دعا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی مذاکرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے دعوتِ اسلامی دن بدن ترقّی کی مَنازِل طے کرتی جارہی ہے اوراس کے شُعْبَہ جات اور مجالس میں بھی اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "مَجْلِسِ مدنی مذاکرہ" بھی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ "علم بے شمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حصول کا ذریعہ سُوال ہے۔" شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اس قول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی مقصد کی تکمیل کے لئے سُوال جَواب کا ایک سلسلہ شروع کیا، جسے تنظیمی اصطلاح میں "مدنی مذاکرہ" کہا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سُنّتوں بھرے بیانات اور علم وحکمت سے بھرپُور مَدنی مُذاکروں کے ذَرِیعے کچھ ہی عرصے میں بے شُمار مسلمانوں کے دلوں میں مَدنی اِنقِلاب برپا کر دیا ہے۔ آپ کی صحبتِ بابَرَکت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدنی مُذاکروں میں عقائد و اَعمال، فضائِل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، معاشی و معاشرتی و تنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے مُتَعلّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز و عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

شیخِ طریقت،اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ان عَطا کردہ دِلچسپ اور علم و حِکمت سے لبریز

اِرشاداتِ عالیہ کے مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جذبے کے تحت مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ ان مَدَنی مُذاکروں کو تحریری آڈیو اور ویڈیو گلدستوں کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک مَجلِس مَدَنی مُذاکرہ کم و بیش 319 آڈیو کیسٹیں اور ویڈیو سی ڈیز اور 5 تحریری مَدَنی مُذاکرے پیش کرنے کی سَعادَت حاصل کر چکی ہے اور مزید کوششیں جاری ہیں۔ ان مَدَنی مُذاکروں کو سننے سے عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ نہ صِرف شرعی، طبّی، تاریخی اور تنظیمی معلومات کا لاجواب خزانہ ہاتھ آتا ہے بلکہ مزید حُصُولِ عِلْمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔

بارہ(12) مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے اسلامی بھائی دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ ذَیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیتے ہیں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک کام ہفتہ وار مدنی مذاکرہ بھی ہے۔ مدنی مذاکرہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ عین قرآنِ پاک کی تعلیمات اور میٹھے میٹھے آقا، مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت کے مطابق ہے، چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ (پ۲۷، الذّٰریات:۵۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مذاکرے میں بھی اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی صحبت میں بیٹھنے والے اور مدنی چینل کے ناظرین کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ان کی تَرْبِیَت کرتے نیز مختلف موضوعات مثلاً عقائد واعمال ، شَرِیعَت وطریقت ، فقہ و طب، تاریخ و آثار،اَورادو وَظائف ،گھریلوو مُعاشرتی مسائل نیز تنظیمی مشکلات سے مُتَعَلِّق پُوچھے گئے سوالات کے جوابات بھی ارشاد فرماتے ہیں۔یوں دیکھا جائے تو مَدَنی مذاکرہ بڑی پیاری نعمت ہے کہ اس کے ذریعے ہمیں ایک ولیِ کامل کی بابرکت صحبت نصیب ہوتی ہے، نیز علم کی راہ میں سفر کرنے، علمِ دین کی محفل میں شرکت کرنے اور مسجد میں وقت گزارنے کی وجہ سے اجروثواب کا خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بَزْمِ ہدایت، نَوشَۂ بَزْمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵

آیئے! ”**کاش! جنّتُ الْبقیع ملے**“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے سونے، جاگنے کے 15 مَدَنی پھول سماعت کیجئے۔

سونے، جاگنے کے 15 مَدَنی پھول

﴿1﴾ سونے سے پہلے بِسْتَر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذِی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

﴿2﴾ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ۔ ترجَمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں) (بُخاری ج ۴ ص ۱۹۶ حدیث ۶۳۲۵)

﴿3﴾ عصر کے بعد نہ سوئیں عَقْل زائل ہونے کا خَوف ہے۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عَقْل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلی حدیث ۴۸۹۷ ج ۴ ص ۲۷۸) ﴿4﴾ دوپہر کو قَیلُولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۷۶)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتُب بینی یا مطالعے میں مَشْغُول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۷۹ مکتبۃ المدینہ) ﴿5﴾ دن کے اِبتِدائی حصّے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۷۶) ﴿6﴾ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ﴿7﴾ کچھ دیر سیدھی کَرْوَٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً) ﴿8﴾ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا ﴿9﴾ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تَہلِیل و تَسبِیح و تحمِید پڑھے

(یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ- سُبۡحٰنَ اللہ- اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ۔ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا (اَیضاً)

﴿10﴾ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ (بخاری ج ۴ ص ۱۹۶ حدیث ۶۳۲۵)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿11﴾ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۷۶) ﴿12﴾ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۲۹) ﴿13﴾ میاں بیوی جب ایک چار پائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پَہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۳۰) ﴿14﴾ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے ﴿15﴾ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ سیِّدُ المُبَلِّغین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔" (صَحِیح مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

سُنّتیں سیکھنے تین دِن کے لیے ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو

علم حاصل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے رفعتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا فُضالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر ان کَلِمات سے دُعا مانگی: **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ**، یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ** اے نمازی تُو نے جلدی کی۔ **اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ**، جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللہ تعالیٰ کی ایسی حَمد کر جو اس کے لائق ہے، پھر مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ اور اس کے بعد دُعا مانگ۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر (فارغ ہو کر) اللہ تعالیٰ کی حَمد بیان کی اور حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دُرُودِ پاک پڑھا، تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ**، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔ (ترمذی، کتاب الدعوات،

باب ماجاءفی جامع الدعوات۔۔۔۔۔الخ، ۵/۲۹۰، حدیث:۳۴۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ رِوایت سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قبُولِیَّت کا طالِب ہے تو اُسے چاہیئے کہ دُعا کے اَوَّل و آخر سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پاک پڑھا کرے۔

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبُوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ **صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب،**

---

1 ۔۔۔معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَجَب کا احترام اور اس کا انعام

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سُنّت (جلد اوّل) کے صَفحہ 1355 پر ایک حِکایت بیان فرماتے ہیں: مَنقُول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دَور کا واقعہ ہے کہ ایک شَخْص مُدّت سے کسی عورت پر عاشِق تھا۔ ایک بار اُس نے اپنی مَعْشُوقہ پر قابو پالیا۔ لوگوں کی ہلچل سے اُس نے اندازہ لگایا کہ لوگ چاند دیکھ رہے ہیں، اُس نے اُس عورت سے پوچھا، لوگ کس ماہ کا چاند دیکھ رہے ہیں؟ اس نے کہا: **"رَجَب کا۔"** وہ شَخْص حالانکہ غیر مُسلِم تھا مگر رَجب شریف کا نام سُنتے ہی تعظیماً فوراً الگ ہو گیا اور **"گُناہ کے کام"** سے باز رہا۔ حَضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکم ہوا کہ ہمارے فُلاں بندے کی مُلاقات کو جاؤ۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لے گئے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حُکم اور اپنی تَشریف آوری کا سَبَب اِرشاد فرمایا۔ یہ سُنتے ہی اُس کا دِل نورِ اِسلام سے جگمگا اُٹھا اور اُس نے فوراً اِسلام قبول کر لیا۔ (فیضانِ سنّت جلد اوّل، ص ۱۳۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھیں آپ نے رَجَب کی بہاریں! رَجَبُ الْمُرَجَّب کی تَعظِیم کر کے جب ایک غیر مُسلِم کو اِیمان کی دولت نصیب ہو گئی تو ذرا سوچئے کہ جو مُسلمان ہو کر اِس ماہ کی

تَعظِیم کرتے ہوئے اس میں گُناہ نہ کرے، جھوٹ، غیبت، چُغلی، فریب، وعدہ خِلافی وغیرہ وغیرہ گُناہوں سے حتَّی الْاِمْکان بچنے کی کوشش کرے نیز پورا مہینہ عِبادت و رِیاضت میں گزارے، نمازوں کی پابندی کرے، اِشْراق وچاشْت کے نوافل پڑھے، نمازِ تَہَجُّد ادا کرے، اس ماہ کے نفلی روزے بھی رکھے، شب میں قِیام و تلاوتِ قُرآن بھی کرے تو ایسا شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کیسے کیسے اِنْعامات واِکْرامات کا مُسْتَحِق ہوگا؟ بہرحال! ہمیں چاہئے کہ جب بھی یہ بابرَکت مہینہ تشریف لائے تو اس میں خُوب خُوب عِبادت و رِیاضت کریں، تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمتوں اور برَکتوں سے مالامال ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لفظِ رجب کے مختلف معانی

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "کفن کی واپسی مع رجب المرجب کی بہاریں" کے صفحہ نمبر2 پر اِرشاد فرماتے ہیں: "**مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب**" میں ہے کہ ❀ رَجَب دراَصل تَرجِیب سے مُشْتَق (یعنی نکلا) ہے، اِس کے معنٰی ہیں: تَعظِیم کرنا۔ ❀ اِس کو اَلْاَصَبّ (سب سے تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں، اِس لئے کہ اِس ماہِ مُبارک میں توبہ کرنے والوں پر رَحْمت کا بہاؤ تیز ہوجاتا ہے اور عِبادت کرنے والوں پر قبولیّت کے اَنْوار کا فَیضان ہوتا ہے۔ ❀ اِسے اَلْاَصَمّ (خوب بہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں جنگ وجدَل کی آواز بِالکل سُنائی نہیں دیتی ❀ اور اِسے رَجَب بھی کہا جاتا ہے کہ جنَّت کی ایک نَہر کا نام "رَجَب" ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شَہد سے زیادہ میٹھا اور برْف سے زیادہ ٹھنڈا ہے، اِس نَہر سے وُہی (شَخص پانی) پیئے گا جو رجب کے مہینے میں روزے رکھے گا۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب ص۳۰۱ دارالکتب العِلمیۃ بیروت) غُنْیَۃُ الطّالِبِین میں ہے کہ اس ماہ کو "شَہرِ رَجَم" بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس میں شیطانوں کو رَجَم یعنی

سنگ سار کیا جاتا ہے تاکہ وہ مُسلمانوں کو اِیذاء نہ دیں۔ اس ماہ کو اَصَمّ (یعنی خوب بہرا) بھی کہتے ہیں کیونکہ اِس ماہ میں کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نازِل ہونے کے بارے میں نہیں سُنا گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے گزَشتہ اُمّتوں کو ہر مہینے میں عذاب دیا اور اِس ماہ میں کسی قوم کو عذاب نہ دیا۔ (غُنْیَةُ الطّالِبِین ص ۲۲۹)

حُرمت والے 4 مہینے

رَجَبُ المُرَجّب بھی اُن چار مہینوں میں سے ایک ہے، جن کی حُرمت و عظمت کا ذکر قرآنِ پاک میں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ سُورَۃُ التَّوبہ کی آیت نمبر 36 میں ان مہینوں کی حُرمت کے مُتَعَلِّق اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ (پ۱۰، التوبة: ۳۶)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اُس نے آسمان و زمین بنائے، اُن میں سے چار حُرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے۔

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اِس آیتِ کریمہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: (حُرمت والے مہینے چار ہیں) تین تو مِلے ہوئے (یعنی) **ذُوالْقَعْدَہ، ذُوالْحِجّہ، مُحَرَّم** اور ایک علیحدہ یعنی **رَجَب**۔ یہ (چاروں مہینے) اسلام سے پہلے ہی مُحْتَرَم مانے جاتے تھے (مزید فرماتے ہیں کہ) اِن کا اِحْتِرام اب بھی باقی ہے کہ اِن میں عِبادات کی جاویں، گُناہ سے بچا جاوے۔ اِس سے مَعْلُوم ہوا کہ (جب) تمام مہینے، تمام دن، تمام جماعتیں، درجے میں برابر نہیں تو انسان آپس میں برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص۳۰۶ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مقامِ غور ہے کہ جب سب مہینے آپس میں مقام و مرتبے کے لحاظ سے برابر نہیں ہیں تو سب انسان برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام ولیوں اور نبیوں

کو بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں ایک خاص مقام و مرتبہ حاصِل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے وہ نُفُوسِ قُدسیہ عام انسانوں سے مُمتاز ہوتے ہیں۔ نیز یہ بھی مَعلُوم ہوا کہ یہ مہینے اِسلام سے پہلے بھی قابلِ اِحترام تھے اور اِسلام نے بھی اِن مہینوں کے اِحترام کو باقی رکھا۔ بلکہ اِن کے اِحترام کو مزید بڑھا دیا اور اِن مہینوں میں خُصُوصِیّت کے ساتھ گُناہوں سے باز رہنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ اِرشاد ہوتا ہے:

فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۶) تَرجَمۂ کنزالایمان: تواِن مہینوں میں اپنی جان پر ظُلم نہ کرو۔

یعنی یہاں یہ بَیان فرمایا گیا کہ ان مہینوں کی عزّت اس طرح کرو اور ان کو قابلِ اِحترام اس طرح بناؤ کہ "خُصُوصِیَّت سے ان چار مہینوں میں کوئی گُناہ نہ کرو کہ ان میں گُناہ کرنا اپنے پر ظُلم کرنا ہے۔" (تفسیر خزائن العرفان، ص۳۰۶) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس ماہِ مُبارک کی آمد پر ہم اپنی نیکیوں میں اِضافہ کر دیں، عِبادَت و رِیاضَت میں مَشغُول ہو جائیں، گُناہوں سے ناتا توڑ کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے لَو لگالیں۔ جھوٹ، غیبت، چُغلی، وَعدہ خِلافی، گالی گلوچ، والِدَین کی نافرمانی، مُسلمانوں کی دِل آزاری، رِشتے داروں سے قَطعِ تَعلُّقی، فلموں ڈراموں اور ہر قسم کے گُناہوں سے بچتے ہوئے سابِقہ گُناہوں سے سچّی توبہ کریں اور آئندہ گُناہ نہ کرنے کا پکّا اِرادہ کرلیں نیز نماز اور دیگر فرائض کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ نوافِل و مُستَحبّات کی بھی ادائیگی کی کوشش میں لگ جائیں۔

گُناہوں پر کمر بستہ مُسلمان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! حالات سُدھرنے کی بجائے دن بدن بگڑتے ہی چلے جارہے ہیں۔ فِی زمانہ مُسلمانوں کے کِردار کی بد حالی اور ان کے اَخلاق کی پستی کسی سے ڈھکی چُھپی

نہیں۔ گُناہوں کے ذرائع اِس قَدَر عام ہوچکے ہیں کہ ہر اُٹھنے والا قدم انسان کو دانِستہ ونادانِستہ کسی نہ کسی گُناہ کی طرف لے ہی جاتا ہے۔ ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ لوگ ریڈیو پر گانے اور ڈرامے سُن لیا کرتے تھے، پھر ٹی وی اِیجاد ہوا تو آواز کے ساتھ ساتھ تَصْوِیر بھی دِکھائی دینے لگی، مگر اس میں کمی یہ تھی کہ جو دکھایا جاتا تھا، صرف وہی دیکھ سکتے تھے، اپنی مرضی کا کوئی عَمَل دَخَل نہ تھا، لیکن وی سی آر کی اِیجاد کے بعد یہ کمی بھی پوری ہوگئی، پھر یکے بعد دیگرے ڈِش انٹینا اور کیبل نے حیاسوز مناظر دکھانے کے سینکڑوں مواقع فراہم کرکے گُناہوں کی یَلْغار میں مزید تیزی پیدا کردی، مگر ہر وقت فلمیں ڈرامے اور گانے باجے دیکھنے سُننے والوں کو ایک ہی جگہ ٹِک کر بیٹھنا پڑتا تھا، کیونکہ ٹی وی بڑا ہوتا ہے ہر وقت ساتھ رکھنا ممکن نہ تھا، لہٰذا MP3، MP4 اور موبائل فون جیسے چھوٹے چھوٹے الیکٹرونک آلات بلکہ موبائل میں مَوجُود انٹرنیٹ کی تمام تر سَہُولیات نے گُناہ کرنے کی راہ میں درپیش تمام رُکاوٹیں دُور کردِیں اور یوں مُعاشرے کے بے شُمار افراد ان چیزوں کے بے جا اِستِعمال کے ذریعے گُناہوں کے بھنور میں پھنستے چلے جارہے ہیں اور مزید افسوس تو یہ ہے کہ دن بھر جانے اَنْجانے میں کتنے گُناہ کرتے ہیں، مگر تَوبہ وندامت تو کُجا اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔ آج فلمیں ڈرامے دیکھ کر، گانے باجے سُن کر، جھوٹ، غیبت، تہمت، چُغلی، وعدہ خِلافی، بدگُمانی اور گالی گلوچ جیسے گُناہوں میں مُلَوَّث ہوکر، والدین کی نافرمانی، مُسلمانوں کی حق تَلَفی و دل آزاری، چوری، ڈاکہ زَنی، قتل وغارت گری اور شراب نوشی جیسے کبیرہ گُناہوں میں پڑکر کس کا سر شرم سے جُھکتا ہے؟ کون ہے جوان گُناہوں میں مُبتلا ہوکر کفِ اِفسوس مَلتا ہو؟ کون ہے جو نمازیں قضا ہوجانے پر ندامت کے آنسو بہاتا ہو؟ آج کل تو عُموماً نمازی نظر آنے والے بھی فجر کی نماز

میں سُستی کر جاتے ہیں اور اس پر کسی طرح کا اَفسوس بھی نہیں کرتے، اس کے برعکس اگر نو(9:00) بجے آفس پہنچنا ہے اور ساڑھے آٹھ(8:30) بجے آنکھ کھلی تو فِکر سے بے حال ہونے لگتے ہیں کہ کب ناشتہ کروں گا، کب تیّار ہوں گا اور کب دَفْتر پہنچوں گا، اسی پر بس نہیں بلکہ گھر والوں کو ڈانٹتے بھی ہونگے کہ جلدی کیوں نہیں اُٹھایا؟ آفس کے لئے لیٹ اُٹھنے پر تو بڑا افسوس ہوتا ہے! مگر فجر میں آنکھ نہ کھلنے پر کوئی شرمندگی نہیں ہوتی، لیٹ ہونے کی صورت میں تنخواہ کٹ جانے کا ڈر تو ہے لیکن فجر کی نماز نہ پڑھنے کے سبب جو دردناک عذاب ہو سکتا ہے، اس کا کوئی خَوف نہیں۔ آج کا نوجوان سونے کی چین اور مُختلِف دھاتوں کی انگوٹھیاں، کانوں میں بالیاں لٹکانے، ایسا لباس جو بے پردگی کا باعث بنے اور کَڑے پہننے نیز عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال رکھ کر گھومنے میں فخر محسوس کرتا ہے، باپ اپنی بے پردہ فیشن زدہ لڑکی کو دیکھ کر فَخْر کرتا ہے، منگیتر لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر منگنی کی انگوٹھی پہنا کر کئی ناجائز و حرام کاموں کا مُرتکب ہوتا ہے تو لوگ خوشی سے پُھولے نہیں سماتے، اسی طرح رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارَک سُنَّت داڑھی شریف مُنڈوانے اور مَغْرِبی فیشن کے مُطابق لباس اپنانے پر بھی فخر کیا جاتا ہے۔ اَلْغَرَض اس طرح کے کتنے ہی کام ہیں جو شرعاً ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں، لیکن بدقسمتی سے آج کا مُسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منع کرنے کے باوجود اِن کاموں کو فَخْرِیَہ انداز میں نہ صرف خود کرتا ہے بلکہ اِن پر اِتراتے ہوئے، پسِ پردہ ان کی تشہیر بھی کر ہی دیتا ہے۔ اب تو نوبت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ اگر کوئی شَخْص مَدَنی ماحول کی بدولت کوئی

نیک کام کرنا چاہے، مثلاً کوئی اسلامی بہن شرعی پردہ کرنا چاہے یا کوئی اسلامی بھائی سُنّت کے مُطابِق داڑھی رکھنا چاہے، تو ان کی راہ میں روڑے اٹکائے جاتے اور اِن پر طَعْن وتَشْنِیع کے تیر برسائے جاتے ہیں۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تری آکے عَجَب وقت پڑا ہے

گُناہ پر گُناہ..... آخر کیوں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے! ایسا کیوں ہے؟ ہم گُناہوں کے دَلْدَل میں غرق ہوتے چلے جارہے ہیں، لیکن ہمارے کان پہ جُوں تک نہیں رینگتی؟ ہم دن رات گُناہوں میں دُھت رہتے ہیں، لیکن ہمیں گھبراہٹ تک نہیں ہوتی۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ گُناہ کرتے کرتے ہم گُناہوں کے اتنے عادی ہوگئے ہیں کہ ہمیں گُناہ کرنے کا احساس تک نہیں رہا۔ یاد رکھئے! بعض صالحین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِين نے فرمایا ہے: بے شک گُناہ کرنے سے دل سِیاہ ہوجاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لئے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت وبَیان سُن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۲۹)

رسولِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: ”جب کوئی بندہ گُناہ کرلیتا ہے، تو اس کے قَلْب (دل) پر ایک سِیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ سے مَغْفِرت طَلَب کرتا ہے اور تَوبہ کرلیتا ہے تو اس کا قَلْب صاف کردیا جاتا ہے اور اگر وہ (تَوبہ کے بجائے دوبارہ) گُناہ کرلے تو یہ سیاہی

مزید بڑھ جاتی ہے، یہاں تک کہ اُس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔(1)

مُحیط دل پہ ہُوا ہائے نفسِ اَمّارہ — دماغ پر مرے ابلیس چھا گیا یارَبّ!
میں کر کے توبہ پلٹ کر گُناہ کرتا ہوں — حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یارَبّ!

تُوبُوا اِلَی اللہ — **اَسْتَغْفِرُ اللہ**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

رَجَب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے

حَضْرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **خِیَرَۃُ اللہِ مِنَ الشُّھُوْرِ شَھْرُ رَجَبٍ وَھُوَ شَھْرُ اللہِ،** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ مہینوں میں رَجَب کا مہینہ ہے، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے۔ **مَنْ عَظَّمَ شَھْرَ رَجَبٍ فَقَدْ عَظَّمَ اَمْرَ اللہِ،** جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مہینے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی تَعْظِیم کی، اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تَعْظِیم کی۔ **وَمَنْ عَظَّمَ اَمْرَ اللہِ اَدْخَلَہٗ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ وَاَوْجَبَ لَہٗ رِضْوَانَہُ الْاَکْبَرَ**" اور جس نے خُدا تعالیٰ کے حکم کی تَعْظِیم کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو نعمتوں والے باغات میں داخل کرے گا اور اس کے لئے اپنی بڑی رِضا واجب کرے گا۔(شعب الایمان: ۳/۳۷۴، حدیث ۳۸۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اِس حدیثِ پاک سے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی زبردست شان و عظمت کا پتا چلتا ہے اور وہ اِس طرح کہ یوں تو تمام ہی مہینے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہیں اور سب کو اُسی نے پیدا

---

1 ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ویل للمطففین، ۵/ ۲۲۰، حدیث: ۳۳۴۵

فرمایا ہے، لیکن خُصُوصِیَّت کے ساتھ رَجَب کے بارے میں فرمایا گیا کہ رَجَبُ الْمُرَجَّب، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے۔ نیز حدیثِ پاک میں یہ بھی بَیان کِیا گیا ہے کہ جس نے اس مہینے کی تَعْظِیم کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے نعمتوں والے باغات عطا فرمائے گا اور اس سے راضی ہو جائے گا۔ یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی خواہش ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی رہے اور ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ عذابِ جَہَنَّم سے نَجات پاکر جَنَّت میں چلا جائے۔ تو اس خواہش کی تکمیل کے اسباب میں سے ایک سبب ماہِ رَجَب کی تَعْظِیم کرنا بھی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اس مہینے کی تَعْظِیم کریں، اس طرح کہ اسے عِبادَت و رِیاضت میں گُزاریں اور اس میں اپنے آپ کو گناہوں سے بچائیں اور نیکیوں کی خُوب کثرت کرکے اس مہینے میں عِبادَت کے بیج بونے کی کوشش کریں، تلاوتِ قرآن کریں، نوافل پڑھیں، اِشْراق و چاشت سمیت اوّابین کے نوافل ادا کریں، جس قدر ہوسکے روزے رکھیں اور علمِ دین حاصل کرنے کی نِیَّت سے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کُتُب کا مُطالَعہ کریں وغیرہ وغیرہ۔ مگر افسوس! لوگوں کی ایک کثیر تعداد ایسی بھی ہے جسے اس ماہِ مُقدّس کی عَظمت کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ اس مُبارک مہینے میں عِبادَت و رِیاضت کرنا تو درکنار، اُنہیں تو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ ماہِ مُبارَک کب آیا اور کب گیا، اُنہیں اندازہ ہی نہیں کہ یہ بھی کوئی قابلِ اِحْتِرام مہینہ ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ اپنی زندگی کے دیگر ایّام کی طرح اس مُبارک مہینے کو بھی غفلت اور سُستی میں گُزار دیتے ہیں اور شاید اس کی ایک اَہَمّ وجہ یہ بھی ہے کہ عُمُوماً لوگوں کو ایسا اچّھا ماحول میسر ہی نہیں ہوتا ہے کہ جہاں گُناہوں سے بچنے کے ساتھ نیکیاں کرنے اور ان مُبارَک مہینوں کے اِسْتِقْبال اور ان کی تَعْظِیم کرنے کا ذہن دیا جاتا ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نہ صرف اِن مُقدّس مہینوں کی تعظیم کا ذہن دیا جاتا ہے بلکہ اس پر عمل کی بھی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ اس لئے اگر ہم سبھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں تو نیکیاں کرنا اور گُناہوں سے بچنا اور ان مُقدّس مہینوں کی تعظیم کرنا ہمارے لئے بہت آسان ہو جائے گا۔ یقین مانئے کہ نیک بننے، گُناہوں سے بچنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے فِی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نِعمت سے کم نہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نہ صرف خود ہر دم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس مدنی ماحول سے وابستگی کی ترغیب دِلاتے رہیں۔ یاد رکھئے کہ آپ کی نیکی کی دعوت سے اگر صِرف ایک فرد ہی عشقِ رسول کا جام غَٹ غَٹا گیا، راہِ ہدایت پا گیا، اسے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھا گیا، وہ سُنّت کی شاہراہ پر آگیا، نمازوں کی لذّتیں پا گیا، اپنے آپ کو نیک بندوں میں کھپا گیا، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ نبیِّ حاشِر، رسولِ صابِر و شاکِر، محبوبِ رَبِّ قادِر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرُ المؤمنین حَضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اِرشاد فرمایا: اے علی! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی شَخْص کو راہِ راست پر لے آئے تو یہ تمہارے لئے اُن تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سُورج طُلوع ہوتا ہے۔ (یعنی دُنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے) (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج ۱ ص ۳۳۲ حدیث ۹۹۴ از نیکی کی دعوت ۳۰۴)

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یاربّ!

کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خوب جذبہ دے دوں دُھوم سنّتِ محبُوب کی مچا یا ربّ!

(وسائلِ بخشش، ص ۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ مُبارَکہ اور رَجَب کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ''رَجَب'' کے تین حُروف کی نِسبَت سے رَجَب کی فضیلت پر مُشتَمِل تین احادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

1. پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے اِرشاد فرمایا: تم پر لازِم ہے کہ ماہِ رَجَب کی راتیں قِیام میں گُزارو اور اُس کے دن روزے کی حالت میں گُزارو۔ اور جو شَخْص اس مہینے کے کسی دن میں پچاس (رَکعت) نماز پڑھے، اس طرح کہ ہر رَکعت میں بقَدرِ اِستِطاعت قرآنِ پاک کی تِلاوت کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شَخْص کو اُس کے بالوں اور رؤوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا فرمائے گا۔ (تاریخِ دمشق، ۲۹۱/۴۳، ذکر علی بن یعقوب بن یوسف بن عمران البلاذری)

2. ایک بار پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رَجَب کے مہینے میں جُمُعہ کا خُطبہ دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہے، اس مہینے میں نیکیوں کا اَجر دُگنا دیا جاتا ہے، اس میں دعائیں قبُول ہوتی ہیں، اس میں مُشکلات حَل ہوتی ہیں، اور اس مہینے میں مومن کی دُعا رَدْ نہیں ہوتی، پس جو شَخْص اس مہینے میں کوئی بھلائی کا کام کرے تو اس کو کئی گُنا اَجر دیا جاتا ہے۔ (تاریخِ دمشق، ۲۹۱/۴۳، ذکر علی بن یعقوب بن یوسف بن عمران البلاذری)

3. سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نِشان ہے: رَجَب کے مہینے

میں اِستغفار کی کثرت کرو۔ پس بے شک اس کے ہر ہر لمحے میں کئی کئی افراد کو اللہ عَزَّوَجَلَّ آگ سے خلاصی عطا فرماتا ہے۔ (کنز العمال، ج ۱، حصہ اول، ص ۲۴۳، کتاب الاذکار، الفصل الاول فی الاستغفار، حدیث: ۲۰۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ احادیثِ مُبارکہ میں ماہِ رَجَب کے کیسے عالیشان فضائل بَیان کئے گئے ہیں۔ خاص طور پر پہلی حدیثِ پاک ہمیں ایک زبردست مدنی سوچ فراہم کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب کی راتوں میں خوب عِبادَت کرنے اور دن میں روزے رکھنے کی جب صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو اس قدر زِیادہ تاکید فرمائی تو ہمیں اس مہینے میں کس قدر عبادت و ریاضت کی ضرورت ہے۔ اور پھر دوسری حدیثِ پاک میں بَیان فرمایا گیا کہ ماہِ رَجَب ایسا عظیم مہینہ ہے کہ اس میں دُعائیں مَقْبول ہوتی ہیں اور مشکِلات حَل ہوتی ہیں نیز اس ماہ میں کی جانے والی بھلائی کا اَجر کئی گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ جبکہ آخری حدیثِ پاک میں ایک نصیحت اور ایک بِشارت بیان کی گئی ہے۔ نصیحت یہ ہے کہ ماہِ رَجَب میں اِسْتِغْفار کی کثرت کرنی چاہئے اور بِشارت یہ ہے کہ اس ماہِ مُقَدَّس کی ہر ہر ساعت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کئی کئی افراد کو نارِ دوزخ سے نجات کا پروانہ عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اس مہینے میں اِسْتِغْفار کی کثرت کریں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدَقے ہمیں بھی جہنّم سے آزادی پانے والے خُوش بختوں میں شامِل فرمادے۔

یاد رکھئے! زندگی میں توبہ کی توفیق اور اس کا موقع مِلنا بہت بڑی سَعادت کی بات ہے۔ یوں تو بہت سے لوگوں کی زندگی میں شبِ مِعراج، شبِ براءت اور شبِ قَدر جیسی مُقَدَّس راتیں اور اسی طرح رجب، شعبان اور رَمضان جیسے مُبارک مہینے بار بار آتے ہیں، مگر اُنہیں توبہ کی توفیق نہیں ملتی، بلکہ بہت

سے لوگ تو شاید اِن مُتَبَرَّک (مُ۔تَ۔بَر۔رَک یعنی بابرکت) لمحات میں ہر بار یہ سوچ کر رہ جاتے ہوں گے کہ **"ابھی بہت زِندگی پڑی ہے، پھر کبھی توبہ کرلیں گے"**۔ مگر افسوس! توبہ سے غفلت کرتے کرتے بالآخر مَوت آجاتی ہے اور وہ اس سَعادت سے مَحْرُوم رہ جاتے ہیں۔ واقعی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، موت کا کوئی پتا نہیں، لہٰذا ہمیں ہرگز ہرگز تَوبہ و اِسْتِغْفار سے غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ خود رسولِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّت کی ترغیب کے لئے دن میں کئی کئی بار توبہ کیا کرتے تھے۔ چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 656 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ ریاضُ الصّالحین"** جِلد اوّل کے صفحہ نمبر 164 پر ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **یَاۤاَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ، فَاِنِّیْ اَتُوْبُ فِی الْیَوْمِ اِلَیْہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ** (مسلم، کتاب الذکر والدعاو التوبۃ والاستغفار، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منہ، ص ۱۴۴۹، حدیث: ۲۷۰۲) اے لوگو! اللہ سے تَوبہ کرو اور اُس سے بخشش چاہو بے شک میں، روزانہ 100 مرتبہ اللہ کے حُضُور تَوبہ کرتا ہوں۔ (فیضانِ اِحیاءُ العلوم، ص ۱۶۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: **تَوبہ و اِسْتِغْفار** بھی نماز، روزے کی طرح عِبادَت ہے۔ اِس لئے حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **بکثرت تَوبہ و اِسْتِغْفار** کیا کرتے تھے۔ ورنہ حضورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَعْصُوم ہیں، گُناہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب بھی نہیں آتا، صُوفیاء فرماتے ہیں کہ ہم لوگ گُناہ کرکے تَوبہ کرتے ہیں اور وہ حَضْرات عِبادَت کرکے تَوبہ کرتے ہیں۔ (ملخصاً از مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۵۳ از فیضانِ ریاض الصالحین، ص ۱۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِستِغفار کرنے کے بے شُمار فضائل و بَرَکات ہیں۔ یاد رکھئے! اِستِغفار کا مطلب ہے **"مغفرت طَلَب کرنا، گناہوں کی مُعافی مانگنا، بخشش چاہنا"** اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِستِغفار کے بارے میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۟ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۟ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظُلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گُناہوں کی مُعافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سِوا اللہ کے۔

تفسیرِ دُرِّ مَنثُور میں ہے کہ جب یہ آیتِ مُبارکہ نازل ہوئی تو ابلیس نے چیخ چیخ کر اپنے لشکر کو پکارا ،اپنے سر پر خاک ڈالی اور خوب آہ وزاری کی، حتّٰی کہ تمام کائنات سے اس کے چیلے جمع ہوگئے اور بولے: "اے ہمارے سردار تجھے کیا ہوگیا؟" وہ بولا: "قرآن میں ایک ایسی آیت اُتری ہے کہ اس کے بعد کسی بنی آدم کو کوئی گُناہ نُقصان نہیں دے گا۔" اس کے لشکریوں نے کہا: "وہ کونسی آیت ہے؟" ابلیس نے اُنہیں (مذکورہ آیت کی) خبر دی۔ تو اُس کے چیلوں نے کہا: "ہم اُن پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستِغفار نہ کرپائیں گے اور وہ اِسی خیال میں ہوں گے کہ ہم حق پر ہیں یہ سُن کر شیطان خُوش ہوگیا۔"[1]

توبہ کی راہ میں رُکاوٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت میں شیطان کے چیلوں کا یہ کہنا اِنتہائی قابلِ تشویش ہے کہ ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستِغفار نہ کرپائیں گے اور وہ

1 ...دُرِ منثور، پ ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۵، ۲/ ۳۲۶

اِسی خیال میں ہوں گے کہ وہ حق پر ہیں۔ گویا کہ شیاطین کی یہ بات ہمارے لیے ایک چیلنج کی حیثیّت رکھتی ہے، لہٰذا ہمیں اِس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے میدانِ عمل میں اُتر جانا چاہئے اور خُود سے یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم ہر بُرے کام سے نہ صرف خُود بچتے رہیں گے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے رہیں گے نیز اگر بتقاضائے بشریّت ہم سے کوئی گُناہ سرزد ہو جائے تو عِجز و ندامت (عاجزی و شرمندگی) کے ساتھ فوراً اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مُعافی مانگیں گے۔

آؤ گنہگارو! مغفرت مانگ لو

حضرت سَیِّدُنا ابُوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "شیطان نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کہا، **وَعِزَّتِكَ يَارَبِّ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ** یعنی اے میرے ربّ! مجھے تیری عزّت و جَلال کی قسم! جب تک بندوں کے جسموں میں رُوح باقی ہے، میں اُنہیں بہکاتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: **وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي**، یعنی مجھے اپنی عزّت و جَلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مَغفرت مانگتے رہیں گے میں ان کی مَغفرت کرتا رہوں گا۔"(1)

یاد رکھئے! اِستِغفار جہاں گُناہوں سے آلودہ دل کا مَیل صاف کرنے کا سَبَب ہے، وہیں ایک بہترین دُعا بھی ہے اور آسانی سے نیکیاں کمانے کا ذریعہ بھی۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو شخص مُسلمان مَردوں اور عَورتوں کے لئے اِستِغفار (مَغفرت کی دُعا) کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ہر مومِن مَرد و عورت کے بدلے میں ایک نیکی عطا فرماتا ہے۔ (کنز العمال، ج ۱، حصہ اول، ص ۲۴۱، کتاب الاذکار، الفصل الاول فی

1 ... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴ / ۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۷

الاستغفار، حدیث: ۲۰۶۴) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب بھی اپنے لئے مغفرت کی دُعا کریں تو اپنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بھی اس میں ضرور شامِل کریں۔ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر مُشتمل کتاب "مَدَنی پنج سُورہ" کے صفحہ نمبر 140 پر ہے۔

حَضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ مَحبُوبِ رَبِّ ذُوالجلال، صاحبِ جُود و نَوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے اِستِغفار کو اپنے اوپر لازِم کر لیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر پریشانی دُور فرمائے گا اور ہر تنگی سے اُسے راحت عطا فرمائے گا اور اُسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرمائے گا جہاں سے اُسے گُمان بھی نہ ہو گا۔ (ابنِ ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار ۴/۲۵۷ حدیث: ۳۸۱۹)

مجھ خطا کار پر بھی عطا کر   بے سَبَب بَخْش دے رَبِّ اکبر
مجھ کو دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے   یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے
مغفرت کا ہوں تجھ سے سوالی   پھیرنا اپنے دَر سے نہ خالی
مجھ گُناہگار کی اِلتِجا ہے   یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۶،۱۳۵)

کتاب "مدنی پنج سُورہ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو ہم نے اِستِغفار کی فضیلت سُنی یہ **"مدنی پنج سُورہ"** سے بیان کی گئی ہے۔ **"مدنی پنج سُورہ"** دَرحقیقت شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی، 419 صفحات پر مُشتمل وہ مایہ ناز تالیف ہے جو مَشہور قرآنی سُورتوں، دُرُودوں، رُوحانی و طِبّی علاجوں اور خُوشبودار مدنی پھولوں کا دِلچسپ مدنی گُلدستہ ہے، یہ اِس قدر اہم کتاب ہے کہ ہر گھر میں اِس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

جی ہاں! شیخِ طریقت اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خُود اِس کے بارے میں اِرشاد فرماتے ہیں کہ **"مدنی پنج سُورہ ہر گھر کی ضرورت ہے"**۔ لہٰذا تمام اسلامی بھائی یہ کتاب نہ صرف خُود پڑھیں بلکہ اَچّھی اَچّھی نیّتوں کے ساتھ دوسروں کو بھی تحفے میں پیش کریں یا اُنہیں ھَدِیَّۃً لے کر پڑھنے کا مَشوَرہ دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو رَجَبُ الْمُرَجَّب کا پُورا مہینہ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے رَحمتوں اور بَرَکتوں کی چھما چھم برسات لئے ہوئے ہے، مگر مختلف رِوایات سے یہ بھی مَعلُوم ہوتا ہے کہ اِس کا پہلا اور ستّائیسواں (27) دن نہایت ہی خُصُوصِیّت کا حامِل ہے، لہٰذا اِن میں عِبادت کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔ جیسا کہ

رَجَب کے خاص دن اور راتیں

اَمِیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مَولیٰ مشکل کُشا، عَلِیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اس ماہ کی پہلی شب کو خاص اہتمام کے ساتھ عِبادت کیا کرتے تھے۔ مَنقُول ہے کہ اَمِیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مَولیٰ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دَستُور (طریقہ) تھا کہ آپ سال میں چار راتیں ہر کام سے خالی کر کے عِبادت کے لیے مَخصُوص فرمایا کرتے تھے۔ (یعنی اُن چار راتوں میں خاص طور پر عِبادت فرماتے تھے اور وہ یہ ہیں) ماہِ رَجَب کی پہلی رات، عِیدُ الفِطر کی رات، عِیدُ الاَضحیٰ کی رات اور ماہِ شعبان کی پندرھویں رات (غنیۃ الطالبین ص ۳۵۹)

حضرتِ سَیِّدُنا خالِد بن مَعدان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں جو اُن کی تَصدِیق کرتے ہوئے بہ نیّتِ ثواب ان کو عِبادت میں گُزارے گا تو اللہ تَعَالٰی اُسے داخِلِ جنّت فرمائے گا (اُن میں سے ایک رات) رَجَب کی پہلی رات (بھی) ہے۔ (غُنیۃ الطالبین ص ۲۳۶ ملخصا، دار احیاء التراث العربی بیروت)

جس طرح رَجَب کی پہلی شب نہایت اَہَم ہے، اسی طرح اُس کی ستّائیسویں تاریخ بھی بہت فضیلت والی ہے، کیونکہ یہی وہ عَظِیم رات ہے، جس میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف پہلی وحی بھیجی گئی اور اِسی رات میں سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِعْراج کے لئے تَشْرِیف لے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ستّائیسویں شب میں عِبادت کرنے اور اُس کے دن میں روزہ رکھنے والے خُوش نصیبوں کو ڈھیروں اَجْر و ثواب عطا کِیا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمن میں 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. ستّائیس رَجَب کو مجھے نُبُوَّت عطا ہوئی جو اِس دن کا روزہ رکھے اور اِفطار کے وَقْت دُعا کرے، دس بَرَس کے گُناہوں کا کَفّارہ ہو۔(فتاوٰی رضویہ، ج ۱۰ ص ۶۴۸، از فیضانِ سنّت، ص ۱۳۶۷)

2. ستّائیس رَجَبُ الْمُرَجَّب میں نیک عمل کرنے والے کو 100 بَرَس کا ثواب ملتا ہے۔(شُعَب الایمان ج ۳ ص ۳۷۴ حدیث ۳۸۱۲)

3. رَجَب میں ایک دن اور ایک رات ہے، جو اُس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافِل میں گُزارے، یہ سو بَرَس کے روزوں کے برابر ہو۔ اور وہ ستّائیسویں رَجَب ہے۔ اِسی تاریخ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو مَبْعُوث فرمایا۔(شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۷۴ حدیث ۳۸۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہم جیسے گُناہ گاروں کے لئے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی ستّائیسویں تاریخ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عطا کردہ کیسا عظیمُ الشان تحفہ ہے کہ جو شَخْص اِخْلاص کے ساتھ اس کا روزہ رکھے، اُس کے دس سال کے گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں نیز جس خُوش نصیب کو اس رات میں نوافِل

پڑھنے اور عِبادت کرنے کی سَعادت حاصِل ہو جائے، اُسے 100 سال کے روزوں کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اگر ہم بھی ستّائیسویں شب عبادت میں گُزاریں اور دن کا روزہ رکھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے قَوِی اُمّید ہے کہ یہ تمام فضائل ہمیں بھی حاصِل ہو سکتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت شبِ مِعْراجُ النَّبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سلسلے میں ہر سال ستّائیسویں رَجَبُ المُرَجَّب کو مُتَعَدَّد مقامات پر اِجتماعاتِ ذِکر و نعت کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اگر ہم یہ عَظِیمُ الشّان رات آسانی سے عِبادتِ الٰہی میں گُزارنے کے خواہش مند ہیں تو ہمیں چاہئے کہ عاشقانِ رسول کی صحبت میں ذِکر و نعت کے ان بابرکت اِجتماعات میں لازمی شرکت کریں اور زہے نصیب کہ روزہ رکھنے کی بھی سعادت حاصل کریں، اس طرح بآسانی ہماری ساری رات عِبادَت میں بھی گُزر جائے گی اور دن میں روزے کی سعادت بھی حاصل ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سانسوں کا کوئی بھروسا نہیں، نجانے کب یہ سانسیں رُک جائیں اوراس کے ساتھ ساتھ ہمارے اَعمال کا سِلسِلہ مَوقُوف ہو جائے۔ لہٰذا نیکیوں کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل وکَرَم سے زِندگی میں ایک بار پھر رَجب کامُبارک مہینہ نصیب ہوا تو ہمیں چاہئے کہ اِسے اپنی خُوش قسمتی سمجھتے ہوئے صِرف پہلی اور ستّائیسویں کا روزہ رکھنے کے بجائے جتنا بن پڑا، اس ماہ کے اَکْثَر ایّام روزے کے ساتھ گُزار دیں، کیا خبر یہی ہماری زِندگی کا آخری رَجب ہو، احادیثِ مُبارکہ میں رَجَب کے نَفلی روزوں کے بہت سے فَضائل بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں چند اَحادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں۔

نفلی روزوں کے عظیمُ الشّان فضائل

1. حضرتِ سیِّدُنا ابُوقِلابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رَجَب کے روزہ داروں کے لئے جنَّت میں ایک مَحَل ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۶۸حدیث۳۸۰۲،از فیضانِ سُنّت،ص۱۳۶۵)

2. حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جنَّت میں ایک نَہر ہے جسے "رَجَب" کہا جاتا ہے جو دُودھ سے زِیادہ سفید اور شہد سے زِیادہ میٹھی ہے تو جو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس نَہر سے سَیراب کرے گا۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ص۳۶۷حدیث۳۸۰۰،از فیضانِ سُنّت،ص۱۳۶۲)

3. فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: رَجَب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔ (الجامع الصّغیر حدیث ۵۰۵۱ ص ۳۱۱،از فیضانِ سُنّت،ص۱۳۶۲)

4. رَحمتِ عالمیان، نبیِّ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہو گا، جس نے سات روزے رکھے، اُس پر جہنَّم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے، جس نے آٹھ روزے رکھے اُس کے لئے جنَّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس نے دس روزے رکھے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جو کچھ مانگے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائے گا اور جس نے پندرہ (15) روزے رکھے تو آسمان سے ایک مُنادِی نِدا (یعنی اِعلان کرنے والا اِعلان) کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گُناہ بخش دیئے گئے، پس تو اَزسرِ نو عمل

شُروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں اور جو زائد کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اور زیادہ اجر دے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۶۸ حدیث ۳۸۰۱ از فیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۵)

5. حَضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: قِیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے، اُن کے لئے دَسترخوان اور پانی کے کُوزے رکھے جائیں گے، جن پر مُشک سے مُہر ہو گی، انہیں کہا جائے گا کہ کھاؤ کل تُم بُھوکے تھے، پیو کل تُم پیاسے تھے، آرام کرو کل تُم تھکے ہوئے تھے، پَس وہ کھائیں گے، پئیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مَشَقَّت اور پیاس میں مبتلا ہوں گے۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۲۱۳ حدیث ۲۳۶۳۹ والتدوین فی اخبار قزوین ج ۲ ص ۳۲۶، از فیضانِ رَمضان، ص ۱۳۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنَّت میں خاص محل تیار فرمایا ہے، ان خُوش نصیبوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ "رَجَب" نامی نَہر سے سیراب فرمائے گا، ان کے لئے جہنَّم کے دروازے بند اور جنَّتی دروازے کھول دیئے جائیں گے، ان کے روزے گُناہوں کا کفّارہ بن جائیں گے اور روزِ محشر کی ناقابِلِ برداشت گرمی اور بُھوک پیاس میں ان کے کھانے پینے اور آرام کرنے کا بَندوبَسْت کیا جائے گا۔

نفلی روزوں کے اس قَدَر زَبَردَسْت فَضائل وبَرکات سُننے کے بعد تو ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزوں کا بھی بکثرت اِہتمام کیا کرے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے آنے سے تو ویسے ہی روزے رکھنے کا گویا موسم شُروع ہو جاتا ہے۔ پہلے رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے پھر اس کے

بعد ماہِ شَعْبان کے روزے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَعْبان کے بکثرت روزے رکھا کرتے تھے۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رِوایت فرماتی ہیں: حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو میں نے شَعْبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہ دیکھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سوائے چند دِن کے پُورے ہی مہینے کے روزے رکھا کرتے تھے۔ (ترمذی ج۲ص ۱۸۲حدیث ۷۳۶، فیضانِ سنّت، ص ۱۳۴۰) اس لئے ہمیں بھی شَعْبان کے روزے رکھتے ہوئے اِستقبالِ ماہِ رَمضان کرنا چاہئے۔ پھر رَمضان کے روزے تو ہیں ہی فرض، اس کے بعد ماہِ شوّال کے چھ (6) روزے بھی رکھنے چاہئیں۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے رَمضان کے روزے رکھے، پھر ان کے بعد چھ 6 (روزے) شَوّال میں رکھے۔ تو وہ ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عُمر بھر کے لئے) روزہ رکھا۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴، از فیضانِ سُنّت، ص ۱۴۰۱) اور زَہے نصیب کہ ان مہینوں کے روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھی سعادت حاصِل ہو جائے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو نفلی روزوں سے اِس قدر پیار ہے کہ سال کے ممنوع دِنوں کے علاوہ اَکْثر روزہ دار ہوتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وَقْتاً فوقتاً اپنے مُریدین و مُحِبّین کو بھی پورے ماہِ رَجَب و شَعْبان کے روزے رکھنے نیز ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھی بھرپُور ترغیب دِلاتے ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب کی بدولت بہت سے اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعْبانُ الْمُعَظَّم کے پُورے وَرنہ اَکْثر دن روزے رکھنے کی بھی سَعادَت حاصل کرتے ہیں۔ اور پیر شریف کا روزہ رکھنے والوں کی تو اچھی خاصی تعداد ہے، کیونکہ پیر شریف کا روزہ رکھنا تو مَدَنی انعامات میں بھی شامل

ہے۔ چنانچہ مَدَنی انعام نمبر 58 میں ہے۔ **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف** (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) **کا روزہ رکھا؟ نیز اس ہفتے کم اَز کم ایک دن کھانے میں جَو شریف کی روٹی تناوُل فرمائی؟**

عِبادت میں، رِیاضَت میں، تِلاوت میں لگا دے دل
رَجَب کا واسِطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا نفلی روزوں کی ترغیب اور فضائل پر مشتمل ایک خوبصورت مکتوب سُنتے ہیں:

مکتوبِ عطّار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے، تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدارِسُ المدینہ اور جامِعاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلّمات اور طالِبات کی خدمات میں کعبۂ مُشرَّفہ کے گِرد گھومتا ہوا گُنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالامال جُھومتا ہوا اسلام،

اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہو نہ ہو آج کچھ مِرا ذکر حُضور میں ہوا ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

(حدائقِ بخشش شریف ۹۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔ اِس ماہِ

مُبارَک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں نَدامت کے اشکوں سے آبپاشی کی جاتی اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قدر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حَلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین ماہ کے یا رَمَضانُ الْمُبارَک کے مکمّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اُتنے نفل روزوں کے لیے کمر بستہ ہو جائے، سحری اور اِفطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفلِ مدینہ بھی لگائے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مَدارِسُ المدینہ اور تمام جامِعاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رجب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرما دیجئے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضیلت

رَجب شریف کے ابتدائی تین روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین، تاجدارِ حرمین، سرورِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: "رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کَفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کَفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔" (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۱۱ حدیث ۵۰۵۱، فَضائِلُ شَھْرِ رَجَب لِلْخَلّال ص ۶۴)

میں گنہگار گناہوں کے سوا کیا لاتا نیکیاں ہوتی ہیں سرکار نِکو کار کے پاس

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفلی روزوں کے بھی کیا فضائل ہیں! اِس ضِمن میں دو احادیثِ مبارَکہ مُلاحَظہ فرمائیے:

(1) فِرِشتے دُعائے مغفِرت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا بَرَکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ”تم بھی کھاؤ۔“ میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرِشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۲۰۵ حدیث ۷۸۵)

(2) روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرتِ سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ مُعَظَّم میں حاضِر ہوئے، اُس وقت حُضورِ پُر نور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: ”**اے بِلال! ناشتا کرلو۔**“ عرض کی: ”یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں روزہ دار ہوں۔“ تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۹۷ حدیث ۳۵۸۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تواُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جُھوٹی تَوَاضُع نہ کرے، اور آنے والا بھی جُھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں، تاکہ بُھوک اور جُھوٹ کا اجتماع نہ ہوجائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ الله (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ برکت دے) یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی عبادات نہیں چُھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کردی جائیں تاکہ حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہار رِیا نہیں۔ (حضرتِ سیِّدُنا بلال کے روزے کا سُن کر جو کچھ فرمایا گیا اُس کی شرح یہ ہے) یعنی آج کی روزی ہم تو اپنی یہیں کھائے لیتے ہیں اور حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے عِوَض (عِ۔وَض) جنّت میں کھائیں گے وہ عِوَض (یعنی بدلہ) اِس سے بہتر بھی ہوگا اور زِیادہ بھی۔ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنیٰ پر ہے، واقعی اُس وقت روزہ دار کی ہر ہڈّی وجوڑ بلکہ رگ رگ تسبیح (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان) کرتی ہے، جس کا روزہ دار کو پتا نہیں ہوتا مگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔ (مرآۃ ج ۳، ص ۲۰۲ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر مُطالَعہ کرلیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (۱) "**کفن کی واپسی مَع رجب کی بہاریں**" اور (۲) "**آقا** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **کا مہینا**" پڑھ لیجئے۔ نیز ہر سال شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا باب "فیضانِ رَمضان" بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہوسکے تو عِیدِ مِعراج

النَّبِی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیق فیضانِ رَمضان بھی تقسیم فرمایئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے۔

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اپنے اَسلاف کی سِیرت پر عمل کرتے ہوئے علمِ دین حاصل کرنا، نیکیاں کرنا، گُناہوں سے بچنا، فکرِ آخرت کے لئے کُڑھنا اور خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے میں زِندگی بَسر کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ''علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت'' بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہم فریضہ ہے کہ تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیّدُالانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مقصد کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا، ان مُقدّس ہستیوں نے ڈھیروں مُشکلات اور تکلیفیں برداشت کیں لیکن نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اِس عظیم فریضے کو بحُسن وخُوبی سَر اَنجام دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سَیِّدُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرنے کے لئے ہر ہفتے ''علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت'' میں شرکت کرنے کی ترغیب دِلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت کی برکت سے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے نیز بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفراد دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر صلوٰۃ وسُنَّت پر عمل کرنے والے بن جاتے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی وَقْت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ

لینا چاہئے۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

نیّت صاف منزل آسان

عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ کَپَڑوَنج (گُجرات الھند) پہنچا، "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" کے دوران ایک شرابی سے مُڈبھیڑ ہوگئی، عاشقانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس پر خُوب اِنفرادی کوشش کی، جب اُس نے سبز سبز عمامہ والوں کی شفقتیں اور پیار دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشقانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت کی بَرَکت سے گُناہوں سے توبہ کی، داڑھی مُبارَک بڑھالی، سبز عمامہ کا تاج بھی سر پر سَج گیا، مَدَنی لباس کا بھی ذِہن بن گیا، چھ دن تک مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کر سکا، مزید 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی مگر زادِ قافِلہ یعنی سفر کے اَخراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رِشتہ دار سے مُلاقات ہوگئی، اُس نے جب مُعاشَرہ کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامہ اور مَدَنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صُورت میں مزید 92 دن کے سفر کا عزمِ مُصَمَّم ہے۔ تو اُس رشتہ دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو۔ 92 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو اور ساتھ میں 92 دن تک گھر کے اَخراجات بھی اپنے ذمّہ لیتا ہوں، یوں وہ "دیوانہ" 92 دن کے لئے مَدَنی قافِلہ کا مُسافر بن گیا۔ (فیضان بسم اللہ، ص۱۷)

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش!
سُنّتوں کی تربیت کے واسطے پھر جلد تر!!
خُوب خدمت سُنّتوں کی ہم سدا کرتے رہیں

مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے رَجَب کی بہاروں کے مُتَعَلِّق سُنا۔ سب سے پہلے ہم نے رَجَبُ المُرَجَّب کی تَعظِیم کرنے والے ایک غیر مُسلِم کی حِکایت سُنی کہ جس نے غیر مُسلِم ہونے کے باوُجُود رَجَبُ المُرَجَّب کی تَعظِیم کرتے ہوئے جب گُناہ کا اِرادہ تَرک کر دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دولتِ ایمان سے مالا مال فرما دیا نیز یہ بھی پتا چلا کہ رَجَب ان مہینوں میں سے ہے کہ جن کی حُرمت و عَظمت کا اِعلان اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں کیا ہے۔ اس ماہِ مُقدّس میں روزوں کی بھی بڑی بَرکتیں ہیں کہ اس مہینے کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کَفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سالوں کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کَفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کَفّارہ ہے۔ اور پھر رجب کی سَتّائیسویں رات کی عظمت و فضیلت کے لئے تو یہی کافی ہے کہ اس میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو معراج کا عظیم مُعْجِزَہ عطا کیا گیا۔ اس دن روزہ رکھنا 100 سال کے روزوں کے برابر اور عبادت کرنا 100 سال کی عبادت کے برابر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین اس میں عبادت و روزے کا خاص اِہتمام کیا کرتے تھے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رجب میں خُوب خُوب عِبادَت کرنے بکثرت اِسْتِغْفار کرنے اور گُناہوں سے سچّی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

”اِثمد“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول:

سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے ”تمام سُرموں میں بہتر سرمہ ”اِثمد“ (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔(سُنَن ابن ماجہ ج۴ص۱۱۵ حدیث۳۴۹۷) **(2)** پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نِیَّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاوٰی عالمگیری ج۵ص۳۵۹) **(3)** سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔(مراٰۃ المناجیح ،ج۶،ص۱۸۰) **(4)** سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو،

1 ۔۔۔مشکاۃ المصابیح،کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث:۱۷۵

(۳)تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے ۔(شُعَبُ الْاِیمان، ج۵ص۲۱۸۔۲۱۹) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھیے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر بائیں آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفَر بھی ہے۔

رہوں ہر دم مسافر کاش "مَدَنی قافِلوں" کا میں
کرم ہو جائے مَوْلا گر! عنایت یہ بڑی ہو گی (وسائلِ بخشش،۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمعہ کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔(1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے

---

1 … جمع الجوامع، تتمۃ حرف المیم، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

2 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

دوں گا اور بُرائی سے مَنع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُاللہ کی سخاوت

حضرت سَیِّدُنا امام شَمسُ الدِّین محمد بن احمد ذَہَبی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس رات کے وقت حَضرَ مَوت سے سات(7) لاکھ درہم موصول ہوئے تو بے چین ہو گئے۔ اُن کی زوجۂ مُحترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: عالی جاہ! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا: میں فکر مند ہوں کہ جس بندے کی راتیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عبادت کرتے ہوئے گُزرتی ہوں، گھر میں اِس قدر مال کی موجودگی میں آج اس کی بارگاہ میں کیسے حاضر ہو گا؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ نے عرض کی: اِس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے (غریب) دوستوں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ صبح ہوتے ہی اُنہیں بُلا کر یہ سارا مال اُن میں تقسیم فرما دیجئے گا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ تو نیک باپ کی نیک بیٹی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جان لیجئے کہ یہ نیک باپ کی نیک بیٹی کوئی اور نہیں بلکہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہزادی اور آنکھوں ٹھنڈک یعنی حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھیں۔

چُنانچہ صبح ہوتے ہی حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مُہاجِرین و اَنصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں مال تَقْسِیم کرنا شُروع کر دِیا اور اِس میں سے کچھ حِصّہ اَمیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتضیٰ شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ دورانِ تَقْسِیم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجۂ مُحْتَرِمہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی: اے ابو محمد! کیا اِس مال میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے؟ ارشاد فرمایا: آپ کہاں رہ گئی تھیں، چلیں جو باقی بچ گیا ہے، وہ آپ لے لیں۔ فرماتی ہیں کہ جب میں نے اُس کا حساب لگایا تو سات لاکھ میں سے صرف ایک ہزار (1000) درہم ہی رہ گئے تھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، محمدِ عربی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابی حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں سخاوت وایثار کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ عُموماً انسانی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ جب اسے کہیں سے کثیر مال و دولت ہاتھ لگ جاتا ہے، تو وہ خُوشی سے پُھولے نہیں سماتا، نِت نئے منصوبے ترتیب دیتا ہے، اُس مال کو جائز و ناجائز کاموں میں خرچ کرتا ہے، نیک کاموں میں خرچ کرنے سے جی چُراتا ہے، مزید مال پانے کی حرِص و لالچ میں وہ ہر جائز و ناجائز ذرائع اپناتا ہے اور پھر لمبی لمبی اُمّیدیں باندھ کر یادِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے، مگر قربان جایئے! حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مدنی سوچ پر کہ کثیر مال و دولت کے باوجود بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر ذرّہ بھر غفلت طاری نہ ہوئی، بلکہ اِس کے بجائے خوفِ خُدا میں مزید اِضافہ ہو گیا، چُنانچہ فوراً ہی مدنی سوچ رکھنے والی اپنی زوجۂ مُحْتَرِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مشورے سے خُدا عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر تَوَکُّل کرتے

---

1 ...سیر اعلام النبلاء، طلحۃ بن عبید اللہ...الخ، ۳/۱۹، رقم:۷ ملخصاً

ہوئے، وہ دَراہِم (یعنی چاندی کے سِکّے) اپنے مُستَحَق دوستوں میں تَقْسِیم فرما کر سخاوت و بھائی چارے کی حیرت انگیز مِثال قائم فرمائی۔

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش ص316)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جُمادی الاُخریٰ کا مہینہ جاری و ساری ہے، اسی مہینے میں صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وِصالِ پُر ملال ہوا، آیئے! اِسی مُناسبت سے آج حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف اور اُن کی سیرت کے ایک پہلو "سخاوت" کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں چنانچہ

سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام و نسب

حضرت سَیِّدُنا علّامہ بدرُ الدّین عَینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ بن عُثمان قُرَشی تَیْمی ہے اور اَمیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا ابُو بکر صدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سِلْسِلۂ نَسب بھی ساتویں پُشت میں (کعب بن مُرَّہ پر) محبوبِ ربِّ داوَر، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک نَسب سے جاملتا ہے۔(1)

حُلیہ مُبارَک

حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن عبدُ اللہ حاکم نیشا پوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ

---

1 ۔۔۔ شرح سنن ابی داؤد للعینی، کتاب الصلوۃ، باب مایستر المصلی، ۳/۲۴۲، تحت الحدیث: ۶۶۲

اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حُلیہ مُبارک بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سفید رنگت، درمیانے قد، چوڑے سینے اور کُشادہ پیشانی والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی طرف مُتَوَجّہ ہوتے تو پوری طرح مُتَوَجّہ ہوتے، شاندار قدموں، حسین چہرے اور باریک ناک والے تھے۔ (1)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَلقابات

حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس قدر کثرت سے سخاوت وضیافت فرمایا کرتے تھے کہ بارگاہِ مُصطفوی سے اُنہیں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض، طَلْحَۃُ الْجُوْد اور طَلْحَۃُ الْخَیْر جیسے مُبارک اَلقابات سے نوازا گیا، چُنانچہ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خُود بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے طَلْحَۃُ الْخَیْر، غزوۂ عُشَیْرہ میں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض اور غزوۂ حُنَیْن میں طَلْحَۃُ الْجُوْد کے اَلقابات سے نوازا۔ (2)

نمایاں ہے اِسلام کے گلستاں میں
ہر اِک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلقابات سے نوازنے کی وجہ

حضرت سیِّدُنا امام عَبْدُ الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِن اَلقابات سے نوازنے کی وجہ، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کثرت سے سخاوت کرنا ہے مثلاً ❀ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سات لاکھ کی زمین بیچی اور ساری

---

1 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، حلیۃ طلحۃ بن عبید اللہ، ۴/۴۵۰، رقم: ۵۶۴۱

2 ... معجم کبیر، من فضائلہ، حدیث: ۱۹۷، ۱/۱۱۲

رقم فُقَرا میں تقسیم فرما دی۔ ❀ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی رشتے دار نے سوال کیا تو فوراً (اپنے پاس موجود) تین سو (300) درہم یا دِینار عطا فرما دیئے ❀ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر سال اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں دس ہزار (10،000) درہم بھیجا کرتے۔[1]

بن مانگے عطا فرماتے

حضرت سیِّدُنا قَبِیصہ بن جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، جو بِن مانگے لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔[2]

تین لاکھ درہم عطا کردیئے

ایک اَعرابی نے حضرت سَیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی رشتے داری کے نام پر کچھ مانگا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھ سے رشتے داری کے نام پر آج تک کسی نے کچھ نہیں مانگا، میری ایک زمین ہے، اَمِیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے تین لاکھ (300,000) درہم لگائے ہیں، اگر چاہو تو اس زمین پر قبضہ کرلو اور اگر چاہو تو میں اسے اَمِیرُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ فروخت کر کے اُس کی رقم تمہیں دے دیتا ہوں۔ اُس نے کہا: مجھے رقم چاہیے، چُنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ زمین اَمِیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فروخت کردی اور اُس شخص کو نقد پیسے دے دیئے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فیض القدیر، حرف الطاء، تحت الحدیث: ۵۲۷۴، ۴/۳۵۷

2 ... معجم کبیر، من فضائلہ، ۱/۱۱۱، حدیث: ۱۹۴

3 ... احیاء العلوم، ۳/۷۵۸

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بہت سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین کو مختلف اَوْقات میں جنّت کی بشارتیں عطا فرمائیں اور دُنیا ہی میں اُن کے جنّتی ہونے کا اِعلان فرمادِیا، مگر دس (10) ایسے جلیلُ القدر اور خُوش نصیب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِین ہیں، جن کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے منبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ اُن کا نام لے کر جنّتی ہونے کی خُوش خبری سُنائی۔ تاریخ میں اُن خُوش نصیبوں کا لقب "عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ" ہے۔ حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شُمار بھی اُنہی عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ میں ہوتا ہے،

وہ دَسوں جن کو جنّت کا مُژدہ مِلا
اُس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، 311)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیز اَحادیثِ مُبارکہ میں جابجا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فضائل و مَناقِب بھی بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَھِیْدٍ یَّمْشِی عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللہِ یعنی جو زمین پر چلتے پھرتے (یعنی زندہ) شہید کی زیارت سے خُوش ہونا چاہے، وہ طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو دیکھ لے۔[1]

---

1 ۔۔۔ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ، ۵/۴۱۲، حدیث: ۳۷۶۰

2. طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی طلحہ اور زُبَیر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دونوں حضرات (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّت میں مجھ سے بہت ہی قریب ہوں گے، پڑوسی قریب ہی ہوتا ہے، قریب ہی رہتا ہے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اس فرمانِ عالی میں ان دونوں حضرات (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کا مؤمن مُتَّقی ہونا، اُن کا خاتمہ بالخیر، قبر کے امتحان میں کامیابی، محشر میں نجات، پُل صِراط سے بخیریت گُزرنا، جنّت میں داخلہ، وہاں کا مقام سب ہی بتادِیا گیا۔[2]

آیئے! اب بُخل، سخاوت، سخی اور بَخِیل کی تعریفات بھی سُنتے ہیں:

بخل کی تعریف

بخل کے لغوی معنٰی کنجوسی کے ہیں اور جہاں خرچ کرنا، شرعاً، عادتاً یا مروّتاً لازم ہو، وہاں خرچ نہ کرنا بُخل کہلاتا ہے۔ یا جس جگہ مال واسباب خرچ کرنا ضروری ہو، وہاں خرچ نہ کرنا، یہ بھی بخل ہے۔

(الحدیقۃ الندیۃ، ج ۲، ص ۲۷، مفردات الفاظ القران ۱۰۹)

جُود و سخاوت کی تعریف

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِحیاءُ العلوم میں جُود وسخاوت کی تعریف اِن اَلفاظ کے ساتھ فرماتے ہیں کہ فضول خرچی اور کنجوسی نیز کشادگی اور تنگی کی درمیانی راہ کا

1...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ، حدیث: ۳۷۶۲، ۵/۴۱۳

2...مرآۃ المناجیح، ۸/۴۴۰

نام جُود و سخا ہے۔[1]

سخی اور بَخیل کی تعریف

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مُحاوَرۂ عَرَب میں عُموماً سخی اُسے کہتے ہیں جو خُود بھی کھائے، اَوروں کو بھی کِھلائے، جَواد وہ جو خُود نہ کھائے اَوروں کو کِھلائے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ کو سخی نہیں کہا جاتا (جَواد کہا جائے گا)۔ سخی کے مقابِل بَخیل ہے کہ جو خُود کھائے اَوروں کو نہ کِھلائے۔ جَواد کا مُقابِل مُمْسِك (مال جمع کرنے والا) ہے کہ جو نہ خُود کھائے نہ کھانے دے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام دُنیوی اُخروی نعمتیں دُنیا کیلئے ہیں، اُس (کی اپنی ذات) کیلئے نہیں۔[2]

یاد رکھئے! حُقُوقِ واجبہ (زکوٰۃ وغیرہ) اَدا کرنے میں بُخل کرتے ہوئے مال جمع کرتے رہنے کا دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ آیت نمبر 34 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍۙ﴿۳۴﴾ (پ۱۰، التوبہ: ۳۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

حضرت صدر الافاضل مولانا سیّد، مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آیتِ مُبارَکہ کے اس حصّے "**اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے**" کے تحت فرماتے ہیں: بُخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق اَدا نہیں کرتے، زکوٰۃ نہیں دیتے۔ یہ آیت مانعینِ زکوٰۃ کے حق میں نازل ہوئی۔

1... احیاء العلوم، ۳/ ۷۸۰

2... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۲۱

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 100 میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمانِ حقیقت بُنیاد ہے:

قُلۡ لَّوۡ اَنۡتُمۡ تَمۡلِكُوۡنَ خَزَآئِنَ رَحۡمَةِ رَبِّیۡۤ اِذًا لَّاَمۡسَكۡتُمۡ خَشۡیَةَ الۡاِنۡفَاقِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ قَتُوۡرًا ﴿۱۰۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رَبّ کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو اُنہیں بھی روک رکھتے اِس ڈر سے کہ خرچ نہ ہوجائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے۔

(پ ۱۵ ، بنی اسرائیل: ۱۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادر کھئے! مال و دولت کسی کے پاس نہ ہمیشہ رہی ہے، نہ آئندہ رہے گی، لہٰذا اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی خُوش بخت کو اِس نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، تو اُسے چاہئے کہ وہ اُس نعمت کی قدر کرے اور اُس کی ناشکری سے بچتا رہے، اِس فانی مال و دولت کو ضرورت کے علاوہ جمع نہ کرے، بلکہ صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے وقتاً فوقتاً اُسے راہِ خدا میں خرچ کر کے خُود کو زیورِ سخاوت سے آراستہ کرے، یادر کھئے کہ جو شخص سخاوت کے بجائے بُخل سے کام لیتا ہے، اسے قلبی سُکون و اطمینان نصیب نہیں ہو پاتا، ایسا شخص رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک نہیں کرتا، نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کو فضول خرچی تَصَوُّر کرتا ہے، بالفرض اگر کبھی کسی نیک کام میں حصّہ ملایا بھی تو حالت یہ ہوتی ہے کہ چند سِکّے وہ بھی کہ جو جیب پر بھاری پڑ رہے ہوتے ہیں یا پھر جیب کا سب سے چھوٹا اور پُرانا نوٹ کہ جو مختلف جگہوں سے پھٹا یا گلا ہوا ہوتا ہے، دے کر زیادہ ثواب یا نام کا اعلان ہونے کی اُمّید رکھتا ہے، بَخیل شخص مال جمع کرنے کو اپنا کمال تَصَوُّر کرتا ہے، مُستَحِقّین کو محروم رکھ کر اُن کی ناراضیاں مول لیتا ہے، اُن کی دعاؤں سے خُود کو محروم کرلیتا ہے، لوگوں کو اپنے مُتَعلِّق تہمتوں، بدگُمانیوں اور غیبتوں میں مُبتلا کرواتا ہے اور اِسی بُخل کی وجہ سے زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ، صدقاتِ

واجبہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ناراض کرتا ہے اور خُود کو جہنم کا حقدار بنالیتا ہے۔ آیئے! بُخْل کی تباہ کاریوں پر مُشْتَمِل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَبْغَضُ الْبَخِیْلَ فِیْ حَیَاتِهِ السَّخِیَّ عِنْدَ مَوْتِهِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص کو ناپسند فرماتا ہے، جو زندگی بھر بُخْل کرے اور مرتے وقت سخاوت کرے۔[1]

2. مَا مَحَقَ الْاِسْلَامُ شَیْئًا مَحْقَ الشُّحِّ یعنی اِسلام نے کسی چیز کو اِتنا نہیں مِٹایا جتنا بُخْل کو مِٹایا ہے۔[2]

3. سخاوت جنّت میں ایک درخت ہے، تو جو سخی ہوا، اُس نے اُس درخت کی شاخ پکڑ لی، وہ شاخ اُسے نہ چھوڑے گی، یہاں تک کہ اسے جنّت میں داخل کر دے گی اور بُخْل جہنّم میں ایک دَرَخْت ہے، تو جو بَخِیل ہوا، اُس نے اُس کی شاخ پکڑ لی، وہ اُسے نہ چھوڑے گی حتّٰی کہ اُسے آگ میں داخل کر دے گی۔[3]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آخری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی سخاوت کی جڑ جنّت میں ہے اور اُس کی شاخیں دُنیا میں، چونکہ سخاوت کی قسمیں بہت ہیں، اِس لئے فرمایا گیا کہ اُس درخت کی دُنیا میں شاخیں بہت پھیلی ہوئی ہیں، جیسے قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ کلمۂ طَیِّبہ کی جڑ مسلمان کے دل میں ہے اور شاخیں آسمان میں (اور یہ) ہمیشہ اپنے پھل دیتا ہے، اُس آیت میں بھی مثال بیان فرمائی گئی ہے اور اِس حدیث میں بھی مثال ہی بیان کی گئی ہے۔ (مزید

1۔۔۔کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی، الفصل الثانی، حرف الباء: البخل، الجزء ۳، ۲/۱۸۰، حدیث: ۷۳۷۳

2۔۔۔معجم اوسط، من اسمہ ابراھیم، ۲/۱۵۱، حدیث: ۲۸۴۳

3۔۔۔شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، ۷/۴۳۵، حدیث: ۱۰۸۷۷

فرماتے ہیں) شریعت میں سخاوت کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ انسان فرض صدقے اَدا کرے اور طریقت میں ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ صرف فرض پر قناعت نہ کرے، نفلی صدقے بھی دے۔ حقیقت و معرفت والوں کے ہاں اِس کا ادنی دَرَجہ یہ ہے کہ اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! جس طرح راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی ذات کے لئے مُفید ہے، اسی طرح بُخْل سے کام لینا بھی اُس کی اپنی ہی ذات کے لئے خَسارے کا باعِث ہے۔ نیکی کے کاموں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سخی بندوں کو چُن لیتا ہے، جو دل کھول کر راہِ خدا میں خَرْچ کرتے ہیں اور خُوب خُوب صَدَقہ و خَیْرات کرتے اور ضرورت مند لوگوں پر سخاوت کے دریا بہاتے ہیں، مگر اس کے باوُجُود اُن کے کاروبار اور مال میں حیرت انگیز طور پر ترقّی و برکت ہی ہوتی چلی جاتی ہے۔ جبکہ کَنْجُوس کا حال یہ ہوتا ہے کہ کثیر مال و دولت کے باوُجُود اُسے اپنا مال کم لگتا ہے، جس کی وجہ سے وہ صَدَقاتِ واجِبہ و نافِلہ کی اَدائیگی کرنے، نیکی کے کاموں میں خَرْچ کرنے اور مخلُوقِ خُدا کی مدد کرنے سے زندگی بھر کتراتا رہتا ہے کہ کہیں میرے مال میں کمی واقع نہ ہو جائے۔ بالآخر ایک دن مَوْت کا فرشتہ اُس کے پاس آجاتا ہے اور اُس کی مَوْت کے بعد اُس کا سارا مال اُس کے وُرثاء کے پاس چلا جاتا ہے۔ آیئے اِس ضِمْن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 410 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"عُیُونُ الحکایات"** (حِصّہ اوّل) کے صَفْحہ 74 سے کَنْجُوسی کے اَنْجام کے بارے میں ایک عِبْرتناک حِکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

کَنْجُوسی کا اَنْجام

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۳/۹۱ بتغیر قلیل

حضرت سَیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم سے پہلی اُمّتوں میں ایک شَخْص تھا، جس نے بہت زیادہ مال و مَتاع جمع کیا ہوا تھا اور اُس کی اَوْلاد بھی کافی تھی، طرح طرح کی نعمتیں اُسے مُیَسَّر تھیں، کثیر مال ہونے کے باوُجُود وہ انتہائی کَنْجُوس تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ بھی خَرْچ نہ کرتا، ہر وقت اِسی کوشش میں رہتا کہ کسی طرح میری دولت میں اِضَافہ ہو جائے۔ جب وہ بہت زیادہ مال جمع کر چُکا، تو اپنے آپ سے کہنے لگا: اب تو میں خُوب عَیْش و عِشْرَت کی زندگی گُزاروں گا، چُنانچہ وہ اپنے اہل و عِیال کے ساتھ خُوب عَیْش و عِشْرَت سے رہنے لگا۔

بہت سے خُدّام ہر وقت ہاتھ باندھے اُس کے حکم کے مُنْتَظِر رہتے، اَلْغَرَض! وہ اُن دُنیاوی آسائشوں میں ایسا مگن ہوا کہ اپنی مَوت کو بالکل بُھول گیا۔ ایک دن مَلَکُ الْمَوْت حضرت سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ایک فقیر کی صُورت میں اُس کے گھر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ غُلام فوراً دروازے کی طرف دوڑے، اور جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر کو پایا، اُس سے پُوچھا: تُو یہاں کس لئے آیا ہے؟ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دِیا: جاؤ، اپنے مالک کو باہر بھیجو، مجھے اُسی سے کام ہے۔

خادِموں نے جُھوٹ بولتے ہوئے کہا: وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہر گئے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ دیر بعد دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، غُلام باہر آئے تو اُن سے کہا: جاؤ! اور اپنے آقا سے کہو: میں مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام ہوں۔

جب اُس مالدار شَخْص نے یہ بات سُنی تو بہت خَوف زَدہ ہوا اور اپنے غُلاموں سے کہا: جاؤ! اور اُن سے بہت نرمی سے گُفتگو کرو۔ خُدّام باہر آئے اور حضرت سَیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام سے کہنے لگے: آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اَور کی رُوح قَبْض کر لیں اور اُسے چھوڑ دیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو برکتیں

عطا فرمائے۔ حضرت سیِّدُنا مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پھر مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور اُس مالدار شَخْص سے کہا: تجھے جو وَصِیّت کرنی ہے کر لے، میں تیری رُوح قبض کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

یہ سُن کر سب گھر والے چیخ اُٹھے اور رونا دھونا شُروع کر دِیا، اُس شَخْص نے اپنے گھر والوں اور غُلاموں سے کہا: سونے چاندی سے بھرے ہوئے صَنْدُوق اور تابُوت کھول دو اور میری تمام دولت میرے سامنے لے آؤ۔ فوراً حکم کی تَعْمِیْل ہوئی اور سارا خزانہ اُس کے قدموں میں ڈھیر کر دِیا گیا۔ وہ شَخْص سونے چاندی کے ڈھیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ذلیل وبدترین مال! تجھ پر لعنت ہو، تُو نے ہی مجھے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے غافِل رکھا، تُو نے ہی مجھے آخرت کی تیّاری سے روکے رکھا۔

یہ سُن کر وہ مال اُس سے کہنے لگا: تُو مجھے ملامت نہ کر، کیا تُو وہی نہیں کہ دُنیاداروں کی نظروں میں حقیر تھا؟ میں نے تیری عزّت بڑھائی۔ میری ہی وجہ سے تیری رسائی بادشاہوں کے دربار تک ہوئی، ورنہ غریب و نیک لوگ تو وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے، میری ہی وجہ سے تیرا نکاح شہزادیوں اور امیر زادیوں سے ہوا۔ ورنہ غریب لوگ اُن سے کہاں شادی کر سکتے ہیں۔ اب یہ تو تیری بدبَخْتی ہے کہ تُو نے مجھے شیطانی کاموں میں خَرْچ کِیا۔ اگر تُو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کاموں میں خَرْچ کرتا تو یہ ذِلّت و رُسوائی تیرا مُقَدَّر نہ بنتی۔ کیا میں نے تجھ سے کہا تھا کہ تُو مجھے نیک کاموں میں خَرْچ نہ کر؟ آج کے دن میں نہیں بلکہ تُو زیادہ ملامت ولعنت کا مُسْتَحِق ہے۔

اَجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا … اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا … پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے … یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبت کی کنجی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر مسلمان کے دل میں کسی نہ کسی حد تک یہ خواہش ضرور ہوتی ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ اور محبوب بندہ بن جاؤں، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت پانے کیلئے لازم ہے کہ بندہ دُنیا سے بے رغبت ہو جائے۔ جیسا کہ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننا چاہو تو دُنیا سے بے رغبت ہو جاؤ۔(1) اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننے کیلئے دُنیا سے بے رغبت ہونا ضروری ہے اور دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ دُنیا سے بے رغبت ہونے کے لئے سب سے پہلے سخاوت کو اپنانا پڑتا ہے، کیونکہ جو سخی نہ ہو، وہ دُنیا سے بے رغبت نہیں ہو سکتا اور جو دُنیا سے منہ نہ موڑے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بھی نہیں ہو سکتا۔(2) شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابر و بزرگانِ دین بُخل سے بچنے اور سخاوت کرنے کا ذہن دِیا کرتے تھے جیسا کہ

ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے، تو اُس میں سے کچھ خَرچ کرو، کیونکہ خَرچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے، تو بھی اُس میں سے کچھ خَرچ کرو، کیونکہ اُس نے باقی نہیں

1…قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ج ۱، ص ۱۹۵

2…قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ۱/۱۹۵

رہنا۔[1]

جُود وکَرَم ایمان میں سے ہے

حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دِیْن کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہوجائیں گے۔[2]

ایسازمانہ آئے گا

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے خُطبے میں ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایک ایساسخت زمانہ آئے گا، جس میں مال دار لوگ اپنا مال مضبوطی سے پکڑلیں گے حالانکہ اُنہیں اِس بات کا حکم نہیں دِیا گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بُھلانہ دو۔[3] (پ۲، البقرۃ:۲۳۷)

کنجوس کیلئے بددُعا اور سخی کیلئے دُعا

حضرت سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحبار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر صُبْح پر دو فِرِشتے مُقَرَّر ہیں، جو پُکار کر کہتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! روک کر رکھنے والے (یعنی کنجوس) کا مال جلد ضائع فرما اور خرچ کرنے والے

---

1 . . . احیاء العلوم، ۳/۳۸۷
2 . . . احیاء العلوم، ۳/۳۴۰
3 . . . ابوداؤد، کتابُ البیوع، باب فی بیع المضطر، ۳/۳۴۹، حدیث: ۳۳۸۲

(یعنی سخی) کو جلد اُس کا بدلہ عطا فرما۔[1]

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ
گناہوں سے ہر دم بچا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخی سے محبت اور کنجوس سے نفرت

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سنخیوں کے بارے میں دل میں محبت ہی ہوتی ہے، اگرچہ وہ فاسق وفاجر ہوں، جبکہ بَخِیل لوگوں سے نفرت ہی ہوتی ہے، اگرچہ وہ نیک ہوں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ حضرتِ طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فیضیاب ہونے اور نیکی کی دعوت کو گھر گھر، دُکان دُکان پہنچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کیجئے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے ایک شرابی تک پہنچنے والی نیکی کی دعوت اور اس کے بعد اُس شرابی کی توبہ، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی اور مدنی کاموں میں عملی طور پر شمولیت کی بہت ہی پیاری مدنی بہار سُنیے:

نِیّت صاف منزل آسان

---

1 . . . احیاء العلوم، ۳/۲۶۷

2 . . . احیاء العلوم، ۳/۲۶۸

عاشِقانِ رسول کا ایک مَدنی قافلہ کپڑونج (گُجرات، ہند) پہنچا، ”عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“ کے دَوران ایک شرابی سے مُلاقات ہوگئی، عاشِقانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس پر خُوب اِنْفِرادی کوشِش کی، جب اُس نے سبز سبز عمامے والوں کی شفقت و محبت دیکھی تو ہاتھوں ہاتھ اُن کے ساتھ چل پڑا، عاشِقانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت کی بَرَکت سے گُناہوں سے توبہ کی، داڑھی مُبارک بڑھالی، سبز عمامے کا تاج بھی سر پر سَج گیا، مَدنی لباس کا بھی ذِہْن بن گیا، چھ دن تک مَدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کر سکا، مزید 92 دن کے لئے مَدنی قافلے میں سفر کی نیّت کی مگر زادِ قافلہ یعنی سفر کے اَخْراجات نہ تھے۔ ایک دن ایک رِشتے دار سے مُلاقات ہوگئی، اُس نے جب مُعاشَرے کے بدنام اور شرابی کو داڑھی، سبز سبز عمامے اور مَدنی لباس میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا، جب اُس کو بتایا گیا کہ یہ سب مَدنی قافلے میں سفر کی بَرَکت ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب ہو جانے کی صُورت میں مزید 92 دن کے سفر کا پکّا اِرادہ ہے تو اُس رشتے دار نے کہا، پیسوں کی فِکر مَت کرو 92 دن کے مَدنی قافلے میں سفر کا خرچ مجھ سے قبول کرلو اور ساتھ ہی ساتھ 92 دن تک تمہارے گھر کے اَخراجات بھی میں اپنے ذمّے لیتا ہوں، یوں وہ دیوانہ 92 دن کے لئے مَدنی قافلے کا مُسافر بن گیا۔

یا خُدا! نکلوں میں مدنی قافلوں کے ساتھ کاش!
سُنّتوں کی تربِیَت کے واسطے پھر جلد ترا!
خُوب خِدمت سُنّتوں کی ہم سدا کرتے رہیں
مدنی ماحول اے خُدا ہم سے نہ چُھوٹے عُمر بھر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بزرگانِ دین کیسے تھے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تمہیں بتاتا ہوں تم کیا ہو؟ اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کیسے

تھے؟ تاکہ تمہیں اپنی خرابی اور صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی فضیلت معلوم ہو جائے۔ بعض صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے پاس مال تھا، لیکن اُن کا مقصد سوال سے بچنا اور راہِ خدا میں خرچ کرنا تھا، لہٰذا انہوں نے حلال کمایا، پاکیزہ کھایا، میانہ رَوِی کے ساتھ خرچ کیا اور (صدقہ و سخاوت کے ذریعے اپنا مال) اپنی آخرت کیلئے آگے بھیجا۔ جو کچھ اُن پر مالی حُقُوق لازم تھے، اُس میں اُنہوں نے کوتاہی نہیں کی اور نہ بُخل سے کام لیا، بلکہ انہوں نے اکثر مال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے خرچ کر ڈالا، یہاں تک کہ اُن میں سے بعض نے تو تمام مال ہی راہِ خدا میں خرچ کر ڈالا اور تنگی کے وقت میں اکثر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کو اپنی ذات پر ترجیح دی۔ ذرا بتاؤ! کیا تم بھی ایسے ہی ہو؟ اللہ کی قسم! تمہاری اُن کے ساتھ اَدنیٰ سی مُشابہت بھی نہیں ہے۔ اکابر صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان مسکین رہنا پسند فرماتے تھے، محتاجی کے ڈر سے بے خوف رہتے تھے اور اپنے رِزق کے معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر یقین رکھتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو اُن کے لئے مُقدَّر فرمایا، اس پر خُوش رہتے تھے، مصیبت و بلا کی حالت میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی، خُوشحالی میں شاکر، تنگی میں صابر، راحت میں اُس کی تعریف کرنے والے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی کرنے والے اور غرور و تکبُّر اور کثرتِ مال پر فخر سے دُور رہنے والے تھے، اُنہوں نے دُنیا کو ٹھوکر ماری اور اُس کی سختیوں پر صبر کیا اور اُس کا کڑوا گھونٹ پیا نیز اُس کی نعمتوں اور آسائشوں سے بے رغبت رہے۔ کیا تم بھی ایسے ہی ہو؟ جب دُنیا اُن کی طرف مُتوجّہ ہوتی تو وہ غمگین ہو جاتے اور (عاجزی کرتے ہوئے) فرماتے کہ یہ کسی گُناہ کی سزا ہے، جو اُنہیں فوراً ملی ہے اور جب فقر کو اپنی طرف آتا دیکھتے تو فرماتے، صالحین عَلَیۡہِم رَحۡمَۃُ اللہِ الۡمُبِیۡن کی علامت کا آنا مُبارک ہو۔ جب اُن کو مالی آسودگی حاصل ہوتی تو غمگین ہوتے اور ڈرتے اور فرماتے: ہمارا دُنیا سے کیا تعلُّق ہے؟ وہ ہماری مقصود نہیں۔ گویا وہ خوف محسوس کرتے اور جب تکالیف اور پریشانیاں اُن پر نازل ہوتیں تو اِس پر خُوش ہوتے اور فرماتے: اب ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر

نظرِ کَرَم فرمائی ہے۔یہ تھے سَلَف صالحین عَلَیۡہِم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمُبِیۡن کے اَحوال اور اُن کے اَوصاف ،ان کے فضائل تو اِس قدر ہیں جن کا بیان ممکن نہیں۔(مزید فرماتے ہیں کہ) اب میں تمہاری حالت بیان کروں گا،جو اُن کے اَوصاف کے بَرخِلاف ہے۔تم مال داری کی حالت میں سرکشی کرتے ہو،خُوشحالی میں ناشکری کرتے ہو اور مال و دولت کی فراوانی میں اَکڑتے ہو،نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کرتے، تکلیف کی حالت میں نااُمّیدی اِختیار کرتے ہو، آزمائش کے وقت ناراض ہوتے ہو اور اُس کی رِضا پر راضی نہیں ہوتے۔(1)

امیں ہیں یہ قرآن و دِینِ خدا کے
مدارِ ہُدیٰ اِعتبارِ صحابہ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کس قدر سادہ طبیعت کے مالک تھے،باوجود یہ کہ اُن میں بعض حضرات اِنتہائی مالدار تھے، مگر پھر بھی اُن پر ہر وقت خوفِ خُدا کا غَلَبہ رہتا،مال و دولت کی کثرت کے باوجود یہ حضرات بُخل جیسی مُوذی بیماری کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیتے،ہر وقت مال و دولت جمع کرنے،امیر و کبیر بننے اور ٹھاٹ باٹ سے رہنے کی خواہش نہ رکھتے،یہ حضرات فَقْر و فاقہ کی زندگی گُزارنے کو اپنے لئے نعمتِ خداوندی تَصَوُّر کرتے،دِینِ اسلام کی خاطر مال و دولت خرچ کرتے نیز غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں پر دِل کھول کر خرچ کِیا کرتے تھے۔آیئے! صحابۂ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن اور بزرگانِ دین عَلَیۡہِم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمُبِیۡن کی سخاوت کے چند مختصر واقعات سُنتے ہیں چنانچہ

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۷۹۸ تا ۸۰۰ ملتقطاً

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سخاوتیں

اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بار نو سو پچاس(950)اُونٹ، پچاس (50)گھوڑے اور ایک ہزار (1000) اَشرفیاں راہِ خدا میں دِیں، پھر بعد میں دس ہزار (10,000)اَشرفیاں اور پیش کیں[1] ❀ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے سات سو(700) اُونٹ مع ساز و سامان راہِ خُدا میں خیرات کر دیئے۔ایک مرتبہ چار ہزار (4000)، دوسری مرتبہ چالیس ہزار (40،000)درہم اور تیسری مرتبہ پانچ سو(500) گھوڑے اور پانچ سو(500)اُونٹ راہِ خُدا میں دیئے، بوقتِ وفات ایک ہزار(1000) گھوڑے اور پچاس ہزار(50،000)دِیناروں کا صدقہ کیا اور جنگِ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کیلئے چار چار سو دِینار، جبکہ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور دوسری اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کیلئے ایک باغ کی وصیّت کی، جو چالیس ہزار (40،000)درہم کی مالیّت کا تھا۔[2] ❀ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی پسندیدہ چیز فوراً راہِ خدا میں خَیرات کر دیتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی زندگی میں ایک ہزار (1000)غُلاموں کو خرید کر آزاد فرمایا۔[3] ❀ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لوگ(سخاوت و دریا دِلی کے سبب)بَحْرُ الْجُوْد(سخاوت کا دریا)اور اَسْخَی الْمُسْلِمِیْن(مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخی)کہتے تھے۔[4]

1...مرآۃ المناجیح،۸/۳۹۵بتغیر قلیل

2...کراماتِ صحابہ،ص۱۲۶ملخصًا

3...کراماتِ صحابہ،ص۱۵۹بتغیر قلیل

4...کراماتِ صحابہ،ص۲۲۳بتغیر قلیل

بزرگانِ دین کی سخاوتیں

حضرت سَیِّدُنا امام زَیْنُ العابدِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی زندگی میں دو مرتبہ اپنا سارا مال، راہِ خدا میں خیرات کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اہلِ مدینہ کے بہت سے غُرباء کے گھروں میں ایسے پوشیدہ طریقوں سے رقم بھیجا کرتے تھے، کہ ان غُرباء کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ رقم کہاں سے آتی ہے؟ مگر جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا تو اُن غریبوں کو پتا چلا کہ یہ حضرت سَیِّدُنا امام زَیْنُ العابدِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سخاوت تھی۔[1] ❀ حضرت سَیِّدُنا عزیزُ الدّین بن عبدُ السّلام سُلَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غربت کے باوُجود خُوب صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے، اگر کوئی سائل آتا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو اپنے عمامے شریف کا ہی کچھ حصہ کاٹ کر عنایت فرما دیتے۔[2] ❀ حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنے مالدار تھے کہ 300 افراد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مال کے حساب و کتاب پر مامور تھے، لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا سارا مال علمِ دین کی ترویج و اشاعت کے لئے خرچ کر دِیا، حتی کہ اپنے پاس کپڑوں کا کوئی عمدہ جوڑا بھی نہ چھوڑا۔[3]

صحابہ ہیں تاجِ رسالت کے لشکر
رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...سیر اعلام النبلاء، علی بن حسین... الخ، ۵/۳۳۶، ۳۳۷، ملخصاً

2...طبقات الشافعیۃ للسبکی، الطبقۃ السادسۃ فیمن توفی بین الستمائۃ والسبعمائۃ، ۸/۲۱۴

3...راہِ علم، ص ۶۴ بتغیر قلیل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سخاوت کے معاملے میں صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اور بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا کس قدر مدنی ذہن بنا ہوا تھا، لٰہذا ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرتے ہوئے اس کے دیئے ہوئے رِزق میں سے مفلس و نادار رشتے داروں، پڑوسیوں، بیواؤں، یتیموں، طَلَبۂ علم دِین اور دیگر مستحقین افراد پر خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر نیکی کے کاموں میں بھی خرچ کرنے کی عادت بنانی چاہیے، سخی شخص قلبی اعتبار سے اطمینان بخش زندگی بسر کرتا ہے، اس کے مال و اولاد میں برکت ہوتی ہے، آفتوں اور بَلاؤں سے حفاظت ہوتی ہے، مال و دُنیا کی محبت دل سے نکلتی ہے، سخاوت کرنے کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اس پر ایسا خاص لطف و کرم ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت و اُلفت قائم ہو جاتی ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب **"ضیائے صدقات"** صفحہ 127 پر مذکور ہے: کسی بُزرگ سے پوچھا گیا کہ سخاوت بہتر ہے یا شجاعت (یعنی بہادری)؟ فرمایا: خدا تعالیٰ جسے سخاوت دے، اُسے شجاعت کی ضرورت ہی نہیں، لوگ خُود بخُود اُس کے سامنے جُھک جائیں گے۔[1]

لوگوں کے درمیان عُموماً جب کسی سخی آدمی کا تذکرہ چِھڑتا ہے، تو ہر کوئی اچھے الفاظ کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے، حتی کہ اس کے دشمن بھی سخاوت کی وجہ سے اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ پاتے، دُکھی افراد دل کی گہرائیوں سے اُسے دعائیں دیتے ہیں، ایسے شخص کا شمار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے جنّت کی خُوشخبری سُنائی جائے گی چنانچہ

شہنشاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ راحت نشان ہے: اِنَّ اللّٰہَ جَوَادٌ یُّحِبُّ الْجَوَادَ وَیُحِبُّ مَعَالِیَ الْاَخْلَاقِ وَیَکْرَہُ سَفْسَافَھَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جواد ہے اور سخاوت کرنے والے کو

---

1 . . . ضیائے صدقات، ص۱۲۷ بتغیر قلیل

پسند فرماتا ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اچھے اخلاق پسند ہیں اور بداخلاقی ناپسند ہے۔[1] ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْخِيَاء یعنی جنّت سخیوں کا گھر ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت کا وصف کیسے حاصل ہو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی احادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ سخاوت کے فضائل حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں نہ صرف عملی طور پر سخاوت اِختیار کرنی پڑے گی، بلکہ اِس کے لئے سرتوڑ کوششیں بھی کرنی ہوں گی۔ یاد رکھئے! شروع میں سخاوت اِختیار کرنا مشکل ضرور ہوگا، لیکن اگر چند تدابیر پر عمل کر لیا جائے تو آہستہ آہستہ دل سخاوت کی جانب مائل ہو جائے گا اور بُخل کی آفت سے بھی چھٹکارا نصیب ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

آیئے سخاوت کا وصف حاصل کرنے کے لئے بطورِ ترغیب چند تدابیر سُنتے ہیں: (1) وقتاً فوقتاً بارگاہِ الٰہی میں اس وصف کے لئے دعا کیجئے کہ دُعا کی برکت سے بڑے سے بڑا کام بن جاتا ہے اور حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[3] (2) سخاوت کی فضیلت سے مُتَعَلِّق آیات، احادیث، روایات اور واقعات کو بار بار پڑھئے یا سنئے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ (3) بُخل کی مَذَمّت سے مُتَعَلِّق آیات و احادیث اور روایات و واقعات میں غور و فکر کیجئے اور اِس سے بچنے کی کوشش کرتے رہئے (4) سخاوت کے صلے میں ملنے والے عظیمُ الشّان ثواب اور

---

1 ...مصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب ماذکر فی الشح، ۲۵۴/۶، حدیث: ۱۱

2 ...فردوس الاخبار، باب الجیم، ذکر الفصول من ادوات...الخ، ۳۳۳/۱، حدیث: ۲۴۳۰

3 ...مستدرک، کتاب الدعاء، باب الدعاء سلاح المومن، ۱۶۲/۲، حدیث: ۱۸۵۵

رِضائے الٰہی نیز بعض صُورتوں (مثلاً زکوۃ و صدقاتِ واجبہ کی ادائیگی) میں بُخل کے سبب ملنے والے درد ناک عذابات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کو مدِّ نظر رکھئے۔ (5) اپنی مَوت کو کثرت سے یاد کیجئے کہ میرے مرنے کے بعد یہ مال میرے کسی کام نہ آئے گا اور سب یہیں رہ جائے گا، لہٰذا سخاوت کرنے میں ہی عافیت ہے۔ (6) نَفْس و شیطان جب بھی بُخل کرنے کا مشورہ دیں تو ہمیشہ اِس کا اُلٹ کریں، سخاوت کے سبب مال میں کمی کا خوف کرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کیجئے اور نَفْس پر جبر کرتے ہوئے نیک کاموں میں خرچ کرنے اور غریبوں کی مدد کرنے سے ہرگز ہرگز ہاتھ نہ روکئے (7) ایسے لوگوں کی صحبت اِختیار کیجئے کہ جن کی برکت سے خرچ کرنے کا ذہن بنے اور ایسوں سے دُور بھاگئے جو کنجوسی کی طرف رہنمائی کریں (8) سخاوت کا وصف حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ سے شائع کردہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف مثلاً اِحیاءُ العُلوم (مُتَرجَم، جلد 3)، مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب، مِنْہاجُ الْعابِدِیْن نیز شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "مدینے کی مچھلی" اور المدینۃُ العلمیہ کی کُتُب و رسائل مثلاً "ضیائے صَدَقات" و "صدقے کا انعام" وغیرہ کا مُطالعہ کیجئے (9) روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُریدین و مُحِبِّیْن کو جہاں دیگر اچھی صفات و عادات اِختیار کرنے کی ترغیب دلائی ہے، وہیں سخاوت جیسی اچھی عادت اپنانے کے لئے اُنہیں عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی خیر خواہی کرنے کا بھی ذہن دِیا ہے جیسا کہ مدنی انعام نمبر 62 ہے: "کیا آپ نے اِس ماہ کسی سُنی عالم (یا امامِ مسجد، مؤذِّن، خادِم) کو 112 رُوپے یا کم از کم 12 رُوپے تحفۃً پیش کئے؟ (نابالغ اپنی ذاتی رقم نہیں دے سکتا)۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس مدنی انعام پر عمل کی برکت

سے کنجوسی جائے گی اور اچھے کاموں میں مال خرچ کرنے کا ذہن بنے گا۔

کتاب ”ضیائے صدقات“ کا تعارُف

صَدَقے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب ”ضیائے صدقات“ کا مطالعہ اِنْتہائی مُفید ہے۔ یہ کتاب 19 ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں صَدَقے سے مُتَعَلِّق مختلف مَوضُوعات پر سَیر حاصِل گُفتگو کی گئی ہے، مثلاً صَدَقہ کے معنی و اَقْسام، فرض زکوٰۃ کا بَیان، زکوٰۃ کسے دی جائے، صلۂ رحمی (یعنی رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟ بخل کی مَذَمَّت وغیرہ، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا مُطالعہ کرنے والے کو معلومات کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصِل ہو گا، لہٰذا مکتبۃُ المدینہ سے اِس کتاب کو ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جاسکتا ہے۔

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عَظِیْمُ الشَّان سخاوت کے مُتَعَلِّق سننے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تبارک و تعالٰی نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کثیر مال و دولت کے ساتھ ساتھ سخاوت، توکّل، اُخُوَّت و بھائی چارہ اور صِلَۂ رِحمی جیسی نعمتوں سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کا یہ عالَم تھا کہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں دراہم غریبوں میں تقسیم اور راہِ خدا میں خیرات کر دیتے، مگر ماتھے پر شِکَن تک نہ آتی، کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ مال و دولت پاس ہوتا تو بے چین ہو جاتے اور اُسے ضرورت مندوں

میں تَقسیم یا راہِ خدا میں خرچ کرکے اِطمینان محسوس کیا کرتے۔اسی عظیمُ الشّان سخاوت کی وجہ سے رسولِ خدا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُوش ہو کر غزوۂ اُحد میں اُنہیں طَلْحَۃُ الْخَیْر، غزوۂ عُشَیْرَہ میں طَلْحَۃُ الْفَیَّاض اور غزوۂ حُنَیْن میں طَلْحَۃُ الْجُوْد جیسے عالی شان اَلقابات عطا فرمائے، نیز ایک سے زائد مرتبہ اُنہیں جنّت کی خُوشخبری سے بھی سرفراز فرمایا۔ہمیں بھی چاہئے کہ بُخل کو چھوڑ کر سخاوت اِختیار کرنے کی کوشش کریں،یقیناً بُخل ایک تباہ کُن بلا ہے،اسلام نے کسی چیز کو اتنا نہیں مِٹایا جتنا بُخل کو مِٹایا ہے۔یہی وجہ ہے کہ بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن بُخل کی نحوست سے بہت دُور رہتے اور ہمیشہ صبر و قناعت اور توکُّل و سخاوت سے کام لیتے،اُن کی سخاوت کا تو یہ عالم تھا کہ اپنی پسندیدہ چیزیں بھی راہِ خدا میں خرچ کردِیا کرتے تھے۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بالخُصُوص حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صدقے دولتِ سخاوت سے مالا مال فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی چینل کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر میں میڈیا، ذہن سازی و کردار سازی میں ایک کارگر ہتھیار کا کام کررہا ہے، چاہے اس کے اثرات مُثبت (Positive) ہوں یا مَنْفی (Negative)، یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اچھے اور بُرے اَفکار و نظریات پھیلانے کے لئے میڈیا ایک بہترین و مُؤثِّر ذریعہ ہے۔بہت سے لوگ اپنے مخصوص گمراہ کُن اور باطل نظریات پھیلانے کے لئے شب و روز اِس کا بھرپور استعمال کرنے لگے، جس کے باعث مسلمانوں کی نئی نسل اِن بُرے اَثرات و اَفکار کی لپیٹ میں آگئی۔ایسے میں ہر دردمند دل کی بس ایک ہی صدا تھی کہ کاش!کوئی میڈیا کے ذریعے، گناہوں کے اس سیلاب میں بہنے والے مسلمان مَردوں، عورتوں، بچّوں اور بوڑھوں کو بچالے اور ایک خالص اسلامی چینل شُروع

کرے۔ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے بڑی شدّت سے محسوس کیا کہ میڈیا کی اِس جنگ میں جدید آلات وذرائع کا استعمال کئے بغیر طاغُوتی طاقتوں کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے، آج شاید ہی کوئی گھر T.V سے خالی ہو۔ غالب گُمان یہی ہے کہ مسلمانوں کے گھروں سے T.V نکلوانا بہت مشکل ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی کہ جس طرح دریا میں طُغیانی آتی ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑ دِیا جاتا ہے، تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اِسی طرح T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہو کر اُن کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے۔ جب اِس شُعبے کے مُتَعَلِّق معلومات حاصِل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ اپنا T.V چینل کھول کر فلموں ڈِراموں، گانوں، باجوں، موسیقی کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے 100 فیصدی اسلامی مَواد فراہم کرنا کثیر اَخراجات کی وجہ سے مُشکل ضرور ہے پر ناممکن نہیں، چُنانچہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ نے خُوب جِدّ وجَہد کرکے رَمضانُ المُبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق ستمبر 2008ء سے مدنی چینل کے ذریعے گھر گھر سُنَّتوں کا پیغام عام کرنا شُروع کر دِیا اور دیکھتے ہی دیکھتے، اس کے حیرت انگیز مُثبت نتائج بھی سامنے آنے لگے۔ دعوتِ اسلامی نے بدعقیدگی وبدعملی کی اس عِفرِیت (یعنی بلا) کا مُقابلہ کرنے کیلئے مُثبت انداز میں میڈیا کا سہارا لے کر دِینِ اِسلام کی تبلیغ اور دُرُست عقائد کی ترویج کیلئے مدنی چینل کا آغاز کرکے جو عَظِیْمُ الشّان کام کیا، اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم سب اس عظیم مدنی کام میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں اور مدنی چینل دیکھنے کی دعوت کو عام کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشُمول مدنی چینل کو دِن دُگنی رات چوگنی ترقّی عطا فرمائے۔

مدنی چینل کی مُہِم ہے نَفْس وشیطاں کے خِلاف
جو بھی دیکھے گا کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ اِعتراف

نَفْسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار | کہ نَدامت کے سبب ہو گا گنہگار اشکبار

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخاوت کے علمبردار حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فیض سے فیضیاب ہونے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر عمل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ”علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت“ بھی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَم فریضہ ہے کہ تمام ہی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیّدُ الانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مَقْصد کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا، ان مُقدّس ہستیوں نے ڈھیروں مُشکلات اور تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کے اِس عظیم فریضے کو ترک نہ فرمایا۔ علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح مواہِب میں فرماتے ہیں کہ بالخُصُوص حج کے زمانے میں حضور نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب اہلِ عرب کے دُور دراز سے آنے والے قبائل مکے میں جمع ہوتے تھے، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام قبائل میں دَورہ فرما کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیتے۔ اسی طرح عرب میں وقتاً فوقتاً بہت سے میلے لگتے تھے، جن میں دُور دراز کے قبائلِ عرب جمع ہوتے تھے۔ ان میلوں میں

بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سَیِّدُ الاَنبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرنے کے لئے ہر ہفتے "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دِلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت کی برکت سے مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے، بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے مُعاشرے کے بگڑے ہوئے اَفْراد، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر صلوٰۃ و سُنَّت پر عمل کرنے والے بن گئے، لہٰذا ہمیں بھی وَقْت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...شرح المواهب، ذكر عرض المصطفى...الخ، ۲/۷۳ ملخصاً

2...مشكاة الصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۹۷، حديث:۱۷۵

عِمامہ شریف کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **163 مدنی پھول** سے عمامہ باندھنے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں:

پہلے دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ جماعت اور عمامے کے ساتھ نماز دس ہزار (10،000) نیکیوں کے برابر ہے۔[1] ❀ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے 70 جُمعوں کے برابر ہے۔[2] ❀ عِمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔[3] ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔[4] ❀ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آ سکیں جو سر کو چھپا لیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آ سکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[5] ❀ عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔[6] ❀ اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[7] عِمامے کے چھ (6) طِبّی فوائد مُلاحظہ ہوں: ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سَردی گرمی اور دُھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دِماغ اور چہرہ بھی

---

1 . . . فردوس الاخبار، باب الصاد، ذکر الفصول . . . الخ، ۲/ ۳۱، حدیث: ۳۶۲۱

2 . . . ابنِ عساکِر، ذکر من اسمه عبدان، عبدان بن زرّین . . . الخ، ۳۷/ ۳۵۵

3 . . . کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ۳۸

4 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶

5 . . . فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۹

6 . . . فتاویٰ هندیة، ۵/ ۳۳۰

7 . . . فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۱۴ ملخصاً

مُتأثِّر ہوتا ہے اور صِحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لٰہٰذا اتباعِ سنّت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہاں میں عافیّت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو   پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے، تین دن کے لئے   ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھا، نیز اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی، تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (شعب الایمان للبیھقی ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴)

وِردِ لب ہر دم دُرُودِ پاک ہو
یا شہِ عرب و عجم! کردو کرم

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو(2) مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نِگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دُوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل

کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کامیاب تجارت کا راز!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام چُونکہ مکمل دِین ہے اور اِنْسانی زِندگی کے ہر شُعْبہ پر اس کا حکم نافذ ہے، لہٰذا اسلام جہاں ہمیں عبادات کے طریقے بتاتا ہے، وہیں مُعاملات کے مُتَعَلِّق بھی پوری رہنمائی فرماتا ہے، تاکہ زندگی کا کوئی شُعْبہ بھی اَدھورا نہ رہے اور مُسلمان کسی عمل میں اسلام کے سِوا دوسرے کے مُحتاج نہ رہیں۔ مال حاصل کرنے کی بعض صُورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز۔ حلال روزی کمانے کیلئے ضروری ہے کہ جائز و ناجائز کا علم حاصل کرے۔ جائز طریقوں پر عمل کرے اور ناجائز طریقوں سے بچنے کی کوشش کرے۔ آج کے بیان میں "**کامیاب تاجر**" کے عنوان کے تحت کئی مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ سب سے پہلے صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مبارکہ کے مہکتے مہکتے خوشبودار پہلوؤں کے بارے میں کچھ سُننے اور پھر تجارت میں کامیابی کیلئے آپ کا فرمانِ عالیشان سُن کر تربیت کے مدنی پھول چُننے کی کوشش کریں گے۔

سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارُف:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 346 صفحات پر مشتمل کتاب،

”کراماتِ صحابہ“ صفحہ 120 پر شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ حضرت سیّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُ کا تعارف کچھ یوں ذکر فرماتے ہیں کہ یہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی پھوپھی حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے فرزند ہیں۔ اس لئے یہ رشتہ میں شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت سیدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے بھتیجے اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُ کے داماد ہیں۔ یہ بھی عشرۂ مُبشرہ یعنی ان دس خوش نصیب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُم میں سے ہیں جن کو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے جنّتی ہونے کی خوشخبری سنائی۔

(کراماتِ صحابہ ص ۱۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُ سے ایک بار آپ کے کامیاب تاجر ہونے کا راز پُوچھا گیا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے کبھی بغیر دیکھے کوئی چیز نہیں خریدی اور کم نَفع (فائدہ) کو کبھی بھی رد نہ کیا (نہیں چھوڑا) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے، برکت سے نواز دیتا ہے۔

(الاستیعاب، باب ۸۱۱، ج ۲، ص ۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ جب حضرت سیّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہُ سے تجارت میں اُن کی کامیابی کا راز پُوچھا گیا، تو آپ نے کیسے پیارے مدنی پُھول اِرْشاد فرمائے اور پھر آخر میں یہ بھی اِرْشاد فرمایا کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہے برکت سے نوازدیتا ہے، اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے اَسلاف کا اَندازِ تجارت اور روزگار کا انداز کس قدر اعلیٰ تھا۔

آپ کی دیانت داری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنازُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یُوں تو ہر اعتبار سے اپنی مثال آپ تھے، لیکن بالخصوص تجارت میں آپ کا تَقْویٰ وپرہیز گاری دیگر لوگوں کیلئے پیروی کے قابل اور باعثِ رشک تھا۔

اس ماہِ مُبارک جُمادَی الاُخریٰ میں حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عرس کی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذکرِ خیر بھی سُنیں گے، آپ چونکہ ایک دِیانت دار وکامیاب تاجر بھی تھے، تجارت کے حوالے سے اللہ تعالٰی نے آپ کو کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی تھیں، یہ بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑے ہی دیانت دار تھے۔ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی، سیِّدُنا مقداد، سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن عوف اور سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ مسعود سمیت دیگر سات (7) جلیلُ القدر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی امانت و دیانت کے سبب انہیں اپنے بعد اپنے مال کا والی مُقرّر کیا۔ پس حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑی دِیانتداری کے ساتھ ان کے مالوں کی حفاظت فرماتے اور ان کی اَولاد پر اپنی کمائی سے خرچ کیا کرتے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، حضرت زبیر بن عوّام، ج۱۸، ص ۳۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف (بزرگانِ دین) مثلاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یا پہلے کے نیک لوگ ذاتی مُعاملات اور کاروبار میں سچائی، اَمانت، عدل واِنصاف، تقویٰ وپرہیز گاری، احسان و

بھلائی، اِیثار و خیر خواہی کو اپنا کر اسلام کے عطا کردہ کاروباری اُصولوں پر قائم رہتے، اِسی وجہ سے ان کے مُبارک دور میں مسلمان خُوشحال تھے، مگر اب ظُلم و نااِنصافی، جھوٹ، دھوکہ و فریب، مَفاد پرستی، سُود خوری جیسی بُرائیاں مُسلمانوں کے کردار میں پیدا ہو گئی ہیں، سوائے اُس کے کہ جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ بچائے۔ طرح طرح کی خرابیوں کے باعث اب کاروباری حالات اچھے نہ رہے، اگر ہم! قرآن و حدیث کے بیان کردہ اُصولوں پر عمل کرکے رِزق حاصل کریں، اسلامی تجارت کے مُعاملات سیکھیں اور عمل کریں، تجارت کے معاملات میں اپنے بزرگوں کی پیروی کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اسلامی مُعاشرے میں شاندار تبدیلی آئے گی اور مسلمان دوبارہ خوشحال ہوجائیں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا و خُوشنودی بھی نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَعِیشت کا آغاز:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہارِ شریعت میں مَقْصَدِ کسب و تِجارت بیان فرمایا ہے، آیئے! اس کا خُلاصہ سُنتے ہیں: انسانوں کی ضروریات جتنی زیادہ ہیں، ان کو حاصل کرنا اتنا ہی دُشوار ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی تمام ضروریات پُوری کرنے کیلئے اکیلا ہی سارے کام کرنے بیٹھ جائے (مثلاً خود ہی کھیتی باڑی کرے، پھر اناج بھی خود پیسے، کپڑا بُن کر خود ہی سیے) تو شاید ناکام ہو جائے اور اپنی زندگی کے ایام بآسانی نہ گُزار سکے، لہٰذا اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمت ہے کہ اس نے تمام انسانوں کو مختلف شعبوں اور مُتَعَدّد قسموں میں تقسیم فرمادیا ہے کہ ہر ایک جماعت اپنا اپنا کام کرے اور سب کے مَجْمُوعہ سے تمام لوگوں کی ضروریات پوری ہوں۔

مثلاً کوئی کھیتی (باڑی) کرتا ہے کوئی کپڑا بُنتا ہے، کوئی اپنے ہاتھ سے دوسرے کام کرتا ہے، جس طرح کھیتی باڑی کرنے والوں کو کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح کپڑا بُننے والے بھی اَناج وغیرہ کے حصول کیلئے کھیتی باڑی کرنے والوں کے محتاج ہوتے ہیں، ہر ایک کو دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ ہر ایک کی چیز دوسرے کے پاس پہنچ جائے تاکہ سب کی حاجتیں پُوری ہو جائیں اور کاموں میں بھی دُشواریاں نہ ہوں۔ یہیں سے مُعاملات کا سلسلہ شُروع ہوا اور خرید و فروخت وغیرہ ہر قسم کے مُعاملات وُجُود میں آئے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً تجارت یا خرید و فروخت ایک اچھا اور جائز عمل ہے، اسی لئے ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپس میں خرید و فروخت کرتے اور کپڑے وغیرہ کی تجارت بھی کرتے اور اسی طرح ان کے بعد علماء اور صُلحاءِ کرام یعنی نیک لوگ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بھی تجارت کرتے لیکن کبھی بھی اسلام کے عطا کردہ تجارتی اُصولوں سے نہیں ہٹتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 5 سورۃ النساء کی آیت نمبر 29 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫	ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔

(پ۵، النساء: ۲۹)

امام احمد بن حجر مکی ہیتمی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

---

[1] ... بہار شریعت، ۲/ ۶۰۸

واضح فرما دیا کہ تجارت اسی صُورت میں جائز ہو سکتی ہے، جبکہ فریقین کی رِضامَندی سے ہو اور رِضامَندی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ وہاں نہ تو مِلاوٹ ہو اور نہ ہی دھوکا، لہٰذا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا، اپنے دِین اور دُنیا و آخرت کی سلامتی، نیز مُرُوَّت اور عزّت چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے دِین کے لئے کوشش کرے اور اس دھوکے اور ملاوٹ پر مبنی کاروبار میں سے کوئی چیز اختیار نہ کرے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص۵۲۰)

اے ملاوٹ کرنے والے مان جا
خوف کر بھائی عذابِ نار کا
چھوڑ دو اے تاجرو! کم تولنا
جُھوٹ چھوڑو بیچنے میں بولنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کسبِ حلال کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جائز طریقے سے کسب و تجارت کے ذریعے اپنے ماں باپ، بہن بھائی اور بیوی بچوں وغیرہ کے لئے رِزقِ حلال کا حُصُول اور اس کی طلب انسانی ضرورت ہے اور قرآنِ پاک میں جابجا رِزقِ حلال حاصِل کرنے کی طرف تَوَجُّہ دِلائی گئی ہے، بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنے فضل سے تعبیر کرتے ہوئے اس کی تلاش و جستجو جاری رکھنے کی ترغیب اور اس کا حکم بھی اِرشاد فرمایا ہے چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ النَّبَا کی آیت 11 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور دن کو روزگار کے لئے بنایا۔

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا:

فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (پ۲۸، الجمعة:۱۰) ترجَمۂ کنزالایمان: تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

جستجوئے روزگار کی عظمت

حضرتِ سَیِّدُنا کَعب بن عُجرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالَم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ایک روز صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک نوجوان قریب سے گُزرا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ایک طاقتور اور مَضبُوط جسم والے نوجوان کو دیکھا تو کہا: کاش! اس کی جوانی اور طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ ہوتی۔ اِس پر رَحمتِ عالَم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: (1) اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لئے رِزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی راہ میں ہے (2) اور اگر یہ شخص اپنے بُوڑھے والدین کے لئے رِزق کی تلاش میں نکلا ہے، تو بھی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے (3) اور اگر یہ خُود کو (لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے یا حرام کھانے سے) بچانے کے لئے رِزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے (4) البتہ اگر یہ دِکھاوے اور تفاخُر (فخر) کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اپنے والِدین کی خِدمت اور اَولاد کی کَفالت کے لئے دوڑ دھوپ کرنے کی کس قدر اَہمیّت ہے کہ رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں نکلنے والا شُمار فرمایا۔ یاد رکھئے! سچائی، اِنْصاف اور دِیانتداری کے ساتھ حلال و حرام

---

[1] ... معجم الاوسط، ۵/۱۳۶، حدیث: ۶۸۳۵

کالحاظ رکھتے ہوئے تِجارت، مُلازمت، یا محنت مزدوری کرنے والے نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب ہیں، بلکہ ایسوں کا حشر بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھوں کے ساتھ ہو گا، نیز ان کی مَغفِرت کر دی جائے گی اور کل بروزِ قیامت ان کے چہروں کی تابانی چودھویں کے چاند کی مانند ہو گی۔ آیئے! کسب و تجارت اور کام کاج کی فضیلت پر مُشْتَمِل 4 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں تا کہ تجارت کی اَہَمِّیَّت مزید آشکار ہو جائے۔

کسب کی فضیلت پر مُشْتَمِل 4 فرامینِ مُصطفٰے

1. اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاء یعنی سچا اَمانت دار تاجر اَنبیاء، صِدّیقین اور شُہداء کے ساتھ ہو گا۔[1]
2. اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ پیشہ ور (کام کاج کرنے والے) مُومن کو پسند فرماتا ہے۔[2]
3. مَنْ اَمْسٰی کَالًّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ اَمْسٰی مَغْفُوْرًا لَّہٗ یعنی جو اپنے ہاتھوں سے کام کر کے تھک کر شام کرتا ہے، وہ مغفرت یافتہ ہو کر شام کرتا ہے۔[3]
4. مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْیًا عَلٰی اَھْلِہٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِہٖ لَقِیَ اللہَ وَ وَجْھُہٗ کَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ یعنی جس نے خُود کو سوال سے بچانے، اپنے اَہلِ خانہ کے لئے بھاگ دوڑ کرنے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لئے حلال طریقے سے دُنیا طلب کی، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال

---

1 ...ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار وتسمیة النبی ایاھم، ۳/۵، حدیث: ۱۲۱۳

2 ...معجم الاوسط، ۶/۳۲۷، حدیث: ۸۹۳۴

3 ...معجم الاوسط، ۵/۳۳۷، حدیث: ۷۵۲۰

میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہو گا۔[1]

تاج و تخت و حکومت مت دے
کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ
یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیاب تاجر کے اوصاف سُننے کے ساتھ ساتھ حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذِکرِ خیر بھی سنئے۔

عظیم ماں کا اندازِ تربیت!

حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ **عشرۂ مبشرہ** میں سے چھٹے صحابی ہیں، **عشرۂ مبشرہ** اُن 10 صحابہ کو کہتے ہیں، جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت کی بشارت عنایت فرمائی، حضرت سَیِّدَتُنا صفیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا جیسی عظیم ماں نے احساسِ ذمہ داری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اپنے لختِ جگر کی خوب مدنی تربیت فرمائی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے پیشے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسبِ حلال نہ صرف ایک باعثِ فضیلت عمل ہے، بلکہ کئی

---

[1] ...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب البیوع والاقضیة، باب فی التجارة...الخ، ۵/۲۵۸، حدیث:۷

اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے عِلاوہ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی پیاری پیاری سُنَّت ہے، لہٰذا اسے سُنَّت سمجھ کر اِختیار کرنا چاہیے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے کسب کے لئے مختلف پیشے اپنائے۔ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اَوّلاً کپڑا سازی کا کام کیا کرتے تھے، پھر کھیتی باڑی کرنے لگے۔ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام لکڑی کا پیشہ، حضرت اِدرِیس عَلَیْہِ السَّلَام درزی گری، حضرت ہُود و صالح عَلَیْہِمَا السَّلَام تجارت، حضرت اِبراہیم و لُوط عَلَیْہِمَا السَّلَام کھیتی باڑی اور حضرت شُعَیب عَلَیْہِ السَّلَام جانور پالتے تھے۔ اسی طرح حضرت مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بکریاں چراتے، حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام زِرہ (جنگ میں استعمال ہونے والا لوہے کا جالی دار کُرتا) بناتے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پُوری دُنیا کے بادشاہ ہونے کے باوُجود پنکھے اور کھجور کے پتّوں کی ٹوکریاں بنایا کرتے تھے اور ہمارے پیارے آقا سیّدُ الاَنبیاء احمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تِجارت کو اپنی ذاتِ بابرکت سے شَرَف بخشا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ رِزقِ حلال کے حُصُول کیلئے، اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے بھی صَنعت و تِجارت کو اِختیار کیا، اس بات میں تو کسی شک و شُبہے کی گُنجائش نہیں کہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہر قسم کی بُرائیوں اور گُناہوں سے پاک ہوتے ہیں، اگر کسب و تِجارت میں بُرائیوں کا اِرتکاب ضروری ہوتا یا اس میں بذاتِ خُود کوئی خرابی ہوتی تو اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہرگز ہرگز اِسے اِختیار نہ فرماتے، حقیقت یہ ہے کہ خرابیاں اور بدعُنوانیاں کاروبار میں نہیں بلکہ خُود ہمارے کردار میں مَوجُود ہیں، جن کی روک تھام کے لئے شَرِیعت نے جائز و ناجائز اور حلال و حَرام کے پیمانے مُقرَّر کردیئے، تاکہ کوئی مُسلمان ظُلم کا شکار نہ ہو اور نہ ہی کسی کی حق تلفی ہو، لہٰذا جو لوگ ان اَحکامات پر عمل

---

[1] ...مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۲۸، ملخصاً

پیرا ہوتے ہیں، وہ دُنیا و آخرت میں بھی کامیاب ہوتے ہیں اور جو ان اَحکامات پر دھیان نہ دیتے ہوئے حرام و حلال کی تمیز کیے بغیر، نَفْس کی خواہشوں پر عمل کرتے ہیں، وہ دُنیا و آخرت میں ناکام ہوتے ہیں

کون سا پیشہ افضل ہے؟

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب **اِسلامی زِندگی** میں لکھتے ہیں: بیکار رہنا بڑا جُرم ہے اور ناجائز پیشے (اختیار) کرنا اس سے بڑھ کر جُرم، رَبّ تعالیٰ نے ہاتھ پاؤں وغیرہ برتنے (کام کرنے) کے لئے دیئے ہیں نہ کہ بیکار چھوڑنے کے لئے۔ اسی طرح بے مُرَوَّتی کے پیشے مکروہ ہیں، جیسے ضرورت کے وَقْت غَلَّہ روکنا، حرام چیزوں کے کاروبار حرام ہیں، جیسے گانا بجانا، ناچنا، شِکرے بازی، بیٹر بازی وغیرہ۔ جُھوٹی گواہی کے پیشے ایسے ہی شراب کی تِجارت کہ شراب، بیچنا، بکوانا، خریدنا، خریدوانا، وغیرہ۔ (اسلامی زندگی، ص ۱۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تجارت اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مَعْمُول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرتِ مُبارکہ پر نظر ڈالیں تو ہر طرف تقویٰ و پرہیز گاری اور طلبِ رضائے الٰہی کی مدنی بہاریں نظر آتی ہیں۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تجارت تو کرتے تھے، مگر جب انہیں حُقُوقُ اللہ میں سے کوئی حق پیش آجاتا تو تجارت اور خرید و فروخت انہیں ذِکْرُ اللہ سے نہ روکتی، یہاں تک کہ وہ اُسے اَدا کرلیتے۔[1] صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اسی طرزِ عمل کو بیان کرتے

---

[1] ... بخاری، کتاب البیوع، باب و اذا راوا تجارۃ... الخ، ۹/۲، تحت الباب: ۱۱

ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پاک کلام قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے:

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ (پ۱۸، النور: ۳۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے۔

حضرت ابنِ مَسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھا کہ بازار والوں نے اَذان سُنتے ہی اَپنا (تِجارتی) سامان چھوڑا اور نماز کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اِنہی لوگوں کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آیت "رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ" نازِل فرمائی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور فرمائیں کہ اِسلام کا اَوَّلین دَور کتنا خُوبصورت اور روشن تھا کہ جب مُسلمان تَقْوٰی و پرہیزگاری کے پیکر ہوا کرتے تھے، وہ حضرات کسبِ حلال کیلئے تجارت تو کرتے تھے مگر بَددِیانتی، جُھوٹ اور فریب وغیرہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے بُزرگانِ دین کے نَقشِ قدم پر چلتے ہوئے شرعی اُصولوں کے مُطابِق تِجارت کریں۔ آیئے! حدیثِ پاک کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ اسلام کی نظر میں تجارت کے کیا ضابطے ہیں اور ایک کامیاب تاجر میں کیا کیا اَوصاف ہونے چاہئیں۔ چنانچہ

تاجر کو کیسا ہونا چاہئے؟

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دوجہاں کے تاجور، سُلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے پاکیزہ کمائی، اُن تاجروں کی ہے، جو بات کریں تو

---

[1] ...معجم کبیر، عبد اللہ بن مسعود...الخ، ۹/ ۲۲۲، حدیث: ۹۰۷۹

جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس اَمانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں، جب کوئی چیز خریدیں تو اس میں عیب نہ نکالیں، جب کچھ بیچیں تو اس کی بیجا تعریف نہ کریں، جب ان پر کسی کا کچھ آتا ہو تو اس کی اَدائیگی میں سُستی نہ کریں اور جب ان کا کسی اور پر آتا ہو تو اس کی وُصولی کے لئے سختی نہ کریں۔[1]

یاد رکھئے! تجارت ہو یا دیگر مُعاملات، کسی کو دھوکہ دینا یا جُھوٹ بولنا اِنْتہائی سَخْت جُرم اور بہت بڑی خیانت ہے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان بن اَسِید حَضْرَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ میں نے مکی مدنی مصطفٰے، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ بڑی خیانت کی بات ہے کہ تُو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہو، حالانکہ تُو اس سے جُھوٹ بول رہا ہو۔[2]

اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں "خرید وفروخت کرنے والے جب تک سَودا مکمل نہ کرلیں، انہیں اِخْتیار حاصل ہے، اگر وہ سودا کرتے ہوئے سچ بولیں اور سچ بیان کریں تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو شاید وہ کچھ نفع کما ہی لیں، مگر اپنے سودے کی برکت ختم کر بیٹھیں گے، کیونکہ جُھوٹی قسم سودا تو بِکوا دیتی ہے مگر برکت ختم کر دیتی ہے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب ترغیب التجار فی الصرف، رقم ۴، ج ۲، ص ۳۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب مُطلقاً جُھوٹ بولنا بھی گُناہ ہے، تو پھر کسی مُسلمان بھائی کے ساتھ خرید و فروخت کا مُعاملہ کرتے ہوئے جُھوٹ بول کر اسے لُوٹ لینا کس قدر شدید ہو گا۔ صَد

---

[1] ...شعب الایمان، باب حفظ اللسان، ۴/۲۲۱، حدیث: ۴۸۵۴

[2] ...ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی المعاریض، ۴/۳۸۱ حدیث: ۴۹۷۱

افسوس کہ آج کل کثرت سے جھوٹ بولنے کو کمال اور ترقّی کی علامت جبکہ سچ کو بے وقوفی اور ترقّی کی راہ میں رُکاوٹ تصوُّر کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کئی لوگ اپنا مال بیچنے کے لئے جُھوٹی قسم اُٹھانے سے بھی گُریز نہیں کرتے، ایسے لوگوں کو اپنے ذِہن میں یہ بات اچھی طرح بٹھالینی چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو رِزْق نصیب میں لکھا ہے وہی ملے گا۔ نہ تو سچ بولنے سے آپ کے حصّے کے رِزْق میں کوئی کمی آئے گی اور نہ ہی جُھوٹ بول کر آپ اپنے حصّے سے زِیادہ رِزْق حاصل کرسکتے ہیں، البتہ جُھوٹ بولنا بہت بڑی بے برکتی اور مَعاشی تباہی کا سبب ثابت ہوسکتا ہے۔

جھوٹا شخص چاہے کتنی ہی کامیابیاں سمیٹ لے مگر آخرِ کار جُھوٹ کا وَبال اسے پہنچے گا، بالفرض دُنیا میں نہ سہی مگر آخرت کا خَسارہ تو ضرور ہے اور یقیناً خسارۂ آخرت سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی مُصیبت نہیں۔ کاش! ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خَیر خواہی اور بھلائی والا مُعامَلہ کریں اور رِزْق کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر بھروسا کرنے کو اپنا شیوہ بنالیں۔ آہ! آج کل تجارتی مُعاملات میں جگہ جگہ جھوٹ اور دھوکہ دِہی اسی وجہ سے عام ہوچکی ہے کہ لوگوں نے رازقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ پر توَکُّل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ ایک کامیاب تاجر کو اُسی پاک ذات پر توَکُّل کا ذِہن بنانا چاہیے، جس نے زمین پر چلنے والے ہر جاندار کا رِزْق اپنے ذِمّۂ کَرَم پر لے رکھا ہے۔

میں جھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نکالوں

اللہ مرض سے تُو گناہوں کے شِفا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیاب تاجر کے اوصاف سُننے کے ساتھ ساتھ حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذِکرِ خیر بھی جاری ہے، سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا **عشرۂ مبشرہ** میں چھٹے صحابی حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي" فرمانے کا ایمان افروز واقعہ بھی سُنتے ہیں، چنانچہ

سرکار کا "فِدَاکَ اَبِی وَاُمِّی" فرمانا:

حضرت عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اَحزاب (۸ شوال یا ذوالقعدۃ الحرام ۵ھ) کے موقع پر میں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے، اچانک میں نے اپنے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دو یا تین مرتبہ بنوقُریظہ کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ واپسی پر میں نے اس کا سبب پُوچھا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا واقعی تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بتایا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا تھا کہ بنی قریظہ کی خبریں کون لائے گا؟ پس میں نے یہ خدمت سرانجام دی اور جب واپس بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے لئے اپنے والدین کریمین کو جمع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: فِدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي۔ یعنی اے زُبیر تم پر میرے ماں باپ قُربان۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، مناقب الزبیر بن العوّام، الحدیث: ۳۷۲۰، ج ۲، ص ۵۳۹)

تم کو تو غُلاموں سے ہے کچھ ایسی محبّت
ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فِدا ہو

(ذوقِ نعت، ص ۱۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجارت و کاروبار کرنے والے اور ہم سب بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر مختلف مدنی کاموں میں اپنے آپ کو مصروف رکھیں، تاکہ خود بھی

نیکیوں بھری زندگی گزار سکیں اور دُوسروں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کی سعادت حاصل ہوتی رہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے نہ جانے کتنوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہوچکا ہے، آیئے! اب ایک کرکٹ کے شوقین کی مدنی بہار سُنتے ہیں کہ وہ کس طرح دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور اس وابستگی کے بعد کیا کیا برکتیں حاصل ہوئیں، چنانچہ

دوستوں کی انفرادی کوشش

بابُ المدینہ (کراچی) بلدیہ ٹاؤن کے رہائشی مدنی اسلامی بھائی کے بیان کا لبِ لباب ہے کہ میری زندگی کے شب و روز دنیائے فانی کی لذات کی نظر ہو رہے تھے، کرکٹ کا شوقین تھا، فانی دنیا کی حقیقت مجھ پر کچھ یوں مُنْکَشِف ہوئی، 1996ء کی بات ہے کہ میرے چند دوست جو میرے ہمراہ کھیلتے تھے، انہیں مدنی ماحول مل گیا، فیضانِ دعوت اسلامی سے ان کے اخلاق و کردار میں ایک نمایاں فرق آنے لگا، کھیل کود سے کنارا کشی اختیار کرکے مدنی کاموں میں حصہ لینے لگے، جہاں وہ خود نمازوں کے پابند بن چکے تھے وہیں مجھ پر بھی انفرادی کوشش کرتے، اپنے ہمراہ مسجد لے جاتے، اچھی اچھی باتیں سناتے، ایک دن ان کے ساتھ نماز ادا کرنے مسجد جانا ہوا، نماز ادا کرنے کے بعد انہوں نے مجھے چوک درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، چنانچہ میں نے انکار کرنا مُناسِب نہ سمجھا اور شرکت کے لیے آمادہ ہوگیا، مسجد کے باہر بارونق جگہ پر چوک درس کی ترکیب بنائی گئی، ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے چوک درس دیا، جسے سن کر بہت اچھا لگا، دوستوں کا نیکی کی دعوت کا جذبہ دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا، میں اپنے قلب میں ایک عجب کیفیت محسوس کرنے لگا، چوک درس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی محبت دل میں رچ بس گئی اور میں اسی ماحول کا ہو کر رہ گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر رکنِ کابینہ ہونے کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کر رہا ہوں۔

اسی ماحول نے ادنی کو اعلی کر دیا دیکھو

اندھیرا ہی اندھیرا تھا اجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے کامیاب تاجر کے چند اَوصاف سُنتے ہیں اور جو اسلامی بھائی تجارت کے شُعبے سے وابستہ ہیں، بالخصوص وہ اِنہیں اپنانے کی نِیَّت بھی کرتے جائیں۔

محنت:

یاد رکھئے! دُنیا میں کوئی بھی کام بغیر محنت نہیں ہوتا، مگر تجارت سخت محنت، چُستی اور ہوشیاری چاہتی ہے، کاہل سُست آدمی کبھی کسی کام میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ مِثل مشہور ہے کہ بغیر محنت تو لقمہ بھی مُنہ میں نہیں جاتا، تاجر خواہ کتنا ہی بڑا آدمی بن جائے، مگر سارے کام نوکروں پر ہی نہ چھوڑدے۔ بعض کام خُود بھی کرے۔

خُوش اَخلاقی:

تاجر کیلئے ایک اَہم وَصف حُسنِ اخلاق کا پیکر ہونا بھی ہے، یُوں تو ہر مسلمان کو خُوش اخلاق ہونا ہی چاہیے، مگر تاجر کو خُصُوصیّت سے خُوش خلقی ضروری ہے، جبکہ بد اخلاق اور بدمزاج شخص سے لوگ کتراتے ہیں اور ایسوں کے پاس جو گاہک ایک بار جاتا ہے دوبارہ جانا گوارہ نہیں کرتا۔

دِیانتداری:

تاجر کو نیک چلن، دیانتدار ہونا بھی بہت ضروری ہے، بد چلن، بدمَعاش، حرام کھانے والا تجارت میں کیسے کامیاب ہوسکتا ہے؟

جلد باز یا ناواقف تاجر:

اسی طرح ایک کامیاب تاجر بننے کے لئے ضروری ہے کہ جلد باز یا ناواقف (غیر تجربہ کار) نہ ہو۔ بعض تاجر دُکان / کاروبار شروع کرتے ہی لکھ پتی بننا چاہتے ہیں، اگر دو(2) دن بِکْری (سیل) نہ ہو یا کچھ نقصان ہو جائے تو فوراً بددل ہو کر دُکان / کاروبار چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

بے جا خرچ:

ناواقف تاجر معمولی کاروبار پر بہت خرچ بڑھا لیتے ہیں۔ ان کی چھوٹی سی دُکان اتنا خرچ نہیں اُٹھا سکتی، آخر ناکام ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسا نہیں کرنا چاہیے، نیز فُضُول خرچ اور بے جا اِسراف سے بچنا انتہائی ضروری ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کے مُطابق زندگی گزارنا چاہتے اور ایک بہترین اور باشرع مُسلمان بننا چاہتے ہیں، تو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہَر دَم وابستہ ہو جائیں، عاشِقانِ رَسول کے ساتھ مَدنی قافلوں میں سفر کو اپنا مَعمُول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کا سُکون و چین نصیب ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دینِ مَتین کی تَروِیج واِشاعت کیلئے مُتعَدَّد شُعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک شُعبَہ "مجلسِ تاجِران" بھی ہے۔

مجلس تاجران

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو تِجارت کے بڑے واضح اُصُول عطا فرمائے ہیں، مگر بد قسمتی سے

علم سے دُوری اور دُنیا کی چکا چوند نے آج کے مسلمان کو ان سنہری اُصولوں پر عمل سے دُور کر دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ کوئی ان تاجروں میں اسلام کی حقیقی رُوح پھُونک دے۔ چُنانچہ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک شُعبہ بنام "مجلس تاجران" کا قیام عمل میں لایا گیا، جس کا کام شُعبۂ تجارت سے منسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کرانا، ان میں دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنا اورانہیں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مَقْصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** کے مُطابق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔ اس مدنی مقصد کے حُصُول اور بازاروں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر مَدَنی مرکز کے دیئے گئے طریقِ کار کے مُطابِق مدنی درس یعنی (فیضانِ سُنَّت اورامیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دِیگر رسائل سے درس) دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تجارت کے آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح کامیاب تاجر کے لئے تِجارت کے مزید اُصُول وآداب سے واقف ہونا بھی بہت ضروری ہے، ان میں سے اکثر آداب ایسے ہیں کہ جن پر عمل کرنا ہر تاجر کے لئے شرعاً لازِم بھی ہے۔ لہٰذا آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر **صراطُ الجنان** جلد2 صفحہ 184

سے تجارت کے مزید چند آداب سُنتے ہیں تاکہ تجارت میں کسی قسم کی شرعی غلطی کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور خَیر وبرکت سے محرومی کا شکار نہ ہو جائیں۔

(1) تاجر کو چاہئے کہ وہ روزانہ صبح کے وَقْت اچھے اِرادے یعنی نیتیں دل میں تازہ کرے کہ بازار اس لئے جاتا ہوں تاکہ حلال کمائی سے اپنے اہل وعیال کی شِکم پَرْوَرِی کروں اور وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائیں اور مجھے اتنی فراغت مل جائے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی کرتا رہوں اور راہِ آخرت پر گامزن رہوں۔ نیز یہ بھی نِیَّت کرے کہ میں مخلوق کے ساتھ شَفْقَت، خُلُوص اور اَمانت داری کروں گا، نیکی کا حکم دوں گا، بُرائی سے منع کروں گا اور خِیانت کرنے والے سے باز پُرس کروں گا۔

(2) تجارت کرنے والا جعلی اور اصلی نوٹوں کو پہچاننے کا طریقہ سیکھے اور نہ خُود جعلی نوٹ لے، نہ کسی اور کو دے تاکہ مُسلمانوں کا حق ضائع نہ ہو۔

(3) اگر کوئی جَعْلی نوٹ دے جائے (اور دینے والے کا پتہ نہ چلے) تو وہ کسی اور کو نہیں دینا چاہئے (اور اگر دینے والے کا پتا چل جائے تو (اس سے اپنی اَصل رقم لے کر) اسے بھی وہ جعلی نوٹ واپس نہیں دینا چاہئے) بلکہ پھاڑ کے پھینک دے تاکہ وہ کسی اور کو دھوکہ نہ دے سکے۔

(4) اپنے مال کی حد سے زِیادہ تعریف نہ کرے، کہ یہ جُھوٹ اور فریب ہے اور اگر خریدار اس مال کی صفات سے پہلے ہی آگاہ ہو تو اس کی جائز اور صحیح تعریف بھی نہ کرے کہ یہ فُضُول ہے۔

(5) اگر اپنے پاس مَوْجُود صحیح مال میں کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اسے گاہک سے نہ چُھپائے، ورنہ ظالم اور گناہگار ہو گا۔

(6) وَزْن کرنے اور ناپنے میں دھوکہ نہ کرے بلکہ پُورا تولے اور پُورا ناپے۔

(7) اَصل قیمت کو چُھپا کر کسی آدمی کو قیمت میں دھوکہ نہیں دینا چاہئے۔

(8) بہت زِیادہ نَفع نہ لے، اگرچہ خریدار کسی مجبوری کی وجہ سے اس زِیادتی پر راضی ہو۔

(9) مُحتاجوں کا مال زِیادہ قیمت سے خریدے، تاکہ انہیں بھی مسرت (خُوشی) نصیب ہو، جیسے بیوہ کا سُوت اور وہ پھل جو فُقراء کے ہاتھ سے واپس آیا ہو، کیونکہ اس طرح کی چشم پوشی صدقہ سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

(10) قرض خواہ کے تَقاضے سے پہلے اس کا قرض اَدا کر دے اور اسے اپنے پاس بُلا کر دینے کے بجائے اس کے پاس جا کر دے۔

(11) دنیا کا بازار، اسے آخرت کے بازار سے نہ روکے اور آخرت کا بازار مَساجِد ہیں۔

(12) بازار میں زیادہ دیر رہنے کی کوشش نہ کرے۔

(کیمیائے سعادت، رکن دوم در معاملات، اصل سوم آداب کسب، ۱/۳۲۶-۳۴۰، ملتقطاً)

مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا
بچا یااِلٰہی بچا یااِلٰہی
نہ دے جاہ و حشمت نہ دولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیسہ ہو، چاہے جیسا ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ یہ مدنی پھول دَرْحقیقت رِزْق میں برکت اور مُلک و قوم کی ترقّی کے عظیم نسخے ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَسلاف و بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے عَمَلی زندگی کے ہر میدان میں ان خُوبیوں کو اپنے کردار کا حصّہ بنا رکھا تھا۔ ان مُبارک ہستیوں کی نظر میں مَعاشی خُوشحالی کا مفہوم ہرگز یہ نہ تھا کہ مُلک و قوم کو خواہ کتنا ہی خَسارہ ہو جائے، مُسلمان بھائی کتنا ہی مالی بدحالی کا شکار ہو جائے، مگر میرے مالی حالات بہتر ہونے چاہئیں، میری ذاتی ملکیت و دولت میں اِضافہ ہونا چاہئے۔ جائز و ناجائز کسی بھی طریقے سے دوسرے مُسلمانوں کو کنگال کر کے ان کے مال کو اپنی جائداد کا سَنگِ بُنیاد قرار دینا، ان کے دل نے کبھی گوارا نہ کیا، کیونکہ وہ نُفُوسِ قُدسیہ آج کے تاجروں کی طرح **"پیسہ ہو، چاہے جیسا ہو"** کے قائل نہ تھے، بلکہ وہ تو اپنے مُسلمان بھائیوں کے حقیقی خیر خواہ ہوا کرتے تھے اور ان کے نُقصان کو اپنا نُقصان سمجھا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی تجارت کرتے وَقْت اَسلاف کے طرزِ عمل اور پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنے اندر تمام مسلمانوں کی خَیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنا چاہئے۔

میرا دل پاک ہو سرکار دُنیا کی مَحبّت سے
مجھے ہو جائے نفرت کاش آقا مال و دولت سے

(وسائل بخشش، ص۴۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجارت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا مَطبوعہ 68 صفحات پر مُشتمل رسالہ بنام **"اَسلاف کا اندازِ**

تجارت" کا مُطالعہ فرمایئے،اِس رِسالے کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت میں پڑھا جاسکتا ہے ، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے 100 فیصدی اسلامی چینل، **مدنی چینل** پر **"احکام تجارت"** کا سلسلہ نشر ہوتا ہے، تجارت کے شرعی اَحکام سیکھنے کے لیے یہ ایک بہترین سلسلہ ہے ، اِسے دیکھنا بھی اسلامی تجارتی اُصول سکھائے گا۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس":

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت ، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ، لہٰذا اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن جایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **چوک درس** دینا بھی ہے، چوک درس کی برکت سے نہ صرف نیکی کی دعوت دینے کا ثواب ملتا ہے، بلکہ علمِ دین حاصل کرنے کا موقع بھی ملتا ہے اور علمِ دِین حاصل کرنے کی بہت ہی برکتیں ہیں، حدیثِ پاک میں علم حاصل کرنے اور اس کے پھیلانے والے کو سخی کہا گیا ہے، چنانچہ

حضرتِ سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحرو بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "کیا میں تمہیں سب سے زیادہ جُود و کرم والے کے بارے میں خبر نہ دوں ؟" (پھر فرمایا): "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب سے زیادہ جُود و کرم والا ہے اور میں

اَولادِ آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے، جو علم حاصل کرے، پھر اپنے علم کو پھیلائے، اسے قیامت کے دن ایک اُمّت کے طور پر اُٹھایا جائے گا اور دوسرا وہ شخص ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حصول کے لئے اپنے آپ کو وقف کردے، یہاں تک کہ اسے شہید کر دیا جائے۔" (ابو یعلی، مسند انس بن مالک، رقم ۲۷۸۲، ج ۳، ص ۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند مزید فضائل سُنتے ہیں:

- سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری (مخلص دوست) ہوتا ہے اور زُبیر میرے حواری اور میری پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج ۱۸، ص ۳۷۰)
- سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے زُبیر! یہ جبریل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ جہنَّم کی چنگاریوں کو تمہارے قریب نہ آنے دوں گا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج ۱۸، ص ۳۹۴، مفہوماً)
- اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "طلحہ اور زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔" (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج ۱۸، ص ۳۹۱)
- حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسلام کے سُتُونوں میں سے ایک ستون ہیں۔ (الریاض النضرۃ، الباب السادس الفصل الثامن فی ذکر شھادۃ عمر، ج ۲، ص ۲۸۲)

❖ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا ارشاد فرماتی ہیں حضرتِ زُبیر بن عَوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے مُتَعَلِّق قرآنِ پاک میں ہے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے باوجود زخمی ہونے کے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر لبیک کہا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزبیر بن العوام، ج۱۸، ص۳۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے ایک **کامیاب تاجر** حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذِکرِ خیر سُنا، آج ہم نے سُنا کہ **کامیاب تاجر** وہ ہے جو اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ تجارت کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو حلال اور جائز طریقوں سے تجارت کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو تجارت کے شرعی اسلامی اُصول سیکھے اور اُن پر عمل کرے۔ **کامیاب تاجر** وہ ہے جو اپنے چھوٹے بچّوں، بوڑھے والدین کے لیے تجارت کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جھوٹا نہیں بلکہ سچا ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو اَمانت دار ہو، خائن نہ ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جس کی تجارت اُسے نماز، روزے، حج وزکوٰۃ وغیرہ کی اَدائیگی سے نہ روکے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جائز تجارت، جائز طریقے سے اِختیار کرے، کامیاب تاجر وہ ہے جو وعدہ وفا کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو چیز خریدتے وقت اُس میں خوامخواہ عیب نہ نکالے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو بیچتے وقت مال کی بے جا تعریف نہ کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو ادائیگی میں سُستی نہ کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو چُست ہو، سُست نہ ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو خوش اَخلاق ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جلد باز نہ ہو، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو مال بیچتے وقت اپنے مال کے عیب خود ظاہر

کر دے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو ناپ تول میں کمی نہ کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو جعلی نوٹ لے نہ جعلی نوٹ دے، اگر کوئی اُس کو دے جائے تو جعلی نوٹ کو پھاڑ کر پھینک دے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو غریبوں کا مال زیادہ قیمت میں لے اور غریبوں کو سستے داموں بیچے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو قرض خواہ کے تقاضے سے پہلے اُس کا قرض اَدا کر دے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو قرضے بُلا کر نہیں بلکہ جا کر دے، **کامیاب تاجر** وہ ہے کہ جسے دنیا کا بازار آخرت کے بازار (یعنی مسجدوں) سے نہ روکے، **کامیاب تاجر** وہ ہے جو مال کا بندہ نہ ہو بلکہ رَبِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار بندہ اور محبوبِ رَبِّ ذُوالجلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سچا غلام ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رِضا والی زندگی اور اپنی رِضا والی موت عطا فرمائے، ہم سے سدا کے لیے راضی ہو جائے، ہم دُنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائیں۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قرآن پاک کے آداب کے حوالے سے مُتَفَرِّق مَدَنی پھول:

{۱} قراٰنِ مجید کو جُزدان و غِلاف میں رکھنا ادب ہے۔ صَحابہ و تابِعین رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۴۹۶) {۲} قراٰنِ مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قراٰن مجید نیچے ہو۔ (ایضاً) {۳} بے خیالی میں قراٰنِ کریم اگر ہاتھ سے چُھوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا (یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ {۴} گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذاللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اِس پر پاؤں رکھ دیا تو کافِر ہو گیا {۵} اگر قراٰنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلْف یا قَسَم کا لفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بَہُت "سخت قَسَم" ہوئی اور اگر حَلْف یا قَسَم کا لفظ نہ بولا تو صِرف قراٰنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قَسَم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ۱۳/ ۵۷۴۔۵۷۵ مُلَخَّصًا) {۶} اگر مسجد میں بَہُت سارے قراٰنِ پاک جمع ہو گئے اور سب استِعمال میں نہیں آرہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی انہیں ھَدِیَّۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کر سکتے۔ البتّہ ایسی صورت میں وہ قراٰنِ پاک دیگر مساجِد و مدارِس میں رکھنے کیلئے تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ۱۶/ ۱۶۴ مُلَخَّصًا) {۷} قراٰن مجید پُرانا بوسیدہ ہو گیا اس قابِل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنْتَشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لَپیٹ کر احتیاط کی جگہ دَفْن کر دیا جائے اور دَفْن کرنے میں اس کیلئے لَحَد بنائی جائے (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قِبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقَدَّس اَوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مِٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مِٹّی ڈالیں کہ اس پر مِٹّی نہ

پڑے،{۸} مُصحَف شریف بوسیدہ ہو جائے تو اُس کو جَلایا نہ جائے۔

(بہارِ شریعت ۳/۴۹۵ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)۔

میں ادب قراٰن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ''سُنّتیں اورآداب'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَ صَلّٰى عَلَى النَّبِىِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَيَسْتَغْفِرُ رَبَّهٗ فَقَدْ طَلَبَ الْخَيْرَ مَكَانَهٗ یعنی جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی، رَبّ تعالیٰ کی حمد بیان کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود شریف پڑھا اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔[1]

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنا، گناہوں کو اس سے زِیادہ مِٹا دیتا ہے، جتنا پانی آگ کو مِٹاتا ہے اور دو جہاں کے تاجور، سُلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا، غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے اور حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت

1 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی استحباب ... الخ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

کرنا، غلاموں کو آزاد کرنے سے بھی زِیادہ افضل ہے۔(کنزالعمال،کتاب الاذکار، باب فی الصلوۃ علیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الجزء الثانی الحدیث3979،ج1،ص117)

دُکھوں نے جو تم کو گھیرا ہے تو دُرود پڑھو

جو حاضری کی تمنّا ہے تو دُرود پڑھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے ربّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدِّیق کے لیے ہے خُدا اور رَسول بَس!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 719 صَفْحات پر مُشتمل کتاب "فیضانِ صِدِّیقِ اکبر" کے صَفْحہ 269 پر ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اِرْشاد فرمایا: اپنا مال راہِ خدا میں صَدَقہ کرو۔ اِس فرمانِ عالیشان کی تعمیل میں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حَسْبِ تَوفیق، اپنا مال راہِ خُدا میں تَصَدُّق (یعنی صَدَقہ) کیا۔ حضرت سَیِّدُنا عُثمان

---

1 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

ذُوالنُّوْرَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دس ہزار(10،000)مُجاہدین کا ساز وسامان تَصَدُّق (یعنی صَدَقہ) کیا اور دس ہزار(10،000)دینار خرچ کیے، اِس کے علاوہ نوسو(900) اُونٹ اور سو(100)گھوڑے مع سازوسامان فرمانِ رسول پر لَبَّیْک کہتے ہوئے پیش کر دیئے۔[1] حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میرے پاس بھی مال تھا، میں نے سوچا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر دفعہ اِن مُعاملات میں مجھ سے سَبقت (یعنی بَرتَری) لے جاتے ہیں، اِس بار زِیادہ سے زِیادہ مال صَدَقہ کرکے اِن سے سَبقت (یعنی بَرتَری) لے جاؤں گا چُنانچہ وہ گھر گئے اور گھر کا سارا مال اِکٹّھا کیا اُس کے دو(2) حِصّے کیے، ایک گھر والوں کے لیے چھوڑا اور دوسرا حِصّہ لے کر بارگاہِ رِسالت میں پیش کر دیا۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِسْتِفْسار (اِس۔تِف۔سار) فرمایا: اے عُمَر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کے آئے ہو؟ عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آدھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔ اِتنے میں عاشقِ اکبر اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا مال لے کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بالکل سادہ سی قَبا(یعنی ایک قسم کا آگے سے کُھلا ہوا کوٹ یا اَچکن) پہنی ہوئی ہے جس پر بَبُول (یعنی ایک خاردار درخت) کے کانٹوں کے بٹن لگائے ہوئے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر بہت خُوش ہوئے اور اِسْتِفْسار (اِس۔تِف۔سار) فرمایا: اے ابو بکر! گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟

بس! مَحْبُوب کا یہ پُوچھنا تھا کہ گویا عاشقِ صادِق کا دل عشق و مَحبَّت کی مہک سے جُھوم اُٹھا، فوراً ہی سمجھ گئے کہ بات کچھ اور ہے کیونکہ مَحْبُوب تو جانتے ہیں کہ میرے عاشقِ صادِق نے تو اِس وَقت بھی اپنی جان، مال، آل، اَولاد سب کچھ قُربان کر دیا تھا، جب مَکَّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْماً میں حمایت

---

1 ... سیرت حلبیة، باب ذکر مغزیه، غزوة تبوک، ۳/۱۸۴

کرنے والے نہ ہونے کے برابر تھے بلکہ اکثر لوگ جانی دُشمن بن گئے تھے اور مَحْبُوب کے کلام کو کیوں نہ سمجھتے کہ یہ تو وہ عاشق تھے جو ہر وقت اِس موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ بس مَحْبُوب کچھ مانگیں تو سہی! سب کچھ قدموں میں لاکر قُربان کردیں (اور یُوں عرض کریں کہ):

کیا پیش کریں جاناں کیا چیز ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

یہ تو وہ عاشقِ صادِق تھے، جنہوں نے کبھی اپنے مال کو اپنا سمجھا ہی نہیں، بلکہ جو کچھ اُن کے پاس ہوتا اُسے مَحْبُوب کی عطا سمجھتے، فوراً سمجھ گئے کہ مَحْبُوب کی چاہت کچھ اور ہے غالباً مَحْبُوب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اے میرے عاشق! میں تو تیرے عشق کو جانتا ہوں، آج دُنیا کو بتادے کہ عشق کسے کہتے ہیں، بس آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مَحَبَّت بھرے لہجے میں یُوں عَرض کی: **اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ** یعنی میں اپنے گھر کا سارا مال لے کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوگیا ہوں، گھر والوں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کافی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ مَنْظَر دیکھ کر حَیْران رہ گئے اور کہنے لگے کہ میں کبھی بھی اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔(1)

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے دیکھا کہ اتنے میں خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے قاصدِ خُصُوصی حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام ویسا ہی لباس زیبِ تَن کیے بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے جو عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے زیبِ تَن فرمایا ہوا تھا۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسار (اِس۔تِف۔سار) فرمایا: اے جبریل! یہ کیا پہنا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

1...ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی مناقب ابی بکر و عمر، حدیث: ۳۶۹۵، ۵/ ۳۸۰ ماخوذاً

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آج تمام فِرِشتوں کو بھی حکم فرمایا ہے کہ آج ویسا ہی لباس پہنیں جیسا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشقِ صادِق نے پہنا ہوا ہے اور ساتھ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ اِنہیں سلام اِرشاد فرماتا ہے اور اِسْتِفْسار (اِس۔تِف۔سار) فرماتا ہے کہ یہ اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے اِس حال میں راضی ہیں یا ناراض؟ یہ پیغامِ مَحَبَّت سُنتے ہی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَجد میں آگئے اور اُن پر رِقّت طاری ہوگئی، عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بھلا اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے کیسے ناخُوش ہو سکتا ہوں۔ پھر تین (3) بار فرمایا: میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں، میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں، میں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں۔[1]

پروانے کو چراغ تو بُلبُل کو پُھول بَس صِدّیق کے لیے ہے خُدا اور رَسول بَس

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقِ صادق جیسا لباس پہنو!

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ عشق ووفا، یارِ غار و یارِ مزارِ مصطفٰے، حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سِینۂ بے کینہ، واقعی عشقِ مُصْطَفٰے کا گنجینہ تھا، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی بجا آوری کرنے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، ہمیشہ دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر برتری لے جاتے تھے۔ یقیناً مَحبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا وخُوشنودی کا حُصُول اُن کا سرمایۂ زندگی تھا، لہٰذا اگر مگر کا سہارا لئے بغیر، اپنا سارا مال و مَتاع پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں لاکر رکھ دیا، اللہ تبارک و تعالیٰ کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ اَدا اِس قدر پسند آئی کہ اپنے معصوم فِرِشتوں کو حکم

1...تاریخ الخلفاء، ابو بکر صدیق، فصل فی انفاقه ماله...الخ، ص ۳۰ ملخصاً

اِرْشاد فرمادیا کہ تم بھی میرے مَحْبُوب کے اِس عاشقِ صادق جیسا لباس پہنو۔

طبیبِ ہر مریضِ لادوا صدّیقِ اکبر ہیں
غریبوں بے کسوں کا آسرا صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش، 565)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ صِدّیقِ اکبر" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ ماہِ رسالت، پیکرِ صدق و شُجاعت، حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ مُصْطَفٰے سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 719 صفحات پر مشتمل کتاب "فیضانِ صِدِّیقِ اکبر" کا مُطالَعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے۔ اس کتاب میں حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کے مختلف حَسِین پہلو، مثلاً آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بچپن، جوانی، قبولِ اسلام سے قبل اور بعد کے حالات، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَوصاف، ہجرت و غزوات، جاں نثاری اور وَفاشعاری کے ایمان افروز واقعات، خلیفہ بنتے وَقْت کے مَراحل اور بعدِ خلافت رُونما ہونے والے سانحات کو اِنتہائی دِلکش انداز میں تحریر کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی عُشّاقانِ مُصْطَفٰے کا ذِکرِ خَیر کیا جاتا ہے، تو عُموماً سب سے پہلے عاشقِ اکبر، سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی کی شخصیَّت کا تصوُّر ہمارے دل و دماغ میں قائم ہوتا ہے۔ آیئے! حُصُولِ برکت اور نُزُولِ رحمت کیلئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارُف بھی سُنتے ہیں:

سَیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مُختَصَر تعارُف

خلیفۂ اوّل، جانشینِ محبوبِ رَبِّ قدیر، امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عبدُ اللہ (ہے)۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت ابو بکر اور صِدّیق و عتیق آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَلقاب ہیں۔ صِدّیق کا معنیٰ ہے "بہُت زیادہ سچ بولنے والا۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمانۂ جاہلیت ہی میں اِس لقب سے مُلقَّب (یعنی سرفراز) ہوگئے تھے، کیونکہ ہمیشہ ہی سچ بولتے تھے اور عتیق کا معنیٰ ہے "آزاد"۔ سرکارِ عالی مرتبت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ یعنی (اے ابو بکر!) تُو نارِ دوزخ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا آزاد کردہ ہے۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شجرۂ نسب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شَجرے سے مل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عامُ الفِیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں پیدا ہوئے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ صحابی ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس قدر جامِعُ الکمالات

---

1 ... (تاریخُ الخُلَفاء، ص ۲۳-۲۲ ملتقطاً بتقدم وتاخر)

اور مَجْمَعُ الفَضائِل ہیں کہ اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں۔ آزاد مردوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا اور صُلح وجنگ کے تمام فیصلوں میں محبوبِ ربِّ قدیر، صاحبِ خیرِ کثیر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر بن کر، زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووفاداری کا حق ادا کیا۔ 2 سال 3 ماہ مَسندِ خِلافت پررونق اَفروز رہ کر 22 جمادی الاُخریٰ ۱۳ھ پیر شریف کا دن گُزار کر وفات پائی۔ امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلوئے مُقدّس میں دَفن ہوئے۔ (1)

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں
وُہی یارِ مزارِ مصطفٰے صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش، 565)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن میں صدیقِ اکبر کی شان!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے پاکیزہ اَوصاف اس قدر ہیں کہ یہ مختصر وَقت ان خصائص کو بیان کرنے کیلئے ناکافی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے، حُقوقُ اللہ و حُقوقُ العباد کی بجاآوری میں بے مثال تھے، صِلَۂ رِحمی و حُسنِ اخلاق، دُشمنانِ دِین کی سرکوبی، دِینِ اسلام کی سربلندی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی زندگی کا مَقصدِ اَصلی تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اپنے کردار

---

1 … الریاض النضرہ ۲۶۱/۱، تاریخُ الخُلَفاء، ص۲۷-۲۲ مفہوماً، عاشقِ اکبر ص۳ بتغیر

سے رہتی دُنیا تک کے مُسلمانوں کو یہ بتادیا کہ ایک اُمّتی کا اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسا تَعلُّق و عشق ہونا چاہئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی خواہشات، مال و اَسباب، اَولاد و اَقارِب حتّٰی کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی اور اس مَحَبَّت کو ہمیشہ اپنے دل میں بسائے رکھا، نتیجۃً آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عمل سے خُوش ہو کر رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مواقع پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تعریف وتوصیف فرمائی، حتّٰی کہ قرآنِ کریم میں بھی جابجا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان وشوکت میں مختلف آیاتِ مُقدَّسہ نازل ہوئی ہیں، چُنانچہ

پارہ 30 سُوْرَۃُ الَّیْل کی آیت نمبر 19 تا 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کسی کا اُس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے، صرف اپنے رَبّ کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا۔

صَدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفْتی سَیِّد محمد نعیمُ الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بہت زِیادہ قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفّار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا: حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ان پر کوئی احسان ہو گا، جو اُنہوں نے اتنی زِیادہ قیمت دے کر خرید ا اور آزاد کیا، اس پر یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی اور ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ فعل، محض اللہ تعالیٰ کی رِضا کے لئے ہے، کسی کے اِحسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بہت سے غُلاموں کو ان کے اسلام لانے کے سبب خرید کر آزاد کیا۔[1]

سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مقرَّب ذات ہے ان کی
رفیقِ سرورِ اَرض و سما صدیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش،566)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو تمام ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کامل درجے کا عشق تھا، مگر عاشقِ اکبر، سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشق کا اَنداز ہی نرالا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو عشقِ رسول کی وہ مَنازِل طے کرچکے تھے کہ عشق و محبَّت اوراطاعتِ مُصْطَفٰے، گویا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اوڑھنا بچھونا بن گیا تھا۔ کئی احادیثِ مُبارکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان اورآپ کے فضائل و مناقب سے مالامال ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

جان و مال کے مالک!

نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: **مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ** یعنی مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا، جتنا ابُو بکر صِدّیق (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے مال نے فائدہ پہنچایا۔ **فَبَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَقَالَ ھَلْ اَنَا وَمَالِیْ اِلَّا لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ** (یہ سُن کر) حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رونے لگے اور عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہی تو میری جان اور میرے مال کے مالک ہیں۔[2]

ایک اور موقع پر سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی

1…خزائن العرفان، ص۱۰۸ ابتغیر قلیل

2…ابن ماجة، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، فضل ابی بکر … الخ، ۱/۷۲، حدیث: ۹۴

عشق و محبّت سے لبریز قُربانیوں کا تذکرہ کچھ اس طرح فرمایا: **مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** یعنی ہمارے اُوپر جن لوگوں کا بھی کوئی احسان تھا، ہم نے اُن سب کا بدلہ چُکا دیا، مگر ابُو بکر کے اِحسانات کا بدلہ تو اللہ تعالٰی ہی روزِ قیامت اُنہیں عطا فرمائے گا۔ (1)

کونین میں آقا کے سنگ

حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: **اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ** یعنی تم حوضِ کوثر پر اور غارِ ثور میں میرے ساتھی ہو۔ (2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کس قدر خُصُوصی فضل و کرم تھا کہ نہ صرف سفر وحضر بلکہ ہر جگہ اُنہیں، نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت نصیب رہی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر بھی انہیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت کا مُژدۂ جانفزا سنا دیا گیا۔

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صِدّیق اکبر ہیں　　وُہی یارِ مزارِ مُصْطَفٰے صِدّیق اکبر ہیں
عُمر سے بھی وہ اَفضل ہیں وہ عُثمان سے بھی اَعلیٰ ہیں　　یقیناً پیشوائے مُرتضیٰ صِدّیق اکبر ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبّت کی علامات

1…ترمذی، کتاب المناقب، باب (م:تابع:۱۵، ت:۳۴)، ۵/۳۷۴، حدیث: ۳۶۸۱

2…ترمذی، کتاب المناقب، (م:تابع ۱۶، ت:۳۹)، ۵/۳۷۸، حدیث: ۳۶۹۰

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحَبَّت کی کچھ علامات ہوتی ہیں، جنہیں ایک عاشقِ صادق کے عشق و مَحَبَّت کی دلیل سمجھا جاتا ہے، نیز ان علامات کو دیکھ کر دوسروں کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ شخص فُلاں سے بے حد مَحَبَّت کرتا ہے، مثلاً مَحَبَّت کرنے والا ہر مُعاملے میں اپنے محبوب کی اِطاعت کرتا ہے، ہر وَقْت اس کے ذِکْر سے اپنی زبان کو تر رکھتا ہے، اس کی پسند کو اَپناتا اور اس کی ناپسندیدہ چیزوں سے دُور رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر جب یہی مَحَبَّت اپنی اِنتہا کو پہنچ جاتی ہے تو عشق کا رُوپ دھار لیتی ہے۔ پھر جس طرح مَحَبَّت کی مختلف علامتیں ہیں، اسی طرح عشق کی بھی کچھ علامات ہوتی ہیں۔ ہمارے بُزرگوں نے اپنی اپنی کتابوں میں جابجا عاشقوں کی مختلف علامتوں کو بیان فرمایا ہے۔ چُنانچہ

محبتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی علامات:

امام قسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محبتِ رسول کی علامات بیان کرتے ہیں، ان کو مختصراً آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، جو انہیں اپنالے گا، وہ عاشقِ رسول ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(۱) اِقتدا: عشقِ رسول کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقتدا اور پیروی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت کو اپنانا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستے پر چلنا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت سے رہنمائی لینا اور آپ کی شریعت کی حُدود پر قائم رہنا۔

(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۱)

(۲) شریعت پر راضی رہنا: حضور نبیِ اکرم، شہنشاہِ اُمم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ اس عشق و مَحَبَّت کا دعویٰ کرنے والا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت پر راضی ہو حتّٰی کہ اپنے نفس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیصلے سے کوئی تنگی محسوس نہ کرے۔

(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۳)

(۳) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین کی مدد کرنا: حضور نبیِ اکرم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ "اپنے قول و فعل سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین کی مدد کرے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت کا دِفاع کرے اور سخاوت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کو اپنائے، بُردباری، صبر، تواضُع وغیرہ میں آپ کی مبارک سیرت کی پیروی کی جائے۔

(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۴)

(۴) مصائب پر صبر کرنا: نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ "مَصائب پر صبر کرے، کیونکہ اس مَحَبَّت سے مُحِبّ کو ایسی لذّت حاصل ہوتی ہے کہ وہ مَصائب کو بھول جاتا ہے۔ (المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۵)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیا خُوب کہا:

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پہ فِدا تم پہ کروڑوں دُرُود

(۵) محبوب کا ذکر بکثرت کرے: محبوبِ ربِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر بکثرت کرے کیونکہ جو جس سے مَحَبَّت کرتا ہے، اس کا ذِکر زیادہ کرتا ہے، **بعض نے کہا:** مَحَبَّت، محبوب کو ہمیشہ یاد رکھنے کا نام ہے، **ایک بزرگ** فرماتے ہیں کہ "جس قدر سانس ہیں، ان کے مطابق محبوب کا ذِکر کیا جائے۔ (المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۵، ملتقطاً)

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ”محب کے لیے 3 علامات ہیں :(1)اس کا کلام محبوب کا ذکر ہو (2)خاموشی محبوب کی فکر ہو (3)اور عمل اس کی فرمانبر داری ہو۔

امام محاسبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ”محبّت کرنے والوں کی علامت، محبوب کا کثرت سے ذکر کرنا ہے کہ نہ وہ اُسے ترک کرے اور نہ اکتاہٹ و تھکاوٹ محسوس کرے۔ (المواہب اللدنیہ، ۲/ ۴۹۵)

جو نہ بھُولا ہم غریبوں کو رضؔا
یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے

(حدائقِ بخشش)

جو شخص ان صفات سے متّصِف ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی مَحبَّت کامل ہو جاتی ہے اور جو ان میں سے بعض کی مُخالفت کرے، اس کی مَحبَّت ناقص ہے لیکن وہ مَحبَّت سے خارِج نہیں ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ ایک شخص جس کو شراب پینے کی سزا دی گئی، تو بعض نے اُس پر لعنت کی اور کہا یہ بار بار سزا کے لیے لایا جاتا ہے تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب یہ باتیں سُنیں تو فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کرتا ہے، یعنی باوُجُود گناہ صادِر ہونے کے دوعالم کے داتا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے مَحبَّت کرتا ہے۔

(المواہب اللدنیہ، ۲/ ۵۰۱)

دنیا کی لذّتوں سے مِری جان چُھوٹ جائے
مجھ کو بنادے یا خدا تُو عاشقِ رسول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تینوں آرزوئیں بر آئیں

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ تینوں خواہشیں، حُبِّ رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے پُوری فرما دیں۔(1) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سَفَر وحَضَر میں رفاقتِ حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نصیب رہی، یہاں تک کہ غارِ ثور کی تنہائی میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سِوا کوئی اور زیارت سے مُشرَّف ہونے والا نہ تھا(2) اِسی طرح مالی قُربانی کی سعادت اِس کثرت سے نصیب ہوئی کہ اپنا سارا مال وسامان سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کر دیا اور (3) مزارِ پُر اَنوار میں بھی اپنی دائمی رفاقت و قُربت عنایت فرمائی۔[1]

ہلاکت خیز طُغیانی ہو یا ہوں موجیں طوفانی
نہ ڈُوبے اپنا بیڑا ناخدا صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش، 567)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ محبَّتِ رسول کی حقیقی آئینہ دار تھی، جبکہ اُن کا کردار بھی عشقِ رسول کا بہترین مِعیار تھا، آیئے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ مُصْطَفٰے پر مبنی چند ایمان اَفروز واقعات سُنتے ہیں تاکہ ہمارے سینوں

---

1 ... عاشقِ اکبر، ص ۱۴ بتغیر قلیل

میں بھی حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مزید محبّت پیدا ہو۔ چُنانچہ

یہ اک جان کیا ہے ...:

آغازِ اسلام میں جب صحابۂ کرام کی تعداد اڑ تیس (38) ہو گئی تو حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِعلان واِظہارِ اسلام کے لئے اِجازت طلب کی اور اِصرار فرماتے رہے، یہاں تک کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اظہارِ اسلام کی اِجازت مرحمت فرمادی۔ چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو خُطبۂ اسلام دینے کے لئے کھڑے ہوئے، پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بُلانے والے پہلے خطیب کا شرف حاصل ہوا۔ مُشرکینِ مکّہ نے جب مُسلمانوں کو کُھلم کُھلا دعوتِ اسلام دیتے دیکھا تو اُن کا خُون کھول اُٹھا اور وہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ و دیگر مُسلمانوں پر ٹُوٹ پڑے اور انہیں مارنا پیٹنا شُروع کر دیا، صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی نہایت بُری طرح مارا حتّٰی کہ عُتبہ بن ربیعہ نامی خبیث، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قریب آیا اور اپنے ناپاک جُوتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مُبارَک چہرے پر مارنے لگا اور آپ کے پیٹ پر چڑھ کر اُچھل کُود کرنے لگا، یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو گئے، زخموں کی وجہ سے آپ کا چہرہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ جب آپ کے قبیلے بَنُو تَیم کے لوگوں کو پتا چلا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کو مُشرکین سے چُھڑا کر گھر لے گئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تشویشناک حالت دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ زِندہ نہ رہ پائیں گے۔ آپ کے والد ابُو قُحافہ اور بَنُو تَیم کے لوگ بہت پریشان تھے اور مسلسل آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بالآخر دن

کے آخری حصّے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہوش آگیا۔ لیکن ہوش میں آتے ہی زبان سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ آپ کی یہ بات سُن کر قبیلے کے کئی لوگ ناراض ہو کر چلے گئے۔ آپ کی والدہ جب کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ صرف ایک ہی جملہ کہتے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ مجھے صرف ان کی خبر دو۔ جب آپ کو یہ خبر ملی کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم خیریت سے ہیں اور دارِ اَرْقَم میں تشریف فرما ہیں تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا، جب تک اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو بذاتِ خود دیکھ نہ لوں۔ جب سب لوگ چلے گئے تو آپ کی والدہ اور اُمِّ جمیل بنتِ خطّاب آپ کو سہارا دے کر شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لے گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اپنے عاشقِ زار کو دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے اور آگے بڑھ کر انہیں تھام لیا اور ان کے بوسے لینے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر تمام مسلمان بھی فرطِ جذبات میں آپ کی طرف لپکے۔ زخموں سے چور صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھ کر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بڑی رِقّت طاری ہوئی، اس پر آپ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان، میں ٹھیک ہوں بس چہرہ تھوڑا زخمی ہوگیا ہے۔[1]

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص۱۳۵)

---

[1] ... تاریخ مدینۃ دمشق، ۴۹/۳۰، ملخصاً

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار اجتماع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا مَدَنی مقصد ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لہٰذا اپنی اِصلاح کیلئے مَدنی اِنعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے مَدنی قافلوں میں سفر کو اپنا مَعمول بنالیجئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدنی کاموں میں سے ایک مَدنی کام ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی کے تحت ہونے والا ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اِجتماع تلاوتِ قرآن، نعتِ رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، سُنَّتوں بھرا بیان، رِقَّت انگیز دُعا، ذِکر و دُرُود، صلوٰۃ وسَلام کے مَدنی پُھولوں اور عِلْمِ دِیْن کے گُلدستوں سے سَجا ہوا ہوتا ہے اور یقیناً اِس طرح کے اِجتماع میں شِرکت کثیر اَجر و ثواب اور بَرَکات کے حُصُول کا ذَریعہ ہے۔

ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پابندیِ وَقْت کے ساتھ شِرکت کر کے خُوب خُوب سُنَّتوں کی بہاریں لُوٹنے اور سُنَّتوں کی تربیَّت کے مَدنی قافِلوں میں سفر اِختیار کر کے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کرتے رہنا چاہئے۔ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کر کے ایک کلاسیکل گلوکار کی گناہوں بھری زندگی میں مدنی اِنقلاب کی کیسی مدنی بہار آئی؟ آیئے! ترغیب کے لیے یہ مَدنی بہار سُنتے ہیں۔

کلاسیکل گلوکار کی توبہ

گولی مار (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے فردوس کالونی کے مقیم اسلامی بھائی نے اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں ایک کلاسیکل گلوکار تھا، میوزیکل شوز اور فنکشنز میں گانے

گاتا تھا۔ یُونہی زندگی کے انمول اَیام برباد ہوتے جارہے تھے دل و دماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ **"جنّت میں لے جانے والے اعمال"** کی فکر اور نہ ہی **"جہنّم میں لے جانے والے اعمال"** سے بچنے کا ذِہن تھا۔ اس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام کہ جب مجھے سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے، سفید مدنی لباس میں ملبوس ایک اسلامی بھائی ملے اور اُنہوں نے دلنشین انداز میں مَحبَّت اور پیار سے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت پیش کی اور ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی۔ میں ان کے حُسنِ اَخلاق سے پہلے ہی مُتاثر ہوچکا تھا لہٰذا میں نے ان کی دعوت قبول کرلی اور سُنَّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہو گیا۔ یہاں فیضانِ مدینہ کا رُوحانی سَماں مجھے بہت اچھا لگا، ہر طرف سُنَّتوں کے پیکر مُبلّغین، حدِ نگاہ تک سبز عماموں کی بہاریں تھیں ان پُرکیف مَناظر نے میرا دل موہ لیا۔ اجتماع میں ہونے والی تلاوت، نعت، سُنَّتوں بھرے بیان اور ذِکر و دُعا نے میرے دل کی دُنیا کو تہ و بالا کر دیا، میری زندگی میں مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا، میں نے سچے دل سے توبہ کرلی اور خُود کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رنگ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تقریباً ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

یقیناً مُقَدَّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خُدا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی عشقِ رسول کے جام پلانے ، صحابہ واولیائے کرام کی مَحبَّت دل میں بٹھانے،ان کی سیرتِ مُبارکہ پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے کم

وبیش 100 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کررہی ہے۔اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"خُصُوصی اسلامی بھائی"** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں گُونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو خُصُوصی اسلامی بھائی کہا جاتا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ **مجلس**، خُصُوصی اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور انہیں مُعاشرے کا باکردار فَرد بنانے میں مصروفِ عمل ہے، اسی کے ساتھ ساتھ "مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی"، خصوصی اسلامی بھائیوں کے لیے فَرض عُلُوم پر مُشْتَمِل کتابیں شائع کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِرشاد فرماتے ہیں: **وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ، لَقَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللہِ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ**۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! صِلۂ رحمی کرنے میں مجھے اپنے رشتہ داروں سے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رِشتے دار زیادہ پسندیدہ و مَحْبُوب ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب قرابۃ رسول اللہ، ۲/۵۳۸، حدیث: ۳۷۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ صدیقِ اکبر سے ملنے والے مدنی پھول!

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** عاشقِ اکبر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عشق و مَحَبَّت بھری مُبارک زِندگی سے ہمیں یہ بھی درس ملتا ہے کہ ہماری آہیں اور سِسکیاں دُنیا کی خاطر نہ ہوں، محبّتِ دُنیا میں آنسو نہ بہیں، دُنیوی جاہ و حشمت (یعنی شان وشوکت) کے لئے سینے میں کَسک پیدا نہ ہو، بلکہ ہمارے دل کی حسرت، حُبِّ نبی ہو، آنسو یادِ مُصطفٰے میں بہیں، دُنیا کے دیوانے نہیں بلکہ شمعِ رسالت کے پروانے بنیں، اُنہی کی پسند پر اپنی پسند قُربان کریں اور یہی خواہش ہو کہ کاش! میرا مال، میری جان محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آن پر قُربان ہو جائے۔ لیکن افسوس! صد افسوس! آج کے مُسلمانوں کی اکثریت شاہِ ابرار، دو عالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسوۂ حسنہ کو اپنا مِعیار بنانے کے بجائے، اَغیار کے شعاراور فیشن پر نثار ہو کر ذلیل وخوار ہوتی جارہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اپنے والدین سے مَحَبَّت کرتے ہیں، وہ اُن کا دل نہیں دُکھاتے، جنہیں اپنے بچے سے مَحَبَّت ہوتی ہے وہ اُسے ناراض نہیں ہونے دیتے، کوئی بھی اپنے دوست کو غمزدہ دیکھنا گوارا نہیں کرتا، کیونکہ جس سے مَحَبَّت ہوتی ہے، اُسے رنجیدہ نہیں کیا جاتا، مگر آہ! آج کے اکثر مُسلمان جو کہ عشقِ رسول کے دعویدار ہیں، مگر اُن کے کام محبوب رَبُّ الاَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاد (خُوش) کرنے والے نہیں، رسولِ ذی وقار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "**جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّلٰوةِ** یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔" (المعجم الکبیر، زیادہ بن علاقۃ عن المغیرۃ، الحدیث: ۱۰۱۲، ج ۲۰، ص ۴۲۰) وہ کیسے عاشقِ رسول ہیں جو کہ نماز سے جی چُرا کر، نماز جان بُوجھ کر قضا کر کے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ پُر انوار کے لئے تکلیف و آزار کا سبب بنتے ہیں۔ یہ کون سی مَحَبَّت اور کیسا عشق ہے کہ رسولِ رفیعُ الشّان، مدینے کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ماہِ رمضان کے روزوں کی تاکید فرمائیں، مگر خُود کو عاشقانِ رسول میں کھپانے والے اِس حکم والا سے رُوگردانی کر کے ناراضیِ مُصطفٰے کا سبب بنیں، پیارے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں:"مونچھیں خُوب پست (یعنی چھوٹی) کرو اورداڑھیوں کو مُعافی دو(یعنی بڑھاؤ)" (شرح معانی الآثار للطحاوی،کتاب الکراھۃ، باب حلق الشارب،الحدیث: ۶۴۲۲، ج ۴، ص ۲۸) مگر عشقِ رسول کے دعوے دار اور فیشن کے پرستار، دُشمنانِ سرکار جیسا چہرہ بنائیں، کیا یِہی عشقِ رسول ہے؟اے عاشقانِ رسول!اُمت کے غمخوار آقا کے قدموں پر نثار ہو جایئے اور زندگی ،ان کی غُلامی بلکہ ان کے غُلاموں کی غُلامی اور دعوتِ اسلامی اوراس کے مَدَنی قافلوں کے اندر سفر میں گزار کر مرنے کے بعدان کی شفاعت کے حق دار ہو جایئے اوراپنا مُنہ بروزِ قیامت نبیِ رحمت ، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دِکھانے کے قابل بنالیجئے، یعنی اپنے چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالیجئے،انگریزی بالوں کے بجائے زُلفیں رکھ لیجئے اور ننگے سر گُھومنے کے بجائے سبز عمامہ شریف کے ذریعے اپنا سر"سرسبز"کرلیجئے۔بس اپنے ظاہر و باطن پر مَدَنی رنگ چڑھالیجئے۔اے کاش! ہمارا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سوناجاگنا،لینا دینا، جینا مرنا میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مُصطفٰےصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے مُطابق ہو جائے۔

(عاشقِ اکبر،ص۴۹تا۵۶ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وفات کا سببِ حقیقی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ شاہِ بحروبر، راہِ عشق و محبّت کے رہبر، حضرت سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی اُلفت وعقیدت کا اشعار میں کس قدر سوز و رِقّت کے ساتھ اظہار فرمایا ہے؟بعض روایات کے مُطابق رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصالِ ظاہری ہی اَمِیْرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وِصال کا سبب بنا۔ حضرت سَیِّدُناعبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہ

تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کا سببِ حقیقی، نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصالِ ظاہری تھا۔ نبیِ کریم ،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بدن مسلسل گُھلنے لگا اور بالآخر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی دُنیا سے تشریف لے گئے۔[1]

مر ہی جاؤں میں اگر اس دَر سے جاؤں دو قدم   کیا بچے بیمارِ غم قُربِ مسیحا چھوڑ کر

اَمِیْرُ الْمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چُونکہ ساری زِندگی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتباع میں گُزاری، تو بوقتِ وصال بھی عشقِ مُصطفٰے کے سبب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خواہش تھی کہ جس دن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری ہوا، وہی دن مجھے بھی نصیب ہو، جیسا کفن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تھا ویسا ہی کفن میرا بھی ہو، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ جب میرے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے وِصال کا وَقْت قریب آیا تو فرمانے لگے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال کس روز ہوا تھا؟“ میں نے کہا: ”پیر کے روز۔“ پھر فرمایا: ”آج کون سا دن ہے؟ میں نے کہا: ”آج پیر ہے۔“ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: ”میں چاہتا ہوں کہ آج رات تک دُنیا سے رُخصت ہو جاؤں (تاکہ میرے یومِ وصال کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یومِ وصال کے ساتھ مُوافقت ہو جائے)“ (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب موت یوم الاثنین، الحدیث: ۱۳۸۷، ج ۱، ص ۴۶۸ ملتقطا)

---

1 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مرض ابی بکر، حدیث: ۴۴۶۶، ۶/۴

مزید فرماتی ہیں: میرے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ "تم نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟" میں نے عَرض کی: "آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا" یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے نیچے بچھے ہوئے کپڑے کو دیکھا، جس میں زعفران یا مُشک کے دَھبّے تھے، آپ نے فرمایا: "اسے کفن میں رکھ لینا اور دو کپڑے مزید شامل کرلینا۔" (الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۲۵۷، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یا رَسُوْلَ اللہ! ابو بکر حاضر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جس طرح زندگی میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہمراہی نصیب ہوئی، اسی طرح وَقْتِ وفات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وِصال کے بعد بھی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب پانے کی خواہش کا اِظہار فرمایا، چُنانچہ اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُ الْمُرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیاتِ طیّبہ کے آخری لمحات میں آپ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: "اے علی! جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے بھی اُسی مُبارک برتن سے غسل دینا جس برتن سے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غسل دیا گیا تھا۔ پھر مجھے کفن دے کر نبیِ کریم، رءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کی جانب لے جانا اور بارگاہِ رسالت سے یُوں اِجازت طلب کرنا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ! ھٰذَا اَبُوْبَکْرٍ یَسْتَاْذِنُ** یعنی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!

آپ پر سلام ہو، ابو بکر حاضر ہیں اور اجازت چاہتے ہیں؟" اگر روضۂ اَقدس کا دروازہ کھلے تو مجھے اس میں دفن کر دینا اور اگر اجازت نہ ملے تو مسلمانوں کے قبرستان (جنت البقیع) میں دفن کر دینا۔"

حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ:"حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غسل و کفن کے مُعاملات سے فارِغ ہونے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وصیت کے مطابق، روضَۂ محبوب کے دروازے پر حاضر ہوا اور رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں یوں عَرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ابُو بکر آپ سے اجازت کے طالب ہیں۔" حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ جیسے ہی میرے الفاظ مکمل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ روضَۂ رسول کا دروازہ کھل گیا اور اندر سے آواز آئی: "**اَدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ** یعنی محبوب کو محبوب سے ملا دو۔" چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں دفنا دیا گیا۔ (الخصائص الکبریٰ، باب حیاتہ فی قبرہ۔۔الخ، ج ۲، ص ۴۹۲)

وہ یارِ غار بھی ہیں تو یارِ مزار بھی
بُوبکر آج بھی تو ہیں ہر دم نبی کے ساتھ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "عاشقِ اکبر" صفحہ 43 پر بیان کردہ روایت کے بعد اِرشاد فرماتے ہیں: "میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! اگر حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زندہ نہ جانتے تو ہرگز ایسی وصیّت نہ فرماتے کہ روضَۂ اَقدس کے

سامنے میر اجنازہ رکھ کر نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِجازت طلب کی جائے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وَصیّت کی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اسے عملی جامہ پہنایا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور تمام صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا یہ عقیدہ تھا کہ محبوبِ پروردگار، شاہِ عالَم مدار، دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعدِ وصال بھی قبرِ انور میں زِندہ وحیات اور صاحبِ تَصَرُّفات واِختیارات ہیں۔

تُو زِندہ ہے وَاللہ تُو زِندہ ہے وَاللہ
مرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ مُصْطَفٰے کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کی۔

عشقِ رسول میں جو مقام حضرتِ سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں ملا۔ ❀ حضرت سَیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہر ہر عمل میں عشقِ رسول کی جھلک نظر آتی تھی، جب بھی موقع ملا فرمانِ مُصْطَفٰے پر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنا مال، اَولاد حتّٰی کہ اپنی جان بھی قُربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔ ❀ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اس والہانہ مَحَبَّت اور وارفتگی پر خُود رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حوضِ کوثر پر اُنہیں اپنی رفاقت کی سند عطا فرمائی ❀ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نہ صرف زندگی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وپیروی میں بسر کی بلکہ وِصال کے بعد بھی کفن دفن میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کی پیروی کرنے کی وصیّت فرمائی اور جس طرح حیات میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قُربت نصیب ہوئی اسی طرح وفات کے بعد بھی شرفِ معیّت سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: یہ بھی پتا چلا کہ ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے جان و مال کا مالک جانے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت کو اپناتا ہو ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو داڑھی بڑھاتا ہو، عمامہ سجاتا ہو، زُلفیں رکھتا ہو، سوتے وقت سُرمہ لگاتا ہو، چٹائی پر سوتا ہو، مِسواک اِستعمال کرتا ہو، موقع کی مناسبت سے سنّت کی نیت سے مُسکراتا ہو، وغیرہ وغیرہ ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت پر راضی ہو ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو "اپنے کِردار و گُفتار سے دِینِ اسلام کی مدد کرے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت کا دِفاع کرے اور سخاوت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ کو اپنائے، ماں باپ، بہن بھائی، اولاد، عزیز رِشتہ داروں پر مال خرچ کرے، اپنے مال کو دِین کی مدد کے لیے اِستعمال کرے، ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو غُصے کے وقت قابو میں رہتا ہے، ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو صبر کرنے والا ہے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو عاجزی اِختیار کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو مصائب پر صبر کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو بکثرت ذِکرِ رسول کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے کہ "جب ذِکرِ مصطفٰی ہو تو تعظیم بجالائے، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ مُبارک سُنے تو انگوٹھے چُومے، جُھومے، دُرود پڑھے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو کہ جس کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُلاقات وزِیارت کا بہت زیادہ شوق ہو ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے جو قرآنِ کریم سے بھی مَحبَّت کرے ❀ **سچّا عاشقِ رسول** وہ ہے کہ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی حدیثِ مُبارک پڑھنے کی چاہت رکھتا ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے بات چیت کرنے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں:

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔[2] ❀ ہر اس شخص پر جنّت کا داخلہ حرام ہے کہ جو بے حیائی کی بات کہتا ہے۔[3] مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے۔ ❀ چِلّا چِلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت

---

1 ...مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب (ت: ۱۱۵)، ۴/۲۲۵، حدیث: ۲۵۰۹

3 ...موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصمت... الخ، ذم الفحش والبذاء، ۷/۲۰۴، رقم: ۳۲۵

نہیں۔❀چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔❀بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا، ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت:

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود اُن پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رَضا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے

---

1 ۔۔۔ فردوس الاخبار، ج۲/۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثَواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

[2] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب اپنی خُوشبوئیں لُٹانے کیلئے ہمارے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے۔ ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے بارے میں فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے "رَجَبٌ شَھْرُاللّٰہ۔ یعنی" رجب "اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔" اس سے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی شان و عظمت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی عاشقانِ رسول، اس ماہِ مبارک کی تعظیم و توقیر کی نیّت سے اس ماہِ مبارک میں اپنی عبادات کو بڑھا دیتے ہیں، مثلاً نفل روزے، تلاوتِ قرآنِ کریم کی کثرت، دُرودِ پاک کی کثرت، صدقہ و خیرات وغیرہ، اس ماہِ مُبارک کا اِحترام کرنے اور اس کی زِیادہ سے زِیادہ برکتیں سمیٹنے کا ذِہن بنانے کیلئے آج ہم اس ماہِ مُقدّس کی عظمتوں کے مُتعلّق سُننے کی سَعادت حاصل کریں گے۔

نورانی پہاڑ:

آیئے! سب سے پہلے ایک حِکایت سُنتے ہیں، چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب "فیضانِ سُنّت" صفحہ نمبر 1362 پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں:

ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا گُزر ایک جگمگاتے نُورانی

پہاڑ پر ہوا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یَااللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس پہاڑ کو قُوّتِ گویائی (یعنی بولنے کی طاقت) عطا فرما۔ وہ پہاڑ بول پڑا، یَا رُوْحَ اللہ! (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اپنا حال بیان کر، پہاڑ بولا: "میرے اندر ایک آدمی رہتا ہے۔" سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یَااللہ عَزَّوَجَلَّ! اُس کو مجھ پر ظاہِر فرمادے۔ یکایک پہاڑ شَق ہو گیا اور اُس میں سے چاند سا چہرہ چمکاتے ایک بُزرگ بر آمد ہوئے۔ اُنہوں نے عَرض کی: "میں حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا اُمَّتی ہوں، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی ہوئی ہے کہ وہ مجھے اپنے پیارے محبوب، نبیِّ آخِرُ الزَّمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِعثَتِ مُبارَکہ تک زِندہ رکھے، تاکہ میں ان کا اُمَّتی بننے کا شَرَف حاصِل کروں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اس پہاڑ میں چھ سو (600) سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں مشغول ہوں۔"

حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یَااللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا رُوئے زمین پر کوئی بندہ اِس شخص سے بڑھ کر بھی تیرے یہاں مکرّم ہے؟ اِرشاد ہوا: اے عیسٰی (عَلَیْہِ السَّلَام)! اُمّتِ محمّدی میں سے جو ماہِ رَجَب کا ایک روزہ رکھ لے، وہ میرے نزدیک اِس سے بھی زیادہ مُکرّم ہے۔ (نُزْهَةُ المجالس ج ۱ ص ۱۵۵) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں، رِیاضت میں، تِلاوت میں لگا دے دِل
رجب کا واسطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، 98)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب میں ایک روزہ رکھنے کی بھی کس قَدَر فضیلت ہے۔ اس ماہِ مُبارَک کی عظمت وشان اس طرح بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ مہینہ ہے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ مہینوں میں رَجَب کا مہینہ ہے، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مہینہ ہے، جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مہینے رَجَب کی تعظیم کی تو اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تعظیم کی اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی تعظیم کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو نعمتوں والے باغات میں داخل فرمائے گا اور اس کے لیے اپنی بڑی رِضا واجب فرمائے گا۔ (کنز العمال، ۱۲/ ۱۴۴، حدیث: ۳۵۲۱۲)

لفظ "رَجَب" کے مختلف مَعانی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اس ماہِ مُبارَک کا اِحتِرام بجالائیں، اس کی تعظیم میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں، گُناہوں سے بچتے ہوئے ہر لمحہ خُوب خُوب عِبادت وتلاوت میں بَسر کریں۔ اس ماہِ مُحتَرَم کے مُختلف مَعانی ہیں، جو اس کی تعظیم و تکریم پر دَلالت کرتے ہیں چُنانچہ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نَقْل فرماتے ہیں: رَجَب دراصل تَرجِیْب سے مُشْتَق (یعنی نکلا) ہے، اِس کے معنٰی ہیں: تَعظِیم کرنا۔ اِس کو اَلْاَصَبّ (یعنی تیز بہاؤ) بھی کہتے ہیں، اِس لیے کہ اس ماہِ مبارَک میں توبہ کرنے والوں پر رَحمت کا بہاؤ تیز ہوجاتا اور عِبادَت کرنے والوں پر قَبولِیَّت کے اَنوار کا فَیضان ہوتا ہے۔ اِسے اَلْاَصَمّ (یعنی بہرا) بھی کہتے ہیں، کیونکہ اِس میں جنگ وجدَل کی آواز بالکل سُنائی نہیں دیتی۔ اس ماہ کو "شَہرِ رَجَم" بھی کہتے ہیں، کیونکہ اِس میں شیطانوں کو رَجم کِیا جاتا ہے (یعنی پتھر مارے

جاتے ہیں) تا کہ وہ مُسلمانوں کو اِیذا نہ دیں۔(غُنْیَۃُ الطّالِبِیْن، ۱ ص ۳۱۹، کفن کی واپسی، ص ۲) اسی طرح اس ماہ کے قابلِ تعظیم ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ مہینے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عزّت و حُرمت والے ہیں ان میں رَجَبُ الْمُرَجَّب بھی شامل ہے۔ چنانچہ پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ آیت نمبر 36 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۬ۙ (پ۱۰، التوبۃ:۳۶)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حُرمت والے ہیں یہ سیدھا دِین ہے۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحْت "تفسیرِ نعیمی" میں لکھتے ہیں: اے مُسلمانو! اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نزدیک قمَری سال کے مہینے بارہ (12) ہیں، جو اِبتِدائے آفرینِش (دُنیا کی اِبتداہی) سے لَوحِ مَحفُوظ میں تحریر ہیں۔ ان بارہ (12) مہینوں میں چار (4) مہینے رَجَب، شَوال، ذِی قَعدہ، ذِی الحجَّہ بڑی ہی عزّت والے ہیں۔ ان میں گُناہ کرنا سَخْت جُرم ہے اور ان میں نیکی کاثَواب بہت زیادہ ہے، تو تم ان میں گُناہ کر کے اپنے پر ظُلم نہ کرو! یہ سال کے بارہ (12) مہینے ہونا اور ان میں چار (4) کا مُحْتَرم ہونا، سیدھا دِین (مِلّتِ ابراہیمی) ہے۔(تفسیر نعیمی، ۱۰، ص ۲۹۳ ملتقطا) مزید دُنیا میں بہت سے قسم کے مہینے اور سال ہیں، مگر سب میں عزّت والے مہینے اسلامی ہیں کہ اسلامی اَحکام انہیں سے جاری ہیں۔ نیز ماہِ رَجَب، شَوال، ذِی قَعدہ، ذِی الحجَّہ افضل مہینے ہیں۔ ان میں نیکیاں زِیادہ کرنی چاہئیں اور گُناہوں سے بچنا چاہیے۔ (نیز یہ بھی مَعلُوم ہوا کہ) مہینے، گھڑیاں، دِن رات برابر نہیں، بَعض بَعض سے اَفضل ہیں۔ (تو جب مہینے، گھڑیاں اور دن برابر نہیں ہوسکتے) تو سارے اِنسان یکساں (یعنی برابر) کیسے ہو سکتے

ہیں؟(تفسیرِ نعیمی،۱۰/ ۲۹۵،ملتقطا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی اور اُس کے ولی مقام و مرتبے کے لحاظ سے عام انسانوں سے مُمتاز ہوتے ہیں۔ ان کا مُقابلہ کوئی بھی عام اِنسان نہیں کر سکتا۔ جس طرح ایک شَخْص کے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں، اسی طرح تمام اِنسان ایک ہی خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہونے کے باوُجود آپس میں جُداگانہ (یعنی الگ، الگ) مقام و مرتبہ رکھتے، بلکہ بَعْض بَعْض سے اَفضل ہوتے ہیں۔

سب سے افضل کون؟

چنانچہ اِنسانوں میں سب سے افضل مرتبہ حَضْراتِ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ہے اور سب اَنْبیا بھی مقام و مرتبے میں برابر نہیں، بلکہ ان میں سے بھی بَعْض بَعْض پر فضیلت رکھتے ہیں، اس بات کی وَضاحَت کرتے ہوئے صَدْرُ الشَّریعہ، بدرُ الطریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: اَنْبیائے کِرام، تمام مخلُوق یہاں تک کہ رُسُلِ ملائکہ سے (بھی) افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو، کسی نبی کے برابر (ہرگز) نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غَیرِ نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔ نبی کی تَعْظِیم فرضِ عَیْن بلکہ اَصْلِ تمامِ فرائض (یعنی تمام فرائض کی بُنیاد) ہے۔ کسی نبی کی اَدْنیٰ توہین یا تکْذِیب، کُفر ہے۔ (بہارِ شریعت:۱/۴۷)

نبیوں کے مُختَلِف دَرَجے ہیں، بَعْض کو بَعْض پر فضیلت ہے اور سب میں اَفْضل ہمارے آقا و مَولیٰ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حَضْرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے، پھر حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، پھر حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کا، اِن حضرات کو مُرسَلِینِ اُولُوالْعَزْم (یعنی بہت بلند ہمت و حوصلے والے انبیاء) کہتے ہیں

اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام اَنبیاو مُرسلین اِنس و مَلک و جن و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔

جس طرح حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بِلا تشبیہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صدقہ میں حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت، تمام اُمّتوں سے افضل۔(بہارِ شریعت:۱/۵۲) بعدِ انبیا و مُرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی، اِنس و جنّ و مَلک سے افضل (اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا) صِدّیقِ اکبر ہیں، پھر (اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا) عُمر فاروقِ اعظم، پھر (اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا) عُثمانِ غنی، پھر (اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا) مولیٰ علی رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔(بہارِ شریعت:۱/۲۴۱) خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرۂ مُبَشَّرہ و حضراتِ حَسَنَیْن و اصحابِ بدر و اصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضوان کے لیے افضلیت ہے اور یہ سب قَطعی جنّتی ہیں۔(بہارِ شریعت:۱/۲۴۹) (یاد رہے کہ) کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، کسی صحابی کے رُتبہ کو نہیں پہنچتا۔(بہارِ شریعت:۱/۲۵۳) (نیز) تمام اولیائے اَوّلین و آخرین سے اولیائے مُحَمَّدِیّین (مُ-حَم-مَ-دِین) یعنی اِس اُمّت کے اَولیاء افضل ہیں۔

(بہارِ شریعت:۱/۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیرا مثل نہیں ہے خُدا کی قسم!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب ایک ولی اگرچہ کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو، کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا، اسی طرح کوئی صحابی اگرچہ وہ کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا، تو ایک عام اُمّتی اپنے نبی کے برابر کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو سب نبیوں کے بھی نبی ہیں، ان کی برابری کا دعویٰ کرنا تو سراسر نادانی، کھلی بے ادبی اور دونوں جہاں کی بربادی ہے۔

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ مولانا مُفْتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: مُحال ہے (یعنی ممکن ہی نہیں) کہ کوئی حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مِثْل ہو (المعتقد المنتقد، ص ۱۲۶) جو کسی صِفَتِ خاصّہ میں کسی کو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مثل بتائے، گمراہ ہے یا کافر۔ (بہارِ شریعت، ۱/۶۶) ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مِثْل کبھی تھا، نہ ہے اور نہ ہو گا، وہ تو بے مِثْل و بے مثال ہیں، خُود اِرْشاد فرماتے ہیں: **اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ** یعنی میں تم جیسا نہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن الوصال فی الصوم، حدیث: ۱۱۰۲، ص ۵۵۵) ایک اور مقام پر صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا: **اَیُّکُمْ مِثْلِی** یعنی تم میں سے کون میرا مثل ہے؟ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن الوصال فی الصوم، حدیث: ۱۱۰۳، ص ۵۵۵) جبکہ حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اِرْشاد فرمایا: **یَااَبَابَکْرٍ! وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ، لَمْ یَعْلَمْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ۔** یعنی اے ابو بکر! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، میری حقیقت کو سوائے میرے رَبّ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ (مطالع المسرات، ص ۱۳۳) اس لیے سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو مِلا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے رُوحِ امیں
تُو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص ۸۰، ۸۱)

اشعار کی وضاحت:

ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے پیارے آقا! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو مقام و مرتبہ آپ کو عطا فرمایا ہے، وہ آج تک نہ کسی کو ملا ہے اور نہ قیامت تک کسی کو ملے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہر پاک، آپ کے دہنِ مبارک سے نکلنے والے پیارے الفاظ اور آپ کی مبارک حیات (زندگی) کی قسم کھائی ہے۔

یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ کی عظمت و شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے کہ عرشِ معلّٰی تو آپ کے ناز وادا سے بیٹھنے کی جگہ ہے اور جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے ہمراز وزیر ہیں اور آپ دو جہانوں کے بادشاہ ہیں، میرے آقا! خدا کی قسم! آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔ (شرح کلام رضا، ص226، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کیلئے بَشَری (انسانی) صُورت میں مبعوث فرمایا۔ مگر یہ نُفُوسِ قُدسیہ جسمانی اَعضا اور ظاہری شکل وصُورت کے اِعتبار سے عام انسانوں کی طرح ہونے کے باوُجود مقام و مرتبے کے لحاظ سے ان سے کئی دَرَجے افضل واَعلیٰ ہیں اور پھر تمام اَنبیا و مُرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں ہمارے پیارے آقا، امامُ الاَنبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مقام سب سے افضل ہے۔

ماہِ رجب سے فائدہ اُٹھائیں!

یقیناً ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان وشوکت بہت بلند وبالا ہے، ہمیں اپنے پیارے

آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقام و مرتبے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، آپ کی تعظیم و توقیر بجالانی چاہیے، آپ کی سیرتِ مُبارکہ اور فرامینِ عالیہ پر عمل کرتے ہوئے آخرت کی تیاری میں مشغول رہنا چاہیے، بالخصوص ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب میں پنج وَقْتہ نمازِ باجماعت اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ خُوب خُوب نفل عِبادات و تلاوتِ قرآنِ کریم کی عادت، جُھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور ہر قسم کے گُناہوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مگر افسوس! صد افسوس فی زمانہ ایک تعداد ہے جو اس ماہِ مُبارک کی شان و عظمت سے ناواقف ہے اور جنہیں اس کی قدر و منزلت کا علم بھی ہے، مگر ان کے معمولاتِ زندگی میں بھی کوئی خاص فرق نہیں آتا اور اس ماہِ مُقدّس کو غفلت کی نظر کر دیتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا علامہ صَفُّوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرَجَّب بیج بونے کا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم آبپاشی (یعنی پانی دینے) کا اور رَمَضانُ الْمُبارَک فَصل کاٹنے کا مہینا ہے۔ لہٰذا جو رَجَبُ الْمُرَجَّب میں عبادت کا بیج نہ بوئے اور شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں اسے آنسوؤں سے سَیراب نہ کرے، وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں فَصلِ رَحمت کیوں کر کاٹ سکے گا؟ مزید فرماتے ہیں: رَجَبُ الْمُرَجَّب جسم کو، شَعْبانُ الْمُعَظَّم دل کو اور رَمَضانُ الْمُبارَک رُوح کو پاک کرتا ہے۔

(نُزہۃ المجالس ج ۱ ص ۲۰۹ از کفن کی واپسی، ص ۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو، تعلیم و تَعَلُّم (سیکھنے سکھانے) اور کسبِ حلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، تو ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے پُورے مہینے کے روزے بھی رکھئے، ورنہ ایک روزہ تو ضرور رکھنے کی کوشش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی، آیئے! رجب کے روزوں کی فضیلت پر مُشْتَمِل چند فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔

رجب کے روزوں کے فضائل

1. ماہِ رجَب حُرمَت والے مہینوں میں سے ہے اور چھٹے آسمان کے دروازے پر اِس مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص رجَب میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیزگاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزہ والا) دن، اس بندے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفِرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس بندے کو بخش دے اور اگر وہ شخص بِغیر پرہیزگاری کے روزہ گزارتا ہے تو پھر وہ دروزاہ اور دن اُس کی بخشِش کی درخواست نہیں کریں گے اور اُس شَخص سے کہتے ہیں، "اے بندے! تیرے نَفس نے تجھے دھوکا دیا"۔ (مَاثَبَتَ بِالسُّنۃ، ص ۳۴۲)

2. جَنّت میں ایک نَہر ہے، جسے "رَجَب" کہا جاتا ہے، جو دُودھ سے زِیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے، توجو کوئی رَجَب کا ایک روزہ رکھے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس نَہر سے سیراب کرے گا۔ (شُعَبُ الایمان ج ۳، ص ۳۶۷، حدیث ۳۸۰۰، از فیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۲)

3. جس نے رَجَب کا ایک روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے روزوں کی طرح ہو گا، جس نے سات (7) روزے رکھے، اُس پر جہنَّم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے، جس نے آٹھ (8) روزے رکھے، اُس کے لیے جنَّت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے، جس نے دس (10) روزے رکھے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جو کچھ مانگے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عطا فرمائے گا اور جس نے پندرہ (15) روزے رکھے، تو آسمان سے ایک مُنادی نِدا (یعنی اِعلان کرنے والا اِعلان) کرتا ہے کہ تیرے پچھلے گُناہ بخش دیئے گئے، پس تُو ازسرِنَو عمل شروع کر کہ تیری بُرائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں اور جو زائد کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اور زیادہ اَجر دے گا۔ (شُعَبُ الاِیمان

ج۳ص۳۶۸حدیث ۳۸۰۱ازفیضانِ سُنّت، ص ۱۳۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ دُنیا میں چند دن کی مَشَقّت سہہ کر ماہِ رجب کے روزے رکھنے والے، آخرت میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے مزے لُوٹ رہے ہوں گے، جنّتی مشروبات سے لُطف اندوز ہونے، جہنّم کے دردناک عذاب سے بے خوف ہونے کے ساتھ ساتھ ڈھیروں اِنعامات سے نوازے جارہے ہوں گے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی آخرت میں ملنے والے اس اَجْرِ عظیم کے حقدار بننے کی کوشش کریں اور فرض روزوں کیساتھ ساتھ نفل روزوں کا بھی اِہتمام کریں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضرتِ علّامہ مَولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی نفل روزوں سے بہت پیار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سال کے ممنوع دنوں کے علاوہ اکثر روزے سے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ پُورے ماہِ رَجَب اور دیگر مُقدَّس مہینوں کے روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھی بھرپُور ترغیب دِلاتے ہیں۔ آپ کی ترغیب کی بدولت بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں رَجَبُ الْمُرَجَّب کے پُورے ورنہ اکثر دن روزے رکھنے کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں اور پیر شریف کا روزہ رکھنے والوں کی بھی ایک کثیر تعداد ہے۔ پیر شریف کا روزہ رکھنا تو ہمارے مَدَنی انعامات میں بھی شامل ہے۔ چنانچہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں سے مَدَنی انعام نمبر 58 ہے۔ **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف** (یارہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) **کا روزہ رکھا؟ نیز اس ہفتے کم از کم ایک دن کھانے میں جَو شریف کی روٹی تناول فرمائی؟**

یاد رکھئے! روزہ رکھنے کے بے شُمار فوائد ہیں، روزہ رکھنے سے نہ صرف اُخْرَوِی کئی فوائد حاصل ہوتے

ہیں بلکہ کثیر دُنیوی فوائد بھی ملتے ہیں۔

روزے رکھنے کے فوائد:

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ روزے رکھنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے دُنیوی و اُخروی فوائد بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: فرض روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اور ثواب تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے، بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مزید دِینی فوائد میں ایمان کی حفاظت، جہنَّم سے نَجات اور جنَّت کا حُصُول شامل ہیں اور جہاں تک دُنیَوی فوائد کا تَعلُّق ہے تو روزہ میں دن کے اندر کھانے پینے میں صَرف ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بہُت سارے اَمراض سے حِفاظَت کا سامان ہے اور تمام فوائِد کی اَصْل یہ ہے کہ اِس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ (فیضانِ رَمضان، ص ۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفل روزوں کی مَدَنی تحریک:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اگر کسی نے ایک دِن نَفْل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے، جب بھی اِس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (مسند ابی یعلی، ج۵، ص ۳۵۳، حدیث ۶۱۰۴)

عاشقانِ روزہ کی تنظیمی دَرَجہ بندی:

ممتاز: جو صومِ داؤدی یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھے یا مہینے میں کم از کم 15 روزے اپنی سہولت کے مطابق رکھے یا 5 ممنوعہ ایام کے علاوہ سارا سال روزے رکھے۔ (عیدالفطر اور

۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجۃ الحرام کو روزہ رکھنا، مکروہِ تحریمی ہے۔) (دُرِ مختار و ردالمحتار ج۳، ص ۳۹۱)

بہتر: جو ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھے (پیر اور جمعرات کا روزہ سُنّت ہے، البتہ جو اپنی سَہولت کے مطابق مَدنی ماہ میں 7 روزے رکھ لے، وہ بھی تنظیمی طور پر "بہتر" میں شمار ہو گا۔)

مناسب: جو ہر پیر شریف کو یا مجبوری ہو تو ہفتہ وار چھٹی والے دن روزہ رکھے (یُوں مہینے میں 4/5 روزے ہوں گے)

❀ **نفل روزہ** قصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، اگر توڑے گا تو قضا واجب ہو گی۔ (دُرِّ مختار ج۳، ص ۴۷۳) (4) ملازم یا مزدور اگر نفل روزہ رکھیں تو کام پورا نہیں کرسکتے تو "مُستاجِر" (یعنی جس نے ملازمت یا مزدوری پر رکھا ہے، اُس) کی اجازت ضروری ہے اور اگر کام پورا کرسکتے ہیں تو اجازت کی ضرورت نہیں (ردالمحتار ج۳، ص ۴۷۸) (اگر وقف کے ادارے میں ملازم ہیں اور نفل روزہ رکھنے کی صورت میں کام پورا نہیں کرسکتے تو کسی کی اجازت کارآمد نہیں، ملازمت کرنے والے بارہا سمجھتے ہیں کہ روزے کی وجہ سے ان کے کام میں حرَج واقع نہیں ہورہا، حالانکہ بسا اوقات بہت زیادہ رکاوٹ پڑرہی ہوتی ہے، خصوصاً عوامی مقامات پر کام کرنے والے، ہوٹلوں پر کھانا پکانے والے، میزوں پر پہنچانے والے یا مزدور وغیرہا تو ان کا اپنے ذہن میں ایک آدھ مرتبہ سمجھ لینا کافی نہیں کہ کام میں حَرَج نہیں ہورہا بلکہ نہایت غور کرلینا ضروری ہے کہ کہیں نفل روزے کے شوق میں اجارے کے کام میں سُستی کرکے حرام کمائی کمانے کے مرتکب نہ ہوں۔ خصوصاً دینی مدارس کے اساتذہ کو اس مسئلے کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے کہ انہیں تو کوئی نفل روزہ میں رخصت کی اجازت بھی نہیں دے سکتا)

❀ طالبِ علمِ دین اگر اپنی تعلیم میں معمولی سا بھی حرج دیکھے تو ہر گز نفل روزہ نہ رکھے بلکہ وہ ہفتہ وار

چھٹی کے دن روزہ رکھ کر ''مناسب'' کا درجہ حاصل کر سکتا ہے، نیز مدنی قافلے کے مسافرین تھوڑی سی بھی کمزوری محسوس کریں تو نفل روزہ نہ رکھیں تا کہ حصولِ علمِ دین اور نیکی کی دعوت کے افضل ترین کام میں کمزوری رُکاوٹ نہ بنے، اگر علاوہ ازیں کارکردگی میں تسلسل ہے، تو مدنی قافلے میں سفر کی وجہ سے رہ جانے والے روزوں سے تنظیمی طور پر درجہ بندی میں اثر نہیں پڑے گا۔

❀ جہاں بھی نفل روزے کے سبب کسی افضل کام میں حرج واقع ہوتا ہو، وہاں روزہ نہ رکھے، مثلاً اگر کسی اسلامی بھائی کی ذمہ داری اس نوعیت کی ہے، جہاں عوام سے بکثرت واسطہ پڑتا ہے اور روزہ رکھنے سے اس کے مزاج میں تُرشی پیدا ہو جاتی ہے، تو اگرچہ کام پورا ہو جاتا ہو، لیکن لوگوں کے ساتھ بداخلاقی سے بچنا نفل روزوں کے مقابلے میں زیادہ ضروری ہے (7) ماں باپ اگر بیٹے کو نَفل روزے سے اس لیے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والدین کی اطاعت کرے۔ (ردالمحتار ج۳، ص۴۷۸)

❀ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (درمختار ج۳، ص۴۷۷)

مَدَنی اِلتجا: نفل روزوں کی مَدَنی تحریک میں شامل ہونے والے اسلامی بھائی اس نمبر 03125921226 پر اپنا نام، شہر کا نام، موبائل نمبر اور درجہ (ممتاز، بہتر، مناسب) ایس ایم ایس فرمائیں۔

12 روزہ مدنی کورس کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے، نفل روزے رکھنے، نفل عبادات کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے **12 روزہ مدنی کورس** کرنے کی نیت بھی کر لیجئے۔ یہ کورس شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا پسندیدہ کورس ہے۔ آپ فرماتے

ہیں کہ اس 12 روزہ مدنی کورس کو 100 بار کیا جائے تو بھی کم ہے۔ اس مدنی کورس میں ایسا کیا ہے ؟؟؟

شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ مدنی اِنعامات کی صُورت میں عطا فرمایا ہے، اس 12 روزہ مدنی کورس میں ان مدنی اِنعامات پر عمل کرنے کی آسانیاں اور ان پر عمل کرنے کی عملی مشق بھی کروائی جاتی ہے،اس کے علاوہ تہجُّد، اِشراق وچاشت، دُرُست تلفُّظ کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ پاک، اَوراد و وَظائف، مُناجات، مدنی حلقہ اور شجرہ شریف بھی پڑھاجاتا ہے۔ نیز باطن کی اِصلاح ومدنی تربِیَت کیلئے مُہلکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریوں) مثلاً حسد، تکبُّر، رِیاکاری، بد گُمانی وغیرہ موضوعات پر بیانات، نماز کا طریقہ، فُضُول باتوں سے بچنے کے لئے اِشارے اور بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

دُعائے عطّار! یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی بھی **12 روزہ مدنی کورس** کرے، پُل صراط پر سے وہ بجلی کی سی تیزی سے گُزر جائے اور بے حساب جنّت میں داخلہ حاصل کرلے اور محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اسے پڑوس مل جائے۔

رجب میں بیج بونا، شعبان میں پانی دینا اور رمضان میں فصل کاٹنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے آتے ہی ہمیں اس بات کی خُوشی ہونی چاہیے کہ اب نیکیوں کا سیزن (Season) شُروع ہونے والا ہے، ماہِ رجب میں لگائے ہوئے عبادت کے بیج کو سینچ کر ماہِ شعبان میں پودا اور ماہِ رمضان میں پھل دار درخت بنا کر اس کے پھل چننے کا موسم آنے والا ہے۔ ذرا سوچئے! ایک کسان جب فصل کے لیے بیج بوتا ہے، تو کسی قدر محنت و مشقت سے کام لیتا ہے؟ پہلے پُوری زمین کی صفائی کرتا ہے اور ہر وہ چیز جو فصل کو نُقصان دے سکتی ہو، پورے کھیت کی زمین کو اس سے پاک کرتا ہے، پھر اس

میں ہَل چلا کر مٹّی کو نرم کرتا ہے، تاکہ بیج آسانی سے بویا جاسکے، بیج بو چکنے کے بعد فصل کے لیے وَقْتاً فوقتاً پانی کا اِنتظام کرتا ہے، فصل کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لیے مُناسب وَقْت پر اس میں کھاد وغیرہ ڈالتا ہے ، پھر جب تک کہ فصل پَک نہ جائے ، کسان اس کی حفاظت کرتا ہے اوراپنی فصل کو کیڑوں، جڑی بوٹیوں اور دیگر مُضِر اَشیا(فصل کو نُقصان دینے والی چیزوں) سے بچانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، اس طرح ایک طویل جِدو جُہد کے بعد جب فصل پَک کر تیار ہو جاتی ہے، تب وہ اسے کاٹنے کی فکر کرتا ہے اور پھر اس میں توانائی صَرف کرتا ہے اور اتنے طویل عرصے کے بعد وہ اس ننھے سے بیج سے فائدہ اُٹھا پاتا ہے۔ اسی طرح ہونا تو یُوں چاہیے کہ ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے آتے ہی ہم بھی اپنے دل میں فصلِ عبادت کا بیج بونے کی کوشش میں لگ جائیں، وہ چیزیں جو ہمیں عبادت سے دُور کرسکتی ہوں، ان کا جائزہ لے کر انہیں اپنے سے دُور کرنے کی کوشش کریں، نیک لوگوں کی صحبتوں سے وابستہ ہو کر علمِ دین سیکھنے کی کوشش کریں، بزرگوں کی عبادات کے واقعات کا مطالعہ کریں، اس کے بعد ماہِ رجب میں عِبادت و ریاضت کریں، پھر ماہِ شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں بھی اس سلسلے کو جاری وساری رکھیں اور ماہِ رَمَضانُ المُبارَک کے آتے ہی عِبادتوں اور رِیاضتوں میں مزید اِضافہ کردیں، کیونکہ رَمَضانُ المُبارَک فَصلِ رحمت کاٹنے، عبادت کا پھل پانے اور اپنی بخشش کروانے کا مہینا ہے۔

نہ کرنا حشر میں پُرسِش مِری ہو بے سبب بخشش
عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمَم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص97)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی ماہِ رجب، ماہِ شعبان اور ماہِ رَمَضان عِبادت و رِیاضَت میں گُزارتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس ماہ میں

زِیادہ سے زِیادہ عبادت کرنے کی ترغیب ارشاد فرماتے۔ آیئے اس سے مُتعلّق 3احادیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں۔

1. پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے اِرْشاد فرمایا: تم پر لازِم ہے کہ ماہِ رَجَب کی راتیں، قیام میں گُزارو اور اس ماہ کے دن روزے کی حالت میں گُزارو اور جو شَخْص اس مہینے کے کسی دن میں پچاس (50) (رَکْعت) نماز پڑھے، اس طرح کہ ہر رَکْعَت میں بَقَدْرِ اِسْتِطاعت قرآنِ پاک کی تِلاوت کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شَخْص کو اس کے بالوں اور رُؤوں کی تعداد کے برابر نیکیاں عطا فرمائے گا۔ (تاریخِ دمشق، ذکر علی بن یعقوب بن یوسف بن عمران البلاذری ۲۹۱/۴۳، ملتقطاً)

2. ایک بار پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رَجَب سے پہلے خُطبۂ جُمعہ دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک تم پر ایک عظیم مہینا سایہ فگن ہونے کو ہے، اس مہینے میں نیکیوں کا اَجر دُگنا دیا جاتا ہے، اس ماہ میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں، اس ماہ میں مُشکلات حل ہوتی ہیں اور اس ماہ میں مومن کی دُعا رَد نہیں ہوتی، پس جو شَخْص اس مہینے میں کوئی بھلائی کا کام کرے، تو اس کو کئی گُنا اَجر دیا جاتا ہے۔ (تاریخِ دمشق، ذکر علی بن یعقوب بن یوسف بن عمران البلاذری ۲۹۱/۴۳)

3. فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: رَجَب کے مہینے میں اِسْتِغْفار کی کثرت کرو۔ پس بیشک اس کے ہر ہر لمحے میں کئی اَفْراد کو اللہ عَزَّوَجَلَّ آگ سے خَلاصی عطا فرماتا ہے۔ (کنزالعمال، ج ۱، حصہ اول، ص ۲۴۳، کتاب الاذکار، الفصل الاول فی الاستغفار، حدیث: ۲۰۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں

مہِ رمضان کے صدقے میں فرما دے کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص98)

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "علاقائی دَوْرہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور ساری دنیا میں قرآن وسنّت کی تعلیمات کو پھیلانے کیلئے دعوتِ اسلامی دن رات مصروفِ عمل ہے۔ آپ بھی اس عظیم مقصد میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دینے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کیجئے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"علاقائی دَوْرہ برائے نیکی کی دعوت"** بھی ہے۔ جس کا بُنیادی مقصد دُنیا کی دُھن میں مگن اَفراد کو ان کے مَقْصَدِ حقیقی سے آگاہ کرنا، نماز روزے کی طرف راغب کرنا، گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے مَحَبَّت پیدا کرنے کا ذِہن دیناشامل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں یہ تمام کام نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے میں ہی شمار ہوتے ہیں۔ نفلی عبادات کو چھوڑ کر نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا، یہ کس قدر اَہم کام ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ قُطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حُضُور سیدنا شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا میرے نزدیک ان ہزار عابدوں کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے، جو تنہائی میں بیٹھ کر عِبادت کرنے والے ہیں۔ (الفتح الربانی، المجلس الرابع والخمسون، ص ۱۸۱)

ثواب پانے کی نِیَّت سے ہمیں بھی علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کو اپنا معمول بنالینا چاہئے اور وَقْتاً فَوقْتاً اپنے گھر مَساجد، محلے اور سفر وغیرہ میں جب بھی موقع ملے لوگوں پر اِنْفرادی

کوشش جاری رکھئے۔ آیئے !ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

مدنی بہار:

مدینۃُ الاولیا(ملتان شریف، پنجاب پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی اپنی گُناہوں بھری زندگی کے خاتمے کا تذکرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُنسلک ہونے سے پہلے فلم بینی کا جُنون کی حدتک اس قدر شوقین تھا کہ ساری ساری رات اس حرام کام میں بسر ہو جاتی اور جب موقع ملتا تو سینما گھر کا رخ بھی کرلیا کرتا، نمازیں قضا ہو جانے پر بھی میرے دل میں اِحساس و ندامت پیدا نہ ہوتا، میرے سُدھرنے کا سبب کچھ یُوں بنا کہ ایک روز دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ چند اسلامی بھائی میرے پاس تشریف لائے اور مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذِہن دیا، میں نے ہامی بھرلی اور مُقرّرہ دن سُنّتوں بھرے اجتماع میں جا پہنچا، سُنّتوں بھرے بیان اور ذِکرُ اللہ سے فیض یاب ہوا اور جب رِقّت انگیز دُعا شروع ہوئی تو میں نے اپنے سابقہ گُناہوں سے توبہ کی اور آئندہ گُناہوں سے بچنے کا اِرادہ کرلیا، چند دنوں کے بعد جب میری مُلاقات خیر خواہ اسلامی بھائی سے ہوئی تو اُنھوں نے مجھے رمضانُ المبارک میں اِعتکاف کرنے کا مدنی ذِہن دیا، ابتداءً میں نے ان کی بات پر دھیان نہ دیا، مگر جب اُنہوں نے اجتماعی اعتکاف کی برکتیں اور مدنی بہاریں بتائیں تو میں اعتکاف کرنے کے لیے تیار ہوگیا اور سُنّتوں بھرے اجتماعی اعتکاف کی برکتیں حاصل کرنے کے لیے مُعْتَکِف ہوگیا، اس کی برکت سے جہاں مجھے نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی وہیں پر وضو، غسل، تیمم اور نماز کے فرائض و واجبات کا بھی علم حاصل ہوا اور نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ دل میں موجزن ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی سطح پر مدنی انعامات ذِمّہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کام عام کرنے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

تم کو کچھ معلوم ہے یارو! مجھے
دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
اس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی
دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے

(وسائلِ بخشش، ص701)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رَجَب کی برکت بھری خاص راتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو رَجَبُ الْمُرَجَّب کا پُورا مہینہ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے رحمتوں اور بَرَکتوں کی چھما چھم برسات لیے ہوئے ہے، لیکن خاص طور پر اس ماہ کی یکم اور ستائیسویں (27ویں) شب کے بہت سے فضائل، احادیثِ مُبارکہ میں مَوْجود اور بُزرگانِ دین سے منقول ہیں۔ اَمِیْرُالمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شَیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا دَسْتُور (طریقہ) تھا کہ آپ سال میں 4 راتیں ہر کام سے خالی کرکے عِبادَت کے لیے مَخْصُوص فرمایا کرتے تھے۔ (یعنی ان 4 راتوں میں خُصُوصی اِہتمام کے ساتھ عِبادَت فرماتے، ان راتوں میں سے ایک) ماہِ رَجَب کی پہلی رات بھی ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ج۱ص۳۲۸) جبکہ حَضرتِ سَیِّدُنا خالِد بن مَعْدان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں، جو ان کی تَصْدِیق کرتے ہوئے بہ نیّتِ ثواب ان کو عِبادَت میں گُزارے گا، تو اللہ تَعَالٰی اُسے داخِلِ جَنَّت فرمائے گا (ان راتوں میں سے ایک رات) رَجَب کی پہلی رات (بھی ہے) (غُنیۃ الطالبین، ج۱ ص۳۲۸) جس طرح اس ماہ کی پہلی شب، نہایت فضیلت کی حامل ہے، اسی طرح اس ماہ کی ستائیسویں (27ویں) تاریخ کے بھی بے شُمار فضائل ہیں۔ یہی وہ رات ہے کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج کے لیے تَشْرِیف لے گئے اور یہی وہ رات ہے کہ جس میں

مکی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف پہلی وَحْی بھیجی گئی ۔ حدیثِ پاک میں ہے ستائیسویں (27ویں) رَجَبُ الْمُرَجَّب میں نیک عمل کرنے والے کو 100 بَرَس کا ثواب ملتا ہے۔(شُعَب الایمان ج ۳ ص ۳۷۴ حدیث ۳۸۱۲) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: رَجَب میں ایک دن اور رات ہے، جو اُس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافِل میں گُزارے، یہ سو(100) برس کے روزوں کے برابر ہو اور وہ 27 ویں رَجَب ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۷۴ حدیث ۳۸۱۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی ستائیسویں (27ویں) تاریخ کو روزہ رکھنے، نیک عمل کرنے اور رات میں نوافل پڑھنے کی بھی فضیلت ہے۔ یہ سب فضائل ہمیں بھی حاصل ہوسکتے ہیں، بشرط یہ کہ اگر ہم ستائیسویں (27ویں) شب عبادت میں بسر کرنے اور دن کا روزہ رکھنے پر کمر بستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں ان سب سعادتوں سے بہرہ مند ہونے کی سَعادَت عطا فرماتا ہے۔ اس طرح کہ اگر آپ شبِ معراج کے سلسلے میں ستائیسویں (27ویں) شب کو ہونے والے اجتماعِ ذکر و نعت میں اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزاریں اور زہے نصیب! دن میں روزہ رکھنے کی سعادت بھی نصیب ہو جائے، تو اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رجب کے کُونڈے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ماہِ رجب کی ستائیسویں (27ویں) شب کو مُسلمان خاص اِہتمام سے گُزارتے ہیں، اسی طرح اس ماہِ مُبارک میں حضرتِ سَیِّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کے ایصالِ ثواب کیلئے کونڈے بنائے جاتے ہیں۔ صدرُ الشَّریعہ ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رجب میں بعض جگہ حضرتِ (سَیِّدُنا) امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایصالِ ثواب کے لیے پُوریوں کے کُونڈے بھرے جاتے ہیں، یہ بھی جائز مگر اس میں بھی اسی جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔ اس کُونڈے کے مُتَعلّق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام ''داستانِ عجیب'' ہے، اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثُبُوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے، فاتحہ دِلا کر ایصالِ ثواب کریں۔ (بہارِ شریعت ج۳ص ۶۴۳) اِسی طرح ''دس (10) بیبیوں کی کہانی''، ''لکڑہارے کی کہانی'' اور ''جنابِ سیِّدہ کی کہانی'' سب مَن گھڑت قصّے ہیں، ان کو نہ پڑھا کریں، اِس کے بجائے ایک بار سُوْرَۂ یٰسٓ پڑھ لیا کریں کہ دس (10) قراٰنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ! کُونڈے ہی میں کھیر کھانا، کھلانا ضَروری نہیں، دوسرے برتن میں بھی کھا اور کِھلا سکتے ہیں۔ ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا)، قراٰنِ کریم و اَحادیثِ مُبارَکہ سے ثابت ہے، ایصالِ ثواب دُعا کے ذریعے بھی کیا جاسکتا ہے اور کھانا وغیرہ پکا کر اُس پر فاتحہ دِلا کر بھی۔ کُونڈوں کی نیاز بھی ایصالِ ثواب ہی کی ایک صُورت ہے، اِس کو ناجائز کہنا، شریعت پر اِفْتِرا (یعنی تہمت باندھنا) ہے۔ ناجائز کہنے والے پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 87 میں بیان کردہ حکمِ الٰہی سے عبرت پکڑیں۔ چنانچِہ ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْاؕ-اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ(۸۷)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے

والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

”رَجَب کے کُونڈے“ کِس تاریخ کو کریں؟

پُورے ماہِ رَجب میں بلکہ سارے سال میں جب چاہیں، اِیصالِ ثواب کیلئے کُونڈوں کی نیاز کر سکتے ہیں، البتّہ مُناسب یہ ہے کہ 15 رَجبُ المُرَجَّب کو ”رَجب کے کُونڈے“ کئے جائیں، کیوں کہ یہ آپ کا یومِ عُرس ہے، جیسا کہ فتاوٰی فقیہِ ملّت جلد 2 صَفحہ 265 پر ہے: ”حضرتِ (سَیِّدُنا) امام جعفرِ صادِق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیاز 15 رَجب کو کریں کہ حضرت کا وِصال 15 ہی کو ہوا ہے۔“ نیز مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب شرحِ شجرۂ قادریہ“ صفحہ 59 پر ہے: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 68 برس کی عمر میں 15 رَجبُ المُرَجَّب ۱۴۸ھ کو کسی شَقِیُّ القَلب (یعنی سنگ دل۔ ظالم) نے زہر دیا، جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شہادت کا سبب بنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ اقدس جنّتُ البقیع (مدینۃُ المُنوَّرہ) میں والدِ محترم حضرت سیِّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پہلو میں ہے۔ اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کفن کی واپسی، ص ۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی سے مالی تعاون کے فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے مرحُومین کے اِیصالِ ثواب کیلئے کُونڈے بنانے یا کھانے وغیرہ کا اِہتمام کرنے کیساتھ ساتھ ہر جائز و نیک کام کا ثواب بھی انہیں پہنچایا جاسکتا ہے۔ دِینی کاموں کی ترویج واشاعت کیلئے اِیصالِ ثواب کی نِیّت سے اپنا مال خرچ کرنا بھی کارِ ثواب ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دِین کے پیغام کو ساری دُنیا میں عام کرنے والی خالص دِینی اور غیر

سیاسی تحریک ہے، جس کا مقصد ہر مسلمان کو یہ مدنی ذِہن دینا ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"** فی زمانہ مُعاشرے میں ہر طرف گُناہوں کا بازار گرم ہے حتّٰی کہ بظاہر نیک نظر آنے والے شخص کے قریب جائیں، تو وہ بھی بسا اوقات عقیدے کی خرابیوں، زَبان کی بے احتیاطیوں، بدنگاہیوں اور بداَخلاقیوں کی آفتوں میں مُبتلا نظر آتا ہے، آہ! دُور دُور تک گُناہوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دِکھائی دے رہا ہے۔ ایسے مُشکل حالات میں سُنّتوں بھری تحریک، "دعوتِ اسلامی" کا وُجُودِ مسعود کسی نعمت سے کم نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذُوالقعدۃِ الحرام ۱۴۰۱ ہجری بمطابق 1981 عیسوی میں بابُ المدینہ (کراچی) سے اُٹھنے والی اس مدنی تحریک کا پیغام تاحال دُنیا کے بیشتر ممالک میں پہنچ چکا ہے۔ اور بِحَمْدِہٖ تعالیٰ آج (۱۴۳۷ھ میں) دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے تقریباً 100 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے۔ ان تمام شُعبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں، جو مُخَیّر حضرات کے تعاوُن سے ہی پُورے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی، دِینِ اسلام کی نمائندگی کرنے والی، اس کے پیغام کو عام کرنے والی۔ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو تحریک ہے، اس کے ساتھ جانی ومالی، کسی بھی قسم کا تعاوُن کرنا، حقیقتاً دِینِ اسلام ہی کی مدد کرنا ہے اور جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اس کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ (پ۱۷، الحج: ۴۰)	ترجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک **اللہ** ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔

جبکہ پارہ 26 سورہ محمد کی آیت نمبر 7 میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ	ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے **اللہ** تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اِرشادِ پاک ہے کہ جو اس کے دِین کی مدد کرے گا، خُود باری تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا، حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے جو اس (کے دین) کی مدد کرے۔ (تفسیر در منثور ۷/ ۴۶۲)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: **اَوْلِیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔** (نور العرفان ص ۵۳۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی عِلْمِ دِین پھیلانے، گُناہوں سے بچانے اور سُنّتوں کا عامل بنا کر سچا عاشقِ رسول بنانے والی تحریک ہے، اس لیے اس کی مدد کرنا بھی دِین کی مدد کرنا ہی کہلائے گا۔ یاد رکھئے! سونے، چاندی، نقدی وغیرہ سے دِیْن کی مدد کرنا، کوئی نیا عمل نہیں ہے بلکہ میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ترغیب پر حضرتِ سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اپنے گھر کا سارا مال بارگاہِ رسالت میں حاضر کرنا۔ (سنن الترمذی، ۵/ ۳۸۰، حدیث: ۳۶۹۵) گویا ہمیں یہ سبق دے رہا ہے کہ دِین کی سربلندی کے لیے ایک مسلمان اپنا سارا مال قُربان کرنے سے گُریز نہ کرے۔ ایک اور روایت کے مُطابق جس روز حضرت ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام سے مشرف ہوئے، اس روز آپ کے پاس چالیس ہزار (40,000) دِینار اور ایک روایت میں ہے کہ چالیس ہزار (40,000) دِرْہَم مَوْجُود تھے۔ آپ نے یہ سارا مال رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر خرچ کر دیا۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر، حرف الراء، الحدیث: ۴۴۱۲، ۴/ ۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام کی سربُلندی کیلئے حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اپنا مال قُربان کرنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! یاد رکھئے! مَوْجُودہ دور میں دِینی کاموں کے لئے چندہ (مدنی

عَطیّات) جمع کرنا اَشد ضروری ہے۔ پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: ”آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم و دِینار سے ہو گا۔“ (المعجم الکبیر، ۲۰/ ۲۷۹، حدیث: ۶۶۰، ملخصًا)

اس حدیثِ پاک سے جہاں میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علمِ غیب ثابت ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک زمانہ میں دِین کا کام کرنے کے لیے پیسے کی سخت ضرورت پڑے گی، فی زمانہ جو حالات ہیں، وہ کسی سے مخفی نہیں، چونکہ دعوتِ اسلامی ایک عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، اس لیے اس کے اَخراجات کو پُورا کرنے کیلئے ایک خطیر رقم درکار ہوتی ہے۔ ویسے تو بِالعُموم سارا ہی سال دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کیلئے مدنی عَطیّات جمع کرنے کا سلسلہ رہتا ہے، مگر بالخصوص رَجَبُ المُرَجَّب، شَعْبانُ المُعَظَّم اور رَمضانُ المُبارَک میں لوگ بکثرت صَدَقات و عَطیّات کی اَدائیگی کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس وجہ سے ان مہینوں میں مدنی عَطیّات اکٹھا کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی تَرَقّی کے لیے اپنے گھر، رشتہ داروں اور اَہلِ محلّہ کو صدقہ کے فضائل بتا کر خُوب خُوب مدنی عطیات جمع کرنے چاہئیں۔

امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 152 پر فضائلِ صدقات پر مُشتمل احادیثِ مُبارَکہ ذِکر فرما کر ان فضائل کا 25 مدنی پھُولوں میں اس طرح اِحاطہ فرماتے ہیں: ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مُسلمان، اس عمل میں نیک نِیّت پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم اور بارگاہِ رسالت سے ملنے والے انعام کی برکت سے 25 فائدے ملنے کی اُمید ہے: (1) بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے) بُری موت سے بچیں گے، سترّ دروازے بُری موت کے بند ہوں گے (2) عُمریں زیادہ ہوں گی (3) ان کی گنتی بڑھے گی (4) رِزق کی وُسعت، مال کی

کثرت ہو گی، اس کی عادت سے کبھی مُحتاج نہ ہوں گے (5) خَیر و برکت پائیں گے (6) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستر (70) قسم کی بلا دُور ہو گی (7) ان کے شہر آباد ہوں گے (8) شکستہ حالی دُور ہو گی (9) خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہو گا۔ (10) مددِ الٰہی شاملِ حال ہو گی۔ (11) رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہو گی۔ (12) ملائکہ اُن پر دُرود بھیجیں گے۔ (13) رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔ (14) غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہو گا۔ (15) ان کے گُناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی، اُن کے گُناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔ (16) خدمتِ اہلِ دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔ (17) غلام آزاد کرنے سے زِیادہ اَجر لیں گے۔ (18) ان کے ٹیڑھے کام دُرُست ہوں گے۔ (19) آپس میں محبتیں بڑھیں گی، جو ہر خیر و خُوبی کی مُتَّبِع (یعنی پیروی کرتی) ہیں۔ (20) تھوڑے صَرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دُونا اُٹھتا۔ (21) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور دَرجے بُلند ہوں گے۔ (22) مولیٰ تبارک و تعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مُباہات (فخر) فرمائے گا۔ (23) روزِ قیامت دوزخ سے اَمان میں رہیں گے، آتشِ دوزخ ان پر حرام ہو گی۔ (24) آخرت میں اِحسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے (25) خدا عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو اس مُبارَک گروہ میں ہوں گے، جو حُضُور پُر نُور سَیِّدِ عالم، سرورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَعلِ اقدس کے تَصَدُّق میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہو گا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سُنا

- ماہِ رجب بہت ہی مُبارَک مہینہ ہے، اس کی عظمت وبڑائی، نہ صرف قرآنِ پاک سے ثابت ہے، بلکہ احادیثِ طیبہ سے بھی اس کے فضائل واضح ہیں۔
- ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب کے نفل روزے رکھنے والے خوش نصیبوں میں مغفرت و بخشش کے پروانے تقسیم کیے جاتے ہیں۔
- ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب کے نفل روزے رکھنے والے خوش نصیبوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے "رَجب" نامی جنّتی نہر سے پینا نصیب ہو گا۔
- ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب میں نیکیوں کا اَجر دُگنا دیا جاتا ہے، اس ماہ میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں، اس ماہ میں مُشکلات حل ہوتی ہیں اور اس ماہ میں مومن کی دُعا رَد نہیں ہوتی۔
- ستائیسویں (27ویں) رَجَبُ الْمُرَجَّب میں نیک عمل کرنے والے کو 100 بَرَس کا ثَواب ملتا ہے۔ جو اس دن کا روزہ رکھے اور رات نوافل میں گُزارے، یہ سو (100) برس کے روزوں کے برابر ہے۔
- 15 رَجَبُ المُرَجَّب کو کئی عاشقانِ اہلبیت، "حضرتِ (سَیِّدُنا) امام جعفرِ صادِق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیاز وایصالِ ثواب کر کے ثواب کا عظیم خزانہ جمع کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔
- ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس ماہ میں بطورِ خاص روزے رکھنے کا اِہتمام فرماتے تھے، اگر کوئی شرعی رُکاوٹ نہ ہو تو جس قدر ممکن ہو، ہمیں بھی اس ماہ میں روزے رکھنے چاہئیں، ورنہ کم اَز کم ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی ترکیب تو کرنی ہی چاہیے۔

- یُوں تو پُورا ماہِ رجب برکتوں اور رحمتوں سے معمور ہے، لیکن اس ماہ کی پہلی اور ستائیسویں (27ویں) رات کی خاص فضیلت ہے، اس لیے ان راتوں کی خُوب قدر کرنی چاہیے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس ماہ کی قدر کرنے اور اسے نیکیوں میں گُزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مُجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیْح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بات چیت کے اہم مَدَنی پھول:

آیئے دعوتِ اسلامی کے مطبُوعہ رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چِیت کے حوالے سے چند اَہم مَدَنی پُھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چِیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چِلّا چِلّا کر بات کرنے سے حد دَرجَہ اِحتِیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ

جناب سے گُفتگو کی عادت بنایئے آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چِیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دُوسروں کے سامنے باربار ناک کو چُھونا یاناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطمینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گُفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سُنَّت سے ثابِت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یادرکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جَب بات چِیت کی جائے تو اُس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظَرف اور اُس کی نَفسِیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بدزَبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتِناب کرتے رہئے اور یادرکھئے کہ کسی مُسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حَیائی کی بات کرنے والے پر جنَّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اُس شَخص پر جنَّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج ۷ ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہَزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت حصّہ 16" اور "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سُنَّت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔[1]

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بَھلا تُم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس

1…مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی… الخ، ۱۰/۲۵۳ حدیث: ۱۷۲۹۸

کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲)جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عیب دار چیز بِکنے پر رَدِّ عمل

کروڑوں حنفیوں کے پیشوا حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُصولِ رِزْقِ حلال کے لئے تجارت کا پیشہ اپنایا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے، مگر اس کے باوُجود آپ کی تجارت احسان، خیر خواہی اور اسلام کے پاکیزہ اُصولوں پر مشتمل تھی۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا حفص بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

1 . . . معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

تَعَالٰی عَلَیْہ میرے ساتھ تجارت کرتے تھے اور مجھے مالِ تجارت بھیجتے ہوئے فرمایا کرتے: اے حَفْص! فُلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے۔ جب تم اسے فروخت کرو تو عیب بیان کر دینا۔ حضرت سیِّدُنا حفص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ مالِ تجارت فروخت کیا اور بیچتے ہوئے عیب بتانا بُھول گئے۔ جب امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علم ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تمام کپڑوں کی قیمت صدقہ کر دی۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حلال روزی کھانے اور لقمۂ حرام و شُبہ والی چیزوں سے بچنے میں کس قدر احتیاط فرماتے تھے، بِلا شبہ آپ جانتے تھے کہ حرام و شُبہ والی چیزوں میں ذرّہ برابر بھی برکت نہیں ہوتی، برکت تو ساری کی ساری حلال اور پاکیزہ چیزوں میں رکھی گئی ہے، شاید اسی وجہ سے آپ نے فروخت شُدہ کپڑوں کی تمام رقم اپنے پاس رکھنا گوارا نہیں کی اور راہِ خدا میں صدقہ کر دی۔

اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس واقعے سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہئے کہ جن کا مقصدِ حیات صرف و صرف مال جمع کرنا اور بینک بیلنس بڑھانا ہے۔ بعض اوقات ایسوں میں مال سمیٹنے کی ہَوَس اس قدر غالب نظر آتی ہے کہ وہ لین دَین کے وقت حرام کی آفت میں مُبتلا ہو کر نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ یاد رکھئے! دنیا میں جس کے پاس جتنا زیادہ مال ہو گا آخرت میں اسے اتنا ہی زیادہ حساب بھی دینا ہو گا، لہٰذا ہمیں حرام چیزوں سے بچتے ہوئے ہمیشہ حلال و پاکیزہ روزی ہی کی جستجو کرنی چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلانی چاہیے تاکہ ہمیں بھی لُقمۂ حلال کی فضیلت حاصل ہو، لُقمۂ حلال کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِحیاءُ الْعُلوم میں فرمایا کہ بعض بُزرگانِ دین فرماتے ہیں: مُسلمان جب

---

1 ... تاریخ بغداد، باب مناقب ابی حنیفۃ، ۳۵۶/۱۳

حلال کھانے کا پہلا لُقمہ کھاتا ہے تو اُس کے پہلے کے گُناہ مُعاف کردیئے جاتے ہیں اور جو شَخْص رِزْقِ حَلال کی طَلَب میں ذِلَّت کی جگہ کھڑا ہوتا ہے، تو اُس کے گُناہ درخت کے پتّوں کی طرح جھڑتے ہیں۔(اِحیاء العُلوم، ۲/۱۱۶)

یاخُدا میری مغفرت فرما باغِ فردوس مَرحَمت فرما
تُو گناہوں کو مُعاف کر اللہ میری مقبول معذِرت فرما
مشکلوں میں مرے خدا میری ہر قدم پر مُعاوَنَت فرما

(وسائلِ بخشش، ص:۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام میں حَلال وطَیّب کھانے کی کِس قَدر اَہمِیَّت ہے اِس کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ خُود اس پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام میں حَلال وپاکیزہ روزی کھانے کے مُتَعَلِّق وَاضح اَحکام اِرشاد فرمائے ہیں، چنانچہ پارہ 7 سُوْرَہ مَائِدہ کی آیت نمبر 88 میں اِرشادِ رَبّانی ہے:

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ(۸۸) (پ۷، المائدۃ:۸۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حَلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں اِیمان ہے۔

پارہ 2 سُوْرَۃُ بَقَرَۃ آیت نمبر 168 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ(۱۶۸) (پ۲، البقرۃ:۱۶۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کُھلا دُشمن ہے۔

حلال وطیّب رزق سے کیا مراد ہے؟

تفسیر صِراطُ الْجِنان میں ہے کہ حلال وطیّب سے مُراد وہ چیز ہے جو بذاتِ خُود بھی حلال ہے، جیسے بکرے کا گوشت، سبزی، دال وغیرہ اور ہمیں حاصل بھی جائز ذریعے سے ہو یعنی چوری، رشوت، ڈکیتی وغیرہ کے ذریعے نہ ہو۔ (صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱، ۱۶۸/ ۲۶۸)

رزقِ حلال دے مجھے اے میرے کِبریا	دیتا ہوں واسطہ تجھے تیرے حبیب کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!	صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حلال کھانے کی اہمیَّت

حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اطاعت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خزانوں میں پوشیدہ ہے اور اس کی چابی دُعا ہے اور حلال کھانا اس چابی کے دندانے ہیں، اگر چابی میں دَندانے نہیں ہوں گے تو دروازہ بھی نہیں کھلے گا اور جب خزانہ نہیں کھلے گا تو اس کے اندر پوشیدہ اطاعت تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے؟ لہٰذا اپنے لقمے کی حفاظت کرو اور اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تاکہ جب تمہیں موت آئے تو بُرے اعمال کی سیاہی کی جگہ نیک اعمال کا نُور تمہارے سامنے ظاہر ہو اور اپنے اَعضا کو حرام کھانے کے گُناہ سے روکے رکھو تاکہ یہ ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے لذّت پاسکیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ (پ ۲۹، الحاقۃ: ۲۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ (بدلہ) اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

اور جو حرام کھانے سے اجتناب نہ کرے تو طویل عرصہ تک بُھوکا رہنے کے بعد تُھوہر کا کڑوا اور گرم پھل کھائے گا تو یہ کیسا بدترین کھانا ہوگا اور اس کا ضرر (نقصان) کتنا شدید ہوگا کہ یہ دل کے ٹکڑے کردے گا اور جِگر کو چِیر ڈالے گا، بدن کو پھاڑ دے گا اور جینا مُشکل کردے گا۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ۲۸۳)

گنہگار طلبگارِ عَفْو و رَحمت ہے عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یاربّ!
کہیں کا آہ! گناہوں نے اب نہیں چھوڑا عذابِ نار سے عطار کو بچا یاربّ!

(وسائلِ بخشش، ص:۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حرام کھانے کی بڑی نحوستیں اور حلال کھانے میں بڑی برکتیں ہیں۔ جو مُسلمان رِزقِ حلال کما کر اپنے اہل وعیال کو حَلال کھلاتا ہے * وہ پُر سُکون اور خُوشحال زندگی گُزارتا ہے * حلال کمانے اور کھانے والے کا لوگوں کی نظروں میں ایک خاص مقام بن جاتا ہے * حلال کمانے اور کھانے والے کے کاروبار میں برکت ہوتی ہے * حلال کمانے اور کھانے والے کے گُناہ مُعاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کی دُعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ حلال کمانے اور کھانے کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ بس بیان کرتے اور سُنتے چلے جائیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 4 احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں اور ان پر عمل کی نِیَّت بھی کرتے ہیں:

1. جس نے چالیس (40) دن تک حلال کھایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو منور فرمادے گا اور اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرمادے گا اور دنیا و آخرت میں اس کی رہنمائی فرمائے گا۔ (اتحاف السادة، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، فی فضیلة الحلال ...الخ، ۶/۴۵۰)
2. جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوق (جیسے اپنے اہل وعیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کے لئے برکت و پاکیزگی ہے۔ (ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقة، ذکر کتبة اللہ ...الخ، الجزء ۶، ۴/۲۱۸، حدیث:

۴۲۲۲)

3. ایک شخص نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب سے گزرا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کے پھرتیلے بدن کی مضبوطی اور چستی کو دیکھا تو عرض کی، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کاش! اس کا یہ حال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہوتا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر یہ اپنی پاکدامنی کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے اور اگر یہ دِکھاوے اور تَفاخُر کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النفقۃ علی الزوجۃ، رقم: ۳۰۴۱، ۳/ ۳۱)

4. حضرت سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُعا فرمایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری دُعا قبول فرمایا کرے۔ تو قاسمِ نعمت، نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: یاسعد! اَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ یعنی اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تمہاری دُعائیں قبول ہوا کریں گی۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۵/ ۳۴، حدیث: ۶۴۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حلال کھانے میں کیسی کیسی برکتیں رکھی ہیں، حلال کھانے کی برکت سے بندے کا دل نُور سے معمور ہو جاتا ہے، حلال کھانے کی برکت سے زبان حکمت کا سَرچشمہ بن جاتی ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے بال بچوں، بُوڑھے والدین کی خاطر رِزق کی تلاش میں نکلنے والا راہِ خدا میں ہوتا ہے، ذرا غور کیجئے کہ حلال کھانے اور کمانے والوں کو

کس قدر فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں مگر افسوس کہ بعض لوگ نفس و شیطان کے ہاتھوں کھلونا بن کر روزی کے حلال و پاکیزہ اور آسان ذرائع میسر ہونے کے باوُجُود خواہ مخواہ حرام ذرائع اختیار کرکے، حرام کھاکر، یا کھلاکر اپنے لئے جہنم میں جانے کا سامان کرتے ہیں۔ حلال روزی کمانے، کھانے، حرام اور شک و شُبہ والی چیزوں سے بچنے کے مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا کردار لائقِ تحسین ہوتا ہے کہ یہ حضرات رِزقِ حلال کی تلاش کے لئے بسااوقات دُور دراز کا سفر بھی کرتے تھے نیز پَرائی چیز کو مالِ غنیمت سمجھ کر مالِ مُفت دلِ بے رحم کی طرح ہڑپ کرنے والے نہ تھے بلکہ بہت ہی مُحتاط طبیعت والے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز واقعہ سُن کر اس سے مدنی پھول چنتے ہیں، چنانچہ

رزقِ حلال کی تلاش میں سفر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 410 صفحات پر مشتمل کتاب **"عُیونُ الحکایات (حصہ اول)"** صفحہ نمبر 223 اور 224 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رِزقِ حلال کمانے کے لئے "طَرسُوس" نامی شہر کی طرف روانہ ہوا، جب میں وہاں پہنچا تو ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا: مجھے اپنے انگوروں کے باغ کی دیکھ بھال کرنے کے لئے ایک باغبان (یعنی باغ کی حفاظت کرنے والے) کی ضرورت ہے کیا تم اُجرت پر میرے باغ کی نگرانی کرنے کے لئے تیار ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! چُنانچہ میں اس شخص کے ساتھ چلا گیا اور خُوب محنت و لگن سے اس کے باغ میں کام کرتا رہا۔ ایک دن باغ کا مالک اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باغ میں آیا اور مجھے بُلا کر کہا: ہمارے لئے بہترین قسم کے میٹھے انگور توڑ کر لاؤ۔ یہ سُن کر میں نے کافی مِقدار

میں انگور لاکر اُس کے سامنے رکھ دیئے۔ مالک نے جب انگور کا دانہ کھایا تو وہ کھٹّا نکلا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا: اے باغبان! تجھ پر افسوس کہ تُو اتنے دنوں سے اِس باغ میں کام کر رہا ہے اور ابھی تک تجھے کھٹے اور میٹھے انگوروں کی پہچان نہ ہو سکی حالانکہ تُو یہاں سے دن رات خوب انگور کھاتا ہو گا۔ میں نے باغ کے مالک سے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے آج تک تمھارے اِس باغ سے انگور کا ایک دانہ بھی نہیں کھایا کیونکہ میں تو صرف باغ کی دیکھ بھال کرنے کے لئے آیا ہوں، جبھی تو مجھے کھٹّے اور میٹھے انگوروں کی پہچان نہیں ہو سکی، یہ سُن کر باغ کا مالک اپنے دوستوں سے کہنے لگا: کیا اس سے بھی زیادہ کوئی عجیب بات ہو سکتی ہے کہ ایک شخص کافی عرصہ تک اِتنی ایمانداری سے باغ میں رہے کہ وہاں سے ایک دانہ بھی نہ کھائے؟ یہ شخص تو ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح متقی اور پرہیز گار معلوم ہوتا ہے۔ (اس باغ والے کو معلوم نہ تھا کہ یہی حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم ہیں) حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پھر میں اپنے کام میں لگ گیا اور باغ کا مالک وہاں سے رُخصت ہو گیا۔

(عیون الحکایات، حصہ ۱، ص۲۲۳-۲۲۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابراہیم بن ادہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حلال کھانے کی جستجو، ایمانداری اور تقوی و پرہیز گاری مرحبا! اگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاہتے تو رَبّ تعالٰی کی بارگاہ میں دُعا کرنے سے آپ کو باآسانی مَن پسند کھانے اور مشروبات عطا کر دیئے جاتے مگر آپ جانتے تھے کہ محنت میں عظمت ہے، آپ کی امانت داری اور تقویٰ و پرہیز گاری کا عالَم بھی نرالا تھا، باوجود یہ کہ انگوروں کا پُورا باغ رکھوالی کے لحاظ سے آپ کے قبضہ و اختیار میں تھا، آپ چاہتے تو باغ میں لگے انگوروں کے خوشوں سے بھرپُور طریقے سے لُطف اندوز ہوتے مگر آپ ان لوگوں میں سے نہ تھے کہ جنہیں

حرام و حلال کی کوئی پروا نہیں ہوتی، جو امانتوں میں خیانت کے مُرتکب ہوتے ہیں اور جن کی نظریں دوسروں کے مالوں پر ہی لگی رہتی ہیں بلکہ آپ تو حلال کھانے کی اہمیّت و فضیلت سے بخوبی واقف تھے۔

حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حلال کھانے کی برکتیں پانے، حرام روزی سے بچنے اور حلال طریقے سے روزی کمانے کے طریقے جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی کا تحریری مختصر اور جامع رسالہ **"حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول"** کا مُطالعہ کرنا اِنتہائی مُفید ہے، اُمّت کی خیر خواہی کے لئے لکھے گئے اس رسالے میں آپ نے حلال روزی کے فضائل، حرام روزی کی وعیدیں اور حلال طریقے سے کمانے کے 50 معلوماتی مدنی پُھولوں کو بیان فرمایا ہے لہٰذا آج ہی اس اَنمول رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے زیادہ تعداد میں ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے اور تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرمایئے۔ بالخصوص وہ اسلامی بھائی جو **ملازمت** کے شعبے سے وابستہ ہیں یا جن کے تحت **ملازمین** ہوتے ہیں، وہ توہاتھوں ہاتھ اس رسالے کا مطالعہ کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک زمانے سے دُور ہوتے جارہے ہیں، جہالت کا اندھیرا غالب ہوتا جارہا ہے، مال و دولت کی فانی چمک دَمک اور

ریل پیل نے لوگوں کی آنکھوں اور عقلوں کو اندھا کر دیا ہے، پہلے کے لوگ حرام وناجائز غِذاؤں سے بہت زیادہ بچتے تھے، مگر اب بے احتیاطی اور بے باکی کا عالم یہ ہے کہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ لوگ جان بُوجھ کر حرام کھاتے ہیں، بعض نادان تو فخریہ طور پر یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا یہ عالیشان مکان اور گھر میں جو خوشحالی دیکھ رہے ہو یہ سب حرام مال کی بدولت ہی تو ہے، آج کل اس مہنگائی کے دَور میں ایمانداری سے کمانے لگیں تو دو وقت کی روٹی سُکون سے کھانی مُشکل ہو جائے گی۔ اہلِ خانہ کی نئی نئی فرمائشیں اور خواہشیں معمولی آمدنی میں کہاں پُوری ہوتی ہیں، مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔

یاد رکھئے! یہ سب دِین سے دُوری کی نحوست ہے۔ ایسے ہی دَور کے بارے میں غیب کی خبر دیتے ہوئے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کوئی پروانہ ہو گی کہ اس نے (مال) کہاں سے حاصل کیا؟ حرام سے یا حلال سے۔"[1]

مشہور مُفسِرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "یعنی آخر زمانہ میں لوگ دِین سے بے پرواہو جائیں گے، پیٹ کی فکر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فکر کریں گے، ہر حرام و حلال لینے پر دلیر ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔"[2]

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس شخص کے سِوا کسی کا دِین محفوظ نہ رہے گا، جو اپنے دِین کو لے کر (یعنی اس کی حفاظت کی خاطر) ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک

---

[1] ... بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبال من حیث... الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹

[2] ... مرآۃ المناجیح، ۴/۲۲۹

سوراخ (غار) سے دوسرے سوراخ کی طرف بھاگے۔اس وقت روزگار کا حصول **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کیے بغیر نہ ہوگا۔جب یہ صُورتِ حال ہوگی تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جائے گا، اگر بیوی بچے نہ ہوں گے تو والدین کے ہاتھوں اس کی ہلاکت ہوگی اور اگر والدین بھی نہ ہوں تو اس کی ہلاکت رشتے داروں یا پڑوسیوں کے ہاتھوں ہوگی۔" صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: "یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہوگا؟" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "وہ اسے غُربت پر عار (شرم) دلائیں گے، اس وقت وہ اپنے آپ کو ہلاکت کی جگہوں میں لے جائے گا۔"[1]

مالِ حرام کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن اہل وعیال کے لیے ہم دن رات کماتے ہیں، وہی کل بروزِ قیامت ہماری رُسوائی کا سبب بن سکتے ہیں، آج اگر ہم مُعاشرے پر نظر ڈالیں تو لوگوں پر بیوی بچوں کی جائز ناجائز خواہشیں اور فرمائشیں پُوری کرنے کی دُھن سوار ہے، مال کی ہَوَس میں اس قدر اندھے ہوچکے ہیں کہ حرام ذَرائع اِختیار کرنے کو بُرائی تصور ہی نہیں کیا جاتا ہے۔یاد رکھئے! ماں باپ، بیوی بچوں اور قَرابت داروں کے حُقُوق کی ادائیگی یقیناً ہماری ہی ذمہ داری ہے، لیکن اگر ہم ان کی خواہشات پُوری کرنے اور ان کے طعنوں سے بچنے کے لئے حرام وحلال کی پرواکئے بغیر مال و دولت جمع کرتے رہے، مشکل وقت میں انہیں صبر و شکر، توکل و قناعت کا ذہن نہ دیا اور حلال وحرام کی تمیز نہ سکھائی تو ہوسکتا کل بروزِ قیامت یہی ہمارے خلاف بارگاہِ الٰہی میں مُقدمہ کردیں اور ہماری پکڑ ہوجائے، جیسا کہ

بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ

---

[1] ... الزھد الکبیر للبیھقی، الجزء الثانی، فصل فی ترک الدنیا ... الخ، ص ۱۸۳، حدیث: ۴۳۹

حضرتِ سَیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سمر قندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: مروی ہے کہ مرد سے تعلُّق رکھنے والوں میں پہلے اُس کی زَوجہ اور اُس کی اولاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچّے قیامت میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق دِلا، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں دِینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا، جس کا ہمیں علم نہ تھا، پھر اس شخص کو حرام کمانے پر اس قدر مارا جائے گا کہ اس کا گوشت جَھڑ جائے گا، پھر اس کو میزان (ترازو) کے پاس لایا جائے گا، فرشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس کے بال بچّوں میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: "میری نیکیاں کم ہیں" تو وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا آکر کہے گا: "تُو نے مجھے سُود کھلایا تھا" اور اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، اِس طرح اُس کے گھر والے اس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اہل وعیال کی طرف رنج ومایوسی سے دیکھ کر کہے گا: "اب میری گردن پر وہ گُناہ و مَظالم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے۔" فرشتے کہیں گے: "یہ وہ بدنصیب شخص ہے، جس کی نیکیاں اِس کے گھر والے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنَّم میں چلا گیا۔"[1]

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ!
دَرْدِ سر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہوں
میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یارب!

(وسائلِ بخشش، ص:۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اس شخص کی بدنصیبی کا کیا عالَم ہوگا جو اپنے اہل وعیال کی

---

1 ... قرۃ العیون، الباب الثامن فی عقوبۃ قاتل... الخ، ص ۴۰۱

خاطر حرام کماتا رہے اور بروزِ قیامت اس کے گھر والے ہی اس کی تمام نیکیاں حاصل کر کے نجات پاجائیں اور وہ خُود قَلّاش (کنگال) رہ جائے۔ ہمارے مُعاشرے کے حالات اس قدر خراب ہوچکے ہیں کہ مال کی حرص وہَوَس میں مُبتلا ہو کر کاروبار میں نہ جانے کیسے کیسے گناہ کیے جاتے ہیں، نقلی، ملاوٹ والی اور عیب دار چیز کو اصلی، معیاری اور اعلیٰ کوالٹی کی بتا کر بیچا جارہا ہے، خریدار اگر کسی خرابی کی نشاندہی کرے تو اُسے یقین دِلانے کے لئے جھوٹی قسمیں کھانے سے بھی گُریز نہیں کیا جاتا، اسی طرح بعض لوگوں پر امیر و کبیر بننے، مہنگی گاڑیوں میں گھومنے، شُہرت و منصب پانے، جدید ترین سہولیات سے موج کرنے، جائیدادوں، ملوں (Mills) اور فیکٹریوں کے مالکانہ حُقوق پانے کا ایسا بُھوت سوار ہے کہ وہ دوسروں کے منہ کا نوالہ چھین کر اپنا بینک بیلنس مضبوط بنانے میں کوشاں رہتے ہیں، چاہے اس راہ میں کسی کا گھر اجاڑنا پڑے، کسی کی جان لینی پڑے، کسی کا حق دبانا پڑے، پروا نہیں کرتے۔

ذرا غور کیجئے کہ ہم اپنے ذاتی مُعاملات میں تو حد سے زیادہ محتاط ہوتے ہیں کہ کوئی ہمیں دھوکہ نہ دے جائے، مثلاً گاڑی میں پیٹرول بھروانا ہو، بڑے نوٹ وُصول کرنے ہوں، دُکان، مکان، زمین اور دیگر اَشیا وغیرہ خریدنی ہوں، کسی چیز کے کاغذات بنوانے ہوں تو خوب چھان بین کرتے ہیں اور جب تک دل مطمئن نہیں ہوجاتا، کوئی قدم نہیں اُٹھاتے، مگر افسوس صد کروڑ افسوس! کہ جب بات آتی ہے حلال و طیّب روزی کمانے، کھانے اور حرام و ناجائز چیزوں سے بچنے کی تو اس قدر بے احتیاطیاں کی جاتی ہیں کہ دل خون کے آنسو روئے تو کم ہے۔ حرام کھانا اپنے ساتھ کیا کیا تباہ کاریاں لاتا ہے، اس بارے میں 4 فرامینِ مُصْطَفٰے سنئے اور حرام سے بچنے کی نِیَّت بھی کرلیجئے۔

1. اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی جان ہے! بے شک بندہ حرام کا لُقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور

جس بندے کا گوشت حرام اور سُود سے پلا بڑھا ہو، اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔(معجم اوسط، من اسمه محمد، ۳۴/۵، حدیث:۶۴۹۵)

2. جب مُردے کو تَخت پر رکھ کر اُٹھایا جاتا ہے تو اُس کی رُوح پھڑ پھڑا کر تَخت پر بیٹھ کر ندا کرتی ہے کہ اے میرے اَہل وعَیال! دُنیا تُمہارے ساتھ اِس طرح نہ کھیلے جیسا کہ اس نے میرے ساتھ کھیلا، میں نے حَلال اور غیرِ حَلال مال جَمْع کیا اور پھر وہ مال دوسروں کے لئے چھوڑ آیا اس کا نَفْع اُن کیلئے ہے اور اس کا نُقصان میرے لئے، پس جو کچھ مجھ پر گُزری ہے، اس سے عبرت حاصل کرو۔

(التذکرة للقُرطبی، باب ماجاء ان ملک الموت...الخ، ص ۶۹)

3. جو شخص 10 دراہم میں ایک کپڑا خریدے اور ان دَراہِم میں حرام کا ایک دِرہم بھی شامل ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک اس کی کوئی نماز بھی قَبول نہیں فرمائے گا کہ جب تک اس کپڑے میں سے کچھ بھی اس کے استعمال میں رہے۔(کنزالعمال، کتاب البیوع، الجزء ۲، ۸/۴، حدیث: ۹۲۶۰)

4. اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک فرشتہ ہر دن اور رات میں بیتُ المقدس کی چھت پر نِدا کرتا ہے: جس نے حرام کھایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ تو اس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ ہی کوئی نفل۔(اتحاف السادة، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول فی فضیلة الحال...الخ، ۴۵۲/۶)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حرام کھانے والوں، عہد توڑنے والوں، جھوٹ بولنے والوں کو گویا **چوٹ کرتے ہوئے** سمجھا رہے ہیں:

کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بد لگام ۔۔۔ ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عہد توڑا کریں، جھوٹ بولا کریں ۔۔۔ ان کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیدنا امام ابنِ جوزی کی نصیحت

حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن علی جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حرام غذا ایک ایسی آگ ہے جو فکر کی چربی پگھلا دیتی ہے اور حلاوتِ ذِکر کی لذت ختم کر دیتی ہے اور سچی نیّتوں کے لباس جلا دیتی ہے اور حرام ہی سے بصیرت کا اندھا پن پیدا ہوتا ہے، لہٰذا مالِ حلال جمع کرو اور اُسے میانہ روی سے خرچ کرو، خُود بھی حرام سے بچو اور اپنے گھر والوں کو بھی اس سے بچاؤ اور حرام خوروں کی صُحبت میں نہ بیٹھو اور ان کا کھانا کھانے سے بچتے رہو اور جس کا ذریعہ مَعاش حرام ہو، اس کی صحبت اِختیار نہ کرو۔ اگر تم اپنی پرہیز گاری میں سچے ہو تو نہ ہی کسی کی حرام پر رہنمائی کرو کہ اگر وہ اسے کھالے تو اس کا حساب تم سے لیا جائے اور نہ ہی حرام کے حُصول میں کسی کی مدد کرو کیونکہ مدد گار بھی عمل میں شریک ہی ہوتا ہے۔ یاد رکھو! حلال کھانے ہی سے اعمال قبول ہوتے ہیں اور فاقہ و تنگدستی کو چُھپانے اور تنہائی میں رو رو کر آہیں بھرنے کو اعمال کی قبولیّت اور رِزقِ حلال کمانے کے سلسلے میں نہایت اَہم مقام حاصل ہے۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ۲۸۴)

سیدنا بہاءُالدین زکریا ملتانی کی تاکید

حضرت سَیِّدُنا بہاءُالدّین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مُریدوں کو اکثر یہ نصیحت فرماتے تھے: اپنے بیوی بچوں کو رزقِ حلال کھلاؤ، اگر ذرّہ برابر بھی ناجائز اور حرام کمائی کسی نے اپنی زوجہ و اَولاد کو کھلائی تو ان کے اندر بھی حرام رِزق کی تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ آدمی حرام کاری کے کام وَلَدُ الحرام ہونے

کی وجہ سے ہی نہیں کرتا بلکہ بیشتر حرام کاری رزقِ حرام کے کھانے سے جَنَم لیتی ہے، اس لیے رِزقِ طیّب کا حُصُول اور تلاش جاری رکھنی چاہیے۔ (فیضانِ بہاءُالدین زکریا ملتانی، ۵۲)

کر لو توبہ چھوڑ دو اے بھائیو! سب ہیر پھیر　　نارِ دوزخ میں نہ لے جائے کہیں مال حرام

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً بعض لوگ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ وہ عرصہ دراز سے فُلاں پریشانی یا بیماری میں مُبتلا ہیں، اس سے نجات کے لئے گِڑگِڑا کر دُعائیں کرتے ہیں، اَوراد و وظائف بھی پڑھتے ہیں، نماز روزے کی پابندی بھی کرتے ہیں، صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں، بُزرگوں کے آستانوں پر جاکر دُعائیں بھی مانگتے ہیں، بُھوکوں کو کھانا بھی کھلاتے ہیں، سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں بھی شرکت کرتے ہیں، کئی بار مدنی قافلوں میں بھی سفر کیا، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، طرح طرح کے جَتَن کئے مگر پریشانیاں ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی جارہی ہیں، بعض نادان تو یہ بھی کہتے سُنے جاتے ہیں کہ **"نہ جانے ایسا کون سا گُناہ ہوگیا ہے جس کی ہمیں یہ سزا مِل رہی ہے۔"** اس طرح کی بھڑاس نکالنے والوں کو چاہئے کہ وہ دُعا قبول نہ ہونے پر شکوہ شکایت کرنے کے بجائے اس کے اَسباب پر غور کریں ہوسکتا ہے کہ قَبولیتِ دُعا کی راہ میں رُکاوٹ خُود ان کا اپنا کردار بنا ہوا ہو، مثلاً بسا اَوقات دُعا کی قبولیّت میں حرام خوری آڑے آجاتی ہے، جس کے سبب دُعائیں قبول نہیں ہوتیں، جیسا کہ

سرکارِ دو عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے اور پاک ہی کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو بھی اُسی کا حکم دیا، جس کا رسولوں کو حکم دیا۔ اُس نے

رسولوں سے فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا (پ۱۸، المؤمنون: ۵۱)	ترجمۂ کنزالایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو۔

اور (مؤمنین سے فرمایا:)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (پ۲، البقرة: ۱۷۲)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔

پھر (حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے) لمبا سفر کرنے والے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ جس کے بال پراگندہ اور بدن غُبار آلود ہے، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بُلند کرکے یارَبّ! یارَبّ! پُکار رہا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام ہے تو اس کی دُعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟۔

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة... الخ، ص ۵۰۶، حدیث: ۶۵(۱۰۱۵))

اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کھانے پینے لباس وکسب میں حرام سے اِحتیاط کرے کہ حرام خوار و حرام کار (حرام کھانے والے اور حرام کام کرنے والے) کی دُعا اکثر رَد ہوتی ہے۔ (فضائلِ دعا، ص ۶۰)

نہ کر رد کوئی اِلتجا یاالٰہی ہو مقبول ہر اِک دُعا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۶)

آیئے! اس بارے میں ایک عبرت آموز حکایت سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں

چنانچہ

دُعا قبول نہ ہونے کا سبب

حضرتِ سیِّدُنا عُبَّاد خوَّاص رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا مُوسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کسی مقام سے گُزرے تو دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ اُٹھائے رو رو کر بڑے رِقّت انگیز انداز میں مصروفِ دُعا تھا۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی کلیمُ الله عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اُسے دیکھتے رہے، پھر بارگاہِ خُداوندی میں عرض گُزار ہوئے: اے میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنے اس بندے کی دُعا کیوں نہیں قبول کر رہا؟ الله عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے موسٰی! اگر یہ شخص اتنا روئے، اتنا روئے کہ اس کا دَم نکل جائے اور اپنے ہاتھ اتنے بُلند کرلے کہ آسمان کو چُھو لیں، تب بھی میں اس کی دُعا قبول نہ کروں گا۔ حضرت سیِّدُنا مُوسٰی کلیمُ الله عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد ہوا: یہ حرام کھاتا اور حرام پہنتا ہے اور اس کے گھر میں حرام مال ہے۔ (عیون الحکایات، حصہ دوم، ص۱۹۶)

دھوکہ بازی میں نُحوست ہے بڑی　　یاد رکھ اس کی سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو حرام کھاتا، حرام پہنتا اور اپنے گھر میں حرام مال رکھتا ہے تو وہ اپنی دُعاؤں کے ثمرات سے خُود کو محروم کرتا اور قہرِ قہار و غضبِ جَبَّار میں گرفتار ہو کر عذابِ نار کا حقدار قرار پاتا ہے، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دُعائیں بارگاہِ خُداوندی میں مقبول ہوں اور الله عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے امن نصیب ہو تو ہمیں چاہئے کہ صرف حلال کھانا ہی اپنی عادت بنائیں اور حرام و ناجائز چیزوں سے بچتے رہیں، بالفرض اگر کم تنخواہ میں کسی کا گُزر بسر نہ ہوتا ہو تو وہ غیر

ضروری اخراجات سے جان چھڑائے نہ کہ مال کی حرص میں حرام ذرائع اختیار کرے،بسا اوقات گھر، سسرال یا عزیز وَاَقارب میں کم تنخواہ کی وجہ سے طرح طرح کی باتیں سُننے کو ملتی ہیں،ایسے موقع پر عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ صبر و شکر کے ساتھ قلیل آمدنی میں بھی توکل و قناعت کا ذِہن بنائے۔ بعض نادان ان حالات سے تنگ آکر ہمت ہار بیٹھتے ہیں اور جُوا، بھتہ،سُود و رِشوت وغیرہ حرام کاموں میں پڑ جاتے ہیں،خود بھی مالِ حرام کھاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی مالِ حرام کھلاتے ہیں،یُوں اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ہلاکت وبربادی کو دعوت دیتے ہیں۔ آیئے !بارگاہِ رِسالت میں اِلتجاء کرتے ہیں:

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر   عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ انسان کو ہلاکت کی وادیوں میں دھکیلنے کے پیچھے بسا اوقات گھر والوں اور رشتے داروں کا کردار ہوتا ہے، لٰہذا ہمیں چاہئے کہ ہم روزی کمانے اور مال جمع کرنے میں اتنے مشغول نہ ہوجائیں کہ گھر والوں کی اسلامی تربیت سے ہی غافل ہوجائیں، لٰہذا بقدرِ ضرورت حلال روزی کمایئے اور ضرور کمایئے، مگر ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ گھر والوں کی سنّتوں کے مطابق مدنی تربیت کرنا بھی گھر کے سرپرستوں پر لازم ہے، مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہوں اور ان کا اپنا بھی مدنی ذہن بنا ہوا ہو، ورنہ کامیابی کی اُمید رکھنا بے فائدہ ہے، عموماً دیکھا جاتا ہے کہ والدین اپنی اولاد کے لیے بڑے دردمندانہ انداز میں دُعا کے لیے اِلتجائیں کر رہے ہوتے ہیں کہ حضرت دُعا کریں: میری اولاد نمازی بن جائے، خود چاہے جُمعہ بھی نہ پڑھتا ہو، حضرت دُعا کریں: میری اولاد قرآنِ کریم کی تلاوت کرے، خود چاہے ماہِ رمضان میں ہی قرآنِ کریم کھول کر

دیکھا ہو، حضرت دُعا کریں: میری اولاد راہِ راست پر آجائے، فلمیں ڈرامے، بُری دوستیاں چھوڑ دے، خود چاہے جوان بیٹوں، بیٹیوں کے ساتھ گناہوں بھرے چینلز دیکھنے میں کوئی شرم محسوس نہ کرتا ہو، خود چاہے گناہوں بھرے مقامات میں بڑے شوق کے ساتھ بیٹھ کر وقت ضائع کرتا ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کے نیک ہونے کی تمنّا واقعی بہت اچھی ہے، مگر ہمیں اپنے **ذاتی کردار** کا جائزہ لینا ہو گا، اپنے گریبان میں جھانکنا ہو گا، علمِ دِین حاصل کر کے اُس پر عمل کرنا ہو گا، حلال روزی میں حرام کے جتنے بھی ذرائع شامل ہو سکتے ہیں، ان سے اپنے آپ کو خبر دار رکھنا ہو گا، قدم قدم پر عُلمائے اہلسنّت سے رابطے میں رہنا ہو گا، بسا اوقات غیر شرعی کام ہو جانے کے بعد اُس کی شرعی رہنمائی لی جاتی ہے کہ فُلاں کام میرے لیے جائز تھا یا ناجائز۔ **اے کاش!** کوئی بھی نیا کام، کاروبار شروع کرنے سے قبل اُس کام کے بارے میں شرعی رہنمائی لینے کا مدنی ذہن بن جائے کہ میں فُلاں کام کرنا چاہتا ہوں، اس کو شریعت کے تقاضوں کے مطابق مجھے کیسے کرنا ہو گا؟ کیا یہ کام میرے لیے جائز و حلال ہے کہ نہیں؟

کئی کام، کاروبار ایسے ہوتے ہیں کہ جس میں دو یا اس سے زائد افراد مل کر کرتے ہیں، جس کو ہم **شراکت داری** (Partnership) کہا جاتا ہے، ایسی صُورت میں تو زیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گھر والوں کی اصلاح اور ان کی مدنی تربیت کا گُر پانے اور گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مقصد میں کامیابی پانے کے لئے دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی

کام "مدرسۃ المدینہ بالغان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں روزانہ ہر ذیلی حلقے (مسجد، مارکیٹ، دفتر، بازاروغیرہ) میں بالغ اسلامی بھائیوں کو درست مخارج کے ساتھ کم و بیش 63 منٹ کے لیے فِی سَبِیْلِ اللہ قرآنِ کریم پڑھانے کا سلسلہ ہوتا ہے، جسے مدرسۃ المدینہ بالغان کہتے ہیں۔ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرنے اور اس کی تلاوت کرنے کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ صاحبِ جُود و نوال، محبوبِ رَبِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قرآنِ پاک سیکھنا، اس کی کثرت سے تلاوت کرنا اور اس کے عجائبات میں غور و فکر کرنا اپنے اوپر لازم کرلو، اس کے ذریعہ تم جنت میں (بلند) درجات کو حاصل کرلو گے۔ (کنزالعمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ، ۱/ ۲۶۶، حدیث:۲۳۶۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی برکت سے اب تک کئی اسلامی بھائیوں نے دُرُست تلفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا سیکھ لیا ہے اور ان کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک ایمان افروز مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

اِسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کردیا دیکھو

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میرے گناہ بہُت زیادہ تھے۔ جن میں مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ V.C.R کی لیڈ سپلائی کرنا، روزانہ دو بلکہ تین تین فلمیں دیکھنا، وِرائٹی پروگرامز میں راتیں کالی کرنا شامل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ کراچی کے عَلاقے نیا آباد کے ایک اسلامی بھائی کی مسلسل اِنفِرادی کوشِش کی بَرَکت سے عَلاقے کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں جانے کی ترکیب بنی اور اس طرح عاشقانِ رسول کی صُحبت ملی اور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک،

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر مَدَنی کاموں میں مصروف ہو گیا۔

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ گناہوں کی تاریک وادیوں میں گم اسلامی بھائی مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی برکت سے دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والے بن گئے۔ یقیناً مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ اس لیے آپ خود بھی اس میں شرکت کیجیے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی شرکت کی دعوت دیجئے، اگر آپ اپنی کاروباری مصروفیات کی وجہ سے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت نہیں کر پاتے تو اس کا بہترین حل یہ بھی ہے کہ جہاں آپ کام کرتے ہیں مثلاً آفس، دکان، فیکٹری، بازار، مارکیٹ یا کارخانے وغیرہ میں ہی مناسب وقت پر مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی ترکیب کر لیجیے، جی ہاں! اپنے قریبی دعوتِ اسلامی کے کسی ذیلی حلقے یا مدنی تربیت گاہ سے رابطہ کیجیے، ان کی معاونت و رہنمائی سے اپنے ہی علاقے میں مدرسۃ المدینہ (بالغان) کی ترکیب بنا لیجیے، اس طرح جہاں آپ کو خود قرآنِ پاک سیکھنے اور نیک صحبتیں پانے کی برکتیں ملیں گی، وہیں آپ کے تعاون سے کئی دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی یہ سعادتیں ملیں گی۔ اس لیے کوشش کیجیے اور کام کی جگہوں میں مدرسۃ المدینہ (بالغان) قائم کیجیے۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تلاوت کرنا صبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح عام حالات میں حرام کھانے سے شریعت نے ہمیں سختی سے منع فرمایا ہے، اسی طرح بیماری کی حالت میں بطورِ دوا بھی حرام کھانا اور پینا ہمارے لئے حرام قرار دیا ہے، مگر پھر بھی لوگ حلال و پاکیزہ چیزوں کو چھوڑ کر حرام چیزوں میں شفا تلاش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حرام فرمادیا، اس میں کوئی شفا نہیں اور نہ ہی بطورِ دَوا اُسے کھانا پینا ہمارے لئے حلال و جائز ہے، چُنانچہ

اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ میری بیٹی بیمار ہو گئی تو میں نے اس کے لئے ایک کُوزے میں نبیذ (پانی میں کھجور ڈال کر بنایا جانے والا مشروب) بنایا، رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے تو وہ نبیذ جوش مار رہی تھی (یعنی اس پر جھاگ پیدا ہو چکی تھی)، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دریافت فرمایا: (اے اُمِّ سلمہ) یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میری بیٹی بیمار ہو گئی ہے، لہٰذا میں نے یہ نبیذ اس کے لئے تیار کی ہے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو چیزیں تم پر حرام کی ہیں، ان میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی۔ (معجم کبیر، حسان بن المخارق عن ام سلمة، حدیث: ۲۳، ۷۴۹/۳۲۶)

حضرت سیِّدُنا ابن الحاج مالکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حرام چیز سے فائدے کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔ (المدخل، فصل فی نیة الناسخ وکیفیتھا، ۳۰۷/۲)

حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: حرام چیزوں کو دَوا کے طور پر بھی استعمال کرنا ناجائز ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: جو چیزیں حرام ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی ہے۔ (معجم کبیر، حسان بن المخارق عن ام سلمة، حدیث: ۷۴۹، ۳۲۶/۲۳

ملخصاً) کسی چیز کے بارے میں ہرگز یہ یقین نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اس سے مرض زائل ہی ہو جائے گا، زیادہ سے زیادہ ظن اور گمان ہو سکتا ہے نہ کہ علم و یقین، خود علمِ طِب کے قواعد و اُصول ہی ظنّی ہیں، لہٰذا یقین حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۵۰۵)

بِلاضرورتِ شرعیہ شِفا پانے کی غرض سے حرام چیزوں کو بطورِ دوا پینے کا انجام کس قدر بھیانک ہوتا ہے، اس بارے میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی پیاری تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** صفحہ نمبر 174 پر ایک عبرت آموز حکایت نقل فرمائی ہے، آیئے! ہم بھی وہ حکایت سنتے ہیں اور اس سے مدنی پھول چنتے ہیں، چُنانچہ

حضرت سیّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک شاگرد کی نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا: سورۂ یٰسٓ پڑھنا بند کر دو۔ پھر آپ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ وہ بولا: میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا، میں اِس سے بَیزار ہوں۔ بس اِنہی الفاظ پر اُس کی موت واقع ہوگئی۔ حضرتِ سیّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتِمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس 40 روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس 40 دن کے بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ حضرتِ سیّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس سے پُوچھا: کس سبب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفَت سَلب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بہت اُونچا تھا! اُس نے جواب دیا: تین عُیُوب کے سبب سے: (1) چُغلی کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ کو کچھ اور (2) حَسَد کہ میں

اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (3)شراب نَوشی کہ ایک بیماری سے شِفاپانے کی غَرَض سے طبیب(ڈاکٹر) کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پِیتا تھا۔(منہاج العابدین، ص ۴۱۰ ملخصًا)

ڈر لگتا ہے ایماں کہیں ہو جائے نہ برباد سرکار بُرے خاتمے سے مجھ کو بچانا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے لرزاُٹھیئے !اور گھبرا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جُھک جایئے۔ آہ! چُغلی و حسد کرنے اور شفا پانے کی غرض سے ہر سال شراب کا صرف ایک گلاس پینے کی نحوست کے سبب سَیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے ولیِ کامل کا شاگرد بھی ہلاکت سے نہ بچ سکا، مرتے وقت کُفریہ کلمات بول کر مرا اور پھر عذابِ نار کا حقدار قرار پایا۔ غور فرمایئے کہ جب حرام چیز کا ایک گلاس وہ بھی بطورِ دوا پینے کی اتنی نحوست ہے تو جو لوگ بے حیائی و بے غیرتی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے بِلا عذر چُھپ کر یا کُھلم کُھلا حرام خوری اور شراب نوشی کرتے ہیں وہ کس قدر قہرِ قہار و غضبِ جبّار کا شکار ہوتے ہوں گے اور ان کا انجام کتنا بُرا ہو گا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے فکر مند رہے کبھی بھی اپنے مقام و منصب اور نیکیوں پر بھروسہ نہ کرے۔

تیرے ڈر سے سدا تھر تھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۲۸)

مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی 200 سے زائد ممالک میں خدمتِ دین کے 103 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ان شعبہ جات میں سے ایک شعبہ بنام **"مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ"** بھی ہے جس کا بنیادی مقصد سُنّی علمائے کرام و مشائخ عظام مثلاً ائمہ ٔ مساجد، خطبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مدنی کاموں میں ان کی مدد حاصل کرنا، ان کی دعائیں لینا اور سُنّی جامعات و مدارس میں مدنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے، مختلف تربیتی اجتماعات میں سُنّی جامعات و مدارس کے طلبہ ٔ کرام کی شرکت کروانا، ان کے لیے مناسب خیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی اور مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ کو مزید ترقیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے سچی پکی وابستگی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حلال کھانے کی فضیلت اور حرام کھانے کے نقصانات کے متعلق سننے کی سعادت حاصل کی،

- حلال کھانا گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔
- قرآنِ کریم میں جا بجا حلال کھانے کے احکام موجود ہیں۔

- حلال کھانا قبولیتِ دُعا کا سبب ہے۔
- حلال کھانا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل کرنے کا سبب ہے۔
- حلال کھانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
- حلال کھانا عبادتوں میں لذّت پانے کا سبب ہے۔
- جبکہ حرام کھانا بطورِ دوا بھی شرعاً جائز نہیں۔
- حرام میں نہ تو شفا ہے اور نہ ہی اس کے نفع میں کسی قسم کی برکت۔
- حرام کھانے سے دل سخت ہوتا ہے۔
- حرام کھانے سے مال و دولت کی حرص اس قدر بڑھتی ہے کہ بسااوقات بندہ قتل و غارت گری میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔
- حرام کھانے میں آخرت کی بربادی ہے۔
- حرام کھانے والا شخص آخرِ کار سخت ترین مصیبتوں، پریشانیوں اور آزمائشوں کا شکار بن جاتا ہے۔
- حرام کھانے والے کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔
- سب سے بڑھ کر یہ کہ حرام کھانے والا عذابِ نار کا حق دار ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل ہر مسلمان کو حرام و مشکوک چیزیں کھانے سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پُھول سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ❀ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ❀ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵)، ❀ عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلیٰ، حدیث: ۴۸۹۷، ۲۷۸/۴)، ❀ دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۳۷۶/۵) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۳/ ۷۹)، ❀ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

سونا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ہندیۃ،۳۷۶/۵)، ❀ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ❀ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً)، ❀ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا، ❀ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ سُبْحٰنَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔(اَیضاً)، ❀ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔(بخاری،۴/۱۹۶،حدیث: ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، ❀ اُسی وَقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔(فتاویٰ ہندیۃ،۳۷۶/۵)، ❀ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار، ۶۲۹/۹)، ❀ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔ (دُرِّمُختار، ۶۳۰/۹)، ❀ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے، ❀ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔(مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث: ۱۱۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"**

حِصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار　　سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص٦٣٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

مَنقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو تو یوں کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مُقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے باز رکھے گا۔(1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود
(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

شعر کی مختصر وضاحت:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگرچہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں، لیکن آپ تو بہت معافی

1...اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، ص۲۷۸ ملتقطاً

عطا فرمانے اور بخش دینے والے ہیں، میرے گناہ اور خطاؤں کو معاف فرما دیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا، ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا، ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ❀ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 826 صفحات پر مشتمل کتاب "قُوت

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

الْقُلُوب" کے صفحہ نمبر474 سے ایک سبق آموز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کی مہکتی خوشبو سے اپنے دل کے مدنی گلدستے کو بھی سجانے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

غفلت کی نیند اور زندگی کی بربادی

کسی (نادان شخص) نے ایک حکیم سے کہا کہ میرے سامنے کسی ایسی شے کی خوبیاں بیان کیجئے کہ جس کے اِستِعمال سے میں دن کے وَقْت بھی سوتا رہوں۔ حکیم نے کہا: اے فُلاں! تُو کتنا کَم عقل ہے! تیری عُمُر کا آدھا حِصَّہ تو پہلے ہی (رات کو غفلت میں) سوتے ہوئے گزر رہا ہے، حالانکہ نیند مَوْت کا دوسرا نام ہے اور اب تُو اپنی عُمُر کے (4 حصوں میں سے) تین چوتھائی (3/4) حِصّے کو مزید نیند کی نَذر کرنا چاہتا ہے اور صرف ایک چوتھائی (1/4) حِصّے کی زندگی؟ تو اُس بندے نے پوچھا: وہ کیسے؟ اُس حکیم نے بتایا: مثلاً تیری عُمُر 40 سال ہو تو آدھی عُمُر 20 سال ہو گی اور تُو ہے کہ اِسے بھی مزید 10 سال بنانا چاہتا ہے (یعنی جب دن کو بھی مزید سویا رہے گا تو مزید 10 سال کم ہو جائیں گے اور تیرے پاس آخِرت کے لیے زادِ راہ اِکٹّھا کرنے کے لیے صِرف 10 سال ہی باقی بچیں گے، لہٰذا زیادہ سونے کی خواہش کو دل سے نکال دے۔) (قُوتُ القلوب، فصل ۷، ۲/۱، ۷۴ بتغیر قلیل)

سیدی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، کھیل کُود میں **قیمتی وقت** کو برباد کرنے والوں اور رات بھر غفلت کی نیند سونے والوں کو گویا بیداری کا پیغام دیتے ہوئے کچھ اس طرح سمجھا رہے ہیں:

دن لَہو میں کھونا تُجھے شب صُبْح تک سونا تجھے
شَرمِ نبی خَوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش، ص ۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اس عقلمند شخص نے زیادہ سونے کی آرزو رکھنے والے شخص کی کیسے اچّھے اَنداز میں اِصلاح فرمائی اور اُسے فِکْرِ آخِرت کا کیسامَدَنی ذِہن دینے کی کوشش فرمائی، بَیان کردہ واقعے میں بالخُصُوص اُن نادانوں کے لئے عِبرت کا سامان مَوجُود ہے کہ جن کے شَب و روز کا اَکثر وَقْت فقط سونے میں یا بیماروں کی طرح بستر پر پڑے رہنے میں ہی کَٹ جاتا ہے، ایسے لوگوں کو نہ تو نمازوں کا ہوش ہوتا ہے اور نہ ہی گھر والوں کے حُقوق کی پروا۔ یاد رکھئے! بِلا وجہ زیادہ سونا ایک ایسی بُری عادت ہے کہ جو وَقْت کی شدید بَربادی کے ساتھ ساتھ دنیا و آخِرت میں ذِلّت و رُسوائی کا باعث ہے، چنانچہ

سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام سے اُن کی والِدۂ ماجِدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! رات کو زیادہ دیر نہ سونا کیونکہ رات کو زیادہ سونا انسان کو قِیامت کے دن فقیر بنا دے گا۔ (ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی قیام اللیل، ۱۲۵/۲، حدیث، ۱۳۳۲)

شَیْخُ الحدیث حضرت علّامہ عَبْدُ الْمُصْطَفٰے اَعْظَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام بُزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تین (3) عادتوں کو لازم پکڑو۔ کم بولنا، کم سونا، کم کھانا کیونکہ زیادہ بولنا، زیادہ سونا، زیادہ کھانا، یہ عادتیں بہت ہی خَراب ہیں اور اِن عادتوں کی وجہ سے انسان دِین و دُنیا میں نُقصان اُٹھاتا ہے۔ (جنّتی زیور، ص ۱۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَقْت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک ایسی نعمت ہے جو ہر اِنسان کو برابر ملتی

ہے۔ ایسا نہیں کہ غریب کے لئے دن رات میں ڈبل بارہ (24) گھنٹے ہیں تو اَمیر کے لیے ستائیس (27) بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک کو دن رات کی صورت میں ڈبل بارہ (یعنی 24) گھنٹے ہی عطا فرمائے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کون اِن اَوْقات کی قَدْر کرتا ہے اور کون بَرباد کرتا ہے ؟ کیونکہ عنقریب اِس فانی زِنْدَگی کے سَفَر کا اِخْتِتام ہونے ہی والا ہے جیسا کہ

اِبنِ آدم کا ٹھکانہ

حضرت سیِّدُنا امام حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرمایا کرتے تھے کہ اے اِبنِ آدم! تُو مختلف مَرحَلوں کا مَجْمُوعہ ہے، جب بھی تیرے پاس سے دن یا رات گزرتے ہیں تو تیرا ایک مَرحَلہ خَتْم ہو جاتا ہے اور جب تیرے تمام مَراحِل خَتْم ہو جائیں گے تو تُو اپنی مَنزِل یعنی جنَّت یا جہنَّم تک پہنچ جائے گا۔

(قوت القلوب، الفصل الثامن ولعشرون، ج ۱، ص ۱۸۷ عربی)

مَحْشَر میں حساب آہ! میں دے ہی نہ سکوں گا رَحمت نہ ہوئی ہو گا جہنَّم میں ٹھکانا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَقْت کی قَدْر سے کیا مُراد ہے؟ وَقْت کی قَدْر کیسے کی جائے ؟ آیئے! اِس کو قُرآنِ کریم کی اس آیتِ مبارکہ سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ پارہ 30 سُوْرَہ عَصْر کی آیت نمبر 1 تا 3 میں اِرْشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اُس زمانۂ محبوب کی قسم بے شک آدمی ضَرور نُقصان میں ہے مگر جو اِیمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حَق کی تاکید کی اور ایک

(پ ۳۰، العصر: ۱ تا ۳)

دوسرے کو صَبْر کی وَصِیَّت کی۔

مشہور مُفسِر قرآن، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہ (اِنسان) اپنی اَصل پُونجی (یعنی) عُمر کو، کفر، گناہ، غفلت، دُنیا طَلَبی، کھیل کُود میں بَرباد کر رہا ہے، اِسے آخرت (کو بہتر) بنانے کا ذَرِیعہ نہیں بناتا، اِنسان تاجِر ہے، زِندَگی اُس کی دُکان اور اَعْمال دُکان کے سودے ہیں، اگر (اَعمال) اچھّے ہیں تو اُن کا خریدار خُدا تعالیٰ ہے اور جنّت اُن کی قیمت، اگر بُرے ہیں تو شَیْطان خریدار ہے اور دوزخ اُن کی قیمت، جیسا سودا ویسے خریدار۔ (نور العرفان، پ ۳۰، العصر، تحت الآیۃ: ۲، ص ۹۹۴)

عُمر اور بَرف میں مُشَابَہَت

اِمام فَخْرُ الدِّین رَازِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ قَول نَقْل فرماتے ہیں کہ میں نے سُورۂ عَصر کا مفہوم ایک بَرف فَروش سے سمجھا جو بازار میں یہ آوازیں لگا رہا تھا: اُس شخص پر رَحم کرو جس کا سَرمایہ گُھلا جا رہا ہے۔ اُس شخص پر رَحم کرو جس کا سَرمایہ گُھلا جا رہا ہے۔ اُس کی یہ بات سُن کر میں نے کہا: یہ ہے ”اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾“ (تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی ضرور نُقصان میں ہے) کا مطلب۔ (مزید فرماتے ہیں) لہٰذا جس کی عُمر بے کار گزر رہی ہے تو ایسا شخص نُقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ (تفسیر کبیر، پ ۳۰، العصر، تحت الآیۃ ۱، الجزء الثانی والثلاثون، ۱۱/ ۲۷۸)

ہوئی جاتی ہے ہائے عُمر ضائع جانتا ہوں میں نہیں آئے گا ہرگز وَقت گزرا یارسُولَ اللہ
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہماری زِندَگی بلکہ زِندَگی کا ہر ہر لَمحہ کتنا قیمتی ہے اور

زِندَگی کا یہ مُختَصَر سفر کس تیزی کے ساتھ کَٹ رہا ہے، لہٰذا عقلمند وہی ہے کہ جو اِس فانی دنیا کے دھوکے میں مُبتَلا نہ ہو، سونے اور جَواہِرات سے زیادہ قیمتی لَمحات کی ناقَدری نہ کرے، تَقْویٰ و پرہیز گاری اپنائے، اپنے شب وروز کو فُضُولیات اور دُنیَوِی عَیش کوشیوں میں نہ گنوائے، جن کاموں کے کرنے کا شریعت نے حُکم فرمایا ہے، اُنہیں بجالانے میں ہر گز ہر گز سُستی کا مُظاہَرہ نہ کرے، بِالفرض نَفس سُستی دِلائے تو نَفس کو خُوب خُوب ڈانٹنے کی عادت بنائے اور جن کاموں سے رُکنے کا شریعت نے حُکم فرمایا ہے اُن سے رُکنے میں **"اَگر مگر"** **"چُونکہ چُنانچہ"** سے کام لینے کے بجائے ایک لمحے کی بھی تاخیر نہ کرے، کیونکہ اگر ہم اِس فانی دُنیا کی رَنگینیوں میں ہی کھوئے رہے، صرف اور صرف دُنیَوِی مُستَقبِل کو سَنْوارنے میں ہی ہمارے قیمتی اَیَّام غفلت کی نَذر ہو گئے اور مَوت کا فِرِشتہ آپہنچا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی بھی مُہلَت نہیں دی جائے گی۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک عِبرت آموز حِکایت سُنتے ہیں، چنانچہ

مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعَہ 417 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"اِحیَاءُ العُلُوم کا خُلاصہ"** صَفْحَہ 389 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بَکْر بن عَبْدُ اللہ مُزَنِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَنی اِسرائیل میں سے ایک شخص نے مال جَمع کیا۔ جب اُس کی مَوت کا وَقْت قریب آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے میرے مُختَلِف اَموال دِکھاؤ، اُس کے پاس بہت سے گھوڑے، اُونٹ اور غُلام لائے گئے۔ جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا تو حَسرَت سے رونے لگا۔ مَلَكُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو کہا: کیوں رو رہے ہو؟ اُس ذات کی قسم! جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے! جب تک

میں تیری رُوح اور بدَن کو ایک دوسرے سے جُدا نہ کر دُوں، یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اُس نے کہا: مجھے کچھ مُہلَت دیجئے کہ میں اِس مال کو تقسیم کر دُوں۔ فِرِشتے نے کہا: اب تجھے مُہلَت نہیں ملے گی، تُو نے یہ کام اپنی مَوت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا۔ چنانچہ (پھر) مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی رُوح قَبْض فرمالی۔

بے وفا دُنیا پہ مَت کر اِعتبار تُو اَچانک مَوت کا ہو گا شِکار
مَوت آکر ہی رہے گی یاد رَکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رَکھ!
تیری طاقت تیرا فن عُہدہ تِرا کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ تِرا
کرلے تَوبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سَزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۱۲-۷۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت میں بِالْخُصُوص اُن غافِلوں کے لئے عِبرت کے مَدَنی پُھول مَوجُود ہیں کہ جن کے پاس مال کی کمی نہیں مگر اِس کے باوُجُود وہ اِس میں مزید اِضافے کے لئے سَر دَھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ لاکھوں، کروڑوں بلکہ اَربوں روپے اِکٹّھے کرنے اور کئی جائیدادیں حاصل کرنے کے بعد بھی دل نہیں بھرتا، مال جمع کرنے کی حِرص ہے کہ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! مال جمع کرنا مُطْلَقاً بُرا نہیں، مال وہی بُرا ہے کہ جس کے حُقُوقِ وَاجِبہ (مثلاً زکوٰۃ، فطرہ وغیرہ) ادا نہ کئے جائیں، مال وہی بُرا ہے جو ہمیں شَرعی اَحکام کی بجا آوری، مَوت، قَبْر و حَشْر کے مُعَامَلات، اچّھے اَعمال و اچھی صُحبت سے غافِل کر دے۔ لہٰذا وقت کی اَہمیّت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اور بقدرِ ضرورت ہی رِزقِ حلال جمع کیجئے کیونکہ زندگی بار بار نہیں ملتی، اُن اَحادیث و

رِوایات کو بھی ذِہن نشین رکھئے کہ جن میں وَقْت کی اَہَمِیَّت کے مُتَعَلِّق رہنمائی کی گئی ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب وَقْت کی اَہَمِیَّت پر چند فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہُت سے لوگ دھوکے میں ہیں، (1) صحّت اور (2) فَراغت۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الرقاق... الخ:، ۲۲۲/۴، حدیث: ۶۴۱۲)

2. پانچ (5) چیزوں کو پانچ (5) چیزوں سے پہلے غَنِیمت جانو: (1) جوانی کو بُڑھاپے سے پہلے، (2) صِحَّت کو بیماری سے پہلے، (3) مالداری کو تنگدستی سے پہلے، (4) فُرصت کو مَشْغُوْلِیَّت سے پہلے اور (5) زِنْدَگی کو مَوْت سے پہلے۔ (مستدرک، کتاب الرقاق، ۴۳۵/۵، حدیث: ۷۹۱۶)

3. روزانہ صُبْح جب سُورج طُلُوع ہوتا ہے تو اُس وَقْت "دِن" یہ اِعلان کرتا ہے کہ اگر آج کوئی اچّھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔ (شُعَبُ الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من الشعبان، ۳۸۶/۳، حدیث: ۳۸۴۰ ملخصاً)

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بہار | دِل لگا اِس سے نہ غافل ذِی نہار
عُمْر اپنی یُوں نہ غفلت میں گُزار | ہوشیار اے مَحْوِ غفلت ہوشیار
ایک دِن مَرنا ہے آخِر مَوْت ہے | کرلے جو کرنا ہے آخِر مَوْت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارَکہ سُن کر خُصُوصاً اُن لوگوں کو خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے جو گھنٹوں ہوٹلوں، فُضُول بیٹھکوں، پارکوں، مَخْلُوط تفریح گاہوں (یعنی ایسی تفریح گاہیں جہاں غیر مرد اور غیر عورتیں جمع ہوتے ہوں، خوب بے پردگی کے ذریعے گناہوں کا بازار گرم ہوتا ہو، اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ)، اَخبارات کا مُطالَعہ کرنے، بار بار آئینہ دیکھنے، فلمیں ڈرامے یا موسیقی سے بھرپور پروگرام دیکھنے سننے، مُلکی وسِیاسی حالات اور میچوں پر تبصرے کرنے، کرکٹ یا فُٹبال کھیلنے، دیکھنے یا اِن کی تفصیلات سُننے، موبائل یا کمپیوٹر پر گیمز

کھیلنے، نائٹ پیکیجز کے ذریعے نامحرموں سے فون پر باتیں کرنے اور سوشَل مِیڈیا (Social Media) کا فضول یا گناہ بھرا اِستِعمال کرنے میں وَقْت کی نعمت کو بَرباد کرتے اور گویا دُنیاو آخِرت میں حَسرَت وشَرمندگی کا سامان کرتے ہیں، حالانکہ اگر یہی وَقْت نماز، روزوں، ذِکْر و دُرُود، تِلاوت، حَمد ونعت، وَالِدَین کی خدمت، نیکی کی دعوت، قَبْر وآخِرت کے مُعامَلات کی تیّاری، اَولاد کی تَرْبِیَت اور حُصُولِ عِلْمِ دِین جیسے نیک کاموں میں گزرتا تو یقیناً دُنیا و آخِرت میں اِس کی بَرَکتیں نصیب ہوتیں، مگر آہ!

وقت کے عظیم قدرُدان، اعلیٰ حضرت اِمام **احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **یادِ اِلٰہی کی طرف متوجہ** کرتے ہوئے کتنے پیارے انداز سے مدنی پھول اِرشاد فرمار ہے ہیں:

رِزْقِ خُدا کھایا کِیا فَرمانِ حَق ٹالا کِیا
شُکْرِ کَرم تَرْسِ جَزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش، ص۱۱۱)

شعر کی مختصر وضاحت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اے بندے! تُو اس کا دیا ہوا رِزق کھاتا ہے، اس کے باوجود بھی اس کے احکامات پر عمل نہیں کرتا، نہ تو تیرے اندر اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور نہ ہی تجھے اس کے عذاب کا کچھ خوف ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک عَظِیْمُ الشّان نعمت ہے، بَروزِ قِیامت جس طرح بندوں سے مُخْتَلِف نعمتوں سے مُتَعَلِّق سُوال ہوگا، اِسی طرح وقت کے مُتَعَلِّق بھی پوچھا جائے گا اور یہ بھی پوچھا جائے گا کہ عُمر کن کاموں میں گزاری، چنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ تَکَاثُر کی آیت نمبر 8 میں اللہ تَبارَک وتعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ (پ ۳۰،التکاثر:۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہو گی۔

صَدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد سیِّد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُقدَّسہ کے تحت فرماتے ہیں: (وہ نعمتیں کہ) جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں (مَثَلًا) صِحَّت و فَراغ واَمن وعَیش ومال وغیرہ، جن سے دنیا میں لذّتیں اُٹھاتے تھے۔ پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں، اِن کا کیا شُکر ادا کیا؟ اور ترکِ شُکر (ناشُکری) پر عذاب کیا جائے گا۔

دو عالَم کے مالِک و مُختار، باِذنِ پروردِگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: قِیامت کے دن بندہ اُس وَقت تک قدَم نہ اُٹھا سکے گا جب تک کہ اُس سے 5 چیزوں کے مُتَعلِّق سُوال نہ کر لیا جائے: **(1)عُمر کن کاموں میں صَرف کی؟ (2)جَوانی کیسے گُزاری؟ (3)مال کہاں سے کمایا؟ (4)کہاں خَرچ کیا؟ اور (5)اپنے عِلْم پر کہاں تک عمل کیا۔** (ترمذی،کتاب صفة القیامة...الخ،باب فی القیامة،۴/۱۸۸،حدیث:۲۴۲۴)

وقت کے عظیم قدردان، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، **مُفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا محمد مصطفےٰ رضا خان نُوری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک کلام میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے اور **ہمیں توجہ** دِلاتے ہوئے فرما رہے ہیں:

رِیاضَت کے یہی دِن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہِمَّت جو کُچھ کرنا ہے اب کرلو اَبھی نُورِی جَواں تُم ہو

(سامانِ بخشش، ص۱۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لفظ "وقت" میں یُوں تو تین (3) حُرُوف ہیں، مگر دَر حقیقت یہ بہت قیمتی چیز ہے، وَقت کو نہ کوئی خرید سکتا ہے اور نہ ہی اِسے ذخیرہ کیا جاسکتا ہے، یہ ایک ایسا مُسافِر ہے کہ جو

مُسلسل اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے، جو کہیں پڑاؤ نہیں ڈالتا اور تمام لوگوں سے بے پرواہو کر اپنی مَنزِلِ مَقْصُود کی جانِب گامزن رہتا ہے، قوموں کے عُرُوج وزَوال میں وَقْت کا کردار بہت اَہَم رہا ہے، جو قومیں وَقْت کی قَدْر دان ہوتی ہیں اور اپنے صبح وشام کو وَقْت کا پابند بنالیتی ہیں تو تَرَقّی خود آگے بڑھ کر اُن کا اِستقبال کرتی ہے، اِس کے بَرعکس جو قومیں وَقْت کو بیکار سمجھ کر یُوں ہی گنوا دیتی ہیں تو ایسی قومیں غُلامِی کی زِنْدَگی بَسَر کرتی ہیں، وَقْت کی بَربادی اُنہیں ذِلّت ورُسوائی کے گڑھے میں اس طریقے سے دَھکیل دیتی ہے کہ اُن کا نام ونِشان بھی باقی نہیں رہتا، وَقْت کے مُعَامَلے میں اگر ہم اپنی زِنْدَگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی زِنْدَگیوں کا تقابُل کریں تو ہمارے اور اُن کے اندازِ زِنْدَگی میں واضح فَرق دیکھ کر شاید ہم اَفسوس وشَرْمندگی کے سَمُنْدر میں ڈُوب جائیں کیونکہ یہ حضرات ٹائم پاس(Time pass) کرنے کے عادِی نہ تھے بلکہ اِن کے ذہن ودِماغ میں وَقْت کی قَدْر ومَنْزِلَت کُوٹ کُوٹ کر بھری ہُوئی تھی، نَزْع کے عالَم میں اِنسان پر جو گُزرتی ہے، اس کو مَرنے والا ہی جانتا ہے مگر اللہ والے اُس نازُک گھڑی میں بھی وَقْت کی اَہَمِیَّت سے غافِل نہیں ہوتے بلکہ وہ آخری لمحات بھی نیکیوں میں گزارنا چاہتے ہیں۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک اِیمان اَفروز حِکایت سُنتے ہیں اور وَقْت کی قَدْر وقیمت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہمیں بھی وقت کا قدردان بنائے، چنانچہ

اَبھی وَقْت ہے:

حضرت سَیِّدُنا اَحمد بن محمد بن زِیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَنْقول ہے: میں نے حضرت سَیِّدُنا ابوبکر عَطّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب حضرت سَیِّدُنا ابو قاسم جُنَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِنْتِقال ہُوا تو میں اور میرے کچھ دوست وہاں مَوْجُود تھے، ہم نے دیکھا کہ اِنْتِقال سے کچھ دیر قَبْل ضُعف (یعنی

کمزوری) کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دونوں پاؤں سُوجے ہوئے تھے۔ جب رُکُوع و سُجُود کرتے تو ایک پاؤں موڑ لیتے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوتی۔ دوستوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے ابُو قاسِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! یہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاؤں سُوجے ہوئے کیوں ہیں؟ فرمایا: اَللہُ اَکْبَر یہ تو نعمت ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو محمّد حَرِیرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے ابُو قاسِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! اگر آپ لیٹ جائیں تو کیا حَرَج ہے؟ فرمایا: ابھی وَقْت ہے جس میں کچھ نیکیاں کرلی جائیں، اِس کے بعد کہاں موقع ملے گا۔ پھر اللہُ اَکْبَر کہا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رُوح اِس دارِ فَانی سے عالَمِ بالا کی طرف پَرواز کرگئی۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا: حُضُور! اپنی جان پر کچھ نَرمی کیجئے، تو فرمایا: اب میرا نامۂ اَعمال بند کیا جارہا ہے، اِس وَقْت نیک اَعمال کا مُجھ سے زِیادہ کون حاجت مَنْد ہوگا۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والستون بعد المائتین، ص ۲۵۰ عربی)

کر جَوانی میں عِبادت کاہِلی اچّھی نہیں — جب بُڑھاپا آگیا کچھ بات بن پڑتی نہیں
ہے بُڑھاپا بھی غَنیمت جب جَوانی ہوچکی — یہ بُڑھاپا بھی نہ ہوگا مَوت جس دَم آگئی

(مرآۃ المناجیح، ۳/۱۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! عقلمند شخص نہ تو خُود اپنا وَقْت ضائع کرتا ہے اور نہ ہی دُوسروں کا وَقْت بَرباد کرتا ہے بلکہ وہ تو اپنے وَقْت کی قَدْر کرتا، اپنے کام سے کام رکھتا، وَقْت کو اچّھے اچّھے کاموں میں صرف کرتا اور دُوسروں کو اِس کی ترغیب دِلاتا ہے، ٹائم پاس کرنے کی سوچ رکھنے والوں کی اِصلاح کرتا اور فُضُول بات نکل جانے کی صورت میں فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اپنا اِحتِساب بھی

کرتا ہے۔یہی وہ مَدَنی سوچ ہے کہ جس کے واضح آثار ہمیں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت میں نُمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ آیئے! بَطورِ ترغیب 2 اِیمان اَفروز واقعات سُنتے ہیں اور عِبرت کے مَدَنی پُھول چُنتے ہیں، چنانچہ

ٹائم پاس کرنے والے کی اِصلاح

دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1393 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب "اِحیاءُ العُلُوم" جِلد2 صَفْحہ نمبر 829 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا ابُو علی فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجدِ حَرام میں اَکیلے تشریف فرما تھے کہ ایک دوست اُن کے پاس آیا تو آپ نے اُس سے آنے کا سبب دَرْیافت کیا، اُس نے کہا: اے ابُو علی! میں آپ سے اُنْسِیَّت (Company) حاصل کرنے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ تو وَحشت دلانے والا کام ہے! تم یہی چاہتے ہو کہ تم میرے لئے اپنا کلام خُوبصورت کرو، میں تمہارے لئے اپنا کلام مُزَیَّن کروں، تم میرے لئے جھوٹ بولو اور میں تمہارے لئے جُھوٹ بولوں؟ (لہٰذا بہتری اِسی میں ہے کہ) یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں تمہارے پاس سے چلا جاتا ہوں۔ (اِحیاءُ العُلوم، ۲/ ۲۸۷ بتغیر قلیل عربی)

مُختصر سی زِندگی ہے بھائیو! نیکیاں کیجئے نہ غفلت کیجئے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فُضُول سُوال کے کَفّارے میں ایک سال کے روزے رکھے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 562 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب

"منہاجُ العابدین" صَفحہ نمبر 173 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا حسّان بن سِنَان تابِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بالا خانے (بُلند و بالا مکان) کے پاس سے گُزرے تو اُس کے مالک سے دَرْیافت کیا: یہ بالا خانے بنائے تمہیں کتنا عَرْصہ گزرا ہے؟ یہ سُوال کرنے کے بعد آپ دل میں سخت نادِم ہوئے اور اپنے نَفْس سے مُخاطِب ہو کر یُوں فرمایا: اے مَغْرُور نَفْس! تُو فُضُول و بے مَقصد سُوالات میں قیمتی وَقْت کو ضائِع کرتا ہے۔ پھر اِس فُضُول سُوال کے کَفّارے میں آپ نے ایک سال کے روزے رکھے۔

(منہاج العابدین، الباب الثالث، الفصل الثالث، ص ۶۵ عربی)

نَفْس یہ کیا ظُلْم ہے جب دیکھو تازہ جُرم ہے ‏ ‏ ‏ ناتُواں کے سَر پہ اِتنا بوجھ بھاری واہ واہ!

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۴)

کلامِ رَضا کی وَضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: اے بَدکار نَفْس! تیرے ظُلْم و سِتَم کی بھی اب حد ہو گئی! تُو ہر لَمحہ میری خطاؤں میں برابر اِضافہ کرواتا اور مجھ کمزور ترین بندے کے سَر گناہوں کا بھاری بوجھ لَدْواتا چلا جارہا ہے۔

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور وَقْت کی قَدْر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین کا وَقْت کس قدر مُحتاط انداز میں گُزرتا تھا کہ اگر اُن کا کوئی دوست مَحض اِس لئے آتا کہ تھوڑا دل بہل جائے اور کچھ ٹائم پاس ہو جائے تو یہ حضرات اُسے وَقْت کی اَہَمِیّت پر مَدَنی پھول عطا فرماتے اور وَقْت کی بَربادی کے نُقصانات بتا کر اُس کی اِصلاح فرماتے۔ آج کے اِس پُر فِتَن دور میں شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اَسلافِ کِرام کی یاد تازہ کرنے والی وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن کا ہر عمل ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے کیونکہ آپ نے اپنے وَقْت کو ایک بہترین انداز میں تقسیم کیا ہوا ہے چنانچہ نماز، اَوراد و وَظائف، بَیانات، مدنی

مُذاکرے، مُطالَعہ، روزوں کا تَسَلسُل، نوافِل کی کثرت، مَدَنی مشورے، سَحَری و اِفطار، مُرِیدین وطالبین ومُتَعَلِّقِین اور عُلَما وعوام سے مُلاقات، مکتوبات کے جوابات، مَریضوں کی عِیادت، مرحومین کے لواحقین سے تعزیت، مدنی کاموں کی ترقی پر ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کی حوصلہ افزائی کے مدنی پھول، اَہلِ خانہ کی ضرورت، اپنی اولاد کی مدنی تربیت کے ساتھ ساتھ نواسوں، نواسیوں، پوتوں اور پوتیوں کی مَدَنی تَربِیَت، تَحریری کام، آرام اور روز مَرَّہ زِنْدَگی کے بے شُمار مَعمولات کو مُختَلِف اَوقات میں تقسیم کرکے اِستِقَامَت سے اس پر عمل وَقْت کی قَدْر دانی کا مُنہ بولتا ثُبوت ہے۔ آپ کی دِینی وتنظیمی کامیابیوں کی بہترین مثال تقریباً 200 ممالک میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام اور 100 سے زائد شعبہ جات کے قِیام کے ساتھ ساتھ، "**کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، غیبت کی تباہ کاریاں، نیکی کی دعوت، وسائلِ بخشش**، بارہ (12) رَسائل کا مجموعہ، **نَماز کے اَحکام، فَیضانِ سُنّت، پردے کے بارے میں سُوال جواب**" اور فِقْہی مسائل، قبر و آخِرت، طِب اور دیگر سینکڑوں موضوعات پر سینکڑوں بیانات اور مَدَنی مذاکرے اور ہزارہا صَفْحات پر مُشْتَمِل تحریری مَواد بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے مسلمانوں کے دل ودماغ میں وَقْت کی اَہَمِیَّت کا اِحساس بیدار کرنے اور اُن کے سینوں میں بُزرگوں کی مَدَنی سوچ مُنْتَقِل کرنے کے لئے قرآنی آیات، اَحادیثِ مُبارَکہ، اَقْوالِ بُزرگانِ دِین اور نصیحت سے بھرپور مَدَنی پھولوں سے آراستہ "**انمول ہیرے**" نامی ایک رِسالہ بھی تحریر فرمایا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تراجم کی طرف سے اِس رِسالے کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے، ان میں عربی، انگلش، ہندی، گجراتی اور سندھی وغیرہ شامل ہیں۔ آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خود بھی مُطالَعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تُحْفَۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ

(Download)اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے امیرِ اہلسنّت نے وقت کی قدر و منزلت کی اور پھر دعوتِ اسلامی کو وہ **عظیم مقبولیت** ملی کہ دُنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کی **نیک نامی کے ڈَنکے** بجنے لگے اور اس کا اِعتراف اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے صرف عوام نہیں بلکہ **عُلمائے کرام** بھی کچھ اس طرح لب کُشا ہیں:

تنہا چلا تُو ساتھ تیرے ہو گیا جہاں میٹھا تیرا کلام ہے اِلیاس قادِری
ہے دعوتِ اسلامی کی دُنیا میں دُھوم دھام مقبول تیرا کام ہے اِلیاس قادِری
سایہ ہے تِرے سَر پہ دُعائے خَواص کا تُو مَرجَعِ عوام ہے اِلیاس قادِری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مسجد دَرس“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صُحبت کی برکت سے وَقْت کی قَدْر جیسی عظیم دَولت نصیب ہو جائے تو لمحہ بھر کی تاخیر کئے بغیر آج بلکہ ابھی سے وَقْت کی قدر دلانے والی عظیم، مسجد بھرو مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مَدَنی کاموں میں شامل ہو کر دِین کے پیغام کو عام کرنے کی نِیّت کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **”مسجد دَرس“** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجد دَرس دینے اور سُننے والوں کو بھلائیاں سیکھنے اور سکھانے کا خُوب خُوب موقع ملتا ہے، حضرت سَیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: اے مُوسیٰ! بھلائی کی باتیں خُود بھی

سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ میں بھلائی سیکھنے سکھانے والوں کی قبریں روشن فرماؤں گا تاکہ اُن کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔(حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/۶، رقم:۶۲۲۲ ۷) معلوم ہوا کہ اچھّی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کی قَبرِیں جَگمَگ جَگمَگ کر رہی ہوں گی اور اُنہیں کسی طرح کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آیئے! بطورِ ترغیب مسجد دَرس کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چنانچہ

فلموں کا شوقین کیسے تائب ہوا؟

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قَبل میں فلمیں ڈرامے دیکھنے کا بے حد شوقین تھا، میری زِندَگی میں کچھ اِس طرح مدنی بَہار آئی کہ ہمارے علاقے کی مسجد میں ایک اسلامی بھائی دَرسِ فَیضانِ سُنّت دیا کرتے تھے، ایک روز میں بھی دَرس میں شریک ہوگیا، فِکرِ آخرت پر مُشتَمِل باتیں سُن کر دل کی کَیفیّت ہی بدل گئی۔یوں روزانہ دَرسِ فَیضانِ سُنّت میں شرکت کرنا میرا معمول بن گیا اور اِس طرح دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول سے ملاقات بھی رہنے لگی، اسلامی بھائیوں کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں ایک مرتبہ مجھے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تلاوت و نعت اور سنّتوں بھرے بَیان نے میرے دل و دماغ پر بڑا اَثر کیا۔ اِجتماع کے آخِر میں جب لائٹیں بند کر کے اسلامی بھائیوں نے ایک آواز ہو کر ذِکرُ اللہ شُروع کیا تو مجھے اپنے دل سے گناہوں کی سِیاہی دُور ہوتی محسوس ہونے لگی۔ ذِکر کے بعد مانگی جانی والی رِقّت انگیز دُعا نے میرے دل کی دُنیا میں اِک محشر برپا کر دیا۔ خوفِ خُدا سے میرا رُواں رُواں کانپ اُٹھا، میں نے رو رو کر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور اپنے

گناہوں سے تَوبہ کی اور آئندہ سُنّتوں بھری زِندَگی بَسَر کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔(بُری سنگت کا وبال، ص۲۰)

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
شِفائیں ملیں گی بلائیں ٹلیں گی یقیناً ہے برکت بھرا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ سِیہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وقت ضائع کرنے والے چند اُمور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی زندگی کے قیمتی لمحات فُضُول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر دُنیا وآخِرت میں سُرخرو ہونے والے کام کریں۔ مگر افسوس کہ ہم اپنا وقت ضائع کرکے اُس پر نادم ہونے اور پچھتانے کے بجائے فخر محسوس کرتے ہیں۔ وہ کون کون سے فُضُول کام ہیں جن میں مُبْتَلا ہو کر ہم اپنے قیمتی لمحات کو ضائع کر رہے ہیں اور پھر ہمیں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ آیئے! ان چند اُمور کے مُتَعَلِّق مَزِید سنتے ہیں،

انٹرنیٹ(Internet)

وقت ضائع کرنے والے ذرائع میں سے ایک بہت بڑا ذریعہ انٹرنیٹ بھی ہے یاد رکھئے! انٹرنیٹ کا دُرُست استعمال جہاں بے شُمار فوائد کے حُصول کا ذریعہ ہے، وہیں اس کے غلط اور غیر ضروری استعمال کی

وجہ سے ان گنت نُقصانات کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے، جن میں سے ایک بہت بڑا نُقصان وَقْت کا برباد ہونا بھی ہے۔ بعض لوگ انٹرنیٹ، فیس بُک (Facebook) اور واٹس ایپ (Whatsapp) کے ایسے عادی ہوچکے ہیں کہ ایک لمحے کیلئے بھی موبائل فون نہیں چھوڑتے اور وقفے وقفے سے اپنے سونے جاگنے، شاپنگ کرنے، اچھا کھانے پینے اور دیگر مُعاملات اپنے دوستوں سے شیئر (Share) کرتے ہیں، بے شرمی و بے حیائی کی حدوں کو توڑتے ہوئے بے پردہ لڑکیاں بھی کسی سے پیچھے رہنے کو تیار نہیں، وہ بھی اپنی بے ہُودہ تصاویر (Pictures) عام کرنے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ ہماری نوجوان نسل (New Genretion) انٹرنیٹ کے غلط استعمال میں اس قدر منہمک ہوچکی ہے کہ وہ اپنے گھنٹوں اس میں ضائع کردیتی ہے۔ اگر کسی دن استعمال نہ کرسکیں تو عجیب سی بے چینی محسوس کی جاتی ہے اور ٹائم پاس نہیں ہوتا۔ ذرا سوچئے! کسی دن قرآنِ پاک کی تلاوت کا ناغہ ہونے پر اس قدر بے چینی اور اُداسی ہُوئی؟ اسی طرح اگر اِشراق و چاشت یا تہجد کے نوافل ادا نہ کرسکنے پر اس قدر بے چینی ہوئی؟ **اے کاش!** ہمیں **تِلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق** نصیب ہوجائے، **اے کاش!** ہمیں **کثرتِ عبادت** کی توفیق نصیب ہوجائے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایَت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، "میری اُمَّت کے بہترین لوگ حاملینِ قُرآن اور رات کو جاگ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادَت کرنے والے ہیں۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، رقم ۲۷، ج۱، ص ۲۹۳)

عبادت میں گُزرے مِری زندگانی
کرم ہو کرم یا خُدا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص182)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موبائل فون

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح انٹرنیٹ کا صحیح استعمال کرنے سے کثیر دِینی اور دُنیوی فوائد حاصل ہوسکتے ہیں، اِسی طرح موبائل فون کا ضروری استعمال بھی ہمارے کاروباری مُعاملات، رشتے داروں سے تعلُّقات، دوست اَحباب سے مُلاقات اور دیگر ضروریات کیلئے ہمارا مددگار ہے۔ مگر ہم نے اسے وقت ضائع کرنے کا شاید ایک آلہ سمجھ رکھا ہے، بالخصوص نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس کا غلط اور بے جا استعمال کرتے ہوئے سارا سارا دن ویڈیو گیمز کھیلتے اور ایسے فُضُول sms بھیجتے (send) کرتے ہیں، جن میں بے ہُودہ مذاق، عِشقیہ وفِسقیہ اشعار، اخلاقیات کو بگاڑنے اور بعض اوقات تو ایسے غیر شرعی کلمات ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے حکمِ کفر لازم آتا ہوگا۔ مزید یہ کہ ایسے sms پڑھ کر **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ خُوشی کا اِظہار کرکے دُوسروں کو بھی بھیجتے (Forward) ہیں۔ **یاد رہے!** اس طرح سارا دن موبائل فون کا استعمال آنکھیں کمزور ہونے، تعلیمی نقصان ہونے، غور و فکر کی صلاحیت ختم ہونے، پیسے اور زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنے کا بھی سبب ہے۔ اگر ہمارے پاس موبائل فون ہے تو ہمیں اپنا پیسہ اور قیمتی وقت بچاتے ہوئے اس کا صحیح استعمال کرنا چاہیے، موبائل فون پر گانے سننے کے بجائے مکتبۃ المدینہ کے بستے سے نعت و تلاوت اور امیرِ اہلسنّت، نگرانِ شُوریٰ اور دیگر مُبلغینِ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے بیانات، فرض عُلوم کورس، علمِ دِین سے مالا مال رنگے برنگے قیمتی مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتے ہوئے مدنی مذاکروں والے میموری کارڈ ھدیۃً حاصل کیجئے اور توجہ کے ساتھ سُنئے۔ جی ہاں! علمِ دین کا شوق

رکھنے والوں کے لیے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی کی طرف سے مختلف **اپلی کیشنز** (Applications) بھی متعارف کروائی جاچکی ہیں، مثلاً" مولانا محمد اِلیاس قادِری، الحاج عبید رضا عطاری، مولانا محمد بلال رضا عطاری، حاجی محمد عمران عطاری، اوقاتُ الصلوٰۃ (Prayer Time)، القرآنُ الکریم، رُوحانی علاج، مدنی انعامات، مدنی چینل، مدنی خاکہ، **دارالافتاء اہلسنّت**"، حج وعمرہ، **ذہنی آزمائش**"(کوئزاپلی کیشن) Zehni Azmaish(Quiz App) "، وغیرہ، ان اپلی کیشنز (Applications) کے ذریعے بھی معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کھیل کُود میں وَقت بَرباد کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَقْت ضائع کرنے والے کاموں میں سے ایک کام کھیل کُود کی بُری عادت بھی ہے، مختلف کھیل تماشے ہماری نوجوان نسل کی صلاحیت و قابلیت کو دِیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ آج جسے دیکھئے کھیل کا شیدائی نظر آتا ہے اوراس شوق میں مہارت حاصل کرکے شہرت کے خواب دیکھتا ہے، کوئی کرکٹ میں تو کوئی فٹبال میں نام کمانا چاہتا ہے، کوئی ہاکی، ٹیبل ٹینس کا مشہور پلیر بننے کے سُہانے سپنے دیکھتا ہے، کوئی سنوکر، کیرم بورڈ میں خود کو چیمپئن سمجھتا، تو کوئی پتنگ بازی، کبوتر بازی، جُوا، شطرنج اور نہ جانے کیسے کیسے عجیب وغریب کھیلوں کا شوقین نظر آتا ہے۔ کرکٹ کے بعض شائقین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ساری ساری رات کرکٹ کھیلتے، خوب شور وغُل مچاتے اور مسلمانوں کے آرام میں خلل کا باعث بنتے ہیں اور پھر نمازِ فجر اَدا کیے بغیر سوتے ہیں تو سارا دن سونے میں گنوادیتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ایسے کھیلوں سے دُور رکھے جو اُس کی اور اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی یا وقت کی بربادی کا سبب بنتے ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں

اپنی عبادت و تلاوتِ قرآنِ کریم کا شوق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گُزرے مِری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آوارہ گردی اور بُری صحبت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ وقت کی قدر جانتے ہیں، وہ اپنا وقت ضائع کرنے کے بجائے اپنا ہر کام وقت پر کرنے کے عادی ہوتے ہیں، ایسوں کو مُعاشرے میں عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور جو سُستی و کاہلی کے سبب اپنا ہر کام تاخیر سے کرتے ہیں، وہ کوئی نُمایاں مقام بھی نہیں بناتے اور اپنا وقت الگ برباد کرتے ہیں۔ بعضوں کے عمل سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان کی زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں، دوستوں کے ساتھ گلیوں بازاروں میں آوارہ گردی کرنا، آئے دن اپنا وقت اور پیسہ لگا کر تفریحی مقامات پر جانا اور گُناہوں کا اِرْتِکاب کرنا، گلی کے کونوں، چائے کے ہوٹلوں پر کئی کئی گھنٹے فضول گپیں ہانکنا، سارا سارا دن فلمیں دیکھنا، کانوں میں ہینڈ فری لگائے دُنیا سے بیگانے ہو کر گانے سننا وغیرہ وغیرہ کاموں سے تو ایسا لگتا ہے کہ ہم اپنے مقصدِ حیات کو بُھولے بیٹھے ہیں یا ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ہماری پیدائش کا مقصد کیا ہے۔ یاد رکھئے! ہمیں یہ زندگی اس لیے نہیں دی گئی کہ ہم اس کو دنیا کی رنگینیوں اور موج مستیوں میں بسر کریں بلکہ ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور اس کے احکامات پر عمل کرنے اور اس کی نافرمانی والے کاموں سے بچنے کیلئے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ یہ موقع بھی سانسیں باقی رہنے تک ہمیں میسر ہے۔

وقت کے عظیم قدر دان، اعلیٰ حضرت اِمام **احمد رضا خان** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کتنے پیارے انداز سے سمجھا رہے ہیں:

اللہ اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے
دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے
شب بھر سونے ہی سے غرض تھی تاروں نے ہزار دانت پِیسے
اِیمان پہ موت بہتر او نفس تیری ناپاک زِندگی سے

(حدائقِ بخشش، ص145)

اشعار کی مختصر وضاحت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں **نَفسِ امّارہ** کی شرارتوں سے بچنے کیلئے فریاد ہے۔ اے نفس! تجھے شرم نہ آئی کہ سارا دن کھیل کُود میں مشغول رہ کر وقت ضائع کرتا رہا اور ریت کے ذرّوں تک تیرا مذاق اُڑاتے رہے اور جب رات کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اُٹھ کر عبادتِ الٰہی میں مصروف ہوتے ہیں تُو اس وقت بھی غفلت کی نیند سویا رہا، سوائے سونے کے تجھے اور کوئی کام ہی نہیں ہے، تیری اس غفلت پہ آسمان کے ستارے تجھ پہ دانت پیستے رہے، اے ذلیل نفس! نافرمانیوں میں ایسے جینے سے ایمان پہ مر جانا، ہزار درجے بہتر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ زندگی چند روزہ ہے، اگر ہم اس کو بے مقصد کاموں میں ضائع کرنے کے بجائے ہر کام کو اس کے وقت میں کریں، گُناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں گُزاریں تو

ہماری دنیا بھی اچھی اور آخرت بھی بہتر ہو گی۔ ہمارے اَسلاف وقت کے بڑے قدر دان ثابت ہوئے تو آج تک اُن کے چرچے عوام و خَواص کی زبانوں پر جاری ہیں، مثلاً صَحابۂ کِرام، اَہلِ بَیتِ اَطہار، تابعین، تَبعِ تابعین رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن، اَوْلیائے کاملین، مُحدِّثین، مُفَسِّرِین، فُقہائے کِرام اور صُوفیائے کِرام وغیرہ وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جن کا ذِکرِ خَیر کرنا ہم اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتے ہیں اور اِن کا نام آتے ہی مُنہ سے بے ساختہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اور رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جاری ہو جاتا ہے، کیوں؟ اِس لئے کہ وہ حضرات وَقْت کی قدر و اہمیت سے بخوبی واقف تھے۔ آیئے! وَقْت کے ان قَدر دانوں کے چند اِرْشادات سُن کر نصیحت کے مَدَنی پھول چُنتے ہیں، چُنانچہ

وَقْت کے قَدْر دانوں کے ارشادات

(1) اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: "یہ ایّام تمہاری زندگی کے صَفَحات ہیں، ان کو اچّھے اَعمال سے زِینت بخشو۔"

(2) حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: "میں اپنی زندگی کے گُزرے ہوئے اس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادِم نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال میں اضافے سے خالی ہو"۔

(3) حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں: میں ایک مُدّت تک اَہلُ اللہ کی صحبت سے فیضیاب رہا ان کی صحبت سے مجھے دو اَہم باتیں سیکھنے کو ملیں۔ (1) وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کر کے) یہ تم کو کاٹ دیگا (2) اپنے نفس کی حفاظت کرو، اگر تم نے اس کو اچھے کام میں مشغول نہ رکھا تو یہ تم کو کسی

بُرے کام میں مشغول کر دیگا۔

(4) امام رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کھانا کھاتے وَقت عِلمی مَشْغلہ (تحریری یا مُطالَعہ) ترک ہو جانے کا مجھے بہُت افسوس ہوتا ہے کہ وَقت نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔" (انمول ہیرے،۱۶تا۱۸)

(5) حضرت سَیِّدُنا اِمام ابُوزَکَرِیّا یَحْیٰ بن شَرَف نَوَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی بھی اپنا وَقت ضائِع نہ کرتے تھے، نہ دن میں نہ رات میں حتّٰی کہ راستے میں آتے جاتے ہوئے بھی کسی کتاب کا مُطَالَعَہ یا تکرار جاری رکھتے۔ اِس طرح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی سال تَحْصِیلِ عِلْم (عِلْم کی طلب) میں گزارے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَوْقات کی تقسیم بندی کی ہوئی تھی۔ تمام وَقْت خَیْر (نیکی) کے کاموں میں ہی صَرف ہوتا، تصنیف و تالیف، تَدریس، نَوافِل، تِلاوتِ قرآن، اُمورِ آخِرت میں غَور و فِکر، نیکی کی دعوت دینے اور بُرائیوں سے مَنْع کرنے کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَوْقات مُقَرَّر تھے۔ (فیضان ریاض الصالحین، ص۱۴ بتغیر قلیل)

ہے یہاں سے تُجھ کو جانا ایک دِن | قَبْر میں ہوگا ٹِھکانا ایک دِن
مُنہ خُدا کو ہے دِکھانا ایک دِن | اب نہ غفلت میں گَنْوانا ایک دِن
ایک دِن مَرنا ہے آخِر مَوت ہے | کر لے جو کرنا ہے آخِر مَوت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَقْت کی قدر کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے وَقْت ضائع کرنے والے اُمُور اور وَقْت کے قدردانوں کے ارشادات سننے کی سعادت حاصل کی۔ جنہیں سُن کر وَقْت کی قدر کرنے کا جذبہ پیدا ہوا

ہو گا۔ اس جذبے کو مزید پروان چڑھانے کیلئے چند ایسے طریقے سُنتے ہیں، جن پر عمل کی بدولت ہمیں ثابت قدمی نصیب ہو سکتی ہے، چنانچہ

❀ موبائل فون و انٹرنیٹ کے غیر ضروری استعمال سے پرہیز کیجئے اور ضرورتاً سادہ اور سستا سا موبائل استعمال کیجئے ❀ حتی الامکان لکھ کر گفتگو کی عادت ڈالئے ورنہ کم سے کم الفاظ میں گفتگو کی ترکیب بنائیے ❀ وقت کی قدر کا جذبہ بڑھانے کے لئے خود کو زیادہ سے زیادہ نیکی کے کاموں میں مشغول رکھئے اور پورے دن کا ایک جدول (Schedule) بنالیجئے، جس میں فُضول اور وقت ضائع کرنے والے کام شَامل نہ ہوں۔ ❀ صبح جلدی اُٹھ کر ہو سکے تو نمازِ تہجد ادا کیجئے ❀ گھر اور باہر والوں کو صدائے مدینہ لگا کر نمازِ فجر کے لئے جگائیے ❀ نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حلقے میں شامل ہو کر قرآنِ کریم کی 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر پڑھ یا سُن کر اس کی برکتیں لُوٹیے، درسِ فیضانِ سُنَّت، شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ اور اِشراق و چاشت کے نوافل بھی ادا کیجئے۔ ناشتے سے فراغت کے بعد دن بھر کی مصروفیات مثلاً جامعۃُ المدینہ وغیرہ میں علم حاصل کیجئے، یا اپنے اہل و عیال کی کفالت کیلئے کسبِ حلال میں مصروف رہیے۔ اس دوران ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت اَدا کیجئے، نمازِ مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد درس و بیان میں شرکت کیجئے، اس کے بعد اوّابین کے نوافل بھی ادا کیجئے اور پھر عشا کی نماز کے بعد مدرسۃُ المدینہ بالغان میں دُرُست تلفُّظ کے ساتھ قرآنِ پاک سیکھئے اور دیگر ضروری مُعاملات کے بعد جلدی سونے کی عادت بنائیے، بِلاوجہ زیادہ دیر تک جاگنے سے صبح نمازِ فجر کیلئے اُٹھنے میں سُستی ہو گی۔ اس جَدول کے علاوہ سارا دن فُضول باتوں سے بچنے کیلئے زبان کا قُفلِ مدینہ لگائیے، فارغ لمحات میں ذِکر و دُرود کی کثرت کیجئے، فلمیں ڈرامے اور گناہوں بھرے مختلف چینلز دیکھنے کے بجائے خود بھی 100 فیصد اسلامی چینل، **مدنی چینل** دیکھئے اور گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے، **جی ہاں!** مدنی چینل ہی ایسا واحد چینل ہے، جسے آپ

جوان بچوں اور بچیوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ سکتے ہیں، چھٹی والے دن کھیل کُود میں وقت برباد کرنے کے بجائے **اے کاش!** اُمّتِ مسلمہ تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی نیّت سے "**مدنی دورہ**" میں شرکت کی سعادت مل جائے۔ اگر اس طرح ہم جدول بنا کر اس پر عمل کریں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا وقت **فُضُول** کاموں میں برباد ہونے کے بجائے نیکیوں میں بسر ہو گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **مبارک وقت** کی تقسیم کس طرح تھی، وقت کا دُرست **اِستعمال** کیسے ہو؟ کم وقت میں **زیادہ سے زیادہ دِین** کی خدمت کیسے کی جاسکتی ہے؟ **عِبادت و رِیاضت** کو اپنے جدول (Schedule) میں کیسے شامل کیا جاسکتا ہے؟ جدول کی **اہمیّت و فوائد** کیا ہیں؟ کیا جدول میں گھر کے کام کاج بھی ہونے چاہئیں؟، **بزرگانِ دِین** کی مبارک زندگیوں کا جدول کیسا ہوتا تھا، **ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی** اپنا جدول کیسے بنائیں؟ جدول بنانے میں کیا کیا **نیّتیں** کی جاسکتی ہیں، یہ ساری معلومات جاننے کے لیے رِسالے "**آقا کا جدول**" کا مطالعہ کیجئے، یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہے، یہ رِسالہ عنقریب مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

عبادت میں گُزرے مِری زندگانی　کرم ہو کرم یا خدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جُمادَی الاُخریٰ کا بابرکت مہینا اپنی بہاریں لُٹا رہا ہے، یہ مہینا اس لحاظ سے بھی ہمارے لئے اہمیّت کا حامل ہے کہ اس ماہِ مبارک میں 3 عظیم ہستیوں

کا عُرس شریف منایا جاتا ہے، جن میں سے پہلی شخصیت، عاشقِ اکبر، عاشقِ ماہِ رسالت، یارِ غار و یارِ مزار حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، دُوسرے حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں کہ جو عشرۂ مبشرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن میں سے ہیں یعنی جن 10 صحابۂ کرام کو، مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حقّ ترجمان سے دُنیا میں ہی جنت کی بشارت عطا فرمائی اور تیسری عظیم شخصیت مشہور صُوفی بُزرگ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ آج کے بیان میں آیئے! حُصُولِ برَکت کے لئے حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مختصر اَذکرِ خیر سنتے ہیں، اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان میں حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مبارک سیرت کے مختلف پہلوؤں سے برکتیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں گے، مثلاً آپ کا مختصر تعارف، آپ کا کردار، بارگاہِ رِسالت میں آپ کا مقام و مرتبہ، جنّت میں آپ کا پُرتپاک اِستقبال، آپ کا مالی اِیثار، آپ کا نیکی کی دعوت دینے کا انداز، آپ کی روزوں سے محبت، آپ کا مریضوں کی عِیادت و خیر خواہی فرمانا وغیرہ۔

سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف

حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایامِ زندگی اسلام کی سربلندی اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وفاداری میں بسر ہوئے، آپ، حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرت سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے شہزادے، حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے بھتیجے، امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے داماد، اسلام کے سُتونوں میں سے ایک سُتُون، جنت میں آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوسی، زخمی حالت میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

والِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر لبّیک کہنے والے، اپنی قوم میں سب سے بہترین، نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے، رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والِہٖ وَسَلَّمَ کی حمایت وحفاظت میں سب سے پہلے تلوار اُٹھانے والے، بہادر ترین پہلوان تھے اور بہادر ماں کے بیٹے تھے، اس کے عِلاوہ دیانت داری، کامیاب تجارت، صدقہ و خیرات کرنے، اخلاص، خوفِ خدا رکھنے والے، حدیثِ پاک بیان کرنے میں احتیاط کرنے کے ساتھ ساتھ کئی عَظِیم خوبیوں والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ وصال 11 جمادی الاخریٰ ہے اور اسی تاریخ کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا عُرسِ مبارک منایا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تعارف

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایامِ زندگی ظاہری و باطنی علوم سیکھنے سکھانے میں بسر ہوئے، راہِ علم میں آپ نے دُور دراز کے مُلکوں اور شہروں کا سفر کیا، آپ نے اپنے وقت کے مشہور ومعروف اساتذہ سے مختلف علوم وفنون میں مہارت حاصل کی اور کئی علوم وفنون میں سینکڑوں کُتُب و رسائل تصنیف فرمائے، جن میں اِحیاءُ الْعُلُوم، کیمیائے سعادت، مِنْہاجُ الْعابِدِین، اَیُّھَا الْوَلَد زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کے بے شُمار شاگرد تھے، جن میں سے اکثر اپنے وقت کے بڑے اور مشہور عالم، فقیہ، محدث، مفسر اور مصنف کی حیثیت سے مشہور ہوئے، آپ بہت بڑے عابد و زاہد، سادگی وعاجزی پسند، دنیا سے بے رغبت اور فکرِ آخرت رکھنے والے، خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کی دولت سے مالا مال تھے، ظاہری و باطنی بیماریوں کی آلودگیوں سے آپ کا دامن ہمیشہ پاک و صاف رہا۔ آپ کا یومِ وصال 14 جمادی الاخریٰ ہے اور اسی تاریخ کو آپ کا عرسِ مبارک منایا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ترجمہ شُدہ یہ کتابیں ہدیۃً حاصل فرما کر ان کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم وحکمت کے بے شُمار نایاب موتی چُننے کو ملیں گے، مثلاً احیاءُ العلوم، منہاجُ العابدین، مکاشفۃُ القلوب، اَیُّھا الْوَلَد (بیٹے کو نصیحت) وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے وقت کی قدر و اہمیّت سے مُتَعلِّق قرآنی آیات، احادیث اور بُزرگوں کے حکمت سے بھرپور واقعات و معمولات اور نصیحت سے بھرپور ارشادات سُننے کی سعادت حاصل کی، آج کے بیان میں جو مدنی پھول ہم نے سُنے، آیئے! اِنہیں دُہرا لیتے ہیں تاکہ ذہن نشین ہو جائیں۔ ہم نے کیا سُنا کہ ❀ گُزرا ہوا وقت پلٹ کر نہیں آتا۔ ❀ وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ❀ وقت کے قدردانوں کو بُلندی نصیب ہوتی ہے۔ ❀ وقت کی قدر و قیمت کو قرآنِ پاک واحادیثِ کریمہ میں نہایت دلنشین انداز میں اُجاگر کیا گیا ہے۔ ❀ ہمارے بزرگانِ دِین حالتِ نزع میں بھی اپنے قیمتی لمحات کو ضائع کرنا پسند نہ فرماتے تھے۔ ❀ ٹائم پاس کرنے والوں اور آرام طلب لوگوں کے بارے میں سُنا کہ یہ اپنے قیمتی وقت کو کس کس انداز سے ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ ❀ **وقت کے قدردان** وقت ضائع ہونے پر افسوس کا اظہار کرتے اور ہاتھوں ہاتھ اس کی تلافی بھی فرماتے۔ ❀ **وقت کے قدردان** وقت ضائع ہونے کے خوف سے کم کھاتے۔ ❀ زیادہ وقت مطالعہ کرتے اور اکثر وقت دِینی مصروفیات میں گزارتے۔ ❀ **وقت کے قدردانوں** کے شب و روز باقاعدہ ایک جدول کے تحت گُزرتے تھے۔ ❀ یہ بھی پتہ چلا کہ وقت اور مُعاشرے کو برباد کرنے میں **موبائل فون وانٹرنیٹ** کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔

عُمر بدیوں میں ساری گُزاری ہائے! پھر بھی نہیں شَرمساری
بَخْش محبوب کا واسِطہ ہے یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان سب مبلّغوں کے خوابوں میں اب کرم ہو آقا جو سنّتوں کی خدمت بجا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۹۹)

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی کے رسالے 101 مدنی پھول صفحہ نمبر 27 سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سیکھتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ ”اِثْمد“ (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷)

❀ پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

سے)مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاویٰ ھندیہ، ۳۵۹/۵)❀ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/ ۱۸۰)❀ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:(1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں،(2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو،(3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔(شعب الایمان،۵/ ۲۱۸-۲۱۹)❀ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔❀ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو   پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے   ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعے کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستَّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مُقرَّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں۔ (1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف المیم، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم یارِ غار، یارِ مزار، عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے **پاکیزہ کردار** کی چند جھلکیاں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بابرکت فرامین سُنیں گے، آیئے پہلے ایک اِیمان اَفروز واقعہ سُنتے ہیں:

میرے محبوب کا کیا حال ہے؟

---

[1] ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ آغازِ اسلام میں جب صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین کی تعداد 38 ہوگئی تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِعلانیہ اظہارِ اسلام کے لئے اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اے ابو بکر ہم ابھی تعداد میں کم ہیں"، مگر حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِصرار فرماتے رہے، یہاں تک کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اظہارِ اسلام کی اجازت مَرحمت فرمادی۔ مسلمان مسجدِ حرام کے آس پاس کے علاقے میں پھیل گئے، ہر شخص اپنے خاندان کو اسلام کی دعوت پیش کرنے لگا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو خطبۂ اسلام دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور وہاں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف فرما تھے، مُشرکینِ مکہ نے جب مسلمانوں کو کھلم کھلا دعوتِ اسلام دیتے دیکھا تو اُن کا خُون کھول اُٹھا اور انہوں نے مُسلمانوں کو مارنا شُروع کردیا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی مارا یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہوگئے، جب آپ کے قبیلے بنُو تَیم کے لوگوں کو پتا چلا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کو گھر لے گئے، آپ کے والد ابو قحافہ اور بنُو تَیم کے لوگ بہت پریشان تھے، مسلسل آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے تھے، بالآخر دِن کے آخری حصے میں آپ کو ہوش آگیا۔ جب انہوں نے آپ سے خیریت دریافت کی تو آپ کی زبان سے سب سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ رسولُ اللہ کس حال میں ہیں؟ آپ کی یہ بات سُن کر قبیلے کے کئی لوگ ناراض ہو کر چلے گئے، آپ کی والدہ اُمُّ الخیر سلمٰی جب کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ صرف ایک ہی جملہ کہتے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ مجھے صرف ان کی خبر دو۔ یہ حالت دیکھ کر آپ کی والدہ کہنے لگیں، اللہ کی قسم! مجھے آپ کے دوست کی خبر نہیں کہ وہ کس حال میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: آپ اُمِ جَمیل بنتِ خطّاب کے پاس چلی جائیں اور ان سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں

دریافت کریں، آپ کی والدہ، اُمِّ جَمیل بنتِ خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس آئیں اور کہا کہ میرا بیٹا ابو بکر آپ سے اپنے دوست محمد بن عبدُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں پوچھ رہا ہے کہ وہ کیسے ہیں؟ حضرت اُمِّ جمیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اِس سوال کا جواب دینے کے بجائے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے کے پاس چلتی ہوں، دونوں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچیں تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے یہی پوچھا کہ رسولُ اللہ کس حال میں ہیں؟

حضرت اُمِّ جمیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بتایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم محفوظ ہیں اور بالکل خیریت سے ہیں۔ آپ نے پوچھا: حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس وقت کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: دارِ ارقم میں تشریف فرما ہیں۔ فرمایا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا، جب تک سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بذاتِ خُود نہ دیکھ لُوں، بہر حال جب سب لوگ چلے گئے تو آپ کی والدہ اور اُمِّ جمیل بنتِ خطاب، آپ کو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں لے گئیں، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس عاشقِ زار کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آگئے اور آگے بڑھ کر اُنہیں تھام لیا، ان کے بوسے لینے لگے۔ یہ پُر بہار مُعاملہ دیکھ کر تمام مسلمان بھی فرطِ جذبات میں آپ کی طرف لپکے، آپ کو زخمی دیکھ کر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر بڑی رِقّت طاری ہوئی۔

حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: یارسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں ٹھیک ہوں بس چہرہ تھوڑا زخمی ہو گیا ہے۔ جس دن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تکالیف دی گئیں، اسی روز آپ کی والدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الخَیر سلمٰی اور حضرت سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی اسلام لے آئے تھے۔(1)

---

[1] ... تاریخ مدینہ دمشق، ۳۰/۴۹، البدایۃ والنہایۃ، ۲/۳۶۹

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں وُہی یارِ مزارِ مصطفٰے صدّیقِ اکبر ہیں

امیر المومنیں ہیں آپ امامُ المسلمیں ہیں آپ نبی نے جنّتی جن کو کہا صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ۵۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ کیا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عشقِ رسول میں ڈوب کر دِینِ اسلام کی اِشاعت و ترویج کیلئے کس قدر مَصائِب و آلام برداشت کئے۔ اسلام کے اس عظیم مبلغ نے اپنا تَن مَن دَھن سب اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں قربان کردیا، اس قدر تکالیف اور مَصائب پہنچنے کے بعد بھی اپنی فکر چھوڑ کر اپنے آقا و مولیٰ، حضرت محمد مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یاد کررہے ہیں اور بے قرار ہیں کہ کسی طرح مجھے اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حال معلوم ہوجائے کہ آپ کسی پریشانی میں تو نہیں، ذرا غور فرمائیے کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانثار صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشق و محبت کا تو یہ عالم تھا، آیئے! ہم بھی غور کرتے ہیں کہ ہم اپنے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی محبت کرتے ہیں؟ کیا ہمارے اندر بھی اسلام کی خاطر قُربانی دینے کا جذبہ موجود ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تو جان و مال کی قُربانی دینے سے بھی نہیں گھبراتے تھے، لیکن افسوس! ہم سے صرف وقت کی قُربانی بھی نہیں دی جاتی۔ یاد رکھئے! جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد فرماتا ہے جیسا کہ پارہ 17 سورۂ حج کی آیت نمبر 40 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ **ترجَمۂ کنزالایمان:** اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ (پ۱۷، الحج:۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے گا، حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اس کی مدد کرے جو اس (کے دِین) کی مدد کرے۔[1] حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، عِلْمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔[2] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی رِضائے اِلٰہی کے حصول کی نیّت سے دِینِ اِسلام کی سربلندی کے لئے 12 مدنی کام کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔

دِینِ خدا کی مدد کرنے والوں کی مدد کیسے ہوتی ہے؟ ان کی مدد کون کرتا ہے؟ ان کو کیسی ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے؟ آیئے! سُنتے ہیں: پارہ 26، سورۂ محمد، آیت: 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۝۷ (پ۲۶، محمد:۷) **ترجَمۂ کنزالایمان:** اے ایمان والو اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

دِینِ مُصطَفٰے کی مدد کرنے والوں کیلئے ہر جُمُعہ اور عیدَین میں نہ جانے کتنے ہی خُطباء دُعائیں دیتے ہیں بلکہ یہ دُعائیں تو بُزرگانِ دین صدیوں سے دیتے چلے آرہے ہیں۔ یہ دُعا میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دِین و ملّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی "خُطباتِ رضویہ" میں شامِل فرمائی ہے۔ وہ دُعا یہ ہے: **اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّد۔** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو

---

[1] ...تفسیر درمنثور، پ۲۶، محمد، تحت الایۃ:۷، ۴۶۲/۷

[2] ...نور العرفان، پ۱۷، حج، تحت الایۃ:۴۰، ص۵۳۷

ہمارے آقا اور مولیٰ محمدِ مَدَنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین کی مدد کرے تُو بھی اُس کی مدد فرما۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والوں، درس و بیان کرنے والوں، انفرادی کوشش کرنے والوں، عاشقانِ رسول کی خیر خواہی کرنے والوں، مَدَنی قافلوں کے غریب مسافروں کے لئے مالی تعاون کرنے والوں اور کسی بھی طرح سے دِینِ مصطفٰے کی مدد کرنے والوں کو مبارک ہو کہ ان کے لیے خطبۂ جمعہ میں دعا کی جارہی ہے۔ اے دینِ مصطفٰے کے مدد گارو! یقیناً ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی مدد جس کے شاملِ حال ہو جائے اُس کا دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہوں گی اور ہمیں اِس کی خبر تک نہیں ہوتی ہو گی۔ خُطبے والی دُعا کے بعد کچھ اور بھی ہے اور وہ یہ ہے: وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّد۔ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو ہمارے آقا اور مولیٰ محمدِ مَدَنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین کی مدد نہ کرے تُو بھی اُس کی مدد نہ فرما۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈر جانے کا مقام ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کی مدد نہ فرمائے گا، یقیناً وہ کہیں کا نہ رہے گا۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ غور کرے کہ وہ اپنے لئے دُعا لے رہا ہے یا بددُعا! ہر وہ کام دِینِ مصطفٰے کی مدد ہے جس سے شَجَرِ اسلام پھلے اور پھُولے، کُفّار داخلِ اسلام ہوں اور بگڑے ہوئے مسلمانوں کی اِصلاح ہو۔ بس نیکی کی دعوت کی خوب دُھومیں مچایئے، مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں بھرا سفر فرمایئے، خود بھی سنّتیں سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے اور یوں دِینِ خدا و مصطفٰے کی خوب خوب مدد کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امداد کی بِشارت پایئے کہ خود اُس کا وعدہ ہے۔ چنانچہ "کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان" صَفْحَہ 932 پر پارہ 26 سورۂ محمد کی ساتویں آیت میں ارشادِ پاک ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷ (پ ۲۶، محمد: ۷)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

(مُلَخَّص از خزائن العرفان ص ۹۳۲)(نیکی کی دعوت حصہ اول ص ۵۲۰ تا ۵۲۱)

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری مدد کرے گا یعنی جب مومن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دِین کی تبلیغ میں کوشش کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے آسانیاں پیدا فرما دے گا، اس کو اس مہم میں ثابت قدم رکھے گا، اس کو ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے گا۔

عطا ہو نیکی کی دَعوَت کا خُوب جذبہ کہ دُوں دُھوم سُنتِ مَحبُوب کی مچا یارَبّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدِیقِ اکبر کا مختصر تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن، جانشینِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مَزِید حالات وواقِعات جاننے سے پہلے آپ کا تعارُف سُنتے ہیں! آپ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عَبْدُ اللہ، کُنْیَت ابو بکر اور صِدِیق و عتیق آپ کے اَلقابات ہیں، صِدِیق کا معنیٰ ہے، بہت زیادہ سچ بولنے والا، آپ زمانۂ جاہِلیت ہی میں اِس لقب سے مشہور ہو گئے تھے، کیونکہ ہمیشہ سچ بولتے تھے اور عتیق کا معنی **"آزاد"** ہے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ یعنی تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے دوزخ کی آگ سے آزاد ہو۔ اِس لئے آپ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] آپ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں آپ کا شجرۂ نسب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شجرے سے مل جاتا ہے، آپ عامُ الفیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکۂ مکرّمہ میں پیدا ہوئے۔ امیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ صحابی

---

[1] ... تاریخ الخلفاء، فصل فی اسمہ ولقبہ، ص ۲۹

ہیں، جنھوں نے سب سے پہلے تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی، آپ اِس قدر عظیم شخصیت ہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں، آزاد مردوں میں سب سے پہلے اِسلام قبول کیا اور زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووفاداری کا حق ادا کیا، 2 سال 7 ماہ مسندِ خِلافت پر رونق افروز رہ کر 22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی، اَمیرُ المُومنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ مُبارَک میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں دَفن ہوئے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفرت ہو۔

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قُبّہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

(حدائقِ بخشش، 219)

مختصر وضاحت: اس سبز رنگ کے گنبد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں اور ان کے پہلو میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما جلوہ افروز و آرام فرما ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہوں

---

[1] ... تارِیخُ الْخُلَفاء، ص ۶۲، ۶۷، ۸۱ ملتقطاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابُو بَکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ جلیلُ القدر صحابی ہیں کہ جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک خاص مَقام حاصل تھا، چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر تھا، وہاں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایسا لباس پہنے تشریف فرما تھے، جس میں بٹنوں کی جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے۔ اتنے میں جبریلِ امین بارگاہِ رِسالَت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج ابو بکر نے ایسا لباس کیوں پہنا ہوا ہے؟ فرمایا: اے جبریل! اس نے اپنا سارا مال فتحِ مکہ سے پہلے مجھ پر قربان کر دیا ہے۔ جبریل نے عرض کیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے، ان سے پوچھئے کہ وہ اللہ سے راضی ہیں یا ناراض؟ نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ابو بکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھ سے راضی ہو یا نہیں؟
سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا: میں اپنے پروردگار سے ناراض کیسے ہو سکتا ہوں؟ میں اپنے ربّ سے راضی ہوں، میں اپنے ربّ سے راضی ہوں، میں اپنے ربّ سے راضی ہوں۔[1]

تقدیمِ صِدّیقِ اکبر مِن جانبِ ربِّ اکبر

اسی طرح امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا علی المُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ارشاد فرمایا: میں نے بارگاہِ الٰہی میں تین (3) بار تمہیں مُقدَّم (یعنی افضل) کرنے کا سوال کیا، مگر بارگاہِ الٰہی سے ابُو بکر ہی کو مُقدَّم (یعنی افضل) کرنے

---

[1] ... تاریخ مدینۃ دمشق، عبدُ اللہ ویقال عتیق، ۳۰/۷۱

کا حکم آیا۔[1]

سب سے بڑے پرہیز گار

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں ایک مقام پر آپ کو پرہیز گار فرمایا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ (پ ۳۰، اللیل: ۱۷) **تَرجَمۂ کنز الایمان:** اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیت میں ''اَتْقٰی'' (یعنی سب سے بڑا پرہیز گار) سے مُراد سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

مَقامِ صِدیقِ اکبر بارگاہِ رسالت میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کتنا بڑا مقام حاصِل ہے۔ کئی آیاتِ مُبارکہ آپ کے حق میں نازل ہوئیں، اِسی طرح حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھی آپ کا مقام بہت اعلیٰ تھا، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں آپ کو سب سے بڑھ کر کون محبوب ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا: مَردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا: عائشہ کے والد۔[2] (یعنی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھما سے روایت

---

[1] ... تاریخ مدینۃ دمشق، عبدُاللہ ویقال عتیق، ۳۰/۷۱

[2] ... صحیح البخاری، کتاب المغازی، غزوۃ ذات السلاسل، الحدیث: ۴۳۵۸، ج ۳، ص ۱۲۶ مختصرا

ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ کھڑے تھے، اتنے میں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آگے بڑھ کر ان سے ہاتھ مِلایا، پھر گلے لگاکر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مُنہ چُوم لیا اور حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: اے ابُوالحسن! میرے نزدیک ابو بکر کا وہی مقام ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں میرا مقام ہے۔(1)

صِدیقِ اکبر کا جنّت میں پُرتپاک استقبال

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا شخص داخل ہو گا کہ تمام جنت والے اسے پکار پکار کر کہیں گے: مرحبا! مرحبا! یہاں تشریف لائیے، یہاں تشریف لائیے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بڑے تعجب سے پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم بھی اس شخص کو دیکھ سکیں گے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! وہ جنتی شخص تم ہی تو ہو۔(2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کس قدر خُوش نَصیب صَحابی ہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل قرار پائے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو جنت کی خوشخبری ارشاد فرمائی۔

آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ ہر مقام پر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے، حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانوں میں بھی آپ کا نام نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کے

---

1 ...الرياض النضرة، ذكر منزلته...الخ، ج ١، ص ١٨٥

2 ...ابن حبان، كتاب اخباره عن مناقب الصحابة، ذكر ترحيب اهل الجنة بابي بكر، ٦، جزء: ٩، ص ٧، حديث: ٦٨٢٨

ساتھ ملا دیا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، پس میرا جس آسمان سے گزر ہوا، میں نے وہاں اپنا نام لکھا ہوا پایا اور اپنے بعد ابو بکر کا نام بھی لکھا ہوا پایا۔**[1] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے خوب خوب محبت و عقیدت رکھیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے کے صدقے ہم پر بھی اپنی رحمت و رضوان کی بارش فرمائے۔

بَیاں ہو کس زَباں سے مرتبہ صِدیقِ اکبر کا ہے یارِ غار، محبوبِ خدا صدیقِ اکبر کا
رُسُل اور اَنبیا کے بعد جو اَفضل ہو عالَم سے یہ عالَم میں ہے کس کا مرتبہ، صدیقِ اکبر کا
علی ہیں اُس کے دُشمن اور وہ دُشمن علی کا ہے جو دُشمن عقل کا دُشمن ہوا صدیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت، ص ۴۱ تا ۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خیر خواہی کا جذبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ بابرکت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہترین اوصاف اور پاکیزہ کردار کا مالک بنایا تھا، آیئے آپ کے کِردارِ مبارک کی چند جھلکیاں سنتے ہیں، چنانچہ آپ کی ذات میں لوگوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہُوا تھا، یہی وجہ تھی کہ دِینِ اِسلام قبول کرنے کی وجہ سے جو صَحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مَظْلُومانہ زِندگی بَسر کر رہے تھے، آپ نے اُن کیلئے رَحمت وشَفقت کے دریا بَہا دِیئے، آپ ظلم و ستم کی چکی میں

---

[1] ...مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی ابی بکر، ۹/۱۹، حدیث: ۱۴۲۹۶، تاریخ الخلفاء، ذکر ابو بکر الصدیق، ص ۴۳

پِسنے والے مسلمانوں کے لئے صرف دل میں ہی ہمدردی کے جذبات نہ رکھتے تھے بلکہ انہیں تکلیف سے نجات دلانے کے لئے ہر ممکنہ کوشش فرماتے اور اگر مال خرچ کرنا پڑتا تو اِس بھی گُریز نہ فرماتے ۔ آیئے اس تعلق سے ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

حضرت سیدنا بلال کی آزادی

مشہور صحابیِ رسول، موٴذنِ رسولُ اللہ، حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن کی والدہ کا نام حَمامَہ ہے، یہ سچے مومن اور پاکیزہ دل غلام تھے،ان کا مالک اُمَیَّہ بن خَلَف انہیں سخت دھوپ میں لے جاکر مکہ سے باہر دہکتی ہوئی ریت پر چِت لٹا کر سینے پر ایک بڑا پتھر رکھ دیتا اور کہتا: محمّد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِین) کا انکار کرو، ہمارے خداؤں کی عبادت کرو، ورنہ یونہی مر جاؤ گے۔ حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صرف یہی جواب دیتے: اَحد اَحد (یعنی اللہ صرف ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں) [1] ایک دن حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس جگہ سے گزرے جہاں حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ظلم کا نشانہ بنایا جارہا تھا، آپ نے اُمیہ بن خلف کو ڈانٹتے ہوئے کہا: اس مسکین کو ستاتے ہوئے تجھے اللہ سے ڈر نہیں لگتا؟ کب تک ایسا کرتا رہے گا؟ وہ کہنے لگا: ابو بکر! تم نے ہی اسے خراب (یعنی مسلمان) کیا ہے، تم ہی اسے چھڑالو۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس بلال سے زیادہ تندرست و توانا غلام ہے، بلال مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا: منظور ہے۔ آپ نے کچھ رقم اور غلام کے عوض انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

اس کے بعد آپ نے مزید چھ (6) ایسے ہی غلام آزاد کیے۔ [2] یہ بھی مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا

---

[1] ... الریاض النضرة، ذکر من اعتقه ... الخ، ۱/ ۱۳۳ تا ۱۳۴

[2] ... الریاض النضرة، ذکر من اعتقه ... الخ، ۱/ ۱۳۴

ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو 5 اَوقیہ (تقریباً 32 تولے) سونا ادا کرکے خرید اتو فروخت کرنے والے نے کہا: ابو بکر! اگر تم صرف ایک اَوقیہ سونے پر اَڑ جاتے تو میں اتنی قیمت میں ہی اسے فروخت کر دیتا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم سو (100) اوقیہ سونا مانگتے تو میں وہ بھی دے دیتا اور بلال کو ضرور خرید لیتا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت ہی شفیق و مہربان تھے، کسی مومن کو تکلیف میں مبتلا نہ دیکھ پاتے اور اپنے مال و متاع کو اس کی جان پر فوقیت دیتے۔ اسی وجہ سے آپ نے حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سمیت سات (7) غلاموں کو خرید کر آزاد فرما دیا۔ آپ نیک خصلت ہونے کے ساتھ ساتھ نیک کاموں میں انتہائی سبقت کرنے والے تھے۔

یارِ غار کا مالی ایثار

غَزوَہ تبُوک کے موقع پر جب نبیِ کَرِیم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی اُمّت کے مالداروں کو حکم دیا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مالی اِمداد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں تاکہ مُجاہِدینِ اِسلام کے لئے کھانے پینے اور سواریوں کا اِنتِظام کیا جاسکے، محبوبِ رَحمٰن، شاہِ کون و مکان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِس فرمانِ رغبت نشان کی تعمیل کرتے ہوئے جس ہستی نے راہِ خدا کے لئے اپنی ساری دولت بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پیش کی، وہ صحابی ابنِ صَحابی، عاشقِ اکبر حضرتِ سیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے، آپ نے گھر کا سارا مال وَ متاع آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں

---

1 ...

میں ڈھیر کر دیا، نبیِ مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے یارِ غار کے اِس اِیثار کو دیکھ کر پوچھا، کیا اپنے گھر بار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ نہایت اَدَب واحترام سے عَرض گزار ہوئے: **اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ** یعنی میں اللہ اور اُس کے رسول کے ذِمۂ کرم پر چھوڑ آیا ہوں۔[1] گویا ارشاد فرمایا کہ میرے اور میرے اہل وعیال کے لیے اللہ ورسول کافی ہیں۔

پروانے کو چراغ تو بُلبُل کو پُھول بَس
صِدّیق کے لیے ہے خُدا اور رَسول بَس

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا کیسا اعلیٰ جذبہ رکھتے تھے، یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے بہت فضائل ہیں، حُضُور نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّت نِشان ہے: جس مسلمان نے کسی بے لباس مسلمان کو کپڑا پہنایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنّتی لباس پہنائے گا اور جس نے کسی بُھوکے مُسلمان کو کھانا کھلایا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّتی پھل کھلائے گا اور جس نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے مُہر لگی ہوئی پاکِیزہ شَراب پلائے گا۔[2]

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی جتنا ہوسکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کریں تاکہ ہم پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خُصُوصِی اِنعام واِکرام ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...سبل الھدی والرشاد، ذکر حثه علی النفقة... الخ، ۵/۴۳۵

[2] ...سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۲/۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۲

اِسلام کی دَعوَت کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ خُوش نصیب صحابی ہیں جو مَردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے، حضرت سَیِّدُنا ابنِ اسحاق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ آپ نے اِسلام لاتے ہی اس کا اظہار بھی فرمادیا اور اس کی دعوت بھی دینا شُروع کر دی، چونکہ آپ اپنی قوم میں نہایت ہی نرم دل، لوگوں کے دُکھ درد میں شریک ہونے والے اور سب کی پسندیدہ شخصیت تھے۔ آپ قُریش کے حَسَب ونسب اور ان کی ہر اچھائی بُرائی سے اچھی طرح واقف تھے، آپ ایک مشہور اور خُوش اَخلاق تاجِر بھی تھے، قُریش کے تمام چھوٹے بڑے لوگ علمی و تجارتی خوبیوں اور پاکیزہ صحبت کے سبب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے، آپ ان پر انفرادی کوشش کرتے، اسلام کی خُوبیاں بیان فرماتے اور انہیں اِسلام کی دَعوَت دیتے۔ اس طرح آپ نے اپنے پاس آنے والے کئی لوگوں پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی اسلام میں داخل کرلیا۔[1]

چنانچہ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 32 صفحات پر مشتمل اپنے رسالے "بُڈھا پُجاری" کے صفحہ نمبر 11 پر فرماتے ہیں: آپ کی انفِرادی کوشش سے 5 وہ حضرات مشرَّف بہ اسلام ہوئے جن کا شمار عشرۂ مُبَشَّرہ میں ہوتا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (1) حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (2) حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقّاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (3) حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (4) حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (5) حضرتِ

---

[1] ...الرياض النضرة، الفصل الخامس في ذكر من...الخ، ۱/ ۹۱

سیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ۔ عشرۂ مُبَشَّرہ ” اُن 10 صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو کہتے ہیں جن کو ہمارے مکّی مَدَنی میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا ہی میں جنّت کی بشارت عنایت فرمادی تھی۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، مولانا اِمام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں:

وہ دَسوں جن کو جنّت کا مُژدہ ملا اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں مسجد کی تعمیر

حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے ابتدائے اسلام میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی، جہاں وہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے، لوگ آپ کے اس رُوح پَرور مَنظر کو دیکھ کر آپ کے آس پاس اکٹھے ہوجاتے، آپ کی تلاوتِ قرآن، عبادت و رِیاضت اور خوفِ خُدا میں رونا لوگوں کو بہت متاثر کرتا تھا، آپ کے اس عمل کے سبب بھی کئی لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔(1) حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہا فرماتی ہیں کہ میرے والدِ ماجد جب قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یعنی زار و قطار رونے لگتے۔(2)

تلاوت میں رونا کارِ ثواب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے کس قدر گِریہ و زاری کرتے، حالانکہ آپ کو دنیا میں ہی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ...الریاض النضرۃ، الفصل الخامس فی ذکر من...الخ، ۱/۹۲

2 ...شعب الایمان، الحادی عشر من شعب الایمان، ۱/۴۹۳، حدیث: ۸۰۶

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک سے جنّتی ہونے کی خوشخبری مل گئی تھی،اس کے باوجود آپ خوفِ خدا سے روتے۔ ہمیں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے رونا چاہیے اور اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لینی چاہیے، کیونکہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے رونا مستحب ہے، جیسا کہ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے قرآنِ پاک کی تِلاوَت کرتے ہوئے رویا کرو اور رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنالو۔[1]

عطا کر مجھے ایسی رِقت خُدایا کروں روتے روتے تلاوت خدایا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گرمیوں میں روزے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہمارے پیارے صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عِبادَت گُزار تھے اِسی طرح کثرت سے روزے بھی رکھا کرتے تھے جیسا کہ آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ گرمیوں میں (نفل) روزے رکھتے اور سَردِیوں میں چھوڑ دیتے تھے۔[2] واقعی یہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذوقِ عبادت تھا کہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے روتے اور فرض روزوں کے علاوہ گرمیوں میں نفل روزے رکھتے، اگر آج ہم اپنی حالت پر غور کریں تو سردیوں میں فرض روزے بھی بہت مشقت کے ساتھ رکھتے ہیں حالانکہ سَردِیوں میں عُموماً دِن بہت چھوٹے اور راتیں بہت طَوِیل ہوتی ہیں اور دِن میں پیاس بھی بہت کم لگتی ہے جبکہ گرمیوں میں

1...ابن ماجه، باب فی حسن الصوت، ۲/۱۲۹، حدیث:۱۳۳۷ ملتقطا

2...الزهد للامام احمد، كتاب الزهد، زهد أبی بكر صديق، ص ۱۴۱، حديث:۵۸۵

عُموماً دِن بہت طَوِیل اور راتیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اور دن میں پیاس کی شِدت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یقیناً یہ دُنیا کی گرمی آخرت کی گرمی کے مُقابلے میں کچھ بھی نہیں کہ جب قِیامَت کا دِن ہو گا اور سُورَج سوا مِیل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، شِدَّتِ پیاس سے زبانیں باہر نکل رہی ہوں گی، لوگ اپنے ہی پسینے میں شرابور ہوں گے، اس وقت کی گرمی برداشت کرنا یقیناً ہمارے بس میں نہیں، لہٰذا دُنیا میں ہی رِضائے اِلٰہی کے لیے اچھے اعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو منا لیجئے اور بروزِ قِیامَت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے سایہ عرش پانے کیلئے آج دنیا ہی میں نیکیوں کی کثرت کرنی ہو گی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا نیکیوں بھرا مدنی ماحول ہمیں نیکیاں کمانے کے کئی مواقع فراہم کرتا ہے، جی ہاں! اِنہی مواقع میں سے ایک بہترین موقع **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** بھی ہے۔

ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق مفید معلومات کے ساتھ ساتھ کثیر عِلْمِ دِیْن بھی حاصل ہوتا ہے۔ علمِ دِین کی فضیلت کے تو کیا کہنے، حضرت سَیِّدُنا ابُوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے 1000 رکعت نوافل

پڑھنے سے بہتر ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے، ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے میں اَوّل تا آخر شرکت کیا کریں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرے میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کرچکے ہیں۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

روزانہ مدنی مذاکرہ سُننے کی برکت

زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام، سندھ پاکستان) کے علاقے پھلیلی پار کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ یوں تو دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول کی مدنی بہاریں بچپن ہی سے نصیب تھیں، مگر مردُود شیطان نے دنیا کے پُر فریب نظاروں میں بُری طرح اُلجھار کھا تھا، میرا چہرہ سنّتِ مُصْطَفٰے (یعنی داڑھی شریف) سے محروم تھا اور ننگے سر پھرنا میرا معمول تھا۔ زندگی کے بیش قیمت ماہ و سال غفلت میں بسر ہو رہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہوگئی، دورانِ گفتگو انہوں نے مجھ سے کہا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے، میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔ ان الفاظ نے میرے دل میں اپنے مرشدِ کریم سے محبت کے سوئے ہوئے جذبات کو بیدار کر دیا چنانچہ میں نے مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ 50 مَدَنی مذاکروں پر مشتمل CD خرید لی اور روزانہ ایک مدنی مذاکرہ سننے کی سعادت پانے لگا۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے لبوں سے جھڑنے والے شریعت و طریقت کے روشن موتیوں نے میرے دل کے بے نور نگینے کو چمکا کر رکھ

---

1 . . . ابن ماجه، كتاب السنة، باب فی فضل من تعلم، ۱/۱۴۲، حديث: ۲۱۹

دیا، آپ کی پُر تاثیر گفتگو کی برکت سے دن بدن گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت بڑھنے لگی، ابھی چند ہی مَدَنی مذاکرے سنے تھے کہ میرے حُلیے، کردار اور اَنداز زِندگی میں تبدیلی آنے لگی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ پڑھنا شروع کر دِیں، سر پر سبز عمامہ کا تاج سجالیا، چہرہ داڑھی شریف سے منور کر لیا اور مَدَنی کاموں میں دلچسپی لینے لگا۔ الغرض ان مَدَنی مُذاکروں کے ذریعے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے میری ایسی مدنی تربیت فرمائی کہ میری 26 سالہ زندگی میں کبھی ایسی تربیت نہ ہوئی تھی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی مدنی مذاکروں میں شرکت کا ذوق وشوق عطا فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہفتہ وار مدنی مذاکرہ بیک وقت ملک و بیرونِ ملک **سینکڑوں مقامات** پر **اجتماعی طور** پر دیکھا سُنا جاتا ہے، کثیر عاشقانِ رسول علمِ دِین کے حصول کے لیے ہر ہفتے جمع ہوتے ہیں، OB Van کے ذریعے **مختلف شہروں** کی بھی مدنی مذاکرے میں شرکت ہوتی ہے، گھر پر اِنفرادی طور پر دیکھنے سے بہتر ہے کہ اجتماعی طور پر مدنی مذاکرہ دیکھا جائے،اگر **مجلسِ رابطہ، مجلس نشرو اِشاعت، مجلس وکلاء و ججز، مجلسِ تاجران، مجلس رابطہ برائے تاجران، مجلس ذرائع آمد و رفت، مجلس اِزدیادِ حُب** کے اسلامی بھائی، کسی اسلامی بھائی کے گھر اپنے شعبے کے افراد کو جمع کر کے مدنی مذاکرہ دیکھنے کی ترکیب کریں تو کیا بات ہے! اگر ہر ہفتے مختلف گھروں میں 12، 12 اسلامی بھائی بھی اجتماعی طور پر شامل ہوں تو مدینہ مدینہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدیقِ اکبر اور مریضوں کی عیادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذکرِ خیر جاری ہے، آپ کا ایک وصف یہ بھی تھا کہ آپ بیماروں کی غَم خواری کرتے ہوئے ان کی عِیادت بھی فرماتے تھے ، چنانچہ ایک بار حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوگئے، جب حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو معلوم ہوا تو آپ نے حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اور حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا دونوں سے ارشاد فرمایا: حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوگئے ہیں، ہمیں ان کی عیادت کے لیے ضرور جانا چاہیے۔ یہ سُن کر وہ بھی تیار ہوگئے۔ لہٰذا تینوں، حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر پہنچے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیماروں کی عیادت فرمایا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ بیمار مسلمانوں کی عیادت کیا کریں کہ اس کی بہت برکتیں ہیں، جی ہاں! مریض کی عیادت کرنا سُنّت بھی ہے، مریض کی عِیادت کرنا مدنی انعامات میں سے ایک **مدنی انعام** بھی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایَت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک مُنادِی (یعنی ندا کرنے والا) اُسے مُخاطَب کرکے کہتا ہے: خُوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مُبارَک ہے اور تُو نے جنّت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔[2] لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی مریضوں کی عِیادت کرکے اللہ

---

1 ۔۔۔ تفسیر روح البیان، پ ۱۳، سورۃ الرعد، تحت الآیۃ: ۳۱، ۴/۳۷۷

2 ۔۔۔ ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان، رقم ۲۰۱۵، ج ۳، ص ۴۰۶

عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کریں اور جنّت کے حقدار بنیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم۔

اخراجات سے زائد رقم کم کروادی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَناعت اور کفایت شِعاری سے کام لینے کے معاملے میں بھی حضرتِ سَیِّدُنا صِدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جو بے مثال انداز تھا، اُس میں یقیناً ہمارے لئے صبر و شکر کا درس بھی ہے اور قناعت کی ترغیب بھی۔ چُنانچہ ایک مَرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا صِدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَہلیہ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حَلوا کھانے کی خواہش ہوئی، تو آپ نے اُن سے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ ہم حلوا خرید سکیں۔ اُنہوں نے عَرض کی: میں اپنے گھریلو اخراجات میں سے چند دنوں میں تھوڑے تھوڑے پیسے بچا کر کچھ رقم جمع کرلوں گی، اُسی سے حَلوا خرید لیں گے۔ فرمایا: ٹھیک ہے ایسا کرلینا۔ چنانچہ آپ کی زوجہ محترمہ نے رقم جمع کرنا شروع کی، کافی دنوں بعد تھوڑی سی رقم جمع ہوگئی، جب انہوں نے آپ کو بتایا تاکہ آپ حلوا خرید لیں تو آپ نے وہ رقم لی اور بَیْتُ الْمال میں لوٹادی اور فرمایا کہ یہ ہمارے اخراجات سے زائد ہے۔ اس کے بعد آپ نے آئندہ کیلئے بَیْتُ الْمال سے ملنے والے اخراجات سے اُتنی رقم کم کروادی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت کو سُن کر خاص طور پر ان لوگوں کو غور کرنا چاہیے جو اپنی ہر خواہش کو پُورا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کاش! ہمیں بھی اپنے نفس کی مخالفت کرنے، تقویٰ اور قناعت اختیار کرنے کا مدنی ذہن نصیب ہوجائے۔ یقیناً اس حکایت میں تمام اسلامی بھائیوں کیلئے قناعت وخُود

---

1 ...الکامل فی التاریخ، ذکر بعض اخبارہ ومناقبہ، ۲/۲۷۱

داری اپنانے، حِرص و طَمَع سے خُود کو بچانے اور اپنی آخِرت کو بہتر بنانے کیلئے خوب خوب نصیحت کے مدنی پھول اپنی خوشبو بکھیر رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدیقِ اکبر اور لواحقین سے تعزیت

اسی طرح آپ کا ایک وصف یہ بھی تھا کہ آپ کو جب کسی کے فوت ہونے کی اطلاع ملتی تو آپ اس کے عزیز و اقارب سے تعزیت فرماتے چنانچہ حضرت سَیِّدُنا قاسم بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ جب کسی کا انتقال ہو جاتا تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کے عزیزوں سے تعزِیَت کرتے اور اُنہیں یوں فرماتے: تسکین میں کوئی مُصِیبَت نہیں، رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں، موت اپنے بعد والے معاملات کے لیے آسان اور پہلے والے معاملات کے لیے سخت ہے، تم رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری کو یاد کرو تمہاری مصیبت کم ہو جائے گی اور تمہارا اجر بڑھ جائے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِیْن یعنی مُسلمانوں کے خلیفہ ہونے کے باوُجود بھی تعزیت کو ترک نہیں کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیت سے مُصیبت زدہ مُسلمان سے تعزیت کیا کریں، احادیثِ مُبارکہ میں اس کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے

---

1 ... التمهيد لما في المؤطا من المعاني والاسانيد، عبد الرحمن بن قاسم بن محمد، ۸/۹۷

جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا، جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! تعزیت کے چند آداب بھی سُن لیتے ہیں چنانچہ

(1) تعزیت مسنون (یعنی سنت) ہے۔ (2) تعزیت کا وقت موت سے 3 دن تک ہے، اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہو گا، مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے، وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے، مگر اُسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔ (3) دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو (4) مستحب یہ ہے کہ میّت کے تمام اقارب (یعنی قریبی رِشتہ داروں) سے تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مَرد و عورت سب کو، مگر عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ تعالیٰ میّت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر عطا کرے اور اس مصیبت پر ثَواب عَطا فَرمائے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی سے جھگڑا مت کرو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کا ایک بہت ہی پیارا وَصف یہ بھی تھا کہ آپ پڑوسیوں کے حق میں نہایت نرم دل تھے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحمن بِن قاسِم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه اپنے والِد سے رِوایَت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن ابُو بکر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کے پاس سے گُزرے تو وہ اپنے پڑوسی کو ڈانٹ رہے تھے، آپ نے ان سے فرمایا: اپنے پڑوسی کے ساتھ جھگڑا مت کرو، کیونکہ یہ تو یہیں رہے گا، لیکن

1…المعجم الاوسط للطبرانی، باب الهاء، ذکر من اسمه هاشم، ۶/۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲ ملتقطا

2…بہارِ شریعت، حصہ چہارم، ۱/ ۸۵۲

جو لوگ تُمہاری لڑائی کو دیکھیں گے وہ یہاں سے چلے جائیں گے۔[1]

پڑوسی کے حُقُوق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا صِدِیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑوسی کے ساتھ جھگڑنے والے شخص کو کس قدر احسن انداز میں نیکی کی دعوت پیش کی اور واقعی جب پڑوسی آپس میں کسی بات پر جھگڑتے ہیں تو سراسر اُن کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے، کیونکہ لڑائی کے بعد بھی انہیں ایک ساتھ ہی رہنا ہے اور ان کا آپس میں جھگڑا کرنا دیگر لوگوں کے لیے تماشا بن جاتا ہے۔

یاد رہے! اسلام میں پڑوسی (Neighbour) کے حُقُوق کی بہت اہمیت ہے، چنانچہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑوسیوں کے اس قدر حُقوق بیان فرمائے کہ ایسے لگا جیسے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی پڑوسیوں کا خُوب خَیال رَکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نصیحتوں کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدِیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جس طرح اپنے کردار

1...کنز العمال، کتاب الصحبة، باب فی حقوق تتعلق بصحبة الجار، الجزء:۹، ۵/۷۹، حدیث:۲۵۵۹۹

2...المعجم الکبیر، محمد زیاد الالھانی عن ابی امامة، حدیث:۷۵۲۳، ج۸، ص۱۱۱

کے ذریعے لوگوں کی اصلاح فرمائی، اسی طرح اپنے فرامین میں بھی مدنی تَربِیَت کے بہت سے مدنی پھول عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ حضرت رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، میں نے عرض کی: آپ مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپ نے دو(2) بار فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تُم پر رحم کرے اور برکت دے۔ (1) فرض نمازیں بروقت ادا کیا کرو۔ (2) زکوٰۃ خُوشی سے دیا کرو۔ (3) رمضان کے روزے رکھو (4) بَیْتُ اللہ کا حج کرو اور (5) کبھی حاکم نہ بنو۔ میں نے عرض کیا: حُضُور! آج کل تو حکمران ہی اُمّت کے بہترین لوگ ہیں۔ ارشاد فرمایا: آج کل اَمارت یعنی حکمرانی آسان ہے، لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ آئندہ زمانے میں فُتوحات کی زیادتی کے سبب حکومتیں بھی زیادہ ہوں گی اور اس طرح ممکن ہے کہ نااہل حکمران بھی آئیں گے۔ جب کہ کَل بروزِ قیامت حاکم کا حِساب لمبا ہوگا اور عذاب زیادہ جبکہ غیر حاکم کا حساب کم اور عذاب ہلکا۔ اس لیے کہ حکمران ہی سے زیادہ ظُلم سَرزَد ہوتا ہے اور ظالم حاکم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کو توڑ دیتا ہے۔ انہی حکمرانوں میں سے (عدل وانصاف کرنے والے) بعض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب بھی ہوتے ہیں اور بعض (ظلم وستم کے سبب) مردُودِ بارگاہِ خدا بھی۔ خدا کی قسم! تم میں سے جب کوئی شخص ہمسائے کی بکری یا اُونٹ قبضہ میں کرلے تو بڑا خوش ہوتا ہے کہ میں نے ہمسائے کی بکری یا اُونٹ ہتھیالیا ہے، حالانکہ ایسوں پر عذاب نازل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ بڑا حَق ہے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 دن کا "اصلاحِ اعمال کورس"۔

1…شعب الایمان، فصل فی ذکرما ورد من التشدید، ۶/۵۱، حدیث: ۷۴۷۲، الریاض النضرۃ، ذکر ما یدل علی…الخ، ۱/۲۵۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین اور صحابہ و اہلِ بیت سے محبت و عقیدت کا جذبہ بیدار کرنے، پڑوسیوں کے حقوق سیکھنے، نیک بننے اور نفل عبادات کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور **12 دن کا "اِصلاحِ اعمال کورس"** کرنے کی نیت بھی کرلیجئے۔ یہ کورس شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کا پسندیدہ کورس ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کورس کو 100 بار کیا جائے تو بھی کم ہے۔ اس مدنی کورس میں ایسا کیا ہے۔؟؟؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے اس پُرفِتَن دَور میں نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ مدنی اِنعامات کی صُورت میں عطا فرمایا ہے، **اصلاحِ اعمال کورس** میں ان مدنی اِنعامات پر عمل کرنے کی آسانیاں اور ان پر عمل کرنے کی مشق (Practical) بھی کروائی جاتی ہے، اس کے علاوہ تہجُّد، اِشراق وچاشت، دُرُست تلفُّظ کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ کریم، اَوراد و وَظائف، مختلف دُعائیں، مدنی حلقہ اور شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ باطن کی اِصلاح و تربِیَت کیلئے مُہلکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریوں) مثلاً حسد، تکبُّر، رِیاکاری، بدگُمانی وغیرہ موضوعات پر بیانات، نماز کا طریقہ، فُضُول باتوں سے بچنے کے لئے اِشارے اور بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

دُعائے عطّار! یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی بھی **12 دن کا "اصلاحِ اعمال کورس"** کرے، پُل صراط پر سے وہ بجلی کی سی تیزی سے گُزر جائے اور بے حساب جنّت میں داخلہ حاصل کرلے اور محبوبِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا اسے پڑوس مل جائے۔

مدنی اِنعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے قُربِ حَق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

نفل روزوں کی مَدَنی تحریک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! سال بھر روزے رکھنے والے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضان سے دعوتِ اسلامی میں **نفل روزوں کی مدنی تحریک** بالخصوص مدنی انعامات والوں کے ذریعے جاری رہتی ہے۔

آیئے نفل روزوں کے بارے میں چند مدنی پھول سُنتے ہیں چنانچہ (1) فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اگر کسی نے ایک دِن نَفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (مسند ابی یعلی، ج ۵، ص ۳۵۳، حدیث ۶۱۰۴) (2) **عاشقانِ روزہ کی تنظیمی دَرَجہ بندی: ممتاز:** جو صومِ داؤدی یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھے یا مہینے میں کم از کم 15 روزے اپنی سہولت کے مطابق رکھے یا پانچ (5) ممنوعہ ایّام کے علاوہ سارا سال روزے رکھے۔ (عیدالفطر اور 13، 12، 11، 10 ذوالحجۃ الحرام کو روزہ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے۔)[1] **بہتر:** جو ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھے (پیر اور جمعرات کا روزہ سُنّت ہے، البتہ جو اپنی سہولت کے مطابق مَدنی ماہ میں سات روزے رکھ لے وہ بھی تنظیماً ''بہتر'' میں شمار ہو گا۔) **مناسب:** جو ہر پیر شریف کو یا مجبوری ہو تو ہفتہ وار چھٹی والے دن روزہ رکھے (یُوں مہینے میں چار پانچ روزے ہوں گے۔) (3) **یاد رکھئے! نفل روزہ:** قصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے، اگر توڑے گا تو قضا واجب ہو گی۔[2] (4) ماں باپ اگر بیٹے کو نَفل روزے سے اس لیے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو

---

1 ...در مختار و ردالمحتار، ۳/۳۹۱

2 ...در مختار، ۳/۴۷۳

والدین کی اطاعت کرے۔[1] (5) شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔[2]

مَدَنی التجا: نفل روزوں کی مَدَنی تحریک میں شامل ہونے والے اسلامی بھائی اس نمبر 5921226 312 92+ پر اپنا نام، شہر کا نام، موبائل نمبر اور درجہ (ممتاز، بہتر، مناسب) ایس ایم ایس فرمائیں۔

مدرسۃُ المدینہ بالِغان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دِینِ مَتِین کے 103 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ مدرسۃُ المدینہ بالغان بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان بھر میں مدرسۃُ المدینہ بالغان کی تعداد تقریباً 5000 ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں بالغ یعنی بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو دُرست مخارج کی ادائیگی کے ساتھ مدنی قاعدہ اور قرآنِ کریم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ پڑھایا جاتا ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول قرآنِ کریم کی تعلیم سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ کثیر علمِ دین بھی سیکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے کم و بیش 63 منٹ کے **جدول** میں کتاب "**نماز کے احکام**" سے نماز، غسل، وضو، نمازِ جنازہ، سُنّتیں سکھانا، **مدنی درس** دینا، **فرض علوم** پر مشتمل بیانات سُننا، **دُعا** یاد کروانا اور آخر میں مدنی انعامات کے رِسالے سے **فکرِ مدینہ** کرنا بھی شامل ہے۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آیئے! ہمّت کیجئے، تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کے لیے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں خود بھی شرکت کیجئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... ردالمحتار، ۳/۴۷۸

2... درمختار، ۳/۴۷۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مختلف اوصاف و کردار سے متعلق سُنا کہ

❀ "صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ" کی پوری زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گزری۔ ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پوری زندگی خوفِ خدا میں گزری ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پوری زندگی عشقِ رسول اور ❀ سنتِ مُصطفٰے پر عمل کرتے ہوئے گزری ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پوری زندگی چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں سے محبت کرتے میں گزری ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ منصبِ خِلافَت پر جتنا عرصہ فائز رہے، اس کا حق ادا فرماتے رہے ❀ "صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "تقویٰ و پرہیز گاری کی دولت سے مالا مال تھے ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ظلم کی چکی میں پسنے والے مسلمانوں کی خیر خواہی فرمائی ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مظلوم مسلمانوں کو ظلم و ستم کی بیڑیوں سے نجات دلانے کے لئے اپنا مال خرچ کرنے سے بھی دریغ نہ فرمایا ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسلمانوں کے خلیفہ و حکمران ہونے کے باوجود زندگی عیش و عشرت کے بجائے نہایت سادگی اور صبر و قناعت میں گُزاری ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مریضوں کی عیادت کرتے ❀ کہیں فوتگی ہوجاتی تو میّت کے اہلِ خانہ سے تعزیت فرماتے ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ کی ادائیگی کی ترغیب دلایا کرتے ❀ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اپنی عبادت گُزاری کا عالم یہ تھا کہ گرمی کے دنوں میں نفل روزے رکھا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی کو نیکیوں میں گزاریں اور گناہوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

ہاتھ ملانے کے چند مَدَنی پھول

(1) دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ (2) جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[2] (3) ہاتھ ملاتے وقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) (4) دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہوگی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[3] (5) آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے (6) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالٰی دونوں کے گزَشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری

1...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2...شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

3...مسند امام احمد، ۴/۲۸۶ حدیث: ۱۲۴۵۴

نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1] (7) مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت حصّہ 16" اور "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سُنَّت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . کَنْزُ الْعُمّال، ۹/ ۵۷

2 . . . بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۹۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار
بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سَلام

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس

1۔۔۔فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر

بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عِبادت گُزار تھا۔ وہ رات میں اللہ تعالٰی کی عِبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھوم پھر کر کچھ چیزیں لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ (فکرِ مدینہ) کرتے ہوئے کہتا: ”اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔“ ایک دن وہ حسبِ معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیا بیچنے کے لئے صَدا لگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حسین شخص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اس پر عاشِق

1 … معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ہوگئی اور اُسے بہانے سے محل کے اندر بُلا لیا پھر اُس سے کہنے لگی: اے تاجر! میرا دل تمہاری طرف مائل ہوچکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور زَرق بَرق لِباس ہیں، تم یہ کام چھوڑ دو میں تمہیں ریشمی لِباس اور بہت سامال دُوں گی۔ یہ پیش کش سُن کر اس کا نَفس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا، مگر فوراً اس نے اپنی عادت کے مطابق (نَفس کو مُخاطب کرتے ہوئے) کہا: ''اے نَفس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر'' پھر اس عورت کو جواب دیا: ''مجھے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔'' وہ عورت کہنے لگی: ''تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔'' اس شخص نے پھر کہا: ''اے نَفس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔'' اور نَجات کی ترکیب سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا: ''مجھے مُہلت دو کہ میں وُضو کر کے دو رَکعتیں ادا کرلوں۔'' اجازت ملنے پر اس نے وُضو کیا اور چھت پر چلا گیا، وہاں اس نے دو رَکعت نماز ادا کرنے کے بعد چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی (تقریباً) بیس(20) گز تھی۔ اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کرنے لگا: ''اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! میں طویل عرصے سے تیری عِبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا فرما۔'' یہ کہہ کر وہ چھت سے کُود گیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دِیا: ''جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، کیونکہ اس نے میری ناراضی کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔'' حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو تھام لیا اور زمین پر بٹھا دیا۔ [1]

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

---

1 . . . دُرّۃُ الناصحین، المجلس التاسع والستون . . . الخ، ص ۲۷۰ ملخصاً

(ذوقِ نعت، ص ۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے اَعمال کے اِحتِساب کا معمول بنالیتا ہے، اپنے اعمال کا ہر وقت جائزہ لیتا رہتا ہے تو اس کی یہ اچھی عادت اسے گُناہوں سے بچانے میں مُعاوِن ثابت ہوتی ہے جیسا کہ اُس نیک شخص کا دِل جو نہی گُناہ کی طرف مائل ہوا تو فکرِ مدینہ (یعنی اپنا مُحاسبہ کرنے) کی عادت کی وجہ سے فوراً ہی اُس کے منہ سے یہ جُملہ نِکلا: **"اے نَفْس! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر۔"** اور پھر اُس پر خوفِ خُدا ایسا غالب ہوا کہ وہ گناہ سے بچ گیا۔ یہ بھی پتا چلا کہ مُشکل وقت میں نیکیاں کام آتی ہیں، بسا اوقات ان کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی مَدد حاصل ہوتی ہے کہ بڑی سے بڑی مُصِیبت بھی آسان ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب اُس نیک شخص نے گُناہ سے چھٹکارا پانے کے لئے اپنی عبادات کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے چھت کی بُلندی سے چھلانگ لگائی تو مَددِ الٰہی کی وجہ سے جانی ہلاکت و جسمانی مُصِیبت سے محفوظ رہا۔

یاد رہے! کہ ہماری شریعت میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں۔ بہر حال ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے خُود کو گناہوں سے بچائیں اور زیادہ سے زیادہ نیک اَعْمال بجالائیں، نیک اَعْمال کی وجہ سے نہ صرف مَددِ الٰہی حاصل ہوتی ہے بلکہ دُنیا و آخرت کی بے شُمار سَعادتیں بھی نصیب ہوتی ہیں، اس کے علاوہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹانے کا ذریعہ بھی ہیں، قرآنِ کریم میں ترغیب کیلئے جابجا نیک اعمال کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، چُنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ بَیِّنَۃ کی آیت نمبر 7 اور 8 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىٕكَ	ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور

هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۞ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ (پ ۳۰،البینة:۷۔۸)	اچھّے کام کئے وُہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔ اُن کا صِلہ اُن کے رَبّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے جو لوگ ایمان لانے کے بعد نیک اَعمال کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن خُوش نصیبوں کو جنّتی باغات اور اپنی رِضا کی خوشخبری عطا فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگی کو بیکار کاموں اور فضول تبصروں میں گنوانے کے بجائے آخرت کے لئے نیکیوں کا خُوب خُوب ذخیرہ اکٹھا کریں اور گُناہوں سے بچتے ہوئے اِخلاص و اِستقامت کے ساتھ نیک اَعمال میں مصروف رہیں۔ احادیثِ مُبارکہ میں نیک اعمال بجالانے کے بہت سے فضائل وبرکات بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب دو فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں، چُنانچہ

نیک اعمال کے فضائل

1. فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حُسنِ اخلاق اور اچھے اعمال کو تمام و کمال تک پہنچانے کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب مکارم الاخلاق والعفو عمن ظلم، ۸/ ۳۴۳، رقم: ۱۳۶۸۴)
2. فرمایا: جس نے اپنی بقیہ زندگی میں نیک اعمال کئے تو اس کی ان خطاؤں کو بخش دیا جائے گا جو ماضی میں ہو چکی تھیں اور جس نے اپنی بقیہ زندگی میں بُرے اعمال کئے تو اس کی گزشتہ اور آئندہ زندگی میں ہونے والی خطاؤں پر اس کی پکڑ کی جائے گی۔ (معجم اوسط، من اسمه محمد، ۵/ ۱۲۸، حدیث: ۶۸۰۶)

نماز و روزہ و حجّ و زکوٰۃ کی توفیق
عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یاربّ

(وَسَائلِ بخشش، ص88)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی نیک اعمال کی بڑی برکتیں ہیں، نیک اعمال کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے، نیک اعمال کی برکت سے جنّت کی لازوال نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ نیک اعمال کی برکت سے عذابِ قبر و حشر سے نجات ملتی ہے، نیک اعمال گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں، نیک اعمال رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہیں۔

یاد رکھئے! گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کے لئے، اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعْمال کا اِحْتِساب کرنا نہایت ضروری ہے، اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے اَعْمال کے اَنْجام پر سنجیدگی سے اس طرح غور کرے کہ ماضی میں جو کچھ کرتا رہا اور اب بھی اسی پر قائم ہوں تو کیا یہ کام میری آخرت کے لئے نُقصان دِہ تو نہیں؟ یقیناً جو مُسلمان فِکرِ آخرت کی عادت بنالیتا ہے، اس کے کردار و گُفتار میں رفتہ رفتہ نِکھار پیدا ہو جاتا ہے اور اسے ہمیشہ اپنی آخرت بہتر بنانے کی فکر رہتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں کے **72 مدنی انعامات** میں بھی محاسبے کی ترغیب پر مشتمل ایک مدنی انعام موجود ہے، چُنانچہ

مدنی انعام نمبر15 ہے: **"کیا آج آپ نے یکسوئی کے ساتھ کم از کم 12 منٹ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا مُحاسبہ) کرتے ہوئے جن جن مدنی انعام پر عمل ہوا رسالہ میں ان کی خانہ پُری فرمائی؟"**

اعمال کے بارے میں غور و فکر کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن و حدیث

میں باقاعدہ اس کی تَرغیب دِلائی گئی ہے، چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ حَشْر کی آیت نمبر 18 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ (پ۲۸، الحشر:۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لئے کیا آگے بھیجا۔

اس آیت کے تحت تفسیرِ ابن کثیر میں ہے کہ اپنا مُحاسَبہ کرلو، اس سے پہلے کہ تمہارا مُحاسَبہ کیا جائے اور غور کرو کہ تم نے قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے نیک اَعمال کا کتنا ذخیرہ جمع کیا ہے۔[1]

احادِیثِ کریمہ میں رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بارہا اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کی تَرغیب دِلائی ہے، آیئے اس ضِمن میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

اِحتِساب (فکرِ مدینہ) کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے

1. فرمایا: جب تم کسی کام کو کرنا چاہو تو اس کے **اَنجام کے بارے میں غور** کرلو، اگر وہ اچھا ہے تو اسے کر گُزرو اور اگر اس کا نتیجہ غَلَط ہو تو اس سے باز رہو۔[2]
2. عَقلمند کے لئے ایک ساعت ایسی ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے **نَفْس کا مُحاسَبہ** کرے۔[3]
3. (اُمُورِ آخرت میں) **گھڑی بھر غور وفِکْر** کرنا ساٹھ (60) سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔[1]

1...تفسیر ابنِ کثیر، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ:۱۸، ۸/۱۰۶

2...کنز العمال، کتاب الاخلاق، حرف التاء، التودۃ والتانی والتبیین، الجزء ۲، ۳/۴۴، حدیث:۵۶۷۳

3...شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللّٰہ...الخ، ۴/۱۶۴، حدیث:۴۶۷۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا قرآنِ کریم اور احادیثِ مُبارکہ میں مُحاسبہ کرنے کی کس قدر ترغیب دِلائی گئی ہے، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں رضائے رَبُّ الْاَنام حاصل ہو جائے، ہم دنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی اور شرمندگی سے بچ جائیں، جہنّم سے چھٹکارا مل جائے اور جنّت ٹھکانہ بن جائے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی موت سے غافل ہونے اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھنے کے بجائے سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ (مُحاسبہ) کرنے کی عادت بنائیں، کیونکہ ہمیں ابھی مُہلت ملی ہوئی ہے، ہماری زندگی کی سانسوں کا تسلسل جاری ہے، موت کا فرشتہ ابھی تشریف نہیں لایا، ہوش و حواس اور عقل سب سلامت ہیں، مگر جس دن سانسوں کی مالا ٹُوٹی، موت کا فرشتہ آن پہنچا تو لاکھ کوششوں کے باوجود چاہتے ہوئے بھی ہم کچھ نہ کرپائیں گے اور اس وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، جیسا کہ

امیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے اعمال کا اس سے پہلے محاسَبہ کرلو کہ قیامت آجائے اور اُن کا حساب لیا جائے۔ (احیاء العلوم، ۵/۱۲۸)

آیئے! اب ہم مُحاسبے کی تعریف سنتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے ہم زیادہ اچھے انداز میں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے میں کامیاب ہوسکیں، چنانچہ

محاسَبہ کیا ہے؟

حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مشہور کتاب "**اِحیاءُ العلوم**" میں فرماتے ہیں: اعمال کی کثرت اور مقدار میں زیادتی اور نُقصان کی معرفت کے لئے جو غور کیا جاتا ہے

1...کنزالعمال، کتاب الاخلاق، التفکر، ۳/۴۸، حدیث: ۵۷۰۷

اسے مُحاسَبَہ کہتے ہیں، لہٰذا اگر بندہ اپنے دن بھر کے اعمال کو سامنے رکھے تا کہ اسے کمی بیشی کا علم ہو جائے تو یہ بھی مُحاسَبَہ ہے۔(احیاء العلوم، ۵/۳۱۹)

فکرِ مدینہ کسے کہتے ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفتن دور میں ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا ذہن دیا ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے کو "فکرِ مدینہ" کہا جاتا ہے۔ فکرِ مدینہ سے مُراد یہ ہے کہ انسان اُخْرَوی اِعتبار سے اپنے معمولاتِ زندگی پر غور و فِکْر کرے، پھر جو کام اُس کی آخرت کے لئے نُقْصان دہ ثابت ہو سکتے ہوں، اُن کی اِصْلاح کی کوشش کرے اور جو کام اُخْرَوی اِعتبار سے نَفْع بَخْش نظر آئیں اُن میں بہتری کے لئے اِقْدامات کرے۔ اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ کرنے سے خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ بُزرگانِ دین نہایت اِسْتِقامت کے ساتھ فکرِ مدینہ (اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ) کرتے تھے اور اس سے کسی صُورت بھی غفلت اِخْتیار نہ کرتے تھے، چنانچہ

سیدُنا فاروقِ اعظم کی فکرِ مدینہ

حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (اپنا محاسبہ فرمایا کرتے) رات کے وقت اپنے پاؤں پر دُرَّہ (کوڑا) مار کر فرماتے: بتا! آج تُو نے "کیا عمل" کیا؟۔(احیاء العلوم، ۵/۳۵۸ ملخصًا)

ہر دم فکرِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چالیس (40) برس تک نہیں ہنسے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں جب بھی ان کو بیٹھے ہوئے دیکھتا تو ایسا لگتا جیسے کوئی قیدی ہے، جسے گردن اُڑانے کے لئے لایا گیا

ہے، جب آپ گُفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آخرت کا مُشاہدہ فرمارہے ہیں اور اسے دیکھ کر خبر دے رہے ہیں اور جب خاموش ہوتے تو یہ عالم ہوتا گویا اُن کی آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے۔ جب آپ سے اس قدر خوف زَدہ رہنے سے متعلق عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے بعض ناپسندیدہ اَعمال پر مطلع ہو کر مجھ سے ناراض ہو جائے اور ارشاد فرمادے: ”جا! میں تجھے نہیں بخشتا“ (تو) اس صُورت میں میرے تمام اَعمال ضائع ہو جائیں گے۔(1)

نَفْس کے مُحاسَبہ کا انوکھا طریقہ

حضرت سَیِّدُنا اِبْراھیم تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے یہ تصوُّر باندھا کہ میں جنّت میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں، اُس کی نہروں سے مشروب پی رہا ہوں اور حُوروں سے مُلاقات کر رہا ہوں، اِس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں جَہَنَّم میں ہوں، آگ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوں، تُھوہڑ (کانٹے دار درخت) کھا رہا ہوں اور دوزَخیوں کا پِیپ پی رہا ہوں۔ پھر میں نے اپنے نَفْس سے پوچھا: تجھے ان دونوں میں سے کون سی چیز پسند ہے؟ نَفْس بولا: میرا ارادہ ہے کہ دُنیا میں جا کر نیک عمل کر کے آؤں، تب میں نے اسے کہا کہ فی الحال تجھے مہلت ملی ہوئی ہے، لہٰذا خوب نیک اعمال کر لے۔(2)

اللہ تبارک وتعالیٰ ان نیک ہستیوں کے صدقے میں ہمیں نیک بنا دے اور کاش! ہم سُدھر

---

1 ... احیاء العلوم، ۴/ ۵۵۶-۵۵۵

2 ... مکاشفۃ القلوب، ص۵۴۶ ملخصًا

جائیں۔

اِلٰہی رحم فرما میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب
نبی کا تجھ کو صدقہ میں سُدھرنا چاہتا ہوں اب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین میں **فکرِ مدینہ** (مُحاسبہ کرنے) کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، اُن مُبارک ہستیوں کے نزدیک **فکرِ مدینہ** (مُحاسبہ کرنے) کی کس قدر اہمیَّت تھی کہ ہر وَقْت اپنے اَعْمال کے بارے میں فکر مند رہتے کہ نہ جانے ہمارے یہ اَعْمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مَقْبُول ہو کر ہماری مَغْفِرت کا ذریعہ بنیں گے یا مَرْدُود ہو کر ہماری ہلاکت کا سبب ثابِت ہوں گے۔ ذرا سوچئے! جب یہ مَقْبُولانِ بارگاہ اس قدر اِسْتِقامت کے ساتھ **فکرِ مدینہ** کرتے تھے تو ہم گُناہ گاروں کو فکرِ مدینہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ فکرِ مدینہ کرنے کی اَہمیَّت اور نہ کرنے کا نُقْصان کیا ہوتا ہے یہ اِس مثال سے سمجھئے! جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تَعَلُّق رکھنے والا کوئی بھی شَخْص اسی وقت کامیاب تاجر بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نَفع کمانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کا اَصْل سرمایہ بھی مَحْفُوظ رہے۔ اِس مَقْصد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (Business) کا روزانہ، ماہانہ اور سالانہ حساب کتاب کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے نہ صرف زبانی غور و فِکْر کرتا ہے بلکہ اُس کو تحریری طور پر محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے، جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے، اُسے دُرُسْت کرتا ہے اور جو چیز نَفع کے حُصُول میں رُکاوٹ نظر آتی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعامَلات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اُسے نَفع حاصل ہونا تو درکِنار، اُلٹا نُقْصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس نُقْصان کے بعد بھی وہ ''خوابِ خرگوش'' (یعنی غفلت کی گہری

نیند) سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو شخص ”کاروبارِ آخرت“ میں نفع کمانے کا آرزُو مَنْد ہو ،اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمال پر غور کرے ، جو اَعْمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے ،جو شخص اس طرح اپنا اِحتِساب جاری رکھے گا،وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے کامیابی سے ہمکنار ہو گا اور بطورِ نفع اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا اور اگر ایسا کرنے کی بجائے ”خوابِ غفلت“ کا شکار ہو جائے تو وہ خسارے میں رہے گا، جس کا نتیجہ جہنّم میں داخلے کی صُورت میں سامنے آسکتا ہے۔(وَالْعِیاذُ بِاللہ عَزَّوَجَلَّ)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے آسان اور بہتر انداز میں فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرنے کے بارے میں جو رہنمائی فرمائی ہے، وہ واقعی قابلِ تحسین اور لائقِ عمل ہے، آپ نے اِس پُر فِتَن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشْتَمِل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مَدَنی اِنعامات“ بصُورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کے لئے 92، دِینی طالِبات کے لئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کے لئے 40، خُصُوصی (یعنی گونگے بہرے) اسلامی بھائیوں کے لئے 27 مَدَنی اِنعامات عطا فرمائے ہیں۔

عاملینِ مدنی انعامات کے لئے دُعائے عطار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی انعامات کا سلسلہ کیوں شروع فرمایا، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”مَدَنی کام میں ترقی، اَخلاقی تربیت و تقویٰ

ملے، اس غَرَض سے میں نے "مَدَنی انعامات" کا سلسلہ شروع کیا۔(جنّت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص۲۵)جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فُلاں اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا "مَدَنی انعامات" پر عمل ہے تو دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو جاتا ہے یا سُنتا ہوں کہ فُلاں نے زبان اور آنکھوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا "قفلِ مدینہ" لگایا ہے تو عجیب کیف وسُرُور حاصل ہوتا ہے۔" "مَدَنی انعامات" کے مُطابق عمل کرنے والوں کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی دعاؤں سے کس طرح نوازتے ہیں، آیئے! ہم بھی سُنتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مدینۂ منورہ کے سدا بہار پھولوں کی طرح مسکراتا رکھے، کبھی بھی آپ کی خوشیاں ختم نہ ہوں، حیات و مَمات (یعنی زندگی و موت)، بَرزَخ و سَکَرات (حالتِ نزع) اور قیامت کے جاں سوز لمحات میں ہر جگہ مَسَرَّتیں اور شادمانیاں نصیب ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی اور تمام قبیلے کی مغفرت کرے، جنّتُ الفِرْدَوس میں آپ کو اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جوار عطا فرمائے۔(جنّت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ، ص۳۳)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی انعامات پر عمل کرنے والوں کے لیے ولایت کی دُعا فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عالی میں عرض کرتے ہیں۔

تُو ولی اپنا بنالے اس کو ربّ لم یزل
"مدنی انعامات" پر کرتا ہے جو کوئی عمل

مدنی انعامات کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "مَدَنی انعامات" کا عظیم تحفہ نہ صرف اَسلاف رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کی یاد دِلاتا ہے بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے بعض اسلامی بھائی عطار کے دوست، بعض عطار کے پیارے، بعض محبوبِ عطار اور کچھ تو عطار کے منظورِ نظر بھی بننے کی سعادت پا رہے ہیں، ان مدنی انعامات پر عمل کر کے ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں، مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "ہاں" یا "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غَلَطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی قائم کردہ خود اِحْتِسابی کی عدالت میں حاضر کرکے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصْلاح و نَجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے اور جَہَنَّم میں لے جانے والے اَعْمال سے بچنے کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بد حالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اِصْلاح کا ایک انوکھا طریقہ اِخْتیار فرمایا ہے، تاکہ ہم روزانہ وقتِ مُقَرَّرہ پر فکرِ مدینہ پر اِسْتِقامت حاصل کرسکیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شُمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ وطالبات روزانہ سونے سے پہلے "فکرِ مدینہ" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی برکت سے نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں، پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔

کتاب "فِکرِ مدینہ" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فکرِ مدینہ کے بارے میں تَفْصِیلی معلومات حاصل کرنے، فکرِ مدینہ پر استقامت پانے، پابندِ سنت بننے اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ پانے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی

مطبوعہ 166 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"فکرِ مدینہ"** کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے۔اس کتاب میں فکرِ مدینہ (اَعْمال کا مُحاسَبہ کرنے) کی ضرورت واَہَمِّیَّت، اِس کے فَوائد، قرآن و حدیث کی روشنی میں مُحاسبہ کرنے کا ثُبُوت اور بُزرگانِ دِین کی فکرِ مدینہ کے واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مُختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل پڑھنا بھی اِس تعلق سے بہت مُفید ہوں گے، ایک کا نام ہے "**نیک بننے کا نُسخہ**" اور دُوسرے رِسالے کا نام ہے "**میں سُدھرنا چاہتا ہوں**"۔تمام اسلامی بھائیوں سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ اس کتاب کو آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب فرما کر اس کا مُطالعہ کیجئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب اور ان 2 رِسالوں کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

نَجات کا بہترین ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی اِنعامات کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ یہ نَجات کی راہ پر چلنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں تو شاید غَلَط نہ ہو گا، کیونکہ ان میں سے بعض مَدَنی اِنعامات فَرائِض پر، بعض واجِبات پر اور بعض سُنَن و مُستَحبّات پر مُشْتَمِل ہیں اور یقیناً یہ تمام کام اُخْرَوی نَجات کا باعث ہیں، آیئے! اِن میں سے چند مَدَنی اِنعامات کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

مَدَنی اِنعام نمبر 1 میں ہے: **"کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کیں؟ نیز کم از کم دو کو اس کی تَرغیب دِلائی؟"**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ اچھی نیت کرنا ایک ایسا عمل ہے جو محنت کے اعتبار سے

بے حد ہلکا، لیکن اجر و ثواب کے لحاظ سے بے حد عظیم ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہر نیک عمل سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلیں، حتّٰی کہ کھانے، پینے سونے، لباس پہننے اور نکاح کرنے میں بھی اچھی نیت شاملِ حال ہو۔ مثلاً کھانے پینے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت پر قوت حاصل کرنے کی نیت ہو۔ لباس پہنتے وقت یہ نیت ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنی پوشیدہ چیزیں چھپانے کا حکم دیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کے اظہار کی نیت ہو۔ سونے سے یہ مقصود ہو کہ جو عبادات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرض کی ہیں، ان کو ادا کرنے میں مدد حاصل ہو۔ نکاح کرنے میں پاکدامنی حاصل کرنے اور حرام سے بچنے کی نیت ہو۔

آیئے! بزرگانِ دین کی زبانی نِیَّت کی اہمیت وفضیلت پر مشتمل چند نصیحت آموز اقوال سنتے ہیں:

بزرگانِ دین سے منقول ہے: اکثر چھوٹے اَعمال کو نِیَّت بڑا کر دیتی ہے اور بہت سے بڑے بڑے اعمال نِیَّت کی وجہ سے چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ (قوت القلوب، الفصل الثامن والثلاثون...الخ، ۲/۲۶۸)

حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اعمال کا سُتُون نِیَّتیں ہیں، عمل نِیَّت کا محتاج ہے تاکہ اس کی وجہ سے بہتر ہو جائے جبکہ نِیَّت بذاتِ خُود خیر (بھلائی) ہے، اگرچہ کسی رُکاوٹ کی وجہ سے عمل دشوار ہو جائے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۲۲۳) حضرت سَیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے کے لوگ عمل کے لئے اس طرح نِیَّت سیکھتے تھے جس طرح عمل سیکھتے تھے۔ بعض عُلمائے کرام نے فرمایا: عمل سے پہلے اس کی نِیَّت سیکھو اور جب تک تم نیکی کی نِیَّت پر رہو گے، بھلائی پر رہو گے۔ (قوت القلوب، ۲/۲۶۸)

اچّھی اچّھی نِیّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا کر عَفْو میری ہر خطا

(نیکی کی دعوت، ص ۹۳)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُعا فرمارہے ہیں کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اچھی اچھی نیّتوں کا جذبہ عطا فرما، مجھے اپنا مُخلص بندہ بنا اور میری ہر خطا معاف فرما۔

اچھی نِیَّت پر اِنعامِ ربُّ الانام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 656 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ ریاضُ الصالحین"** صفحہ نمبر 31 پر ہے: منقول ہے کہ **بنی اسرائیل** کا ایک شخص قحط کے زمانے میں ریت کے ایک ٹِیلے کے قریب سے گزرا تو دل میں کہا: اگر یہ رَیت غَلّہ ہوتی تو میں اسے لوگوں پر صَدَقہ کردیتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس دَور کے نبی عَلَیْہِ السَّلام پر وَحی بھیجی کہ اس سے فرماؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرا صَدَقہ قبول کرلیا ہے اور اچھی نیت کے بدلے تجھے اتنا ثواب دیا کہ جتنا اس وقت ملتا، جب یہ ریت غَلَّہ ہوتی اور تُو اسے صَدَقہ کردیتا۔ (قوت القلوب، ۲/۲۷۱)

اچّھی اچّھی نِیَّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا، کر عَفْو میری ہر خطا

"یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اقوالِ بزرگانِ دین اور حکایت سے نِیَّت کی اَہَمِّیَّت و فضیلت معلوم ہوئی، لہٰذا ہر نیک و جائز کام سے قبل کچھ نہ کچھ اچھی اچھی نیّتیں کرلینی چاہییں تاکہ ہم اچھی نیّتوں کی برکتیں پانے میں کامیاب ہوسکیں۔ ہر جائز کام میں اچھی نیتیں کرنے کا ذہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور سنتوں کا پیکر بننے کے لئے 12 مدنی کاموں میں آپ کو عملی طور پر شامل کیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف"** بھی

ہے۔ ”یومِ تعطیل اعتکاف “میں چونکہ اکثر وقت مسجد میں گزارنا ہوتا ہے، اس سے مساجد بھی آباد ہوتی ہیں، ایک ایک لمحہ عِبادَت میں گزارنے کی سعادت حاصل ہو گی، مسجد سے مَحبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گُزارنے کی بڑی فضیلت ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔ (پ ۱۰، التوبہ:۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلوة، ۴/۲۸۰، رقم: ۲۶۲۶)

مدنی انعامات پر عمل کی برکتیں

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ پُرانا گولی مار ڈویژن ”فیضِ مرشد“ کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی کا سبب کچھ یوں بنا کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ نیک بننے کا نسخہ ”مدنی انعامات کا رسالہ“ تحفے میں دیا اور اس کا مطالعہ کرنے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اسے پُر کرنے کا ذہن دیا۔ میں نے نیّت کرلی کہ روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کے رسالے کو ضَرور پُر کروں گی۔ میں نے جب مدنی انعامات کے رسالے میں دیے ہوئے سوالات پڑھے تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی، کیونکہ اس میں ایسی ایسی نیکیوں

کی ترغیب دلائی گئی تھی کہ جن سے میں یکسر غافل تھی۔ اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے مدنی انعامات پر عمل کو اپنی زندگی کا معمول بنالیا، جس کی برکت سے مجھے نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی، نیکیوں سے محبت ہوئی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مُبلّغہ دعوتِ اسلامی کی حیثیّت سے مدنی کاموں میں ترقی و عروج کے لیے کوشاں ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو ترَقّی و عُروج عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے مسلمانوں کو روزانہ پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ مسجد کی پہلی صف میں باجماعت ادا کرنے کا ذِہن دینے کیلئے ایک مدنی اِنعام یہ بھی عطا فرمایا ہے: **"کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ نیز ہر بار کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لے جانے کی کوشش فرمائی؟"**

اس مَدَنی اِنعام کے متعلق امیر اہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"نیک بننے کا نُسخہ"** صفحہ 11 پر فرماتے ہیں: **"صرف اس ایک مَدَنی اِنعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہو جائے تو اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔"** آیئے! اس مدنی انعام پر عمل کی نیت سے نماز پڑھنے کی فضیلت سنئے اور جھومئے، چنانچہ

امیر المومنین حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ جس مسلمان پر فرض نماز کا وقت آئے اور وہ نماز کے لئے اچھے طریقے سے وضو کرے اور اسے خُشوع و خُضوع کے ساتھ ادا کرے، تو یہ نماز اس کے پچھلے گُناہوں کے لئے کفّارہ ہو جائے گی جب تک کبیرہ گُناہ کا اِرتکاب نہ کرے اور یہ عمل ساری زندگی جاری رہے گا یعنی وہ نماز اس کے گناہوں کا کفّارہ بنتی رہے گی۔ (مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلوۃ عقبہ، ص ۱۴۲، رقم ۲۲۸)

صَفِ اَوّل کی اَہَمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی اِنعام میں پہلی صَف میں نماز پڑھنے کی بھی تَرغِیب دِلائی گئی ہے، جس کے مُتَعَلِّق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صَف میں نماز پڑھنے میں کتنا اَجر ہے اور پھر اُنہیں قُرعَہ اَندازی کے بغیر یہ سَعادتیں حاصل نہ ہوں تو اِن کی خاطر ضرور قُرعَہ اندازی کریں گے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ نماز کس قدر عظیمُ الشّان عبادت ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان خُشوع و خُضوع کے ساتھ ادا کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے نماز پڑھنے کا یہ صِلہ عطا فرماتا ہے کہ اس کی نمازوں کو ساری زندگی کے لئے اس کے گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ یہ نیک لوگ بیماری میں بھی مسجد کی حاضری اور باجماعت نماز کی ادائیگی سے غافل نہیں ہوتے تھے، چنانچہ

صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پوتے حضرتِ سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جان کنی کی تکالیف میں تھے کہ مغرب کی اذان شُروع ہوگئی، آپ نے فرمایا: میرا ہاتھ پکڑو! (اور مجھے مسجد پہنچاؤ) عرض کی گئی: آپ بیمار ہیں، ارشاد فرمایا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بُلاوے کو سُنوں اور قبول نہ کروں! (یعنی ایسا کرنا میری برداشت سے باہر ہے) چُنانچہ لوگ آپ کا ہاتھ تھام کر مسجد لے آئے اور آپ مغرب کی جماعت میں شامل ہوگئے، ابھی ایک رکعت ہی ادا کر پائے تھے کہ آپ کی رُوح قَفَسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (سیر اعلام النبلاء، عامر بن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام، ۶/۵۲)

---

1 . . . مسلم، کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا ۔۔۔ الخ، ص ۲۳۱، حدیث: ۴۳۷

موت ایمان پہ دے مدینے میں اور محمود عاقبت فرما
تُو شرف زیرِ گنبد خضرا مجھ کو مرنے کا مرحمت فرما

(وسائل بخشش، ص75)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃُ المدینہ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ جو کئی بار نماز پڑھنے کے فضائل اور نہ پڑھنے کی وعیدیں پڑھنے سننے کے باوجود بیماری تو بیماری صحت کی حالت میں بھی نماز پڑھنے کو تیار نہیں جبکہ بعض تو معمولی دردِ سر اور نزلہ زُکام کے سبب بھی نماز ترک کردیتے ہیں، لہٰذا خود بھی نماز کی عادت بنائیے اور اپنے بچوں کو بھی نماز اور سُنَّتوں کا عادی بنائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کی مدنی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات) قائم ہے۔ جس میں دُرُست مَخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھایا جاتا ہے، سنّتوں کا عامل بنایا جاتا ہے۔ آپ بھی اپنے بچوں کو تجوید و قرأت کے ساتھ قُرآنِ کریم کی تعلیم دلوانے، اَخلاقی تربیت کے ذَریعے انہیں نیک بنانے اور انہیں اپنے لیے صَدَقۂ جارِیہ بنانے کیلئے مدرسۃُ المدینہ میں داخل کروادیجئے۔

اب تک کم و بیش 69100 (اُنہتّر ہزار ایک سو) مدنی منّوں اور مدنی منّیوں نے **حفظِ قرآن** اور تقریباً 195242 (ایک لاکھ پچانوے ہزار دو سو بیالیس) نے **ناظرہ قرآن** پڑھنے کی سعادت حاصل کی، ہر سال ماہِ رمضان میں تراویح میں **ہزاروں حُفّاظ** قرآنِ کریم (مُصلّٰی) سُننے / سُنانے کی سعادت

حاصل کرتے ہیں۔

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا
خُدایا ذَوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جس طرح خُود پیکرِ شرم وحَیا اور نگاہوں کی حفاظت کے مُعاملے میں بہت حسّاس ہیں، اسی طرح مدنی انعامات کے ذریعے اپنے مُریدین و محبین و مُتعلقین کو باحَیا بنانے اور نگاہوں کی حفاظت کا ذِہن دینے کی کوشش فرمائی ہے، چُنانچہ مدنی انعام نمبر 37 ہے: **کیا آج آپ نے اپنے گھر کے برآمدوں سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے ان کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دِین سے دُوری کے سبب بعض لوگ گھروں کے دروازوں میں بِلاجِھجک جھانکنے کی آفت میں مُبتلا نظر آتے ہیں، بالفرض دروازہ کُھلا نہ ہو تو اُچک اُچک کر جھانکتے ہیں، دراڑ میں سے جھانکتے ہیں، کھڑکی میں سے جھانکتے ہیں، پردہ ہٹا کر جھانکتے ہیں اور اس بات کی بالکل بھی پروا نہیں کرتے کہ کوئی اپنے گھر میں کس حالت میں بیٹھا ہوگا۔ یاد رکھئے! کسی کے گھر میں جھانکنے کی شریعت میں سختی سے مُمانَعت ہے۔

حُضُور تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے اجازت ملنے سے پہلے ہی پردہ ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی اور گھر والوں کے سِتْر کو دیکھا، اُس نے ایسا کام کیا جو اُس کیلئے حلال نہ تھا، حتّٰی کہ اس کے دیکھنے کے وقت اگر کوئی بڑھ کر اُس کی آنکھ پھوڑ

دے تو اِس پر میں اُسے (یعنی آنکھ پھوڑنے والے کو) شرم نہ دِلاؤں گا۔ اگر کوئی ایسے دروازے کے پاس سے گزرا جس پر کوئی پردہ نہیں تھا اور وہ کھُلا ہوا بھی تھا، لہٰذا اُس نے (بِلا قصد) دیکھا تو اُس پر گناہ نہیں بلکہ خطا گھر والوں کی ہے۔ (ترمذی، کتاب الاستیذان والآداب، باب ماجاء فی الاستیذان...الخ، ۴/۳۲۴، حدیث: ۲۷۱۶) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے الفاظ **"اسے شرم نہ دلاؤں گا"** کے تحت فرماتے ہیں: یعنی آنکھ پھوڑ دینے والے کو نہ تو کوئی سزا دوں گا نہ ملامت کروں گا کیونکہ یہاں قُصور اس جھانکنے والے کا ہے (یاد رہے!) احناف کے نزدیک یہ فرمانِ عالی ڈرانے دھمکانے کے لیے ہے، ورنہ اس آنکھ پھوڑنے والے سے آنکھ کا قِصاص ضَرور لیا جائے گا ربّ تعالٰی نے فرمایا: آنکھ تو آنکھ کے بدلے میں پھوڑی جاسکتی ہے نہ کہ تاک جھانک کے عوض۔
(مرآۃ المناجیح، ۵/۲۵۷)

ہمارے اسلاف دوسروں کے گھروں میں تانک جھانک کرنے کو کس قدر معیوب جانتے تھے، آیئے! اس ضمن میں 2 عبرت آموز حکایات سُنتے ہیں، چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما اپنے ایک مُصاحِب کے ساتھ کسی شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ جب اس کے گھر میں داخِل ہوئے تو ان کا رفیق اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما نے فرمایا: اگر تیری دونوں آنکھیں پھُوٹی ہوئی ہوتیں تو تیرے لئے بہتر تھا۔
(الادب المفرد، ص ۳۳۳، حدیث: ۱۳۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بِلا ضرورت گھروں میں جھانکنا کس قدر تباہ کُن ہے، لہٰذا عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس بُری آفت سے خود کو بھی بچایئے، اپنے گھر والوں اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی بچنے کی ترغیب دلایئے، اس کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے، اِنْ

شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے کئی مُہلک (ہلاکت میں ڈالنے والے) امراض سے چھٹکارا نصیب ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی انعامات کے ذریعے مسلمانوں کے عیوب اور ان کے رازوں کی پردہ پوشی کی بھی ترغیب دلائی ہے چنانچہ مدنی انعام نمبر 42 میں فرماتے ہیں: **"آج آپ نے کسی مسلمان کے عُیوب پر مطلع ہو جانے پر اس کی پردہ پوشی فرمائی یا (بِلا مصلحتِ شرعی) اس کا عیب ظاہر کر دیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر خیانت تو نہیں کی؟"**

عُموماً بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے عُیوب تلاش کرتے رہتے ہیں اور جب اس بُرے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو موقع ملتے ہی لوگوں کے سامنے اس کی خامیاں بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض پیٹ کے ہلکے لوگوں میں یہ بُری خصلت ہوتی ہے کہ کوئی ان پر کتنا ہی اعتماد کرتے ہوئے اپنے راز کی بات بتائے اور کسی کو نہ بتانے کی تاکید بھی کرے، مگر یہ لوگ حسبِ عادت سب کے سامنے ان کے راز فاش کرتے اور ان کی عزت تار تار کرتے اور کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑتے۔ لوگوں کے عُیوب بیان کرنے اور ان کے راز فاش کرنے والے دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتے ہیں اور آخِرت میں بھی رُسوائی ان کا مُقدَّر بنتی ہے۔ آیئے! اس سے متعلق 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرنے کی سزا

1. فرمایا: اے وہ لوگو جو زبانوں سے تو اِیمان لے آئے ہو، مگر تمہارے دل میں ابھی تک اِیمان داخل

نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت اور اُن کے عُیُوب تلاش نہ کِیا کرو، کیونکہ جو مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا عیب ظاہر فرمادے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کا عیب ظاہر فرماتا ہے، اُسے رُسوا کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہو۔[1]

2. فرمایا: طعنہ دینے، غیبت وچُغل خوری کرنے اور بے گُناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ (قِیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[2]

3. فرمایا: جب دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو رازدار بنائیں تو ایک کیلئے دوسرے کا وہ راز فاش کرنا جائز نہیں جس کا فاش ہونا پہلے کو ناگوار گزرے۔ (شعب الایمان، حدیث: ۱۱۱۹۱، ۷/۵۲۰)

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اَوروں کے عیب و ہُنر
پڑی اپنی بُرائیوں پہ جو نظر تو نگاہوں میں کوئی بُرا نہ رہا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **مَدَنی اِنعامات** کے ذریعے جہاں فرائض وواجِبات پر اِسْتِقامت حاصل ہوتی ہے، وہیں اپنے اندر پائی جانے والی کئی ایک مُعاشرتی اور اَخلاقی کمزوریوں کو دُور کرنے کا موقع بھی مِلتا ہے، لہٰذا اگر ہم صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار، سچّے عاشقِ رسول اور باعمل مُسلمان بننا چاہتے ہیں تو ہمیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدَنی اِنعامات** کو ضرور اپنانا چاہیے، یہ مَدَنی اِنعامات نجات کے راستے پر لے جانے والے ہیں، یہ مدنی انعامات نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہیں اور یہ مدنی انعامات بالخُصوص گُناہوں کے مَرَض کے لئے بہترین دَوا ثابت ہوتے ہیں۔ امیر

---

1 ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، ۵/۲۹۶، حدیث: ۶۷۰۴

2 ۔۔۔ الترغیب والترہیب، کتاب الادب، الترھیب فی النمیمۃ، ۳/۳۹۵، حدیث: ۴۳۳۳

اعلیٰ حضرت دامت برکاتھم العالیہ فرماتے ہیں: مجھے مَدَنی اِنعامات سے پیار ہے، اگر آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر بَصمیمِ قلب (یعنی سچّے دل سے) اِن کو قبول کر کے اِن پر عمل شُروع کر دِیا تو جیتے جی، بہت جلد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی برکتیں دیکھ لیں گے۔ آپ کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُکونِ قلب نصیب ہو گا، باطِن کی صَفائی ہو گی، خوفِ خدا و عشقِ مُصطَفٰے کے چشمے آپ کے قلب سے پُھوٹیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام حیرت انگیز حد تک بڑھ جائے گا۔ چونکہ مَدَنی اِنعامات پر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصُول کا ذریعہ ہے، لِہٰذا شیطان آپ کو بہت سُستی دِلائے گا، طرح طرح کے حِیلے بہانے سُجھائے گا، آپ کا دِل نہیں لگ پائے گا، مگر آپ ہمّت مَت ہاریئے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِل بھی لگ ہی جائے گا۔

اے رضاؔ ہر کام کا اِک وقت ہے　　　دِل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ص ۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی اِنعامات کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **مدنی انعامات** پر عمل، درحقیقت قرآن وحدیث کے بعض اَحکامات اور بُزرگوں کے معمولات پر عمل کرنا ہے، اِن پر عمل کی اتنی برکتیں ہیں کہ جن کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا مثلاً ❀ مدنی انعامات کی برکت سے نیک اور جائز کاموں میں اچھی اچھی نیّتیں کر کے ثواب بڑھانے کا موقع ملتا ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے فرائض و واجبات یعنی نمازوں کی اَدائیگی اور جماعت کی پابندی نصیب ہوتی ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے نفل روزوں کی عادت بنتی ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے اَوراد و وظائف پر اِستقامت نصیب ہوتی ہے ❀ **مدنی انعامات** کی

برکت سے امیرِ اہلسنّت، عُلَمائے اہلسُنّت کی کُتُب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوتا ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے قرآنِ پاک سیکھنے، روزانہ 3 آیات کی تلاوت، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا موقع ملتا ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے نیکی کی دعوت کے فضائل نصیب ہوتے ہیں ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے فلموں ڈراموں، گانے باجوں، تہمتوں، گالیوں، جُھوٹی باتوں، چُغلیوں، وعدہ خِلافیوں، طَنز و دِل آزاریوں، قَہقَہوں، حَسَد، تکبّر، نِفاق، رِیاکاری اور خِیانت جیسے مُعاشرتی، غیر اخلاقی اور غیر شرعی اَفعال و حَرکات سے نفرت حاصل ہوتی ہے ❀ **مدنی انعامات** کی برکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کا شرف حاصل ہوتا ہے ❀ **مدنی انعامات** پر عمل کرنے سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت ملتی ہے۔

مدنی انعامات میں رِضائے ربُّ الانام کے مدنی کاموں کی تفصیل موجود ہے، **عطار کا دوست** کون ہے، **عطار کا پیارا** کسے کہتے ہیں؟، **عطار کا منظورِ نظر** کیسے بنا جا سکتا ہے؟ **محبوبِ عطار** بننے کے لیے کیا کرنا ہو گا، یہ سب کچھ جاننے کے لیے ایک بار "مدنی انعامات" کے رِسالے کا ضرور ضرور مطالعہ کیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مختصر انداز سے چند مدنی انعامات کی مدنی بہاروں کی جھلکیاں پیش کی گئی ہیں، آپ ایک بار مدنی انعامات کا رِسالہ حاصل کر کے اوّل تا آخر توجہ کے ساتھ مطالعہ کریں گے تو آپ شاید یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ "مدنی انعامات تو ایک مسلمان کے لیے **بہترین نصابِ زندگی** ہیں، **واہ کیا بات ہے مدنی انعامات کی !!!!**

آیئے! ہم سب مل کر نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ★ فیضانِ مدنی انعامات سے حصّہ پانے کے لیے ہر ماہ **مدنی انعامات کا رِسالہ** حاصل کیا کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ★ ایک وقت مقرر کر کے **روزانہ فکرِ مدینہ** کی سعادت حاصل کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ★ ہر ماہ پابندی کے ساتھ ہر ماہ اپنے ذمہ

دار کو مدنی انعامات کا رِسالہ جمع بھی کروائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مَدنی اِنعامات کے عامِل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسا رَحمتوں کی تُو جَھڑی

مکتوبِ عطّار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ماہِ رَجَبُ المُرَجب** کی آمد آمد ہے، چنانچہ اس سے متعلق امیر اہلسنّت کا مکتوب سماعت فرمایئے چنانچہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے، تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدارِسُ المدینہ اور جامِعَاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلِّمات اور طالِبات کی خدمات میں کعبۂ مُشرَّفہ کے گِرد گھومتا ہوا گنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالامال جھومتا ہوا اسلام،

اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہو نہ ہو آج کچھ مِرا ذکر حُضور میں ہوا
ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

(حدائقِ بخشش شریف ۹۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔اِس ماہِ مُبارَک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں نَدامت کے اشکوں سے آبپاشی کی جاتی اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قدر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل 3 ماہ کے یا رَمضانُ الْمُبارَک کے مکمَّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں، اُتنے نفل روزوں کے لیے کمر بستہ ہو جائیے، سحری اور اِفطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفلِ مدینہ بھی لگائیے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مَدارِسُ المدینہ اور تمام جامِعاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رجب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرمادیجئے۔

رجب کے ابتدائی 3 روزوں کی فضِیلت

رَجب شریف کے ابتدائی 3 روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین، تاجدارِ حرمین، سرورِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: رجب کے پہلے دن کا روزہ **3 سال کا کفّارہ** ہے اور دوسرے دن کا روزہ **2 سال کا** اور تیسرے دن کا **1 سال کا کفّارہ** ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔[1]

میں گنہگار گناہوں کے سِوا کیا لاتا　　نیکیاں ہوتی ہیں سرکار نِکوکار کے پاس

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفلی روزوں کے بھی کیا فضائل ہیں! اِس ضِمن میں دو احادیثِ مبارکہ مُلاحظہ فرمائیے:

﴿1﴾ فِرشتے دُعائے مغفِرت کرتے ہیں

[1] ... جامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی، حرف الصاد، ص ۳۱۱، حدیث: ۵۰۵۱، فَضائِلُ شَہْرِ رَجَب لِلخَلّال ص ۶۴

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ سراپا بَرَکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: "تم بھی کھاؤ۔" میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرِشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔(1)

(2) روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شَاہِ آدم وبنی آدم، رسُولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ مُعَظَّم میں حاضر ہوئے، اُس وقت حُضُورِ پُرنُور، شافِعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: "اے بِلال! ناشتا کرلو۔" عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں روزہ دار ہوں۔" تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔(2)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جُھوٹی تَوَاضُع نہ کرے، اور آنے والا بھی جُھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں، تاکہ بُھوک اور جُھوٹ کا اجتماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ الله (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ برکت

1 ... سُنَنِ ترمِذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل الصائم... الخ، ۲/۲۰۵، حدیث: ۷۸۵

2 ... شُعَبُ الْاِیمان، باب فی الصیام، فضائل الصیام، ۳/۲۹۷ حدیث: ۳۵۸۶

دے) یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی عبادات نہیں چُھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کردی جائیں تاکہ حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یَوْمُ النُّشُوْر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہارِ ریا نہیں۔[1]

مُطالَعہ کرلیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (۱) **"کفن کی واپسی مَع رجب کی بہاریں"** اور (۲) **"آقا کا مہینا"** پڑھ لیجئے۔ نیز ہر سال شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا باب "فیضانِ رَمضان" بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہوسکے تو عِیدِمِعْرَاجُ النَّبِی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیق فیضانِ رَمضان بھی تقسیم فرمائیے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمائیے، تمام اسلامی بھائیوں بِالعُموم اور جامِعاتُ المدینہ اور مدارِس المدینہ کے جُملہ قاری صاحبان، اَساتِذہ، ناظمین اور طَلَبہ کی خدمتوں میں بِالْخُصُوص تڑپتی ہوئی مَدَنی عرض ہے کہ براہِ کرم! (میرے جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی) زکوٰۃ، فِطرہ، قربانی کی کھالیں اور دیگر مَدَنی عطیات جمع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا کیجئے۔ (اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارِم کو مَدَنی عطیات کی ترغیب دلائیں) خُدا کی قسم! مجھے اُن اساتذہ اور طَلَبہ کے بارے میں سُن کر بہت خوشی ہوتی ہے جو اپنے گاؤں یا شہر میں جانے کی خواہش کو قربان کرکے رَمَضانُ المبارک جامِعات میں گزارتے اور اپنی مجلس کی ہِدایات کے مطابق مَدَنی عطیّات کے بستوں پر ذمّے داریاں سنبھالتے ہیں، جو اساتِذہ اور طَلَبہ بغیر کسی عذر کے محض سُستی یا غفلت کے باعث عدمِ دلچسپی کا مُظاہَرہ کرتے ہیں، اُن کی وجہ سے میرا دل روتا ہے۔

خصوصی مَدَنی پھول: جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن مَدَنی عطیات اکٹھا کرنا چاہتے ہیں، انہیں چندے کے ضروری احکام معلوم ہونا فرض ہے، تاکید ہے کہ اگر پڑھ چکے ہیں تب بھی دعوتِ اسلامی

---

[1] ... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۰۲ بتغیر قلیل

کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 100 صَفحات پر مشتمل کتاب، **”چندے کے بارے میں سُوال جواب“** کا دوبارہ مُطالَعہ فرمالیجئے۔

یَااللہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ الْمُبارَک میں مدنی عطیّات اور بَقَر عید میں کھالیں جمع کرنے کیلیے کوشش کرکے جو عاشقانِ رسول میرا دل خوش کرتے ہیں، تو ان سے ہمیشہ ہمیشہ کیلیے خُوش ہو جا اور اُن کے صدقے مجھ گنہگاروں کے سردار سے بھی سدا کے لیے راضی ہو جا، یَااللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اسلامی بھائی اور اسلامی بہن (عذر نہ ہونے کی صورت میں) ہر سال 3 ماہ کے روزے رکھنے اور ہر برس جُمادَی الْاُخْرٰی میں رِسالہ **”کفن کی واپسی“** اور ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب میں **”آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مہینا“** اور شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں **”فیضانِ رَمَضان“** (مکمّل) پڑھ یا سُن لینے کی سَعادت حاصِل کرے، مجھے اور اُس کو دُنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں بے حساب بخش کر جَنَّتُ الفِردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اِکٹھا رکھ۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الامین صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم۔

جشنِ مِعْراجُ النبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی کی طرف سے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27ویں شب، جَشْنِ مِعْراجُ النَّبِیْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سلسلے میں ہونے والے اجتماعِ ذِکر و نعت میں تمام اسلامی بھائی از ابتدا تا اِنتہا شرکت فرمایا کیجئے، **نیز 27 رجب شریف کا روزہ رکھ کر 60 ماہ کے روزوں کے ثواب کے حقدار بنئے۔**

رجب کی بہاروں کا صدقہ بنادے ہمیں عاشِقِ مُصْطَفٰے یاالٰہی

آنکھوں کی حفاظت کے لیے مَدَنی پھول

پانچوں وقت نماز کے بعد سیدھا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر **”یَا نُوْرُ“** 11 بار ایک سانس میں پڑھئے اور

دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں پر دم کرکے آنکھوں پر پھیر لیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نابینائی، نظر کی کمزوری اور آنکھوں کے جُملہ امراض سے تحفُّظ حاصل ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اندھا پن بھی دُور ہو سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے مدنی انعامات کے حوالے سے مدنی پھول حاصل کئے چنانچہ ہم نے سنا کہ

☜ فکرِ مدینہ کرنا بزرگوں کا پسندیدہ طریقہ ہے ☜ قرآن و حدیث میں جابجا مُحاسبہ کرنے کی ترغیب دِلائی گئی ہے ☜ عاملینِ مدنی انعامات سے اَمیرِ اہلسنت خوش ہوتے ہیں ☜ عاملینِ مدنی انعامات کو امیر اہلسنّت کی دُعاؤں کا صدقہ نصیب ہوتا ہے ☜ عاملینِ مدنی انعامات کو قرآن وحدیث میں بیان کردہ بعض احکام پر عمل اور بزرگوں کے بعض معمولات اپنانے کی سعادت میسر آتی ہے ☜ مدنی انعامات جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کا مجموعہ ہے ☜ مدنی انعامات راہِ نجات ہیں ☜ مدنی انعامات بزرگانِ دِین کی یادیں تازہ کرتے، گناہوں سے نجات دلاتے، نمازی اور سنّتوں کا پیکر بناتے ہیں ☜ الغرض مدنی انعامات پر عمل دنیا و آخرت میں کامیابی کا بہترین ذریعہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت

سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

❀ جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔ (ابوداود، ج۴ ص۴۲۰ حدیث ۵۰۹۵) اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی ❀ گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا (اَیضاً حدیث ۵۰۹۶) (ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہم نے بھروسہ کیا) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی ❀ اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات (مثلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مثلاً بسم اللہ کہے بِغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے ❀ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے

1 ۔۔۔ مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِیْنَ (یعنی ہم پر اوراللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ص۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج ۲ص ۱۱۸) ❀ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ❀ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ❀ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہَر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مَثَلاً کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر "مدینہ!"، "میں ہوں!" "دروازہ کھولو" وغیرہ کہنا سنّت نہیں ❀ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (10) کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکونی وغیرہ سے جھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں نظر نہ پڑے (11) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (12) واپَسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سنّتوں بھرا رسالہ وغیرہ بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16

(312صفحات) نیز120صَفَحات کی کتاب ’’سنّتیں اور آداب‘‘ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مَدَنی قافلہ بے حِساب اُس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے۔ (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے

ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

یا نبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دور
بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۲)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا اللّٰه، تُوبُوْا اِلَى اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند

---

1 . . . کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاة . . . الخ، الجزء ۱، ۱/۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

آواز سے جواب دوں گا☆بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زبان (Tongue) **اللہ** پاک کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، جو اس نعمت کا اچھا استعمال کرتا ہے تو اس سے دُنیا میں بھی فائدہ اُٹھاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی برکتیں دیکھے گا۔ لیکن جو اپنی زبان کو کھلی آزادی دے کر اس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے تو وہ دنیا و آخرت میں ذِلّت ورُسوائی کا مُنہ دیکھتا ہے۔ آج ہم زبان کی حفاظت سے مُتَعَلِّق مختلف مدنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کریں گے، آیئے! سب سے پہلے ایک ایمان افروز حکایت سُن لیجئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عُمر بن سلیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **ایک مرتبہ** حضرتِ سَیِّدُنا **عیسیٰ** عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حوّاریوں کے پاس اس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جسمِ انور پر اُون کا جُبّہ تھا۔ ننگے پاؤں تھے اور سر پر بھی کوئی کپڑا وغیرہ نہیں تھا، اور آنکھوں سے آنسو رَواں تھے، بُھوک (Hunger) کی وَجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا رَنگ **مُتغیّر** (تبدیل) ہو گیا تھا اور پیاس کی شِدّت سے ہونٹ بالکل خُشک ہو چکے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَواریوں کو سلام کیا اور کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد زَبان کی حفاظت کے بارے میں مدنی پُھول لُٹاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم فُضول گوئی سے بچتے رہو، کبھی بھی ذِکْرُ اللہ کے علاوہ اپنی زبان سے کوئی لفظ نہ نکالو، ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے، بے شک دل نَرم ہوتے ہیں لیکن فُضول گوئی اِنہیں سخت کر دیتی ہے۔ اور جس شخص کا دل سخت ہو جائے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ (عیون الحکایات، ۱/۱۸۵ ملتقطا)

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفلِ مدینہ

دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں | ہر عضو کا عطار لگا قفل مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَواریوں کو جو نصیحتیں فرمائیں ان میں فُضول گوئی سے بچنے اور اپنی زبان کو ذِکْرُ اللہ سے تَر رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ فُضول گوئی دل کی سَختی کا بھی سبب ہے۔ یادرکھئے! اس زبان کے ذَریعے ہم جہاں ذکرو دُرُود، نعت و بیان اور نیکی کی دعوت دے کر نیکیاں کر کے جنّت کی اَبدی نعمتوں کے حقدار بن سکتے ہیں وہیں اس کے غلط استعمال مثلاً کسی کی غیبت کرنے، چغلی کھانے، گالی دینے وغیرہ گناہوں کے مُرتکب ہو کر عذابِ نار میں گرفتار بھی ہوسکتے ہیں۔ افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اور دو جبڑوں کے پہرے میں ہے، کس طرح ہمارے پورے وُجود کو دُنیوی واُخروی مَصائب میں مُبتلا کر سکتا ہے۔ مگر نتائج (Results) سے بے پرواہ ہو کر بغیر سوچے سمجھے بولتے چلے جانا ہماری عادت بن چکی ہے، یادرکھئے! ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اللہ کریم کے معصوم فرشتے لکھتے ہیں جیسا کہ پارہ 26 سُوْرَۂ قٓ کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ ربِّ کریم ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو

تم پر کچھ نگہبان ہیں:

حضرت سیّدُنا عطاء بن اَبی رَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں: تم سے پہلے کے لوگ فُضُول کلام ناپسند کرتے تھے اور ان کے نزدیک قرآن وسُنَّت، نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے اور دُنیاوی زندگی کی ضرورت کے علاوہ ہر کلام فضول تھا، کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ بے شک تم پر کچھ مُعَزَّز لکھنے والے نگہبان ہیں جن میں ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں، کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے حیا نہیں کرتا کہ جب اس کا نامۂ اعمال کھولا جائے کہ جسے اس نے اپنے دن کی اِبتدا ہی میں بھر دیا تھا تو اس میں اکثر وہ باتیں ہوں جن کا دین و دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو۔ (احیاء العلوم، ۳/۳۴۸)

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ
کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہماری زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ فرشتے لکھتے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ ہم دن بھر میں نہ جانے کتنی فضول گفتگو کرتے ہیں، نہ جانے کتنے لوگوں کی غیبت و چغلی کرتے ہیں، نہ جانے کیسی کیسی فحش باتیں اپنی زبان سے نکالتے ہیں، اپنی چَرب زبانی سے کتنوں کو لاجواب کر دیتے ہیں، فضول بحث و مُباحَثہ میں کوئی ہم سے جیت نہیں سکتا مگر کبھی ہم نے یہ بھی سوچا کہ ان فضول

باتوں اور بحثوں سے دنیا میں ہم لوگوں کو خاموش تو کروا سکتے ہیں، ان پر اپنی دھاک تو بٹھا سکتے ہیں لیکن کل بروزِ قیامت جب میدانِ محشر قائم ہوگا، حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اپنی اُمّتوں کے ساتھ جلوہ فرما ہوں گے، اولیائے کرام اور ہمارے وہ مُتعلقین اور محبین بھی موجود ہوں گے جن کے سامنے دنیا میں ہماری عزت تھی ایسے میں سورج آگ برسا رہا ہوگا، تانبے (Copper) کی دہکتی زمین ہوگی اور ہر ایک نے اپنے نامۂ اعمال کو سب کے سامنے پڑھ کر سُنانا ہوگا۔ چنانچہ پارہ 15 سُورۂ بنی اِسرائیل آیت نمبر 14، 13 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نَوِشتہ (تحریر) نکالیں گے جسے کُھلا ہوا پائے گا، فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے! بروزِ محشر تمام اوّلین و آخرین کی موجودگی میں اپنا وہ نامۂ اعمال کس طرح پڑھ کر سُنائیں گے؟ جو فُضول گفتگو سے بھرپور ہوگا، جو نامۂ اعمال گالی گلوچ اور بدکلامی سے آلُودہ ہوگا، جس میں مسلمانوں سے مُتَعَلّق دل توڑنے والے جُملے موجود ہوں گے، جس نامۂ اعمال میں مسلمانوں کی غیبت و چُغلی اور جھوٹ جیسے گُناہ موجود ہوں گے؟ وہ نامۂ اعمال سب کے سامنے کیسے سُنا پائیں گے، کیسے لوگوں سے آنکھیں ملا پائیں گے؟ لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ کم سے کم گفتگو کریں اور فضول باتوں سے بچتے ہوئے صرف کام کی بات کریں یا اچھی بات کریں کیونکہ فُضول باتیں کرنے میں ہمارا نُقصان ہی نُقصان ہے، حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چار وُجوہات کی بِنا پر

فُضُول باتوں کے نُقصان بیان کرتے ہیں:(1) فضُول باتیں کِراماً کاتبین (یعنی اعمال لکھنے والے فِرِشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شَرْم کرے اورانہیں فضُول باتیں لکھنے کی تکلیف نہ دے۔(2) فُضُول باتوں کی مَذمَّت میں دوسری وجہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات اچھّی نہیں کہ فضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ کریم کی بارگاہ میں پیش ہو۔(3) فُضُول باتوں کی مَذمَّت کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہو گا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کرسناؤ! اب قِیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بے لباس ہو گا، سخت پیاسا ہو گا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہو گی، جنَّت میں جانے سے روک دیا گیا ہو گا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہو گی، (غور کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں فُضُول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ پڑھ کر سُنانا کس قَدَر پریشان کُن ہو گا!) (4) فُضُول باتوں کی مَذمَّت کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ بروزِ قیامت بندے کو فضُول باتوں پر ملامت کی جائے گی اور اُس کو شرمندہ کیا جائے گا۔ بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہو گا اور وہ اللہ پاک کے سامنے شرم وندامت سے پانی پانی ہو جائے گا۔

(مِنہاجُ العابِدین، ص ٦٧)

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بروزِ محشر اس رُسوائی سے خود کو بچانے کیلئے زبان کی حفاظت کا ذِہن بنایئے، فُضُول گفتگو سے بچنے کی عادت بنایئے کہ کم بولنا ایسا عمل ہے کہ اس پر ابُوالبشر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے اس کا عہد (Promise) لیا گیا ہے، چنانچہ

ابّا جان! آپ بولتے کیوں نہیں؟

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام جب زمین پر بھیجے گئے تو آپ کی خوب اولاد ہوئی۔ ایک دن آپ کے بیٹے، پوتے اور پڑپوتے سب آپ کے پاس جمع ہو کر باتیں کر رہے تھے جبکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش بیٹھے رہے اور کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ اولاد عرض گزار ہوئی: ابا جان! کیا بات ہے ہم گفتگو کر رہے ہیں اور آپ خاموش ہیں؟ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹو! جب اللہ کریم نے مجھے اپنے قُرب (یعنی جنت) سے زمین پر اُتارا تو مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ اے آدم! گفتگو کم کرنا یہاں تک کہ میرے قُرب میں لوٹ آؤ۔

(تاریخ بغداد، ۷/۳۳۹، رقم: ۳۸۴۳: ابو علی مؤدب حسن بن شبیب)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ کم سے کم گفتگو کرنے کی کس قدر اَہمیّت ہے کہ خود ربِّ کریم اپنے برگزیدہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو کم گفتگو کرنے کا حکم ارشاد فرما رہا ہے تو ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنے اور اسے فضول باتوں سے بچانے کیلئے کس قدر اِحتیاط کی حاجت ہے۔ افسوس صد افسوس! ہم نہ زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن رکھتے ہیں اور نہ کثرتِ کلام اور بے تحاشا فضول گفتگو کرنے سے گھبراتے ہیں۔ یہ زبان ہی تو ہے جس کے غلط استعمال کی وجہ سے کئی لوگ جہنّم (Hell) میں داخل

کئے جائیں گے، جیسا کہ

بُری بات دوزخ میں اوندھے منہ گرائے گی!

حضرت سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے اور سُواری پر سُوار ہوئے تو حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک منہ کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: نیکی کی بات کے علاوہ خاموش رہنا۔ عرض کی: ہم زبان سے جو کچھ بولتے ہیں کیا اس پر اللہ پاک ہماری پکڑ فرمائے گا؟ تو سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مُعاذ! زبانوں کا کہا ہوا ہی لوگوں کو اوندھے مُنہ جہنم میں گرائے گا۔ تو جو اللہ کریم اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا بُری بات سے خاموش رہے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اچھی بات کہو فائدے میں رہو گے اور بُری باتوں سے خاموش رہو سلامت رہو گے۔

(مستدرک حاکم، کتاب الادب، قولوا خیرا تغنموا۔۔۔الخ، ۵/۴۰۷، حدیث: ۷۸۴۴، بتغیر قلیل)

فضول اور بیکار باتوں کے بدلے
کروں کاش! ہر دم مدینے کی باتیں

(وسائل بخشش مرمم، ۲۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے فائدہ گفتگو کی تعریف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سلامت رہنے کا کتنا پیارا نسخہ اِرشاد فرمایا کہ سلامتی اسی میں ہے کہ بندہ اپنی زبان سے اچھی بات نکالے اور بُری باتوں سے بچتا رہے۔ یاد رکھئے! زبان کا قُفْلِ مدینہ لگانے اور فُضُول گفتگو کی آفات سے بچنے میں ہم اسی وقت کامیاب ہوسکیں گے جب ہمیں معلوم ہو کہ فضول گفتگو کہتے کسے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **بے فائدہ گفتگو کی تعریف** (Definition) یہ ہے کہ تمہارا ایسا کلام کرنا کہ اگر اس سے رُک جاتے تو گناہ گار نہ ہوتے اور نہ ہی فی الحال یا آئندہ کوئی نقصان ہوتا۔ مثلاً تم کسی مجلس میں لوگوں کے سامنے اپنے سفر کا ذکر کرو اور اس میں جو پہاڑ اور نہریں دیکھیں اور جو واقعات تمہارے ساتھ پیش آئے انہیں بیان کرو اسی طرح جو کھانے اور کپڑے تمہیں اچھے لگے انہیں اور مختلف شہروں کے مشائخ کی تعجب خیز باتیں اور ان کے تعجب انگیز واقعات ذکر کرو۔ تو یہ وہ امور ہیں کہ اگر تم انہیں بیان نہ بھی کرتے تب بھی گنہگار نہ ہوتے اور نہ ہی کوئی نقصان اُٹھاتے۔ پھر اگر چہ تم اس بات کی بھرپور کوشش کرو کہ واقعہ بیان کرنے میں کوئی کمی بیشی نہ ہو جائے اور نہ اس میں کسی کی غیبت اور نہ مخلوقِ خُدا کی مَذَمَّت ہو، ان ساری احتیاطوں کے باوجود بھی تم اپنا وقت برباد کرنے والے ہوگے۔ اور فضول گفتگو کی آفات سے کیسے بچ سکو گے۔ (احیاء العلوم، ۳/۳۴۵، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ بے فائدہ کلام سے مُراد یہ ہے کہ جس کے نہ کرنے سے کوئی نقصان نہ ہو، بس ہمیں بات کرنے سے پہلے اس کے نتیجے پر غور کرلینا چاہیے کہ اس سے میری آخرت کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں اگر فائدہ ہو تو کی جائے ورنہ خاموشی اختیار کی جائے۔ ہمارے ذہنوں میں اگر فضول اور بے ہودہ گفتگو کے سبب بروزِ محشر رُسوائی کا تصور ہو گا تو ہم کم گفتگو کرنے والے اور

فُضول گفتگو سے بچنے والے بن جائیں گے کیونکہ جسے کوئی دُنیاوی فکر لاحق ہوتی ہے تو وہ اس کے بارے میں سوچتا رہتا ہے، مثلاً کسی کے ماں باپ یا رشتہ دار کا اچانک انتقال (Death) ہو جائے، یا چلتا ہوا کاروبار اچانک کسی حادثے کا شکار ہو جائے، بات بات پر گھریلو جھگڑے شروع ہو جائیں تو بندے پر خاموشی طاری ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر ہمیں جہنم کے عذابات کا تذکرہ سن کر فکرِ آخرت نصیب ہو جائے، خوفِ خدا سے ہمارا دل لرز جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے لبوں پر بھی خاموشی طاری ہو جائے گی۔ مگر ہم تو کسی پل خاموش نہیں رہتے، ہر وقت بغیر سوچے سمجھے بولے چلے جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنے پیارے آقا مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت کم گفتگو فرمایا کرتے تھے اکثر خاموش رہا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت زیادہ خاموش رہا کرتے تھے۔

(مسند امام احمد، مسند البصریین، حدیث جابر بن سمرة، ۷/۴۰۴، حدیث: ۲۰۸۳۶ ملتقطا)

حکیمُ الامت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خاموشی سے مُراد دُنیاوی کلام سے خاموشی (ہے) ورنہ حضورِ اقدس (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زبان شریف اللہ (پاک) کے ذکر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بلا ضرورت کلام نہیں فرماتے تھے، یہ ذکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عُمر بھر زبان شریف پر آیا ہی نہیں۔ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سراپا حق ہیں، پھر آپ تک باطل کی رسائی کیسے ہو۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صرف خود زبان کی حفاظت

فرماتے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمَّت کو بھی خاموشی اختیار کرنے کی بہت زیادہ ترغیب دلائی بلکہ تاکید فرمائی ہے، آیئے! خاموشی کے فضائل پر مشتمل 6 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے۔ چنانچہ،

(1) ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں سب سے عمدہ اور سب سے آسان عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابیِ رسول نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں، ضرور ارشاد فرمایئے۔ ارشاد فرمایا: وہ حُسنِ اخلاق اور طویل خاموشی ہے ان دونوں کو لازِمی اختیار کرلو کیونکہ تم اللہ کریم کی بارگاہ میں ان جیسا کوئی اور عمل نہیں لے جاسکتے۔" (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و اٰداب اللسان، ۷/ ۳۴۶، حدیث: ۶۵۰)

(2) ارشاد فرمایا: خاموشی سب سے بلند عبادت ہے۔ (تاریخ اصبھان لابی نعیم، ۲/ ۳۴، رقم: ۹۹۹، عبد اللہ بن محمد بن موسی البازیار)

(3) ارشاد فرمایا: جو سلامت رہنا چاہتا ہے اُس پر خاموشی لازم ہے۔ (مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۲۷۱، حدیث: ۳۵۹۵)

(4) ارشاد فرمایا: جو خاموش رہا اس نے نَجات پائی۔ (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم: ۲۵۰۹، ۴/ ۲۲۵)

(5) ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک اپنی زَبان کو روکے نہ رکھے۔ (المعجم الاوسط، حدیث: ۶۵۶۳، ۵/ ۵۵)

(6) ارشاد فرمایا: خُوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو اپنا زائد کلام بچا کر رکھے اور زائد مال خرچ کر دے۔

(المعجم الکبیر، مسند رکب المصری، رقم:۴۶۱۶، ۷۲/۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ خاموشی کے کس قدر فضائل ہیں **خاموشی اختیار کرنا** عُمدہ عمل ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** بہترین عبادت ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** سلامتی کی دلیل (Proof) ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** باعثِ نجات ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** ایمان کی حقیقت کو پانے کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا ان احادیثِ مُبارَکہ میں بیان کردہ فضائل کو پانے کیلئے خود بھی زبان کی حفاظت کیجئے اور اپنے گھر والوں کو بھی زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن دیجئے کیونکہ بسا اوقات غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے "گناہوں بھری" باتوں میں جاپڑنے کا قوی اِمکان رہتا ہے لہٰذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔

یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں! — اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے — اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
ہر لفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دوں گا — اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت کا جَذبہ پانے اور فُضُول گوئی سے خود کو بچانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر خُوب حصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافلہ"**

بھی ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلہ علمِ دِین کے حصول کا ذریعہ ہے۔ مدنی قافلے کی برکت سے فرائض وواجبات کی پابندی نصیب ہوتی ہے، مدنی قافلے کی برکت سے سنتوں پر عمل کا موقع ملتا ہے، مدنی قافلے کی برکت سے اشراق، چاشت، اوابین اور تہجد پڑھنے کی سعادت ملتی ہے۔ عموماً مدنی قافلے مسجدوں میں قیام کرتے ہیں اور مساجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والوں کی تو کیا ہی بات ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس خوش نصیب کے بارے میں تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ (1) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے (2) یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے۔ (3) یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الصلوۃ، باب الترغیب فی لزوم المساجد...الخ، ۱/۱۶۹، رقم: ۵۰۳ ماخوذاً) لہٰذا مل کر نیت کیجئے کہ سنتوں کی خدمت کرنے اور مسلمانوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ہر ماہ تین دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۔ آیئے! مزید جذبہ بڑھانے کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

ٹانگوں کے درد سے نجات مل گئی

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کی ٹانگوں میں اس قدر شدید درد رہتا تھا کہ اُٹھنا بیٹھنا دوبھر ہو گیا تھا۔ اس درد سے نجات پانے کیلئے انہوں نے بہت رقم خرچ کی۔ باب الاسلام سندھ کے علاوہ پنجاب کے کئی ڈاکٹروں سے بھی علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی دورانِ گفتگو اس نے اسلامی بھائی سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے شفقت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کی اور انہیں مدنی قافلے میں سفر کی برکات بتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اتنا علاج کروایا ہے اگر چاہیں تو ایک کوشش یہ بھی کر

کے دیکھیں کہ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں ہزاروں لوگوں کے مسائل حل ہوئے ہیں وہیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ راہِ خدا میں سفر کی برکت سے آپ کو بھی فائدہ ہوگا۔ ان اسلامی بھائی کی یہ باتیں ان کے دل پر اثر کر گئیں اور وہ تین دن کے مدنی قافلے کے لئے تیار ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب انہوں نے مدنی قافلے میں سفر کیا تو وہاں رو رو کر اپنی بیماری سے شفا کیلئے دعا کی، ان کی دعا قبول ہوئی اور قافلے کی برکت سے انہیں درد سے نجات مل گئی۔

مانگو آ کر دعا، پاؤ گے مدّعا در کرم کے کھلیں، قافلے میں چلو
اچّھی صحبت ملے، خوب برکت ملے چل پڑو چل پڑیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فضول گوئی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم فضول گوئی کی مذمت کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ یاد رکھئے! بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نتائج کا حامل ہو سکتا اور اللہ پاک کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعِث بھی بن سکتا ہے۔ یقیناً زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے ہی میں عافیّت ہے کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے عُموماً خطائیں (Mistakes) بھی زیادہ کرتا ہے، راز (Secret) بھی فاش کر ڈالتا ہے۔ غیبت و چغلی اور عیب جُوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بہُت دشوار ہوتا ہے بلکہ فضول بولنے کا عادی بعض اوقات مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفریات بھی بک ڈالتا ہے۔ آیئے! فضول گوئی کے چند نقصانات کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

(1) اپنی عزت گنوا دیتا ہے:

یہ ایک حقیقت ہے کہ خاموشی اختیار کرنے میں ندامت وشَرمندگی کا اِمکان بہت کم ہوتا ہے جبکہ زیادہ بولنے والے کو غلطی ہو جانے پر بارہا مُعافی مانگنی پڑتی ہے اور دل میں یہ پچھتاوا بھی رہتا ہے کہ اگر اس موقع پر کچھ نہ بولا ہوتا تو اچھا ہوتا چونکہ میرے بولنے پر سامنے والے نے مجھے کھری کھری سُنا کر چار آدمیوں میں ذلیل کر دیا جس سے میری عزت و وقار بھی خراب ہوا۔ یوں فضول گوئی کرنے والا شخص اپنی عزّت گنوا بیٹھتا ہے، حضرت سیّدنا محمد بن نضر حارثی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَروِی ہے: زیادہ بولنے سے وقار یعنی رُعب (Dignity) جاتا رہتا ہے۔ (الموسوعة لابن ابی الدنیا، رقم:۷، ۶۰/۵۲) سچ ہے بول کر پچھتانے سے نہ بول کر پچھتانا اچھا ہوتا ہے کہ جو زیادہ بولتا رہتا ہے وہ مصیبتوں میں بھی زیادہ پھنستا ہے۔

یاالٰہی! فالتو باتوں کی عادت دور ہو
کاش! لب پر کوئی بھی جاری نہ ہو بے جا کلام
(وسائلِ بخشش مرمم، ۲۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) فحش کلامی کرتا ہے:

فضول باتیں کرنے کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسا شخص بالآخر فحش گفتگو اور بے حیائی کی باتیں بھی کرنے لگتا ہے جو انتہائی بُرا کام ہے اور کسی مسلمان کو ایسی گفتگو کرنا بالکل زیب نہیں دیتا کہ حدیثِ پاک میں ہے: مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔ (ترمذی، ۳/ ۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴) اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر خوب بے

شرمی و بے حیائی کی باتیں کر کے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔

(3) غیبت اور لڑائی جھگڑے میں مبتلا ہو جاتا ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فضول باتیں اور فضول سوالات عام طور پر غیبت اور لڑائی جھگڑے کا باعث بھی بن جاتے ہیں اگر کسی صحیح مقصد کیلئے کوئی بات پوچھی جائے تو حرج نہیں ہے لیکن عموماً سوالات کا صحیح مقصد نہیں ہوتا بلکہ پوچھنا برائے پوچھنا ہوتا ہے مثلاً کسی کی چیز دیکھی تو اس سے پوچھنے بیٹھ جاتے ہیں یہ کتنے میں لی ہے؟ کہاں سے خریدی ہے؟ اس کی گارنٹی کتنے سال کی ہے؟ یاد رکھئے! بلا وجہ یہ باتیں پوچھنا فُضول گفتگو میں شمار ہوتا ہے اور آخرت میں اس کا حساب دینا ہو گا۔ بسا اوقات ان سوالات سے غیبت و چغلی اور لڑائی جھگڑوں کا دروازہ کھل جاتا ہے مثلاً کسی نے کرائے پر مکان لیا تو سوال ہوتا ہے کتنے کمروں کا ہے؟ کرایہ کتنا ہے؟ اور مکان مالک کیسا ہے؟ مالک مکان کے بارے میں یہ سوال بہت خطرناک ہے اس کا جواب عموماً بلا اجازتِ شرعی کچھ اس طرح گناہوں بھرا ملتا ہے کہ ہمارا مکان مالک بہت سخت مزاج ہے۔ بے رحم ہے اور خَر دماغ ہے، کرائے میں ایک دن کی بھی تاخیر برداشت نہیں کرتا۔ یاد رکھئے! یہ سب غیبت کے زُمرے میں آتا ہے اور کسی مسلمان کی غیبت کرنا خود کو ہلاکت میں مبتلا کرنا ہے چنانچہ غیبت کی تباہ کاریاں صفحہ 26 پر ہے: غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے *غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے * بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی * غیبت سے نَماز روزے کی نورانیَّت چلی جاتی ہے * غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں * غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے * غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنَّت میں داخِل ہو گا، اَلغَرَض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

(4) کفریات بول دیتا ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ علم سے دُوری کی وجہ سے بعض لوگ اس قدر بے لگام ہوتے جارہے ہیں کہ جو مُنہ میں آتا ہے فوراً بک دیتے ہیں لمحہ بھر بھی نہیں سوچتے میں کیا کہہ رہا ہوں؟ فضول گوئی کی یہ عادت آدمی کو نہ بولنے کا بُلواتی اور ناکوں چنے چبواتی ہے اور بعض اوقات بندہ اپنی زبان سے کفریہ کلمات نکال کر اپنے سب سے قیمتی سرمائے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے مگر اسے کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی کہ وہ مسلمان نہیں رہا اور اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا، بعض لوگ تو بڑے ہی بے حس ہوتے ہیں، بات بات پر خوامخواہ اس طرح تائید طلب کرتے ہیں کیوں بھئی! ٹھیک ہے نا! میں غلط تو نہیں کہہ رہا! "کیا خیال ہے آپ کا؟" اب بات لاکھ ناقابلِ قبول ہو مگر نہ چاہتے ہوئے بھی ہاں میں ہاں ملا کر جھوٹ بولنے کا گناہ کرنا پڑتا ہے، اس طرح فضول بولنے والے لوگ کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! کفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرتے ہیں اور اس طرح کے جملے مثلاً: "کیوں جی ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟" کہہ کر اور سامنے والے سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اس کا بھی ایمان برباد کروا دیتے ہیں؟ کیونکہ ہوش وحواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔ کفریہ کلمات کے بارے میں مزید اہم معلومات کیلئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

یارَبّ! نہ ضرورت کے سوا کبھی کچھ بولوں
اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! فضول گفتگو ہر طرح سے قابلِ مذمت ہے۔ اس بارے میں امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس میں بے فائدہ کلام بھی شامل ہے اور وہ کلام بھی جو مفید تو ہو لیکن حاجت سے زائد ہو کیونکہ مُفید کام کو مختصر گفتگو کے ذریعے بھی ذکر کرنا ممکن ہے اور بڑھا چڑھا کر اور تکرار کے ساتھ بھی ذکر کرنا ممکن ہے۔ جب ایک کَلِمہ کے ذریعے اپنے مقصود کو ادا کر سکتا ہے لیکن اس کے باوجود دو کلمے کہتا ہے تو دوسرا کلمہ فضول یعنی حاجت سے زائد ہو گا اور یہ بھی مذموم ہے۔ (احیاء العلوم، ۳/۱۴۱) لہٰذا زبان کی حفاظت کرنے کیلئے فضول باتوں سے بچنا بے حد ضروری ہے ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی ہر ہر ساعت ذِکْرُ اللہ میں بسر ہوتی تھی مگر پھر بھی وہ نیک لوگ زبان کی کس قدر حفاظت کیا کرتے تھے، آیئے! اس بارے میں ان ہستیوں کے مُبارک اقوال سُنئے، چُنانچہ

کہیں یہ فُضول کلام نہ ہو:

❖ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ گفتگو سے بچنے کے لئے اپنے مُنہ میں کنکری رکھا کرتے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے: یہی وہ چیز ہے جو مجھے ہلاکت کی جگہوں پر لے گئی ہے۔

❖ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک شخص مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو اس کا جواب دینا مجھے اتنا زیادہ مرغوب و پسندیدہ ہوتا ہے جتنا ایک پیاسے شخص کو ٹھنڈا پانی بھی نہیں ہوتا لیکن میں اس خوف سے اس کا جواب نہیں دیتا کہ کہیں یہ فضول کلام نہ ہو۔

(احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۸)

❖ حضرت سیِّدُنا موسٰی بن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک راہِب (یعنی دنیا سے الگ تھلگ عبادت میں مشغول شخص) کا قول ہے کہ عورت کی زینت شرم وحیا اور عقل مند کی زینت خاموشی ہے۔ (ایک چپ سو سکھ، ص۱۶)

❖ حضرت سیِّدُنا رُبیع بن خُثَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیس سال تک دُنیاوی گفتگو نہیں کی۔ جب صبح ہوتی تو دَوات، کاغذ اور قلم رکھتے اور جو گفتگو بھی کرتے اسے لکھ لیتے پھر شام کے وقت اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتے۔ (احیاء العلوم، ۳/۳۳۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین کے نزدیک زبان کی کس قدر اہمیت تھی کہ یہ نیک لوگ ہر گھڑی ذکر و دُرُود میں بسر کرنے کے باوجود بھی فضول باتوں سے بچنے کیلئے مُنہ میں پتھر (Stone) رکھا کرتے تھے اور کوئی بات کرتے تو اسے لکھ لیا کرتے اور شام کو اس کے بارے میں غور و فکر کرتے تھے۔ فی زمانہ اس کی جھلک ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں نظر آتی ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خود ان بزرگوں کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں بلکہ آپ کے فیضِ تربیت سے لاکھوں لوگ بھی راہِ ہدایت پر گامزن ہو چکے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں زبان کی حفاظت کے بارے میں کئی مَدَنی اِنعامات عطا فرمائے ہیں: مثلاً مدنی انعام نمبر 29 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے کسی سے ایسے فُضول سوالات تو نہیں کئے جن کے ذَریعے مُسلمان عموماً جُھوٹ کے گناہ میں مُبتلا ہو جاتے ہیں؟ (مثلاً بلاضرورت پوچھنا آپ کو ہمارا کھانا پسند آیا؟ وغیرہ) مدنی انعام نمبر 33 ہے: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر) کسی پر تُہمت تو نہیں لگائی کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ کسی سے گالی گلو

چ تو نہیں کی ؟ اسی طرح مدنی انعام نمبر 38 ہے: کیا آج آپ جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبُّر اور وعدہ خِلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے ؟ مدنی انعام نمبر 46 ہے: کیا آج آپ نے زبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ اَشارے سے اور کم اَز کم چار بار لکھ کر گفتگو کی ؟

غور کیجئے! بیان کردہ مدنی انعامات میں سے ہر ایک زبان کی حفاظت سے مُتَعَلِّق ہے بالخصوص مدنی انعام نمبر 46 میں فُضول گفتگو سے بچنے کیلئے لکھ کر یا اشارے سے گفتگو کرنے کا ذہن دیا گیا ہے۔ ہمیں بھی فُضول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اور خاموشی کی عادت ڈالنے کے لئے روزانہ کم از کم 4 بار لکھ کر گفتگو کرنی چاہیے اگر کوشش کریں گے تو رفتہ رفتہ ہر بات لکھ کر کرنے کی عادت بن جائے گی مگر لکھ کر گفتگو کرتے وقت بھی اس بات کا لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کہ وہ باتیں فُضول نہ ہوں کیونکہ فُضول بات لکھ کر کرنا بھی منع ہے۔

اللہ کریم ہمیں فضول اور بے ہودہ باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی زبان کو ذکر و درود سے تر رکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دَم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ
ہماری فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے
لگائیں مُستقل قفلِ مدینہ لب پہ ہم مولیٰ

(وسائل بخشش مرمم، ۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات (Departments) میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔ ان شعبہ جات میں سے ایک **مجلس مدنی انعامات** بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خواہش کے مُطابق اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور جامعاتُ المدینہ و مَدارِسُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانے اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے مجلس مدنی انعامات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کاش! دیگر فرائض و سُنَن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مَدَنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستورُ العَمَل بنالیں اور تمام ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی اپنے حلقے میں ان (مَدَنی انعامات کے رسائل) کو عام کردیں اور ہر مسلمان اپنی قبرو آخِرت کی بہتری کیلئے ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ پاک کے فضل و کرم سے جنّتُ الفردوس میں مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم بھی نِیَّت کرتے ہیں کہ نیکی کے اس کام میں بڑھ کر چڑھ کر حصہ لیں گے اور نہ صرف خود عمل کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے فُضول گوئی سے بچنے

اور زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کی اہمیت اور افادیت سے متعلق بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، یقیناً

☆ زبان کی حفاظت کرنے سے اللہ کریم کی رضا نصیب ہوتی ہے۔

☆ زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کی برکت سے سلامتی نصیب ہوتی ہے۔

☆ خاموشی سب سے بلند عبادت ہے۔

☆ خاموشی عقل مند کی زینت ہے۔

☆ فُضُول گوئی سے بچنے والے کو حکمت و دانائی عطا کی جاتی ہے۔

☆ کثرتِ کلام اور فضول باتوں کی عادت ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔

☆ فضول اور بے ہودہ باتیں ربِّ کریم کو ناپسند ہیں۔

اللہ کریم ہمیں فُضُول گفتگو سے بچتے ہوئے زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غیبت سے بچنے کی دعا

حضرتِ علامہ مَجدُ الدّین فیروز آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مَنقول ہے: جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھو اور کہو: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد** تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ایک فِرِشتہ مُقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے بازرکھے گا۔ اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد** تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے بازرکھے گا۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۲۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں

اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب سُنئے: ☆ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ☆ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ☆ چِلّا چِلّا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ☆ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ☆ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ☆ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ☆ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔☆بد زبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے۔(فتاوٰی رضویہ،۲۱/۱۲۷)اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔(کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا،۷/۲۰۴ حدیث:۳۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"**،اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار　سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ کریم ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہوگا، جیسا میری حیات میں ہے۔ (جمع الجوامع للسیوطی، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں
آپ خُوش ہو کے بار بار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

غفلت کا انجام

قاضیِ کوفہ محمد بن غسان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عیدِ قربان کے دن میں اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے وہاں پھٹے پُرانے بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ایک بڑھیا کو دیکھا۔ مجھے اس کا اندازِ گفتگو بہت اچھا لگا۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ تمہاری خالہ عانیہ ہے جو ہارون رشید کے وزیر جعفر بن یحیٰ برمکی کی ماں ہے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے ان کی خیریت دریافت کی اور پوچھا آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟ تو انہوں نے فرمایا: بیٹا ہم نے غفلت میں زندگی گزاری اور وقت ضائع کرنے میں لگے رہے تو زمانہ ہم سے روٹھ گیا میں نے کہا: اپنی شان وشوکت کا کوئی واقعہ سنائیے۔ کہنے لگیں: ضرور، ایک چھوٹا سا واقعہ سناتی ہوں اس سے میری شان وشوکت کا اندازہ لگا لینا، آج سے تین (3) سال پہلے عیدِ قربان کے موقع پر میرے پاس چار سو اوڑھنیاں تھیں۔ میرے بیٹے نے رسم کے طور پر میرے پاس ایک ہزار چار سو بکروں کے سر اور تین سو بیلوں کے سر بھیجے، زیورات اور لباس وغیرہ ان کے علاوہ تھے اس کے باوجود میرا خیال تھا کہ میرا بیٹا میرا نافرمان ہے اور آج یہ حال ہے کہ میں تمہارے پاس دو بکروں کی کھالیں لینے آئی ہوں تاکہ ان کا لباس بناؤں۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ ان کی داستانِ زوال سُن کر میں بہت رنجیدہ ہوا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے، اس وقت میرے پاس جو دینار تھے میں نے انہیں تحفۃً دے دیئے۔ (بَحْرُ الدُّمُوْعِ، الفصل السادس عشر، فی ذهاب اللذة۔۔الخ، ص ۱۰۵)

نہیں درکار وہ خوشیاں، جو غفلت کا بنیں ساماں
عطا کر اپنی اُلفت اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص99)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غفلت کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جو شخص دُنیوی کی نعمتوں سے دل لگاتا ہے وہ اپنی آخرت کے بارے میں غفلت کا شِکار ہو جاتا ہے۔ غفلت بندے کو گناہوں پر دلیر کر دیتی ہے۔ غفلت بندے کو نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے۔ غفلت(Carelessness) ربُّ العزّت کی ناراضی کا سبب بنتی ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں دنیا میں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، اچھی تجارت و ملازمت اللہ پاک کی نعمت ہے۔ عالیشان مکان اور اس میں ڈھیروں سہولیات نعمت ہیں۔ عمدہ سواری بھی عظیم نعمت ہے۔ ماں باپ کیلئے اولاد بھی نعمت ہے مگر یاد رکھئے! کسی بھی دنیاوی نعمت میں ضرورت سے زیادہ مشغولیت باعثِ غفلت اور نُقصان کا سبب ہے۔ جیسا کہ پارہ 28، سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن آیت نمبر 9 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ(۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں ایمان والوں کو نصیحت کی جارہی ہے کہ اے ایمان والو! منافقوں کی طرح تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا کہ دنیا

میں مشغول ہو کر دین کو بُھلا دے گا، مال کی مَحبَّت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے گا اور اولاد کی خوشی کیلئے آخرت کی راحت سے غافل رہے گا تو ایسے لوگ ہی نقصان اُٹھانے والے ہیں کیونکہ اُنہوں نے فانی دنیا کے پیچھے آخرت کے گھر کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی۔(خازن، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ۴/۲۷۴، مدارک، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ص ۱۲۴۵، ملتقطاً)

افسوس صد افسوس! آج ہم مسلمانوں کی عملی حالت بڑی خستہ ہوتی جارہی ہے۔مال کی فراوانی کی دُھن میں مگن اور حُصولِ مال کی خاطِر ہم مختلِف مَمالِک کا سفر تو کرتے ہیں مگر چند قدموں کے فاصلے پر مسجِد کی حاضِری سے کتراتے ہیں، اپنے مکانات کی ڈیکوریشن (Decoration) پر پانی کی طرح پیسہ تو بہاتے ہیں مگر راہِ خدا میں خَرچ کرنے سے جی چُراتے ہیں حتّٰی کہ بعض لوگ فرض ہونے کے باوجود زکوۃ کی ادائیگی بھی نہیں کرتے ، دولت میں اِضافے کیلئے مختلف گُر تو اپنائے جاتے ہیں مگر نیکیوں میں بَرکت کے معاملے میں سستی سے کام لیتے ہیں۔یادر کھئے! ابھی وقت ہے غفلت سے بیدار ہو کر فوراً توبہ کرلیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ موت اچانک روشنیوں سے جگمگاتے کمرے میں آرام دِہ بستر سے اُٹھا کر کیڑے مکوڑوں سے بھری اندھیری قبر میں سُلادے اور پھر چلاتے رَہ جائیں کہ اے مالک! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے وہاں جاکر تیری خوب عبادت کروں گا، اپنا سارا مال تیری راہ میں لُٹادوں گا، پانچوں نمازیں باجماعت مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ اَدا کروں گا یادر کھئے! اس وقت کی چیخ وپکار سے کوئی فائدہ نہ دے گی کیونکہ قرآنِ پاک اس بارے میں پہلے ہی سے خبر دار کرچکا ہے۔چُنانچہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت 10 اور 11 میں ارشادِ رَبُّ العزت ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے، اے میرے رَبّ! تُو نے مجھے تھوڑی مُدّت تک کیوں مُہلَت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہر گز اللہ کسی جان کو مُہلَت نہ دے گا جب اُس کا وعدہ آجائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ موت کے وقت انسان غفلت سے بیدار ہو جاتا ہے اور وہ اس وقت بڑا افسوس کرتا ہے کہ کاش! مجھے تھوڑی سی مہلت مل جاتی اور میں نیک عمل کر لیتا، کاش میں نے اپنی زندگی کو غفلت میں نہ گزارا ہوتا، کاش! میں نے ربِ کریم کو راضی کر لیا ہوتا لیکن اس وقت پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا عَقْل مند(Wise) وہی ہے جو اپنی زندگی میں غفلت سے بیدار رہتے ہوئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹّھا کر لے اور سُنَّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یُوں قَبْر کی روشنی کا اِنتِظام کر لے ورنہ اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صُورت میں سِوائے حَسرت و نَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 417 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"اِحْیَاءُ الْعُلُوم کا خُلاصہ"** صَفْحہ 389 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بَکْر بن عَبْدُ اللہ مُزَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَنی اِسْرَائیل میں سے ایک شَخْص نے مال جَمْع کیا۔ جب اُس کی مَوت کا وَقْت قریب آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا

:مجھے میرے مُختلِف اَموال دِکھاؤ،اُس کے پاس بہت سے گھوڑے،اُونٹ اور غُلام لائے گئے ۔جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا توحَسرَت سے رونے لگا۔مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو کہا:کیوں رورہے ہو؟اُس ذات کی قسم جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے !جب تک میں تیری رُوح اوربدَن کوایک دوسرے سے جُدانہ کردُوں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔اُس نے کہا:مجھے کچھ مُہلَت دیجئے کہ میں اِس مال کو تقسیم کردوں۔فِرِشتے نے کہا:اب تجھے مُہلَت نہیں ملے گی،تُونے یہ کام اپنی مَوت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا۔چنانچہ (پھر)مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نےاُس کی رُوح قَبض فرمالی۔

بے وفا دُنیا پہ مَت کر اِعتبار — تُو اَچانک مَوت کا ہوگا شِکار
مَوت آکر ہی رہے گی یاد رَکھ! — جان جا کر ہی رہے گی یاد رَکھ!
تیری طاقت تیرا فن عُہدہ تِرا — کچھ نہ کام آئے گا سَرمایہ تِرا
کرلے تَوبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی — قَبر میں ورنہ سَزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مرمم،ص ۷۱۲-۷۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انوکھی ندامت

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں،حضرت سیّدنا شیخ ابوعلی دقاق رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:ایک بہت بڑے ولی اللہ سخت بیمار تھے میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا،

میں نے اُن کے اِرد گرد اُن کے شاگردوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رو رہے تھے، میں نے عرض کی یا شیخ! کیا آپ دنیا پر رو رہے ہیں؟ فرمایا، نہیں بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں میں نے کہا: آپ تو عبادت گزار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سجدہ کیا تو غفلت کے ساتھ اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو غفلت کے ساتھ اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۲۲)

محض دعویٰ بے کار ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ پاک کے نیک بندے ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر کرنے اور ہر گھڑی فکرِ آخرت میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنی عبادت و ریاضت کو کسی خاطر میں نہ لاتے اور اللہ کریم کی بے نیازی سے ڈرتے ہوئے گریہ وزاری کرتے مگر ہم غفلت کے ماروں کا حال یہ ہے اول تو نیکیاں کرتے نہیں اور اگر کوئی نیک کام کر لیا تو جب تک چار آدمیوں کے سامنے اپنی نیک نامی کی دھاک نہ بٹھالیں چین نہیں آتا، اللہ کریم کے نیک بندے گناہوں سے محفوظ ہونے کے باوجود ہر وقت اس کے خوف سے تھر تھراتے اور آنسو بہاتے ہیں مگر ہم غفلت شعار دن رات بے دھڑک گناہوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی ذرا نہیں ڈرتے اور باتیں ایسی کرتے ہیں کہ ہم جیسا کوئی نیک نہیں۔ ہمیں اس غفلت سے جھنجھوڑنے کیلئے حضرت سَیِّدُنا شقیق بلخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ تین باتیں صرف زبانی کرتے ہیں مگر عمل اس کے خلاف کرتے ہیں: (1) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پاک کے بندے ہیں لیکن

کام غلاموں جیسے نہیں بلکہ آزادوں کی طرح اپنی مرضی کے کرتے ہیں۔ (2) کہتے ہیں کہ اللہ پاک ہی ہمیں رزق دیتا ہے لیکن ان کے دل دنیا اور سامانِ دنیا جمع کئے بغیر مطمئن نہیں ہوتے اور یہ ان کے اقرار کے سراسر خلاف ہے۔ (3) کہتے ہیں کہ آخر ہمیں مرنا ہے مگر کام ایسے کرتے ہیں جیسے انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۴۵، ملخصا)

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن | قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن | اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے | کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج واقعی ہماری حالت یہ ہوتی جارہی ہے کہ ہم دنیا کمانے کیلئے تو بہت کوشش کرتے ہیں مگر فکرِ آخرت سے غافل رہتے ہیں، دن رات مالدار بننے کے سنہرے خواب تو دیکھتے ہیں، عمدہ گاڑیوں میں گھومنے، نت نئے فیشن اپنانے کیلئے کوشاں رہتے ہیں مگر ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دن ہمیں مرنا بھی پڑے گا اور اس ہنستی بستی دنیا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ یہاں سے جانا ہوگا۔ مگر ہم میں سے کسی کو معلوم کہ ہماری موت کب آئے گی، آج کا دن ہماری زِندگی کا آخری دن ہوگا یا آنے والی رات ہماری زِندگی کی آخری شب ہوگی، بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے پائیں گے یا نہیں؟ ممکن ہے جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں شخص بالکل

ٹھیک ٹھاک تھا، اسے بظاہر کوئی مَرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے چندہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گیا، آیئے! خود کو غفلت سے جگانے کیلئے دو عبرت ناک واقعات سنئے اور گناہوں سے توبہ کرکے نیکیوں میں مشغول ہوجایئے۔ چنانچہ

(1)سیلاب میں غرق ہوگیا

منقول ہے ایک شخص نے سیلاب(Flood) آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔جب اس سے کہا گیا کہ یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔ تو اس نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خُوبصورتی و شادابی نے مجھے تَعَجُّب میں ڈال دیا ہے۔اس سے کہا گیا کہ تمام رونقیں اور خُوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔اُس نے کہا: میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ پھر ایک رات حالتِ نیند میں اسے سیلاب نے آلیا اور وہ غرق ہوکر مرگیا۔(عیون الحکایات، ص ۴۴۶)

(2)شادی کے ارمان خاک میں مل گئے

سردار آباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ائیر کا ایک ذہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اترا مگر ڈوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آکر پانی میں چھلانگ لگادی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جوں توں کرکے نکلنے میں کامیاب ہوگیا مگر آہ! مستقبل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈوب کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ کہرام مچ گیا، ماں باپ کے بڑھاپے

کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سہانے سپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالب علم (Student) M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر میں جا پہنچا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے	مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے	زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے	یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غفلت کی نیند سے بیدار ہو جائیے اور فکرِ آخرت پیدا کیجئے اور مرنے سے پہلے موت کی تیاری کر لیجئے۔ اگر ہم یونہی دنیا کی رونقوں میں مست رہے اور اچانک کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو کر، کسی حادثے کا شکار ہو کر یا اچانک ہی ہماری سانسیں رُک گئیں اور ہم موت کے گھاٹ اُتر گئے تو پھر سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اپنے دل و دماغ سے یہ خوش فہمی نکال دیجئے کہ ابھی تو میری عمر ہی کیا ہے، اچھا بھلا صحت مند انسان ہوں، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے آخری عمر میں نیکیاں کر لوں گا۔ یاد رکھئے! موت صرف بڑھاپے یا بیماری میں ہی نہیں آتی بلکہ اچھے بھلے صحت مند ہنستے کھیلتے نوجوان بھی اچانک موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں چلے جاتے ہیں۔ اس دنیا کی حیثیت ایک گزرگاہ (یعنی راستے) کی سی ہے، جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں، اب وہ منزل جنّت ہو گی یا جہنَّم! اِس کا اِنحِصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا! اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِطاعت گزار بن کر یا نافرمان بن کر؟ افسوس ہے اُس پر جو دنیا کی رنگینیاں دیکھنے کے باوُجود بھی اس کے دھوکے میں مُبتَلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہو جائے۔

دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے

اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا سب سے آخِری خُطبہ (Last Sermon) جو ارشاد فرمایا، اس میں یہ بھی ہے: اللہ کریم نے تمہیں دنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخِرت کی تیّاری کرو۔ اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافِل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخِرت پر ترجیح نہ دو، کیونکہ دنیا مُنْقَطِع ہونے والی ہے اور بے شک اللہ پاک کی طرف لَوٹنا ہے۔ اللہ پاک سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رُوک اور) ڈھال اور اُس تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۸۳/۵، حدیث: ۱۴۶، ملخصا)

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بَہار
دِل لگا اِس سے نہ غافِل ذِی نَہار

عُمْر اپنی یُوں نہ غفلت میں گُزار
ہوشیار اے مَحْوِ غفلت ہوشیار

ایک دِن مَرنا ہے آخِر مَوت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخِر مَوت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری زِنْدَگی کا ایک ایک لَمْحَہ بڑا قیمتی ہے اور ہماری زِندَگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے۔ لِہٰذا عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اِس فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبْتَلا ہو کر سونے اور جَواہِرات سے زیادہ قیمتی لَمْحَات کی ناقَدری کرنے کے بجائے تَقْوٰی و پرہیز گاری اپنایئے، اپنے شب وروز کو فُضُولِیات اور دُنیَوِی عَیش کوشیوں میں برباد مت کیجئے، شریعت نے جن کاموں کا حُکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور جن سے منع کیا ہے اُن سے رکنے میں لمحہ بھر بھی تاخیر نہ کیجئے۔

ہمیں قرآن واحادیث میں نماز کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم غفلت کے سبب نماز نہیں پڑھتے حالانکہ نماز حُقُوقُ اللہ میں سے اِنتہائی اَہم فریضہ ہے۔ نَماز دین کا سُتُون ہے۔ نَماز سے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں، نماز بیماریوں سے بچاتی ہے، نَماز دُعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے اور جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے کا نام جہنَّم کے دروازہ پر لکھ دیا جاتا ہے۔ **شریعت نے ہمیں صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں پورے سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا ہے** ہم صرف مال کمانے میں تو مشغول ہیں مگر اس کا حق ادا کرنے سے غافل ہیں حالانکہ زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے گھر میں امن وسکون ہوتا ہے، زکوۃ دینے والے پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں جیسا کہ فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، تو اللہ پاک نے اس سے شر کو دُور کر دیا۔ (المعجم الاوسط، باب الالف من اسمه احمد، الحدیث، ۱۵۷۹، ج ۱، ص ۴۳۱) شریعت نے ہمیں سال میں ایک بار رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا مگر ہم غفلت سے کام لیتے ہیں اور روزہ چھوڑنے کے ساتھ ساتھ سرعام کھاتے پیتے ذرا شرم نہیں کرتے، یاد رکھئے! روزہ رکھنے میں جہاں شریعت کی فرمانبرداری ہے وہیں اس کے ڈھیروں طبی فوائد بھی ہیں۔ مثلاً روزہ رکھنے سے معدے کی تکالیف اور اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظامِ ہضم بہتر ہو جاتا ہے۔ روزہ شوگر لیول، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اِعتدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا۔ روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے دل کو انتہائی فائدہ مند آرام پہنچتا ہے۔ روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا

خاتمہ ہوتا ہے۔روزہ رکھنے سے موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اضافی چربی ختم ہو جاتی ہے۔روزہ رکھنے سے بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات (Possibilities) کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔(صراط الجنان،۱/۲۹۳)

روزے کے تفصیلی احکام اور فضائل جاننے کیلئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ رمضان (مرمم) کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔اس کے علاوہ شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا ان کے فضائل جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"جنت میں لے جانے والے اعمال"** اور جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ان کی تباہ کاریاں جاننے کیلئے **"جہنم میں لے جانے والے اعمال"** کا مطالعہ کیجئے۔

مُختصر سی زِندَگی ہے بھائیو! نیکیاں کیجئے نہ غفلت کیجئے

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں نہ صرف خود اپنی زندگی رَبِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرنی چاہیے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں میں فکرِ آخرت پیدا کرنے کیلئے انہیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنا چاہیے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔12 مدنی کاموں میں سے ایک ہفتہ وار مدنی کام **"مدنی دورہ"** بھی ہے جس کے ذریعے گھر گھر، دکان دُکان لوگوں کو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے، نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے

کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام بلکہ خود سَیِّدُ الانبیا، محبوب خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی کام کے بے شمار دینی و دنیوی فوائد (Benefits) ہیں ✤ مدنی دورے کی برکت سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے والی سنت پر عمل ہو جاتا ہے۔ ✤ مدنی دورے کی برکت سے مسلمانوں سے ملاقات وسلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ✤ مدنی دورے کی برکت سے علم دِین اور نیکی کی دعوت سے مالامال قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ تک پہنچائے جاتے ہیں۔ ✤ مدنی دورے کی برکت سے بے نمازیوں کو نمازی بنانے میں بہت مدد حاصل ہوتی ہے۔ ✤ مدنی دورے کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی تشہیر و نیک نامی ہوتی ہے اور جو اسلامی بھائی مدنی دورے میں شرکت کرتے ہیں اَمیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ ان کو یوں دعاؤں سے نواز رہے ہیں۔

جو نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچائے
میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۶۹)

آیئے! بَطورِ تَرغیب مدنی دورے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ مدنی دورہ کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

مسجد آباد ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارا مدنی قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، کوشش کرکے چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی

مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو، ہم نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد مدنی دورہ کے لئے کھیل کے میدان میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوگئے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، ہماری انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کرلی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود 70 سالہ ایک بزرگ آبدیدہ ہو کر کہنے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کا کہتا رہتا تھا، مگر میری سُنے کون؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج عاشقانِ رسول کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہوگئی ہے۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے
بنا شائقِ قافلہ یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص103)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سونے کی اینٹ

منقول ہے کہ ایک نیک آدمی کو کہیں سے سونے کی اینٹ ہاتھ لگ گئی وہ دولت کی محبت میں مست ہوکر رات بھر طرح طرح کے منصوبے باندھتا رہا کہ اب تو میں بہت اچھے اچھے کھانے کھاؤں گا، بہترین لباس سلواؤں گا اور بہت سارے خُدام اپناؤں گا الغرض مالدار بن جانے کے سبب وہ راحتوں اور آسائشوں کے تصورات میں گم ہو کر اس رات ربِ اکبر سے یکسر غافل ہوگیا صبح اسی دُھن کی دُھن میں مگن مکان سے نکلا اتفاقاً قبرستان (Graveyard) کے قریب سے اس کا گزر ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک

شخص اینٹیں بنانے کے لئے ایک قبر پر مٹّی گوندرہا ہے یہ منظر دیکھ کر یکدم اس کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا اور اس تصور سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے کہ شاید مرنے کے بعد میری قبر کی مٹّی سے بھی لوگ اینٹیں بنائیں گے آہ! میرے عالیشان مکانات اور عمدہ ملبوسات وغیرہ دھرے کے دھرے رہ جائیں گے لہٰذا سونے کی اینٹ سے دل لگانا تو زندگی کو سراسر غفلت میں گوانا ہے ہاں! اگر دل لگانا ہی ہے تو مجھے اپنے پیارے پیارے اللہ سے لگانا چاہیے، چنانچہ اس نے **سونے کی اینٹ** کو چھوڑ کر قناعت کو اختیار کیا۔(رسالہ غفلت،۱)

گو پیشِ نظر قبر کا پُرہول گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص382)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مال ودولت ایسی چیز ہے جو انسان کو رَبِّ کریم سے غافل کر دیتی ہے۔اس حکایت میں ہر وقت مال و دولت کی حِرص (Greed) مبتلا رہنے والوں، جمعِ مال کی ہوس میں حلال وحرام کی تمیز بھلا دینے والوں اور صرف مال ودولت میں زندگی کا سُکون تلاش کرنے والوں کیلئے عِبرت ہی عِبرت ہے۔یاد رکھئے! دولت سے دوا تو خریدی جاسکتی ہے شِفا نہیں۔دولت سے دوست تو مل سکتے ہیں مگر وفا نہیں۔دولت کے سبب اچھی زندگی تو گزاری جاسکتی ہے مگر اس کے ذَرِیعے موت نہیں ٹالی جاسکتی۔دولت سے شُہرت تو حاصِل ہوسکتی ہے مگر عزّت نہیں۔دولت سے اچھے مکانات ، گاڑیاں اور عمدہ ملبوسات تو خریدے جاسکتے ہیں مگر اسے غلط کاموں میں استعمال کرکے ربِّ کریم کی رضا

اوراس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کے حقدار نہیں بن سکتے ۔ یاد رکھئے! دنیا میں ہر مشکل کام کو آسان بنانے کیلئے تو شاید ہماری دولت کام آسکتی ہے مگر ہماری بداعمالیوں کے سبب قبر میں عذاب دیا گیا تو کیا وہاں بھی یہی دولت کام آئے گی؟ منکر نکیر کے سوالات نہیں بن پائے تو کیا اس وقت بھی ہم اپنی دولت نفع اٹھاسکیں گے ؟ قبر میں سانپ بچھو حملہ آور ہوگئے تو کیا ہماری دولت ان سے نجات کا سبب بن سکے گی؟ بروزِ محشر کی ہولناکیوں میں کیا ہماری دولت راحت وسکون کا سبب بن سکے گی؟ کیا جہنم سے چھٹکارہ پانے کیلئے ہماری دولت کام آسکے گی؟ نہیں ہر گز نہیں بلکہ ان مشکل حالات سے نمٹنے کیلئے ہمارے وہ نیک اعمال ہی نجات کا ذریعہ بنیں گے جن سے آج ہم غافل ہیں۔

میں کیسے خوش رہوں؟

حضرتِ سَیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے کہ افسوس!میں کتنی غفلت کرتا ہوں؟ حالانکہ مجھ سے حساب وکتاب میں ہر گز غفلت نہیں برتی جائے گی،میری زندگی کیونکر خوشگوار ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میرے سامنے ایک کٹھن دن ہے،میں عمل میں چُستی کیوں اختیار نہیں کرتا،حالانکہ میں نہیں جانتا کہ میری موت کا وقت کیا ہے،میں دنیا میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا،میں اسے ترجیح کیوں دوں؟ مجھ سے پہلے جس نے بھی دُنیا کو ترجیح دی دُنیا نے اسے نُقصان پہنچایا، میں اسے کیوں پسند کروں؟ یہ تو فنا ہو کر مٹ جائے گی،میں اس کی حرص کیوں رکھوں،کیونکہ میرا ٹھکانا تو کہیں اور ہے،میں اس(دنیا کے چلے جانے)پر کیوں افسوس کروں؟ کیونکہ اللہ پاک کی قسم!میں نہیں جانتا کہ میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔(حلیۃ الاولیاء، عون بن عبداللہ، ۲۸۵/۴،رقم:۵۵۹۳،بتصرفٍ)

غفلت سے بچنے کے طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین خود کو غفلت و حرص سے بچانے کیلئے ہر وقت فکرِ آخرت میں مشغول رہتے تھے۔ ہمیں بھی ان کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی میں ہی قبر و حشر کی تیاری شُروع کر دینی چاہیے اور غفلت جیسی بیماری سے نجات کیلئے اس کا علاج کرنا چاہیے کیونکہ ہر بیماری سے بچنے کیلئے طریقہ علاج اختیار کیا جاتا ہے جس پر عمل کرکے شفاء ہو جاتی ہے۔ آیئے! غفلت جیسی مہلک بیماری سے بچنے کے چند طریقے (Methods) سنئے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشش کیجئے۔

(1) دنیاوی محبت سے بچنا!

فی زمانہ نیکیوں سے دور ہونے اور غفلت کے گہرے گھڑے میں جا پڑنے کا ایک اہم سبب دنیا کی محبت ہے جو انسان کو حلال و حرام کی تمیز بھلا کر نیکیوں سے دور کر دیتی ہے لہٰذا اپنے دل سے دنیاوی محبت نکال دیجئے کیونکہ یہی سارے فساد کی جڑ ہے۔ حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جسے دنیا کی محبت کا شربت پلایا گیا وہ تین چیزوں کا مزہ ضرور چکھے گا۔ (۱) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دور نہ ہوگی، (۲) ایسی حرص جس سے وہ غنی نہ ہوگا، (۳) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کرسکے گا۔ لہٰذا جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت اسکے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مرجائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی دنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پورا رزق حاصل کرلے۔ (طبرانی کبیر، عبداللہ بن مسعود، ۱۰/ ۱۶۲، رقم: ۱۰۳۲۸، ملتقطا)

مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر

کر الفت میں اپنی فنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) اچھی صحبت اختیار کرنا!

غفلت بھری زندگی سے پیچھا چُھڑانے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے کہ اس کی برکت سے ہمیں گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق ملے گی۔ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے کیلئے کسی نِعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ اور بری صحبت سے ضرور بچنے کی کوشش کیجئے کہ بُری صحبت ہماری دُنیا کے ساتھ ساتھ بربادیِ آخرت کا سامان بن سکتی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں بُرے لوگوں کی صحبت سے بچنے کا حکم ہے۔ چُنانچہ اس بارے میں دو فرامینِ مُصطفٰے سُنئے اور عمل کی کوشش کیجئے۔

1. ارشاد فرمایا: بُرے ساتھی سے بچو، کیونکہ وہ جہنَّم کا ایک ٹکڑا ہے، اُس کی محبت تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ تم سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا۔ (فردوس الاخبار، ۲۲۴/۱، حدیث: ۱۵۷۳)
2. ارشاد فرمایا: بُرے ساتھی سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا (یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست وبرخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں)۔

(ابن عساکر، الحسین بن جعفر بن محمد بن حمدان۔۔الخ، ۴۶/۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3)بُزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کرنا!

غفلت اور گناہوں بھری زندگی سے جان چھڑانے، نیکیوں کا پابند بننے، قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ایک طریقہ بُزرگانِ دین کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنا اور ان کے سیرت و کردار کے مطابق عمل کرنا بھی ہے، کیونکہ ہمارے بُزرگان دین ہر وقت عبادتِ الٰہی اور فکرِ آخرت میں مصروف رہتے، ایسی ہی ایک ہستی جن کے علم و عمل، کردار اور سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے غفلت سے بچ کر فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے وہ ہستی عالمِ باعمل، صوفی باصفا، حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ بھی ہے جن کا ہر لمحہ یادِ الٰہی اور فکرِ آخرت میں بسر ہوتا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے علمی شوق اور قابلیت وصلاحیت سے ایسے ایسے کارنامے اَنْجام دیئے کہ آپ کی تعلیمات سے آج بھی عالَمِ اِسْلام مُنور ہورہا ہے، آپ کی مُبارک زِندگی سے اُمّتِ مُسلِمہ کو اِطاعتِ خُداوندی، سُنّتوں کی پاسداری، زُہد وتقویٰ اور دیگر بہت سی نیک خصلتیں اپنانے کا جذبہ ملتا ہے، آیئے! حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کیلئے آپ کی مُبارَک زِنْدگی کے چند مُخْتَصَر گوشوں کے بارے میں سُنْتے ہیں۔

نام ونَسب، وِلادت اور رحلت:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُنیت ابُوحامِد، لَقَب حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد بن محمد غزالی شافعی ہے، آپ ۴۵۰ ھ میں ایران کے ضلع طُوس کے علاقے طابران میں پیدا ہوئے۔(اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ۹/۱)ابتدائی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی، جہاں کُتبِ فِقہ حضرت سیِّدُنا احمد راذ کانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھیں، 20سال سے کم عُمر میں مزید حُصُولِ علم کیلئے (ایران کے مشرقی شہر) جُرجان

تشریف لے گئے، 473ہجری میں (ایران کے قدیم شہر) نیشاپور میں اِمامُ الحَرَمَین امام عبد الملک جوینی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اُصولِ دین، مَنطق اور حکمت وغیرہ میں مکمل مہارت حاصل کی۔(اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ۱/۹) حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہر تصنیف ہی علم وعرفان کا بیش بہا خزانہ ہے مگر اِحیاءُ الْعُلُوم ایسی کتاب ہے جس کی مثال کتابوں میں ملنا مُشکل ہے یہ کتاب انسان کو **"کامل انسان"** بنانے میں بے حد مُعاوِن ہے ہر دور میں مَشائخ و عارِفین، اَقطاب واَولیا اور عُلما وصُوفیا کی توجُّہ کا مرکز رہی ہے، بالآخر امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بروز پیر ۱۴ جمادی الآخر 505 سنہ ھ بمقام طابران (طُوس) میں اس دنیا فانی سے انتقال فرما گئے اور وہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَزار مبارک ہے۔

مجلس مکتبۃ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسی عظیم ہستیوں کی تعلیمات کو اُمَّتِ مسلمہ تک پہنچانے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 1986 میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا آغاز فرمایا۔ دعوتِ اسلامی کے اس شعبے (Department) سے پہلے تو صرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری ہوئیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت سے ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ مکتبۃ المدینہ سے جہاں سنتوں بھرے بیانات مدنی مذاکروں کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں اور وی سی ڈیز (VCDs) دُنیا بھر میں پہنچ رہی ہیں، وہیں امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتابوں کا اردو ترجمہ، اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کتابیں بھی شائع کر کے کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچائی جا رہی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے ہفتہ وار اجتماع میں ہم نے غفلت کے متعلق سنا کہ

- غفلت کے سبب انسان علمِ دین سے دور ہو جاتا ہے۔
- غفلت کے سبب انسان اپنی آخرت کو بھول جاتا ہے۔
- غفلت کے سبب انسان گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔
- غفلت کے سبب انسان جہنم کے گہرے گھڑے میں جا گرتا ہے۔
- غفلت کے سبب انسان یادِ الٰہی اور اطاعتِ الٰہی سے دور ہو جاتا ہے۔
- غفلت کے سبب انسان ہر وقت مال و دولت کمانے کی حرص میں مبتلا رہتا ہے۔

اللہ کریم ہمیں نیک اعمال کرنے اور غفلت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ج ۱ صفحہ ۵۵ حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔

جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم، ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) نزھۃُ القاری میں ہے: مسجد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس حدیث پر عمل دشوار ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو جایئے اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزہۃ القاری ج ۵ ص ۵۳۰ فرید بک اسٹال) (4) مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا: رسول

اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(ابوداود، ج ۴ ص ۸۴ حدیث:۴۰۹۹)صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے(یعنی نقالی کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع(طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)(6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں(7)(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ)اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا"دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔

(سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف　(ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

فَرمانِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہے: نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قَدر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔

(تاریخِ بغداد، ۱۷۲/۷)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں　　اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پڑھتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا ہیں اور ہم اپنے اُس کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

صِدّیقِ اکبر کے اَوصاف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عَقْل مندی جہاں انسان کی روشن ضمیری کا باعِث بنتی ہے، وہاں بعض دفعہ اُسے غلط راہوں پر بھی چلا دیتی ہے، لیکن حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر اللہ کریم کا یہ خاص فَضْل واِحسان تھا کہ وہ اپنے گرد پھیلی ہوئی گمراہیوں، غلط رُسوم و رَواج، اَخلاقی ومُعاشرتی بُرائیوں سے ہمیشہ دُور رہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بُرے اَخلاق سے پاک صاف ہونے کے ساتھ ساتھ عُمدہ خُوبیوں سے بھی آراستہ تھے۔ آپ بُلند اَخلاق، پاکیزہ کِردار، مِلَنْسار، وعدے کے پکّے اور نہایت ہی اِیماندار تاجر تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام دوست، اَحباب، رشتے دار آپ کی اچھائیوں اور کمالات کا اِعتِراف کرتے تھے، آپ کی اِنہی خُوبیوں کے سبب مَکَّۂ مُکَرَّمہ اور اُس کے قُرب و جَوار میں آپ کو مَحبَّت وعزّت کی نِگاہ سے دیکھا جاتا۔ آپ کی اچھی عادات کا ذِکْر حدیثِ پاک میں بھی ہے، چنانچہ

360 عادتیں

حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بِن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اچھی عادتیں تین سو ساٹھ (360) ہیں اور اللہ کریم جب کسی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کی ذات میں ایک (اچھی) عادت پیدا فرما دیتا ہے اور اِسی کے سبب اُسے جنت میں بھی داخل فرما دیتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میرے اندر بھی اُن میں سے کوئی عادت موجود ہے؟ اِرشاد فرمایا: اے ابو بکر! تمہارے اندر تو ساری عادتیں موجود ہیں۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، ۱۰۳/۳۰)

برادرِ اعلیٰ حضرت، استاذِ زمن مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے **نعتیہ دِیوان "ذوقِ نعت"** میں **صِدّیقِ اکبر** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان و عظمت کو یُوں بیان فرماتے ہیں:

بَیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدّیقِ اکبر کا
ہے یارِ غارِ محبوبِ خُدا صدّیقِ اکبر کا

رُسُل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ، صدّیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت، ص ۵۳-۵۴)

آئیے! آج ہم اُسی باکمال شَخْصِیَّت یعنی عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زِندگی کے دو(2) روشن پہلو یعنی **اچھے اَخلاق** اور **کرامات** کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا **مُخْتَصَر تعارُف** سُنتے ہیں:

حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر کا مُخْتَصَر تعارُف

خلیفۂ مُسْلِمِیْن، امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نامِ نامی اِسمِ گرامی عبدُ اللہ، کُنْیَت ابوبکر اور اَلقابات صِدّیق و عَتِیْق ہیں۔ صِدّیق کا معنٰی ہے: بہُت زیادہ سچ بولنے والا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ زمانۂ جاہِلِیَّت ہی میں اِس لقب سے مشہور ہو گئے تھے کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بولتے تھے اور **عَتِیْق** کا معنٰی ہے: آزاد۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا: **اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ** یعنی تُو دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔ اِس لئے آپ کا یہ لقب ہوا۔ (تاریخُ الْخُلَفاء، ص ۲۶ تا ۲۹) آپ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شَجَرۂ نسب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شَجْرے سے مِل جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عامُ الْفِیْل کے تقریباً اڑھائی بَرَس بعد مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں پیدا ہوئے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

وہ صحابی ہیں، جنہوں نے آزاد مَردوں میں سب سے پہلے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی اور اِیمان لائے۔ آپ کے فضائل و کمالات اِس قدر زِیادہ ہیں کہ رُسُل اور انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل و اَعلیٰ ہیں۔ اسلام کی خاطر لڑی جانے والی بہت سی لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ صُلح و جنگ کے تمام فیصلوں میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر رہے۔ زِندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری و وَفاداری کا حق ادا کیا۔ 2 سال 7 ماہ مَسندِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر تریسٹھ (63) سال کی عُمر میں 22 جُمادَی الاُخریٰ 13 ھ پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی۔ امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ مُنَوَّرہ میں حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک پہلو میں دَفن کیے گئے۔ (الاکمال فی اسماء الرجال ملحق بمشکاۃ المصابیح، ص ۵۸۷، تاریخ الخلفاء، ص۲۷ تا ۶۶ ملخصاً و ملتقطاً)

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں   وُہی یارِ مزارِ مُصطَفٰے صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نُوری فراست کا کمال

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ صِدّیقِ اکبر"** کے صَفْحہ نمبر 541 پر ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری وفاتِ طَیِّبہ کے بعد جو قبائلِ عَرَب اسلام سے پِھر گئے تھے اُن میں سے ایک قَبِیلہ **"کِندَہ"** بھی تھا، چنانچہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر

صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس قبیلے والوں سے بھی جنگ فرمائی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فوج نے اُس قبیلے کے سَردار **اَشْعَث بن قَیس** کو گرفتار کرلیا اور لوہے (Iron) کی زنجیروں میں جکڑ کر دربارِ خِلافت میں پیش کیا۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے آتے ہی **اَشْعَث بن قَیس** نے باآوازِ بلند اپنے جُرم کا اِقرار کرلیا اور پھر فوراً ہی توبہ کر کے سچّے دل سے اِسلام قبول کرلیا۔ امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خوش ہو کر اُس کا قُصور مُعاف کر دیا اور اپنی بہن حضرت **"اُمِّ فَرْوَہ"** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اُس کا نکاح کرکے اُسے مُختلف عِنایتوں اور نوازشوں سے سَرفراز فرمادیا۔ تمام حاضِرینِ دربار حیران رہ گئے کہ جس نے اسلام سے پھر کر امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بَغاوت و جنگ کی اور بہت سے جاں نثارانِ اِسلام کا خُونِ ناحق کیا۔ ایسے خونخوار باغی اور اتنے بڑے خطرناک مُجرِم کو امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِس قدر کیوں نوازا؟ جب حضرت سَیِّدُنا اَشْعَث بن قَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عِراق کی لڑائی میں اپنا سَر ہتھیلی پر رکھ کر ایسے ایسے شاندار کارنامے اَنجام دیئے کہ عِراق کی فتح کا سہرا اُنہی کے سَر رہا۔

حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خِلافت میں جنگِ قادِسِیہ، قَلْعَہ مَدائِن، جَلُولاء اور نَہاوَند کی لڑائیوں میں حضرت سَیِّدُنا اَشْعَث بن قَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جان بازی کے جو حَیرت ناک مَناظِر پیش کئے اُنہیں دیکھ کر سب کو یہ اِعتِراف کرنا پڑا کہ واقعی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نِگاہِ کَرامت اور نُوری فِراست نے حضرت سَیِّدُنا اَشْعَث بن قَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات میں چُھپے ہوئے کمالات کو بَرسوں پہلے دیکھ لیا تھا۔ بِلاشُبہ یہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک بہت بڑی کرامت ہے۔ (ازالۃ الخفاء، ۱۴۵/۳ ملخصاً) (فیضانِ صدیقِ اکبر، ص ۵۴۱ بتغیر)

فراست کے بلند ترین مقام پر فائز

مشہور صحابی حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عام طور پر یہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے عِلْم میں تین(3) ہستیاں ایسی گزری ہیں، جو فِراست کے بلند ترین مقام پر پہنچی ہوئی تھیں، جن میں سے ایک امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فِراست نے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کمالات کو دیکھ لیا تھا۔ آپ نے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے بعد خِلافت کے لیے مُنْتَخَب فرمایا، جس کو تمام دنیا کے تاریخ لکھنے والوں (Historians) اور دانِشْوروں نے بہترین قرار دیا۔ (ازالۃ الخفاء، ۳/ ۱۲۱ ملخصاً)

(فیضانِ صدیق اکبر، ص۵۴۱ - ۵۴۲)

فِراست کا معنٰی

فِراست کا معنٰی ہے: اللہ پاک اپنے اولیا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے دلوں میں وہ چیز ڈالتا ہے، جس سے اُنہیں بعض لوگوں کے حالات کا عِلْم ہو جاتا ہے۔ (النہایہ، ۳/ ۳۸۳)

بہتری جس پہ کرے فَخْر وہ بہتر صِدّیق سَرْوَری جس پہ کرے ناز وہ سَرْوَر صِدّیق
سارے اَصحابِ نبی تارے ہیں اُمّت کے لئے اِن ستاروں میں بنے مِہرِ مُنَوَّر صِدّیق

(رسائل نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص۲۶)

مختصر وضاحت: یعنی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ بہترین انسان ہیں جن پر بہتری بھی فخر کرتی ہے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایسے باکمال سردار ہیں جن پر خود سرداری کو بھی ناز ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سارے اصحاب اُمت کے لئے ہدایت کے

تارے ہیں اور ان ستاروں میں امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حیثیت ایک روشن سورج کی طرح ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اچھے اخلاق اللہ کریم کی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اللہ پاک جسے یہ نعمت عطا فرما دیتا ہے اُس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اچھے اخلاق کی بَرَکت سے وہ فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں، جو بد اخلاقی سے کبھی بھی حاصِل نہیں ہو سکتے، مثلاً اچھے اخلاق والے سے ہر کوئی ملنا پسند کرتا ہے جبکہ بد اخلاق شخص کو ہر جگہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہٰذا اگر ہم بھی دِینِ اسلام کی سَربُلندی چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی دِین کا کام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی معاشَرے میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اپنے آپ کو معاشرے کا مثالی فرد بنانا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی لوگوں کے دِلوں میں اُتر کر ان تک نیکی کی دعوت پہنچانا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی مسجد بھرو تحریک کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اپنے گھر میں مَدَنی ماحول دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اپنے علاقے میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اپنے عَلاقے سے مَدَنی قافِلے سفر کروانا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اسکولز (Schools)، کالجز (Colleges)، یونیورسٹیز (Universities)، سَرکاری و نِجی اِداروں اور سُنّی مدارِس و جامعات میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنا چاہتے ہیں تو اپنی عادتیں بہتر کریں ☆ اگر ہم بھی اِس مَدَنی مقصد میں کامیابی حاصِل کرنا چاہتے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ**

شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اَخلاق کو سَنْواریں اور مِلَنْساری کو اپنے کردار کا حِصّہ بنائیں۔

آیئے! اپنے آپ کو اچّھے اَخلاق کا پیکر اور مِلَنْساری کا عادی بنانے کے لئے 5 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں چنانچہ

پانچ (5) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) فرمایا: تم لوگوں کو اپنے اَموال سے خُوش نہیں کرسکتے، لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خُوش اَخلاقی اُنہیں خُوش کرسکتی ہے۔ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۵۴، حدیث: ۸۰۵۴)

(2) فرمایا: کل قِیامت کے دن بندۂ مومن کے میزانِ عمل میں اچھے اَخلاق سے زیادہ وَزْنی کوئی عمل نہیں ہوگا اور بے شک فُحش گوئی اور بدکلامی کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجآء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۳، حدیث: ۲۰۰۹)

(3) فرمایا: دو (2) خَصْلتیں ایسی ہیں جو مُنافق میں نہیں پائی جاسکتیں: (1) اچھے اَخلاق اور (2) دِین کی سمجھ۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ۴/۳۱۳، حدیث: ۲۶۹۳)

(4) فرمایا: اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا ایمان میں زِیادہ کامل وہ مومنین ہیں، جن کے اَخلاق زِیادہ اچّھے ہوں۔ (ابوداود، کتاب السنة، باب الدلیل... الخ، ۴/۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۲)

(5) فرمایا: میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قِیامت کے دن مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے، جن کے اَخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ مُصْطَفٰے میں فریاد پیش کرتے ہوئے عَرض کرتے ہیں:

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے ہوں بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنّت یا رَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اچھے اَخلاق کے مُتَعَلِّق بھی سُنتے ہیں کہ اچھے اَخلاق سے کیا مُراد ہے؟ چُنانچہ

اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اچھے اَخلاق کے مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارکہ تِلاوت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۹) ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہِلوں سے مُنہ پھیر لو۔

اَمِیرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولیٰ علی مُشکِل کُشا، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اَگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخلاق کے مُتَعَلِّق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عَرض کی، ضرور اِرشاد فرمایئے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تمہیں مَحرُوم کرے تم اُسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلم کرے تم اُسے مُعاف کر دو اور جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو۔ (شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۱، حدیث: ۷۹۵۶)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُوش مِزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا، اچھے اَخلاق میں سے ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء

فی حسن الخلق، ۴۰۴/۳، حدیث:۲۰۱۲)

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار سُتھرا مُجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے لہجے سَخْت سے سَخْت تَر ہوتے جارہے ہیں۔ اگر کوئی کسی کو ایک تھپڑ مارتا ہے تو بدلے میں وہ اُسے دو(2) تھپڑ مارتا ہے، اگر کوئی کسی کو ایک گھونسا یالات رَسِید کرتا ہے تو بدلے میں وہ اُسے کئی گھونسے اور لاتیں رَسِید کرتا ہے، اگر کسی مسلمان کی گاڑی غَلَطی سے کسی دوسرے کی گاڑی سے ٹکرا جائے جس کے سبب اُس کی گاڑی کی لائٹ یا شیشہ وغیرہ ٹُوٹ جائے تو دُوسرا شخص ٹریفک جام کرکے اُس سے لڑنے جھگڑنے کو شاید اپنا فَرض سمجھتا ہے، یوں ہی بعض لوگ اپنے رشتے داروں، دوستوں، گھر والوں، پڑوسیوں، مزدوروں، ساتھ کام کرنے والوں، ادارے والوں اور مسجد کمیٹیوں وغیرہ کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو اپنی عزّت کا مَسْئَلَہ بنا کر اُن پر چڑھ دوڑتے ہیں، اُنہیں گالیاں دیتے، اپنی بھَڑاس نکالتے بلکہ بداخلاقی کے تمام ریکارڈز(Records)توڑ ڈالتے ہیں۔ ذرا سوچئے! کیا صِدّیقِ اکبر کے غلام ایسے ہوتے ہیں؟، کیا صِدّیقِ اکبر کے چاہنے والے بِلاوَجہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں؟، کیا صِدّیقِ اکبر سے مَحبَّت کا دَم بھرنے والے بَدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتے ہیں؟، کیا وہ گالیاں بکتے ہیں؟، کیا وہ تہذیب و اخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتے ہیں؟، کیا وہ منہ پَھٹ ہوتے ہیں؟، کیا وہ بداخلاقی کا مُظاہرہ کرتے ہیں۔؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں، اِس لئے کہ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو خُوش اخلاقی کے پیکر تھے، آپ تو اپنے ساتھ بُرا سُلوک کرنے والوں سے کبھی بدلہ نہ لیتے تھے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک اِیمان اَفروز واقعہ سُنئے اور

نصیحت کے مَدَنی پھول چنئے، چنانچہ

ایک پاگل سے سامنا

حضرت سَیِّدُنا قاسِم بن محمد رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے رِوایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کَعْبَةُ الله شریف جارہے تھے کہ قُریش کے ایک پاگل نے آپ کے سر پر مٹّی ڈال دی۔ اِتنے میں وہاں سے وَلید بن مُغیرہ یا عاص بن وائل گزرا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا: اِس بے وقوف کی گندی حَرَکت تم نے دیکھ لی؟ تو وہ کہنے لگا: اِس کے ذِمَّہ دار تم خُود ہو (یعنی تمہیں کس نے کہا تھا کہ اپنے آباء و اَجداد کا دِین چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ، یہ تمہارے مسلمان ہونے کی سزا ہے) آپ نے یہ سُنا تو تین (3) بار بارگاہِ خداوندی میں عَرض کی: اے پَرْوَرْدگار تُو سب سے بڑا حلیم ہے۔ (البداية والنهاية، ۲/۴۵۲، الرياض النضرة، ۱/۹۴)

بِلا شک پیکرِ صَبر و رضا صِدِّیقِ اکبر ہیں — یقیناً مَخْزَنِ صِدق و وَفا صِدِّیق اکبر ہیں
نہایت مُتَّقِی و پارسا صِدِّیق اکبر ہیں — تَقِی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صِدِّیق اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵)

مختصر وضاحت: یعنی بلاشبہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ صبر و رضا کے پیکر ہیں، صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سچائی اور وفاداری کا خزانہ ہیں۔ صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ تقویٰ و پرہیزگاری کے بھی پیکر ہیں۔ صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نہ صرف خود خوفِ خدا رکھنے والے ہیں بلکہ خوفِ خدا رکھنے والوں کے بھی آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سردار ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! کیا شان ہے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کہ ایک شخص نے آپ کے سَر مبارک پر مٹّی ڈالی اور دوسرے نے آپ پر طنز کیا، مگر قُربان جائیے، یارِ غار، صِدِّیقِ جاں نِثار کے اَخلاق پر کہ آپ اُن پر غُصّہ کرنے کے بجائے اللہ پاک کی طرف مُتَوَجِّہ ہو گئے ۔لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اگر کبھی ہمارے مِزاج کے خِلاف کوئی بات ہو جائے یا کوئی ہماری دل آزاری کر بیٹھے تو ہمیں اپنے آپ کو قابو میں رکھنا چاہئے اور سوچنا چاہئے کہ ہم بھی تو کتنے لوگوں کا دل دکھاتے ہوں گے، کتنوں کو بے قُصور ڈانٹتے ہوں گے، کتنوں کی حق تلَفِیاں کرتے ہوں گے مگر وہ بھی تو ہمیں مُعاف کر دیتے ہیں،وہ بھی تو اچّھے اَخلاق کا دامَن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے، وہ بھی تو صَبْر کا مُظاہَرہ کرتے ہیں وغیرہ۔ آیئے !ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیں گے، اگر کوئی ہمیں تکلیف دے گا یا ہمارا دل دکھائے گا تو صَبْر کریں گے، اگر کسی ذِمّہ دار سے اِختلافِ رائے ہوا تو اُس کی غِیبت کر کے یا اُس کے مُتَعَلِّق اَفواہیں پھیلا کر شَیطان کے ہاتھوں میں کھلونا نہیں بنیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحبت و تربِیَت یافتہ تھے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ صحبتِ مُصْطَفٰے کی بَرَکتیں ہی تو تھیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رشتے داروں کی خبر گیری کرتے، اُن کے ساتھ مالی تعاوُن فرماتے اور اُن کیساتھ اچھا سُلوک کیا کرتے تھے۔ آیئے !آپ کے عمدہ اَخلاق اور اچھے سُلوک کی ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں، چنانچہ

رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک

"تفسیرِ خازن" میں منقول ہے: امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنے خالہ زاد بھائی غریب و نادار، مُہاجِر اور بَدرِی صحابی حضرت سَیِّدُنا مِسْطَح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جن کا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خَرچ اُٹھاتے تھے اُن سے سخت دُکھ پہنچا، لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خَرچ نہ دینے کی قسم کھائی۔ اِس پر پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی، چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے:

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢﴾ (پ۱۸، النور، آیت: ۲۲)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اِسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیتِ مبارکہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھی تو حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ پاک میری مغفِرت کرے اور میں مِسْطَح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا، اُس کو بند نہ کروں گا، چنانچہ آپ نے اُس (مالی تعاوُن) کو جاری فرما دیا۔ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اُس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اُس کام کو کرے اور قسم کا کفّارہ دے۔ اِس آیت سے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور آپ کے رُتبے کی عظمت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو (آیتِ قرآنی میں) اُولُوالفَضْل (یعنی فضیلت والا) فرمایا ہے۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ۳/۶۱، حدیث: ۴۱۴۱ ملتقطاً) (خازن، النور، تحت الآیۃ: ۲۲، ۳/۳۴۴-۳۴۵)

اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْں ہیں آپ اِمَامُ الْمُسْلِمِیں ہیں آپ
نبی نے جنّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں
سَبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقرَّب ذات ہے اُنکی
رَفیقِ سَرْوَرِ اَرْض و سَما صِدّیقِ اکبر ہیں
عُمَر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثمان سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مُرتضیٰ صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵-۵۶۶)

تینوں اشعار کی مختصر وضاحت: یعنی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مومنوں کے امیر اور مسلمانوں کے اِمام ہیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دنیا کے اندر ہی جنّت کی خوشخبری عطا فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی وہ ذات ہیں جنہیں تمام صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سب سے بڑھ کر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قُربِ خاص نصیب ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زمین و آسمان کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خاص دوست ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مرتبے میں حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے افضل اور حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بھی اعلیٰ ہیں۔ جبکہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی رہبر و امام ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے، آیتِ مُقَدَّسہ اور اُس کی تفسیر سے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پہلے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان و عظمت اُجاگر ہوئی، وہیں اِس حقیقت کا بھی پتہ چلا کہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرمانبردار، مَغْفِرت کے طَلبگار اور کتنے اچھے اَخلاق والے تھے، آپ نے حکمِ قرآنی سُنا تو اُسے دل و جان سے قبول کرتے ہوئے اپنے خالہ زاد بھائی

سے ناراضی کو ختم کر کے پہلے کی طرح اُن کی خیر خواہی پر کمر بَستہ ہوگئے اور اُن کے ساتھ مالی تعاوُن کو بھی جاری فرمادیا۔ معلوم ہوا کہ صِدّیقِ اکبر شَرعی اَحکام پر عمل کرنے والے تھے، صِدّیقِ اکبر بہت جلد مُعاف کر دیا کرتے تھے، صِدّیقِ اکبر رشتے داروں سے اچھا سُلوک فرمایا کرتے تھے، صِدّیقِ اکبر راہِ خدا میں دل کھول کر خَرچ کیا کرتے تھے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم بھی آپ کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ پاک اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی پابندی کریں، اچّھے اَخلاق کا پیکر بنیں، راہِ خدا میں خَرچ کیا کریں، مَغفِرت کے طَلَبْگار رہیں، رشتے داروں کے ساتھ اِحسان و بھلائی کو اپنی عادت بنائیں اور ہمیشہ اچھی صحبت میں رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی خوب خوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدرسۃُ المدینہ بالِغان"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فَیضانِ صِدّیقِ اکبر سے فیضیاب ہونے، اچھے اَخلاق کی لازوال دولت پانے اور اچھی صحبت کے فیضان سے مالا مال ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدرسۃُ المدینہ بالِغان"** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا نصیب ہوتا ہے، ❀ مدرسۃُ المدینہ بالِغان نماز، وُضو اور غُسل وغیرہ ضروری اَحکام سیکھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے، ❀ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں حاضری کی بَرَکت سے اچھی صُحبت مُیسّر آتی ہے، ❀ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے قرآنِ کریم پڑھنے سُننے کی سعادت ملتی ہے، ❀ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین کی دَولت نصیب ہوتی ہے، ❀ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ ملتا ہے، ❀ مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی بَرَکت سے اچھے اَخلاق اپنانے کا موقع ملتا ہے، ❀ مدرسۃُ المدینہ بالِغان

کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب مُیَسَّر آتا ہے۔ مسجد میں بیٹھنا ربِّ کریم کو کس قدر پسند ہے اِس کا اندازہ اِس حدیثِ پاک سے لگایئے چُنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو مسجد سے مَحبَّت کرتا ہے اللہ پاک اُسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، ۱۳۵/۲، رقم: ۲۰۳۱) آیئے! مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

بدنگاہی کی عادت سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں ڈِرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کے عادِی تھے، نمازوں کی پابندی کا بھی ذِہْن نہ تھا۔ کسی اسلامی بھائی نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں مَدْرَسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت دی، اُنہوں نے مَدْرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا شُروع کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدْرَسۃُ المدینہ (بالغان) کی بَرَکت سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت اُن کا معمول بَن گیا، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرِید بھی ہوگئے، نمازی اور مسجد میں دَرْس دینے والے بن گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بدنگاہی وغیرہ گناہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے گھر والوں پر بھی اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں بھی نمازی بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدَنی ماحول
بُری صُحبتوں سے کَنارہ کَشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶تا۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جہاں اچھے اَخلاق، خَیر خواہی، نُورِ فِراست اور دیگر بہت سی بے مثال خوبیوں سے نوازا تھا وہیں آپ کی شَخْصِیَّت میں ایک شاندار خوبی یہ بھی موجود تھی کہ آپ صاحبِ کرامت صحابی تھے یعنی ایسے باکمال صحابی تھے، جن کی ذات سے وَقتاً فوقتاً مُختلِف کرامتوں کا ظُہور ہوا کرتا تھا۔ آیئے! یارِ غار و یارِ مزار حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی 2 عظیمُ الشَّان کرامات کے بارے میں سُنئے اور اپنا اِیمان تازہ کیجئے چنانچہ

(1) قلعہ فتح ہو گیا

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبَکْر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دورِ خِلافت میں قَیصرِ رُوم سے جنگ کے لیے ایک فوج روانہ فرمائی اور حضرت سَیِّدُنا ابُوعُبَیدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اُس کا سِپَہ سالار مُقَرَّر فرمایا۔ یہ فوج (Army) قَیصرِ روم کی لشکری طاقت کے مقابلے میں اِنتہائی کمزور تھی مگر جب اِسی فوج نے رُومی قَلعے کا محاصَرہ کیا اور **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** کا نعرہ بُلند کیا تو کَلِمۂ طَیِّبہ کی آواز سے قَیصرِ رُوم کے قَلعے میں ایسا زَلزلہ آیا کہ پورے قَلعے کی اِینٹ سے اِینٹ بج گئی اور بہت جلد وہ قَلعہ فتح ہو گیا۔ بِلاشُبہ یہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبَکْر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہت ہی شاندار کرامت ہے کیونکہ آپ نے اپنے دَستِ مبارک سے جھنڈا باندھ کر اور فتح کی خوش خَبری دے کر اُس فوج کو لڑائی کے لیے روانہ فرمایا تھا۔ (ازالۃ الخفاء، ۱۴۸/۳-۱۴۹ ملخصاً) (فیضانِ صدیق اکبر، ص۵۴۳ ملخصاً)

(2) کھانے میں بَرَکت ہو گئی

کتاب ”**فَیضانِ صِدّیقِ اکبر**“ صَفْحہ نمبر 535 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا بَیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رِسالت کے تین (3) مہمانوں (Three Guests) کو اپنے گھر لائے اور خود رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہوگئے۔ کافی دیر تک (دِینی) گفتگو میں مصروف رہے، یہاں تک کہ رات کا کھانا، آپ نے دَسترخوانِ نُبُوّت پر کھالیا اور بہت زیادہ رات گزر جانے کے بعد اپنے گھر تشریف لائے۔ اُن کی زَوجہ نے عَرْض کی: اپنے گھر مہمانوں کو بُلا کر آپ کہاں غائب رہے؟ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا اب تک تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ عَرْض کی: میں نے کھانا پیش کیا مگر اُنہوں نے صاحبِ خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے اِنکار کر دیا۔ یہ سُن کر آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ناراضی کا اِظہار فرمایا، پھر آپ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ مہمانوں کا بَیان ہے کہ **جب ہم کھانے کے بَرتن میں سے لُقمہ اُٹھاتے تھے تو جِتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا اُس سے کہیں زیادہ کھانا بَرتن میں نیچے سے اُبھر کر بڑھ جاتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارِغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے بَرتن میں پہلے سے زیادہ ہو گیا۔** حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حیرت زدہ ہو کر اپنی زَوجہ سے فرمایا: یہ کیا مُعامَلہ ہے کہ بَرتن میں کھانا پہلے سے کچھ زائد نظر آتا ہے؟ اُنہوں نے قسم کھا کر عَرْض کی: واقعی یہ کھانا تو پہلے سے تین (3) گنا بڑھ گیا ہے۔ پھر آپ اُس کھانے کو اُٹھا کر بارگاہِ رسالت میں لے گئے۔ جب صُبْح ہوئی تو اچانک مہمانوں کا ایک قافِلہ دربارِ رسالت میں حاضِر ہوا، جس میں بارہ (12)

قبیلوں کے بارہ (12) سردار تھے اور ہر سَردار کے ساتھ بہت سے دیگر سُوار بھی تھے۔ اُن سب لوگوں نے یہی کھانا کھایا اور قافِلے کے تمام سَردار اور تمام مہمانوں کا گروہ اُس کھانے کو شکم سیر کھا کر آسودہ ہو گیا لیکن پھر بھی اُس برتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، ۴۹۵/۲، حدیث: ۳۵۸۱ ملخصا، حجة اللّٰه علی العالمین، الخاتمة فی اثبات کرامات... الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملة... الخ، ص ۶۱۱)

اِمامِ اَحمد و مالک ، اِمامِ بُوحنیفہ اور　اِمامِ شافِعِی کے پیشوا صِدّیقِ اکبر ہیں

خدائے پاک کی رَحمت سے انسانوں میں ہر اِک سے　فُزوں تر بعد از کُل انبیا صِدّیقِ اکبر ہیں

نہ گھبراؤ گناہگارو تمہارے حَشر میں حامی　مُحِبِّ شافِعِ روزِ جزا صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۶-۵۶۷)

مختصر وضاحت: یعنی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چاروں مذاہب کے اماموں یعنی امام احمد بن حنبل، امامِ مالک، امامِ اعظم ابو حنیفہ اور امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے بھی راہنما ہیں۔ اللہ پاک کی رحمت سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مقام تمام انسانوں میں سب سے زیادہ بلند ہے۔ گناہ کرکے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے گناہگاروں! سُنو! سُنو! تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ بروزِ قیامت شفاعت کرنے والے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کامِل مَحبّت رکھنے والے یعنی حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی کل قیامت میں تمہارے مُعاوِن و مددگار ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کیسے

باکرامت صحابی تھے، آپ کی کرامت سے مسلمانوں کو زبردست فتح نصیب ہوئی، مہمانوں کے لئے تیّار کیا گیا، کھانا آپ کی کرامت سے نہ صرف 3 گنا بڑھ گیا بلکہ اُس کھانے میں اِس قدر بَرَکت ہوئی کہ 12 قبیلوں کے سَرداروں اور اُن کے ساتھ شامل دیگر سُواروں نے بھی خوب شکم سیر ہو کر کھایا مگر قربان جایئے! وہ کھانا پھر بھی بچا رہا۔ ایک مَدَنی پھول یہ بھی سامنے آیا کہ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت بڑے مہمان نواز تھے، لہٰذا سُنّتِ صِدّیقی پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی خوش دِلی کے ساتھ مہمان نوازی کو اپنی عادت کا حِصَّہ بنالینا چاہیے۔ مہمان نوازی کا جذبہ بڑھانے اور عاشِقِ اکبر، صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَحَبَّت و اُلفت کو اپنے سِینے میں بڑھانے کا بہترین ذَرِیعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جانا بھی ہے۔

مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلسِ رابِطہ بالعُلَماء والمشائخ"** بھی ہے۔ اِس شُعبے کا بُنیادی مَقْصَد عاشقانِ رسول کے عُلَمائے کِرام و مشائخِ عِظام مثلاً ائمۂ مساجِد، خُطَبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مَدَنی کاموں میں اُن کی مدد (Help) حاصِل کرنا، اُن کی دُعائیں لینا، عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس میں مَدَنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع، مَدَنی مُذاکرے، مُختلف سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں اِن جامعات و مَدارِس کے طَلَبۂ کِرام کی شِرکت کروانا اور اُن کے لیے مناسِب خَیرخواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلسِ رابِطہ بالعُلَما والمشائخ"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول پر اِستقامت نصیب فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆صِدِّیقِ اکبر اِنتہائی اچّھے اَخلاق والے تھے۔☆صِدِّیقِ اکبر نُورِ فِراست کی لازوال دَولت سے مالامال تھے۔☆صِدِّیقِ اکبر مُعافی سے نوازنے والے تھے۔☆صِدِّیقِ اکبر کی شان قرآنِ کریم میں بَیان ہوئی۔☆صِدِّیقِ اکبر نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیا۔☆صِدِّیقِ اکبر رشتے داروں سے اچھا سُلوک فرمایا کرتے تھے۔☆صِدِّیقِ اکبر راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ فرماتے تھے۔☆صِدِّیقِ اکبر خوش دِلی کے ساتھ مہمان نوازی فرمایا کرتے تھے۔☆صِدِّیقِ اکبر کی کرامت سے قَیصرِ رُوم کا قَلْعہ فتح ہوگیا۔☆صِدِّیقِ اکبر کی کرامت سے کھانے میں بہت زِیادہ بَرَکت ہوگئی۔☆صِدِّیقِ اکبر کو **پہلوئے مُصْطَفٰے** میں دَفن ہونے کا شَرَف حاصِل ہوا۔

اللہ کریم حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صَدَقے ہمیں بھی اچھے اخلاق کی اَنمول دَولت سے مالامال فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے!بارگاہِ خداوندی میں یُوں عَرض کرتے ہیں:

اِلٰہی رَحم فرما خادِمِ صِدِّیقِ اکبر ہوں تِری رَحمت کے صَدَقے واسِطہ صِدِّیقِ اکبر کا

گدا صِدِّیقِ اکبر کا ، خُدا سے فَضْل پاتا ہے خُدا کے فَضْل سے ہوں میں گدا صِدِّیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت ص ۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجَمہ: اے پروردِگار! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں۔) (بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵) ☆عصر کے بعد نہ سوئیں کہ عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اُس کی عَقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامت کرے۔ (مسند ابی یعلی، ۲۷۸/۴، حدیث: ۴۸۹۷) ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (فتاویٰ ھندیہ، ۳۷۶/۵) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لئے ہو گا جو شب بیداری کرتے

1 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتبِ بینی یا مطالَعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان (تھکاوٹ) ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ص ۷۹) ☆ دن کے اِبتدائی حصّے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ھندیہ، ۳۷۶/۵) ☆ سونے میں مُستَحب یہ ہے کہ باطَہارت سوئے اور ☆ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اِس کے بعد بائیں کروٹ پر۔ (فتاویٰ ھندیہ، ۳۷۶/۵) ☆ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا، اپنے اعمال کے علاوہ کوئی ساتھ نہ ہو گا۔ ☆ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو، تہلیل، تسبیح اور تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، سُبْحٰنَ الله اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا وِرد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اُٹھتا ہے اور جس حالت پر مَرتا ہے قِیامت کے دن اُسی پر اُٹھے گا۔ (فتاویٰ ھندیہ، ۳۷۶/۵) ☆ جاگنے کے بعد یہ دُعا پڑھئے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ** ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صَفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِن کا مطالعَہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

---

1 ... معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"نیکیاں برباد ہونے سے بچایئے"** کے صَفْحہ نمبر 86 پر ایک نہایت سبق آموز حکایت موجود ہے۔ آیئے! وہ حکایت سُنئے اور عبرت و نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

پُورا شہر اُجڑ گیا

ایک شخص نے شیطان کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے جارہا تھا۔اُس نے شیطان سے پوچھا: یہ تم اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے کیوں جارہے ہو؟ شیطان نے کہا: میں اپنی اُنگلی سے بڑے بڑے کام نکال لیتا ہوں، لوگ جو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور فِتْنہ و فَساد برپا کرتے ہیں وہ اِسی اُنگلی کا کھیل ہوتا ہے۔اُس شخص نے حَیرت سے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ شیطان نے کہا: یہ سامنے جو شہر ہے اِسے میری یہ اُنگلی تھوڑی دیر میں تباہ وبرباد کردے گی اور لوگ لڑنا بِھڑنا خود ہی شروع کردیں گے۔ شیطان اُس شخص کے ساتھ شہر میں داخل ہوا، ایک بازار میں حلوائی چینی گھول کر اُس کا شِیرہ بنانے کے لئے اُسے ایک بڑے برتن میں گرم کررہا تھا۔ شیطان نے شِیرے میں اُنگلی ڈال کر تھوڑا سا شِیرہ نکالا اور اُسے دیوار پر لگاتے ہوئے بولا: اب دیکھنا یہ شہر کیسے تباہ ہوتا ہے، چنانچہ دیوار پر لگے ہوئے شِیرے پر مکھیاں آکر بیٹھیں، مکھیوں کا ہجوم دیکھ کر ایک چھپکلی اُن پر جھپٹنے کے لئے دیوار پر چڑھی۔ حلوائی کی ایک بِلّی تھی، اُس بِلّی (Cat) نے چھپکلی کو دیکھا تو وہ اُس پر جھپٹنے کے لئے تیّار ہوگئی، دو (2) فوجی بازار سے گُزر رہے تھے جن کے ساتھ اُن کا کُتّا بھی تھا، کُتّے نے بِلّی کو دیکھا تو ایک دم اُس پر حملہ کردیا، بِلّی نے بھاگنے کے لئے چھلانگ لگائی تو سیدھی شِیرے کے برتن میں جاگری اور مرگئی۔ حلوائی نے اپنی بِلّی کو مرتے دیکھا تو کُتّے کو مار ڈالا، یہ منظر دیکھ کر فوجیوں نے حلوائی کو ہلاک کردیا۔ حلوائی کے عزیزوں کو پتہ چلا تو اُنہوں نے فوجیوں کو مار ڈالا، جب فوج کو اپنے دو (2) فوجیوں کی مَوت کا عِلْم ہوا تو فوج نے (غُصّے میں) آکر پورے شہر کو تہس نہس کرکے رکھ دیا۔ (شیطان کی حکایات، ص۱۵۰ ملخصًا)

مسلماں مسلمان کے خوں کا پیاسا ہُوا وَقْت آیا عجب یاالٰہی

سبھی ایک ہو جائیں ایمان والے پئے شاہِ عالی نسب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ لرزہ خیز حکایت سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے درمیان فِتنہ وفَساد برپا کروانا، اُن میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنا اور اُنہیں آپس میں لڑوانا شیطان کا پسندیدہ کام ہے۔ یہ مَردُود کسی طرح جھگڑے کا ماحول پیدا کرکے خود پیچھے ہٹ کر تماشائی بن جاتا ہے۔ پھر لڑائی جھگڑے کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ کَل تک جو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے، جو ایک دوسرے کی عزّت کے مُحافِظ تھے، جن کی دوستی اور اُن کے اِتّفاق واِتّحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا، جو ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتے تھے، جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کے مددگار تھے، جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتے تھے، لڑائی جھگڑے جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نَحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہوجاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ (Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ مِنٹوں میں جلا کر تباہ وبرباد کرڈالتی ہے، اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں اور تنظیموں کا اَمن تہس نہس کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر **لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریاں** ہی کارفرما ہوتی ہے۔ شیطان کے اِس خطرناک وار سے خبردار کرتے ہوئے پارہ 15 سُوْرَۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 53 میں اللہ کریم اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک شیطان اُن کے آپس میں فساد ڈال

كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔

اِسی طرح پارہ 7 سُوْرَۂ مائِدَہ کی آیت نمبر 91 میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱) ترجَمۂ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دشمنی ڈلوادے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنے معاشَرے پر نظر دوڑائیں تو ہمارا ضمیر اِس بات کی گواہی دے گا کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا دِکھائی دیتا ہے، مثلاً کہیں ذات پات پر جھگڑا ہورہا ہے تو کہیں تعَصُّب کی بنا پر لاٹھیاں چل رہی ہیں، کہیں اِدارے والوں سے گالَم گلوچ کا سلسلہ ہے تو کہیں اَساتِذہ وطَلَبہ میں ٹھنی ہوئی ہے، کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جارہا ہے تو کہیں ساس بہو میں تَلْخ کلامی جاری ہے، کہیں دکاندار و کاروباری حِصّے دار آپس میں دست و گریباں ہیں تو کہیں مالک مکان و کرائے داروں میں ہاتھاپائی ہورہی ہے، کہیں کنڈیکٹر اور سُواریوں میں لڑائی جھگڑا ہورہا ہے تو کہیں ٹھیہ لگانے والوں میں تلخ کلامی ہورہی ہے، کہیں ڈاکٹر و مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کررہے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار وملازمین آپس میں گُتھم گُتھا ہیں، کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں تو کہیں رشتے داروں میں خانہ جنگی کا ماحول گرم ہے، کہیں امام و مقتدیوں میں دُوریاں بڑھتی جارہی ہیں تو کہیں مسجد کمیٹی اور نمازی حضرات آپس میں دو دو ہاتھ کرنے میں مصروف ہیں، کہیں برسوں کے دوستوں (Friends) میں اَن بَن چل رہی ہے تو کہیں پورا گھر ہی میدانِ جنگ بنا ہوا ہے۔ اگر ہم نے قُرآنی اَحکام کو نظر انداز نہ کیا ہوتا، اگر ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل پیرا ہوتے، اگر ہم نے اپنے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے اِرشادات سے نصیحت کے مَدَنی پھول چُنے ہوتے، اگر ہم عُلَمائے حق کے دامنِ کرم سے وابستہ رہتے، اگر ہم نے لڑائی

جھگڑوں کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھا ہوتا تو آج ہمارا معاشرہ بھی اَمن وسکون کا گہوارہ بنا ہوتا۔

درسِ قرآں اگر ہم نے نہ بُھلایا ہوتا　　یہ زمانہ نہ زمانے نے دِکھایا ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! لڑائی جھگڑوں کی تباہ کاریوں پر مُشْتَمِل چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت کے مَدَنی پھول چُنئے:

لڑائی جھگڑوں کی مذمت پر 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے، جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔ (بخاری، کتاب المظالم، باب قول اللّٰہ تعالی: وھو الد الخصامِ، ۲/۱۹۳، حدیث:۲۴۵۷)

(2) فرمایا: جو شخص بے جا جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑدے۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الصَّمت وآداب اللِّسان، باب ذم الخصومات، ۷/۱۱۱، حدیث:۱۵۳)

(3) فرمایا: کوئی قوم ہدایت پر رہنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر جھگڑوں کے سبب۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الزخرف، ۵/۱۷۰، حدیث:۳۲۶۴)

(4) فرمایا: بندہ اِیمان کی حقیقت میں اُس وَقْت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہ چھوڑدے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۱۰۱، حدیث:۱۳۹)

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبْر کر　　مَت جھگڑ، مت بڑبڑا، پا اَجر ربّ سے صَبْر کر

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جھگڑالو شخص کو اللہ پاک پسند نہیں فرماتا، جھگڑا کرنے والا اللہ پاک کی ناراضی مول لیتا ہے، جھگڑا کرنا گمراہی کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے اور حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا کرنے والا اُس وَقْت تک اِیمان کی حقیقت میں کامِل نہیں ہوسکتا جب تک کہ جھگڑا نہ چھوڑدے۔ لڑائی جھگڑا کرنا اس قدر بُرا ہے کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین نے بھی اِس کی تباہ کاریوں کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! عبرت کے لئے 9 **اقوالِ بزرگانِ دِین** سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

جھگڑے کی تباہ کاریاں

﴿1﴾... حضرت سَیِّدُنا امام اِبنِ حَجَر مَکّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھگڑے اگرچہ حق بات پر ہوں پھر بھی اُن کی کثرت ناجائز کاموں میں مُبْتَلا کر دیتی ہے۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/ ۶۷۴) (جھگڑوں کی) چھوٹی آفت یہ ہے کہ جھگڑالو شخص نماز میں ہوتا ہے لیکن اُس کا دل لڑائی جھگڑوں میں مشغول ہوتا ہے۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/ ۶۰۷ ملخصاً)

﴿2﴾... حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اپنے دِین کو جھگڑوں کے لئے نشانہ بناتا ہے وہ اکثر بدلتا رہتا ہے۔

﴿3﴾... حضرت سَیِّدُنا مسلم بن یسار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھگڑا کرنے سے بچو کیونکہ یہ عالِم کی جہالت کا وقت ہے اور اس وقت شیطان اس کی لغزش کے درپے ہوتا ہے۔

﴿4﴾... حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جھگڑے کا دِین سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جھگڑا دلوں کو سخت کر دیتا ہے اور کینہ پیدا کرتا ہے۔

(5)... حضرتِ سیِّدُنا لقمان حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو فرمایا: علماء سے مت جھگڑنا ورنہ ان کے دلوں میں تمہارے لئے نفرت پیدا ہو جائے گی۔

(6)... حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو بحث کرنے والا، جھگڑا کرنے والا اور اپنی رائے کو پسند کرنے والا دیکھو تو جان لو کہ وہ مکمل خسارے میں ہے۔

(7)... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر میں اپنے بھائی سے انار کے متعلق جھگڑا کروں، وہ کہے کہ میٹھا ہے اور میں کہوں کہ کھٹا ہے تو وہ ضرور مجھے بادشاہ کے پاس لے جائے گا۔ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جس سے چاہو خالص دوستی اور تعلق رکھ لو پھر جھگڑے کے ذریعے ایک مرتبہ اسے غصہ دلاؤ تو وہ تمہیں ایسی آفت و مصیبت میں پھینک دے گا جو تمہیں مَعِیْشَت (یعنی گُزر بَسَر کے سامان) سے بھی محروم کر دے گی۔

(8)... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اپنے صاحب (ساتھی) سے جھگڑا نہیں کرتا کیونکہ یا تو میں اس کو جھٹلاؤں گا یا غصہ دلاؤں گا۔

(9)... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تمہارے گناہ گار ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑا کرتے رہو۔ (احیاء العلوم، ۳/۳۵۶ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! لڑائی جھگڑا کرنا کس قدر تباہ کن مرض ہے! لہٰذا بھلائی اِسی میں ہے کہ انسان لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کو اپنے پیشِ نظر رکھے اور لڑنے جھگڑنے سے بچتا رہے۔ بالفرض اگر کوئی بِلاوَجہ ہم سے جھگڑے بھی تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے غُصّے پر کنٹرول کرتے ہوئے حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑے سے دُور رہیں۔ **یاد رہے!** جو خوش نصیب حق پر ہونے کے

باوُجود جھگڑا نہیں کرتا،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا بیڑا پار ہے، چُنانچِہ

جنّتی گھر

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کے لئے جنّت کے (اندرُونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔ (ابوداود، ۴/۳۳۲حدیث:۴۸۰۰)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے ہیں:

جنّت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خُدا دے　　ہر وَقت جہاں سے کہ اُنہیں دیکھ سکوں میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی زندگی کا مُطالَعہ کریں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ہم پر واضِح ہوجائے گی کہ یہ حضرات اِس حدیثِ پاک پر پُورے طور پر عمل پیرا اور لڑائی جھگڑوں سے ہمیشہ دُور رہتے تھے، کیونکہ یہ حضرات صرف نام کے عاشِقِ رسول نہیں تھے بلکہ عشقِ رسول اِن کی نَس نَس میں رَچ بَس چُکا تھا اور اگر کوئی بِلاوجہ اِن سے جھگڑا بھی کرتا تو یہ اللہ والے حق پر ہونے کے باوُجود اُس سے جھگڑتے نہیں تھے بلکہ مُعاملے کو خوش اُسلوبی سے حل فرمایا کرتے تھے۔ اِن کے اِس شاندار طرزِ عمل سے مُتَاَثِّر ہو کر اِن کا مُخالِف بھی جھگڑا چھوڑ کر صُلح پر آمادہ ہوجاتے تھے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک اِیمان افروز حکایت سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا!

"اِحیاءُ الْعلوم" جلد 3 صَفْحہ نمبر362 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا سالِم بن قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر بن عُبَیْدُ اللہ بن ابو بَکْرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس سے گزرے تو اِرشاد فرمایا: آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ میں نے عَرض کی: ایک جھگڑے کے سبب جو میرے اور میرے چچا زاد بھائی کے درمیان چل رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا: آپ کے والِد کا مجھ پر کچھ اِحسان ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اِس کا بدلہ چُکا دوں۔ (پھر کہا:) میں نے خُصُومَت (جھگڑے) سے بڑھ کر کوئی چیز دِین کو لے جانے والی، مُرَوَّت کو کم کرنے والی، لذّت کو ختم کرنے والی اور دل کو مشغول کرنے والی نہیں دیکھی۔ یہ سُن کر میں جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میرے چچازاد بھائی نے کہا: کیا ہوا؟ میں نے کہا: میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ اُس نے کہا: تو تم نے جان لیا ہے کہ میں حق پر ہوں؟ میں نے کہا: نہیں۔ لیکن میں خود کو اِس سے بچانا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا: میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگتا، (پھر جس چیز کے بارے میں اِس کا اُن سے جھگڑا چل رہا تھا اُسے اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے لگا) یہ تمہاری ہے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۳۶۲، ملخصًا)

نہیں سرکار! ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی مِری ہے نفس و شیطاں سے لڑائی یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ہر عقلمند شخص اِس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ لڑائی جھگڑا کرنے میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ نقصان ہی نقصان ہے، لڑائی جھگڑوں کا نقصان صِرف لڑنے والوں کی ذات تک ہی مَحدود نہیں رہتا بلکہ اِس کی تباہ کاریوں کا ایسوں سے وابستہ اَفراد پر بھی بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ فی زمانہ میاں بیوی کا جھگڑا اِس کی ایک واضح مثال ہے، چنانچہ

میاں بیوی کے جھگڑوں سے ہونے والے نقصانات

کہیں شوہر کو بیوی سے شکایت ہے تو کہیں بیوی شوہر سے بیزار ہے۔ روز روز کی لڑائی کے سبب نہ صِرف خود اِن کی اپنی زِندگی تکلیف دہ ہو جاتی ہے بلکہ اِس کے بُرے اَثرات اِن کی اَولاد پر بھی پڑنے لگتے ہیں، اَولاد کے دل میں نہ باپ کا اَدب رہتا ہے نہ ماں کی عزّت۔ اِس نااِتّفاقی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے حُقوق کی رِعایت نہیں کر پاتے اور چھوٹی چھوٹی غَلَطیوں (Mistakes) کو اپنی نفسانی ضِد کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔ مَرد چاہتا ہے کہ عَورت نوکرانی کی طرح رہے اور عَورت چاہتی ہے کہ مَرد میرا غُلام بن کر رہے، میرے اِشاروں پر چلے وغیرہ۔ ذرا سوچئے کہ جب میاں بیوی کے درمیان ایسے بُرے خیالات پیدا ہوں گے تو پھر زندگی کیسے گزر پائے گی؟۔

میاں بیوی کی لڑائی کے سبب اُن کے بچوں کا مستقبل داؤ پر لگ جاتا ہے، اُن کی ذہنی صلاحتیوں کو زَنگ لگ جاتا ہے، ایسوں کی نصیحت بچوں پر اَثر انداز نہیں ہوتی، والِدَین کو لڑتا دیکھ کر وہ بھی مار دھاڑ کرنا سیکھ جاتے ہیں، اُن کا دھیان تعلیم کی طرف کم جبکہ لڑائی جھگڑوں کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے، الغرض روز روز کے جھگڑوں کے سبب پورے گھر کا ماحول تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے اور بالآخر اِس لڑائی کا نتیجہ طلاق کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ میاں بیوی کی جُدائی شیطان کو کس قدر خوش کرتی ہے اِس کا اَندازہ اِس حدیثِ پاک سے لگائیے، چنانچہ

شیطان کا تخت

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے، اُن لشکروں میں اِبلیس کے

زیادہ قریب اُس کا دَرَجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنے باز ہوتا ہے۔ اُن میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے: تُو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر اُن میں سے دوسرا آکر کہتا: میں نے فُلاں شخص کو اُس وَقت تک نہیں چھوڑا جب تک اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان جُدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سُن کر اِبلیس اُسے اپنے قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے: تُو بہت ہی اچھا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام اَعمَش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ فرمایا: اُسے چمٹا لیتا ہے۔ (مُسلِم، کتاب الصفة القيامة والجنة النار، باب تحريش الشيطان وبعث سراياه الفتنة الناس۔۔۔الخ ص ۱۱۵۸ حدیث: ۷۱۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ میاں بیوی میں جُدائی کروانے کا عمل شیطان کو بہت خوش کرتا ہے۔ اللہ پاک ہمارے حالوں پر رحم فرمائے اور ہمیں لڑائی جھگڑے کرنے، کروانے سے محفوظ فرمائے۔ میاں بیوی، ساس بہو وغیرہ کے درمیان ہونے والے معامَلات کو اچھے طریقے سے حل کرنے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن 3 رسائل **"ناچاقیوں کا علاج"**، **"گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟"** اور **"ساس بہو میں صُلح کا راز"** کا ضرور مطالَعہ کیجئے، گھر امن کا گہوارہ بنانے میں کافی مدد حاصل ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعمتوں سے محرومی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑے کے نُقصانات میں سے ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اِس کی نحوست انسان کو بہت سی نعمتوں سے محروم کروا دیتی ہے۔ مَثَلاً لڑائی جھگڑے کے دَوران کسی کا سَر پھٹتا ہے تو کسی کی آنکھ (Eye) پُھوٹتی ہے، کسی کا بازو ٹُوٹتا ہے تو کسی کے پاؤں میں چوٹ لگتی ہے، کسی کے مُہروں

میں جھٹکا آجاتا ہے تو کسی کے دانت ٹُوٹ جاتے ہیں، کسی کا رِشتے دار یا دوست اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے تو کوئی خود ہی لُقمۂ اجل بن کر موت کا شکار ہو جاتا ہے۔

یاد رہے! لڑائی جھگڑے کے جہاں بہت سے دنیاوی نُقصانات ہیں، وہیں دِینی اِعتبار سے بھی یہ کئی محرومیوں کا باعث بنتے ہیں، مثلاً شبِ قدر وہ عظیمُ الشّان رات ہے جس کی اَہَمِّیَّت مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے، اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے پارہ 30 میں ایک سُورت بھی موجود ہے مگر اِس بابَرَکت رات کی تَعْیِین بھی دو مسلمانوں کی لڑائی کے سبب پوشیدہ رکھی گئی ہے چنانچہ

شبِ قدر کو پوشیدہ رکھنے کی وجہ

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں شبِ قدر بتانے تشریف لائے تو دو مسلمان مرد لڑ پڑے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں تمہیں شبِ قدر بتانے آیا تھا مگر فُلاں فُلاں لڑ پڑے تو شبِ قدر کی تَعْیِین اُٹھالی گئی، ممکن ہے یہ اُٹھالیا جانا تمہارے لئے بہتر ہی ہو، اب اُسے (رمضان المبارک کی) آخری نویں، ساتویں، پانچویں (رات) میں تلاش کرو۔ (بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب رفع معرفۃ لیلۃ القدر۔۔۔الخ، ۱/۶۶۲ حدیث: ۲۰۲۳)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اِن جھگڑنے والوں کا جھگڑا ناحق بھی تھا اور اِعتدال سے زیادہ بھی جس کا اثر یہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ دنیاوی جھگڑے منحوس ہیں اِن کا وبال بہت ہی زیادہ ہے اِن کی وجہ سے اللہ پاک کی آتی ہوئی رحمتیں رُک جاتی ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ۳/ ۲۱۰ ملخصًا)

آیئے! ہم سب نِیَّت کرتے ہیں کہ لڑائی جھگڑا نہیں کریں گے، لڑتے جھگڑتے مسلمانوں میں صُلح کروانے کی سُنّت پر عمل کی کوشش کریں گے، اگر کوئی ہمیں غُصّہ دِلائے گا تو صبر کریں گے، لڑائی جھگڑے کی آگ بھڑکانے والے کاموں مثلاً جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبُّر، وعدہ خلافی، خواہ مخواہ کی ضد، کنجوسی، بے عزّتی، بے حسی، چیخنے چلّانے، گالی گلوچ، نکتہ چینی، تعَصُّب اور ظُلم کرنے سے بچیں گے، اگر کوئی ہمیں لڑنے پر اُبھارے گا تو بھی ہم اپنے آپ کو لڑائی سے دُور رکھ کر شیطان کو ناکام و نامراد کر دیں گے اور یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

تم کو کچھ معلوم ہے یارو! مجھے دعوتِ اسلامی سے کیوں پیار ہے
ہے کرم اِس پر خدائے پاک کا دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
اِس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۷۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لڑائی کا ایک سبب چغلی بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! لڑائی جھگڑا خود بخود نہیں ہو جاتا بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے، جب وہ سبب پایا جاتا ہے تو لڑائی جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کا ایک سبب چغلخوری بھی ہے۔ یاد رکھئے! کسی کی بات دُوسرے آدمی تک فساد پھیلانے کے لئے بیان کرنا چغلی ہے۔ (عمدۃ القاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر...الخ، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث: ۲۱۶)

افسوس صد کروڑ افسوس! دوستوں کی محفل ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد کی بیٹھک، شادی کی تقریب ہو یا تعزیت کی نشست، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صُورت بنے اور دِینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی تَفتیش کرے تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں چُغلیاں بھی ثابِت کر دے۔ آیئے! اب اپنا دل تھام کر چُغلخوری کی ہلاکت خیزیوں پر مشتمل ایک عبرت ناک حکایت سنئے اور چُغلخوری سے بچنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

چُغلی سے گھر کی بربادی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے **"گناہوں کی نحوست"** کے صَفحہ نمبر 71 پر ہے: ایک شخص نے کسی کے ہاتھ اپنا ایک غُلام فروخت کیا اور خریدار کو کہہ دیا کہ اس غُلام میں اور کوئی عَیب نہیں، البتہ! چُغل خوری کی عادت ہے۔ خریدار نے اُس عیب کو حقیر (معمولی) جان کر اُسے خرید لیا، وہ غلام اُس شخص کی خدمت میں رہنے لگا۔ ایک روز وہی غلام اپنے آقا کی بیوی کے پاس گیا اور کہا: اے بیگم صاحبہ! مجھے افسوس ہے کہ آپ کے میاں کو آپ سے کچھ مَحبّت نہیں۔ اب اُن کا اِرادہ ہے کہ کوئی لونڈی خرید کر اُس کے ساتھ عیش کریں اور آپ کو بالکل چھوڑ دیں، اگر آپ کی خواہش ہو تو میں آپ کو ایسی ترکیب بتاؤں جس سے اُن کا دِل آپ کی طرف مائل ہو جائے اور آپ سے مَحبَّت کرنے لگیں۔ بیوی نے پوچھا: وہ کیا ترکیب ہے؟ غُلام نے کہا: آج رات جب آپ کے میاں سو جائیں تو اُسترا لے کر گلے کے پاس سے اُن کی داڑھی کے کچھ بال مُونڈ لینا اور اُن بالوں کو اپنے پاس رکھنا پھر میں ترکیب بتادوں گا۔ اِس کے بعد غُلام اپنے آقا کے پاس آیا اور کہنے لگا: حُضور! میں نے آج بی بی کو ایک غیر شخص

کے ساتھ اِختِلاط کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ آپ کو قتل کرڈالنے کی فِکر میں ہے۔ اگر آپ میرے قَول کی تصدیق چاہتے ہیں تو آج رات کو آنکھیں بند کرکے لیٹے رہیں اور اپنے کو سوتا ہوا بنالیں۔ غُلام کی بات سے اُس کے دل میں شک پیدا ہوگیا۔ رات کو اُس نے ویسا ہی کیا۔ عورت سمجھی کہ سو رہا ہے اُسترا لے کر داڑھی کے بال مُونڈنے کے لئے بڑھی، شوہر کا خیال پُختہ ہو گیا کہ واقعی وہ عورت اُسے قتل کرنا چاہتی ہے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسترا چھین کر عورت کو مار ڈالا۔ عورت کے عزیز و اَقارب کو معلوم ہوا تو دوڑے آئے اور اس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر دونوں کے عزیز و اقارب میں باہم لڑائی ہوئی اور ایک سو (One Hundred) کے قریب آدمی مارے گئے۔ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۱۹۵/۳)

حسد، وعدہ خلافی، جھوٹ، چُغلی، غیبت و تُہمت مجھے اِن سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ چغلخوری اِنتہائی بُری بیماری ہے، چُغلخوری کی عادت گھر کے امن و سکون کو تباہ و برباد کر دیتی ہے، چغلخوری کے سبب آپس میں دُوریاں پیدا ہو جاتی ہیں، چغلخوری کی وجہ سے آپس میں شک و شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں، چغلخوری کے سبب دلوں میں نفرتیں قائم ہو جاتی ہیں، چغلخوری کے سبب ایک دوسرے پر اِعتبار اُٹھ جاتا ہے، جیسا کہ بیان کردہ حکایت میں ہم نے سُنا کہ ایک شخص نے چغلخوری کو معمولی عیب سمجھا تو اِسی کی نحوست نے اُس کے گھر کو ویران کر دیا، چغلخوری کی آفت کے سبب ہنسی خوشی زندگی گزارنے والوں کے درمیان شکوک و شبہات پیدا ہو گئے، چغلخوری کے سبب وہ اور اس کی بیوی موت کے گھاٹ اُتر گئے اور بالآخر ان کے عزیز و اقارب کے درمیان بھی قتل و غارت گری کا وہ بازار گرم ہوا کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ لہٰذا خود بھی چغلخوری سے

بچیے اور دوسروں کو بھی بچتے رہنے کی ترغیب دلائیے، بالفرض اگر کوئی شخص ہمارے یا کسی بھی مسلمان کے بارے میں کوئی غیر مناسب یا مَنْفِی(Negative) بات کہے تو آنکھیں بند کئے اُس کی بات پر اعتبار کرنے کے بجائے اُس خبر کی خوب تحقیق کرلی جائے تا کہ بعد میں کسی قسم کی شرمندگی یا نقصان کا سامنا نہ کرنا پڑے۔بسا اوقات ہم کسی شخص کو معتبر (قابلِ اعتماد) جان کر بغیر تحقیق کئے اس کی بات پر اندھا یقین کرلیتے ہیں، مگر جب اس کے نقصانات سامنے آتے ہیں تو پچھتانے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

اللہ پاک ہم سب کو لڑائی جھگڑے، چغلی اور تمام گناہوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑوں اور ان کے اسباب سے پیچھا چھڑانے، چغلخوری کی آفت سے نجات پانے اور مسلمانوں میں صلح صفائی کا ذہن پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ہر اسلامی بھائی پر کوئی نہ کوئی **تنظیمی ذمہ داری** ہونی چاہئے،اِس ذِمہ داری کی برکت سے **نمازِ پنجگانہ** کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہوگی،اِس ذِمہ داری کی برکت سے **خوب خوب نیکیاں** کرنے کا موقع ملے گا،اِس ذِمہ داری کی برکت سے **علمِ دِین** سیکھنے سکھانے کا موقع ملے گا،اِس ذِمہ داری کی برکت سے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کی سعادت ملتی رہے گی،اِس ذِمہ داری کی برکت سے **اچھی صُحبت** نصیب ہوگی،اِس ذِمہ داری کی برکت سے نفرتوں کی دِیوار ختم ہو کر امن و محبت کی فضا قائم ہوگی،اِس ذِمہ داری کی برکت سے مسجد بھرو اور مسجد بناؤ تحریک میں ہمارا حصہ بھی شامل ہوجائے گا،اِس ذِمہ داری کی برکت سے خود بھی

سُنّتوں پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ دُوسروں تک پہنچانے کا موقع ملے گا، لہٰذا ہمیں اپنی تنظیمی ذمہ داری کے مطابق مدنی کاموں میں لگے رہنا چاہئے، **12 مدنی کاموں** میں سے جس مدنی کام کو کرنے کا ہم جذبہ رکھتے ہوں، اپنے ذِمہ داران سے رابطہ کر کے ان مدنی کاموں کے ذریعے **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانا شروع کر دیں۔ 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مدنی درس"** بھی ہے، جو عِلمِ دِین سیکھنے سکھانے کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ **"مدنی دَرْس"** سے مُراد یہ ہے کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسَائل کے عِلاوہ آپ کی باقی تمام کُتُب و رَسَائل بِالْخُصُوص **"فیضانِ سنّت"** جلد اوّل اور **"فیضانِ سنّت"** جلد دوم کے ان ابواب (1) **"غیبت کی تباہ کاریاں** اور (2) **نیکی کی دعوت"** سے مَسْجِد، چوک، بازار، دُکان، دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرْس دینے کو تنظیمی اِصْطِلَاح میں **"مدنی دَرْس"** کہتے ہیں۔

✤ **مدنی درس** بہت ہی پیارا مدنی کام ہے کہ اِس کی برکت سے مسجد کی حاضری کی بار بار سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مطالعے** کا موقع ملتا ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے **مسلمانوں سے ملاقات وسلام** کی سُنّت عام ہوتی ہے۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کے مختلف موضوعات پر مشتمل کتب ورسائل سے علمِ دِین سے مالامال **قیمتی مدنی پھول اُمّتِ مسلمہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔ ✤ **مدنی درس، بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مُعاون و مددگار ہے۔ ✤ **مدنی درس، مسجد کی حاضری سے محروم** رہنے والوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا ایک مُفید ترین ذریعہ ہے۔ ✤ مسجد کے علاوہ **چوک، بازار، دُکان** وغیرہ میں اگر **"مدنی درس"** ہوگا تو اس کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی وہاں بھی **تشہیر و نیک نامی** ہوگی۔ ✤ **مدنی درس** کی برکت سے امیرِ اہلسنّت کی مختلف **کتب ورسائل کا تعارف** عام ہوگا۔

دُعائے عطار: یاربِّ محمد عَزَّوَجَلَّ! جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن روزانہ 2 درس دیں یا سُنیں ان کو اور مجھے بے حساب بخش اور ہمیں ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اکٹھا رکھ۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

جو دے روز دو درسِ فیضانِ سنّت
میں دیتا ہوں اس کو دُعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء، ۶/۵، حدیث: ۷۶۲۲)

آیئے! "**مدنی درس**" کی ایک ایمان افروز حکایت سنئے چنانچہ

بُری صحبتوں سے نجات مل گئی

مرکزالاولیاء (لاہور، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے کردار میں بُری صحبتوں کی وجہ سے اِس قدر بگاڑ پیدا ہوگیا تھا کہ اُنہیں چھوٹوں پر شفقت کا کوئی احساس تھا، نہ ہی بڑوں کے ادب واحترام کا کوئی خیال، بات بات پر لڑائی جھگڑا کرنا اُن کا معمول بن چکا تھا حتّٰی کہ اُن کی بُری عادتوں کی وجہ سے گھر والے بھی تنگ آچکے تھے۔ ایک دن "**درسِ فیضانِ سُنّت**" میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد وہ درس میں پابندی سے شرکت کرنے لگے، یوں "**مدنی درس**" کی برکت سے انہوں نے اپنی سابقہ زندگی

سے توبہ کی اور بُری صحبتوں سے پیچھا چھڑا کر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول
تنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
نبی کی محبّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سکھلائے گا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۶۴۶)

زمینوں پر ناجائز قبضے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑوں کا ایک سبب زمینوں پر ناجائز قبضے بھی ہیں۔ اپنی جمع پُونجی خرچ کرکے ذاتی مکان کا خواب آنکھوں میں سجائے کوئی شخص جب زمین خریدنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اُسے یہ فکر سونے نہیں دیتی کہ قبضہ گروپ سے اپنی زمین کو محفوظ کس طرح رکھا جائے؟ اِحتیاطی تدابیر اپنانے کے باوجود اگر اُس کی زمین پر قبضہ ہو جائے تو خوشامدیں کرنے پر بھی خُوفِ خدا سے محروم قبضہ خوروں کو اُس پر ترَس نہیں آتا بلکہ اُسی کی زمین اُسے واپس کرنے کے لئے اچھی خاصی رقم طلب کی جاتی ہے، اگر وہ مَظلوم شخص قبضہ چُھڑانے کے لئے عدالت (Court) کا دَروازہ کھٹکھٹائے تو ایسے ایسے تاخیری حربے اِختیار کئے جاتے اور دھکّے کھلائے جاتے ہیں کہ زمین کا اصل مالک زمین میں جا سوتا ہے لیکن اُسے زمین واپس نہیں ملتی۔ زمینوں پر قبضہ کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہیے کہ آج جس زمین پر ناجائز قبضہ کرکے وہ خُوش ہو رہے ہیں اور مظلوم کی بددعائیں لے رہے ہیں، کل مرنے کے بعد یہی زمین گلے کا طوق بن کر رُسوائی کا سبب نہ بن جائے۔ بسا اوقات دنیا میں ہی قبضہ گروپوں کا انجام قتل و غارت اور قید کی صورت میں دوسروں کو درسِ عبرت دیتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت سنئے اور

عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

زمین پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والی اندھی ہوگئی

اَرْوٰی نامی ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے گھر کے بعض حصّے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: یہ زمین اُسی کو دے دو، میں نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِ حَقِّہٖ طُوِّقَہٗ فِیْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جس شخص نے ایک بالِشت زمین بھی ناحق لی قِیامت کے دن اُس کے گلے میں سات (7) زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ اِس کے بعد آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ پاک! اگر وہ جھوٹی ہے تو اُسے اندھا کر دے اور اُس کی قبر اُسی کے گھر میں بنادے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ عورت اندھی ہوچکی تھی، دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بددُعا لگ گئی ہے، آخر کار ایک دن گھر میں چلتے ہوئے وہ کنویں میں گر کر مرگئی اور وہی کنواں اُس کی قَبْر بن گیا

۔(مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم، ص ۶۶۹، حدیث: ۴۱۳۲)

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مَولیٰ عُقْبٰے میں نہ کچھ رَنج دکھانا مَولیٰ
بیٹھوں جو دَرِ پاکِ پَیَمْبَر کے حُضور ایمان پر اُس وَقْت اُٹھانا مَولیٰ

(حدائق بخشش، ص ۴۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑوں کا ایک سبب ظلم بھی ہے، جیسا کہ تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان

میں ہے: ظلم ایک ایسا بدترین فعل ہے جس سے انسان اپنے بنیادی حق سے محروم ہو کر اَذِیَّت اور کَرب کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور یہ وہ عمل ہے جس سے جھگڑے اور فسادات جنم لیتے، لوگ بغاوت اور سرکشی پر اُتر آتے اور اُصول و قوانین ماننے سے انکار کر دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں انسانی حقوق تَلف ہوتے اور معاشرے کا امن و سکون تباہ ہو کر رہ جاتا ہے، دینِ اسلام چونکہ انسانی حقوق کا سب سے بڑا محافظ اور معاشرتی امن کو برقرار رکھنے کا سب سے زیادہ حامی ہے، اسی لئے اس دِین نے انسانی حقوق تَلف کرنے اور معاشرتی امن میں بگاڑ پیدا کرنے والے ہر کام سے روکا ہے اور ان چیزوں میں ظلم کا کردار دوسرے کاموں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے، اس لئے اسلام نے ظلم کے خاتمے کیلئے بھی انتہائی اچھے اِقدامات کئے ہیں تاکہ لوگوں کے حقوق محفوظ رہیں اور وہ امن و سکون کی زندگی بسر کریں، ان میں سے ایک اِقدام لوگوں کو یہ حکم دینا ہے کہ وہ ظالم کو روکیں اور دوسرا اِقدام ظالم کو وعیدیں سنانا ہے تاکہ وہ خود اپنے ظلم سے باز آجائے۔ (تفسیر صراط الجنان، ۹/۴۱۷)۔

آیئے! **ظلم کی مذمت پر 3 فرامینِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1) فرمایا: "اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ کسی نے عرض کی، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر وہ مظلوم ہو تو مدد کروں گا لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کروں؟ ارشاد فرمایا: "اس کو ظلم کرنے سے روک دے یہی (اس کی) مدد کرنا ہے۔" (بخاری، کتاب الاکراہ، باب یمین الرجل لصاحبہ...الخ، ۴/۳۸۹، حدیث: ۶۹۵۲)

(2) فرمایا: "مظلوم کی بددُعا سے بچو!، وہ اللہ پاک سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ کریم کسی حق والے کا حق اس سے نہیں روکتا۔" (شعب الایمان، التاسع والاربعون من شعب الایمان...الخ، فصل فی ذکر ماورد من التشدید...الخ، ۶/۴۹، حدیث: ۷۴۶۴)

(3) فرمایا: "جس کا اپنے مسلمان بھائی پر اس کی آبرو یا کسی اور چیز کا کوئی ظلم ہو تو وہ آج ہی اس سے

معافی لے لے، اس سے پہلے کہ (وہ دن آجائے جب) اس کے پاس نہ دِینار ہو نہ درہم، (اس دن) اگر اس ظالم کے پاس نیک عمل ہوں گے تو ظلم کے مطابق اس سے چھین لیے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس مظلوم کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔" (بخاری، کتاب المظالم و الغصب، باب من کانت لہ مظلمۃ عند الرجل... الخ، ۱۲۸/۲، حدیث: ۲۴۴۹، مشکاۃ المصابیح، کتاب الآدب، باب الظّلم، الفصل الاول، ۲۳۵/۲، حدیث: ۵۱۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ معاشرتی امن کو قائم کرنے اور اس کی راہ میں حائل ایک بڑی رکاوٹ **"ظلم"** کو ختم کرنے میں اسلام کا کردار سب سے زیادہ ہے اور اس کی کوششیں دوسروں کے مقابلے میں کہیں زیادہ کارگر ہیں کیونکہ جب لوگ ظالم کو ظلم کرنے سے روک دیں گے تو وہ ظلم نہ کرسکے گا اور ظالم جب اتنی ہولناک وعیدیں سنے گا تو اس کے دل میں خوف پیدا ہوگا اور یہی خوف ظلم سے باز آنے میں اس کی مدد کرے گا، یوں معاشرے سے ظلم کا جڑ سے خاتمہ ہوگا اور معاشرہ امن و سکون کا پُرلُطف باغ بن جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں دینِ اسلام کے احکامات اور تعلیمات کو صحیح طریقے سے سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ (تفسیر صراط الجنان، ۹/۴۱۷، ۴۱۸ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جھگڑا کرنا اگر بِلاوجہ ہو تو یقیناً اِنتہائی بُرا ہے لیکن اگر اِس کا کوئی صحیح اور جائز مقصد ہو، جس کی شریعت اجازت بھی دیتی ہو، مثلاً اگر کھلم کھلا شرابیں پیتا یا بیچتا یا بدکاری کرتا ہے، مسلمانوں پر ظلم ڈھاتا ہے، بُرائی کے اڈّے چلاتا ہے تو ان کے خلاف آواز بلند کرنا ہرگز جھگڑے میں شمار نہیں ہوگا بلکہ یہ تو فتنے کا دروازہ بند کرنا ہے۔ یوں ہی جب ہم کسی گاڑی میں سوار ہوتے ہیں تو بعض اوقات وہاں مَعَاذَ اللہ کفریہ اور فحش گانوں کا سلسلہ ہوتا ہے، جس کے باعث گاڑی

میں بیٹھے کئی عاشقانِ رسول بالخصوص اسلامی بہنیں شدید اَذِیَّت و آزمائش میں مبتلا ہو جاتے ہیں، لہٰذا اگر گاڑی میں سُوار مسلمان ڈرائیور سے گانے باجے بند کرنے کا کہیں گے تو یہ بھی جھگڑے میں شمار نہیں ہو گا۔اسی طرح بعض نادان محافل ودِیگر تقریبات میں اِیکو ساؤنڈ سسٹم کی آواز بہت تیز کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے محلے والوں بالخصوص مریضوں، صبح سویرے ڈیوٹی پر جانے والوں اور دودھ پیتے مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کا چین و سکون برباد ہو جاتا ہے، غیبتوں وغیرہ گناہوں کا سلسلہ بھی چل پڑتا ہے ۔اگر محلے والے متعلقہ فرد کو آواز دِھیمی رکھنے کا بول دیں گے تو اسے بھی جھگڑا کرنا نہیں گے بلکہ یہ تو فتنوں کا دروازہ بند کرنا کہلائے گا۔اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کو تکلیف دینے اور تمام برائیوں سے محفوظ فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "اِزدِیادِ حُبّ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑا کرنا اس قدر تباہ کُن ہے کہ اِس میں مُبْتَلا ہو کر انسان دنیا کے اندر ہی عبرت کا سامان بن جاتا ہے۔قربان جائیے! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول پر جو اِس نازک دَور میں بھی مسلمانوں کو لڑائی جھگڑوں سے دُور رکھنے اور اِنہیں مُتَّحِد رکھنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔جس کی ایک واضح جھلک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم **"مجلس اِزْدِیادِ حُبّ"** بھی ہے۔**"مَدَنی انعام نمبر 55"** کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے اُنہیں مَدَنی ماحول میں فعال کر کے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات ومَدَنی مذاکروں میں

آنے کا ذہن دینا، اجتماعی اعتکاف اور مَدَنی کورسز (اِصلاحِ اعمال کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ) کرنے کی ترغیب دلانا، مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا، اُن کے گھروں میں مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنا، اُنہیں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری و فوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔ اللہ کریم **"مجلس اِزدِیادِ حُبّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اِسلامی تِری دُھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لڑائی جھگڑوں سے چھٹکارا کیسے حاصل ہو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کے بارے میں سُنا، اللہ کرے اِنہیں سُن کر اِن سے نفرت پیدا ہو جائے اور توبہ کا ذہن بنے، مگر سُوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے ایسے اُمور ہیں، جنہیں اِختیار کرنے کی بَرَکت سے ہم لڑائی جھگڑوں سے نجات پاسکتے ہیں۔ تو آیئے! لڑائی جھگڑوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے 7 طریقے پیشِ خدمت ہیں، سُنئے اور اِن پر عمل کی کوشش کیجئے:

(1) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گھر میں داخِل ہوتے وَقت بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر پہلے سیدھا قدم (Foot) دروازے میں داخِل کرنا چاہیے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رحمۃُ اللہِ

وَبَرَکاتُہٗ کہیں۔ بعض بُزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتداء میں گھر میں داخِل ہوتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم اور قُلۡ ھُوَاللّٰہ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اِس سے گھر میں اِتِّفاق بھی رَہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں بَرَکت بھی۔ (مرآۃ المناجیح، ۹/۶) (2) لڑائی جھگڑوں سے نجات پانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گِڑگِڑائیے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں سے لڑائی جھگڑوں سے نجات کی دُعا مانگئے۔ (3) لڑائی جھگڑوں سے بچنے کے فضائل اور لڑائی جھگڑا کرنے کے نُقصانات پر مشتمل اَحادیث ورِوایات ،وَاقعات اور اَقوالِ بزرگانِ دِین کو بار بار پڑھئے۔ (4) اپنے اندر عاجزی و اِنکساری پیدا کیجئے۔ (5) جھگڑالو دوستوں کی صحبت سے بچئے۔ (6) اپنے غصّے کو قابو میں رکھئے۔ (7) رِسالہ **"ظلم کا انجام"، "احترامِ مسلم"، "غصّے کا علاج"** اور کتاب **"تکلیف نہ دیجئے"** کا مطالعہ کیجئے۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا ذہن بن جائے گا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتۡ بَرَکاتُہُمُ الۡعَالِیَہ ہماری مدنی تربیت کرتے ہوئے، نصیحت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹاتا رہے گا سدا خُوشنُما مَدَنی ماحول
تُو غُصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ یہ بدنام ہوگا تِرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ لڑائی جھگڑے کرنا کروانا شیطان کو بہت زیادہ پسند ہے۔ ☆ لڑائی جھگڑے ملک و مِلّت کے لئے اِنتہائی نقصان دہ ہیں۔ ☆ لڑائی جھگڑے گھروں اور خاندانوں کی بربادی کا سبب ہیں۔ ☆ لڑائی جھگڑے کرنا

اللہ پاک کو ناراض کرتا ہے۔ ☆لڑائی جھگڑے کرنا گمراہی کا سبب ہے۔ ☆لڑائی جھگڑے فتنوں کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ ☆لڑائی جھگڑے دِین و دنیا کی بربادی کا سبب ہیں۔ ☆لڑائی جھگڑے نعمتوں سے محروم کروادیتے ہیں۔ اللہ کریم تمام مسلمانوں کو لڑائی جھگڑوں سے بچنے اور آپس میں پیار و مَحبّت سے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صلح کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے درمیان صُلْح کروانا سُنّتِ اِلٰہِیہ ہے۔ (فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص ۳۱ ملخصاً) حدیثِ پاک میں ہے: مخلوق میں صُلْح کرواؤ کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلْح کروائے گا۔ (مستدرک، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸) مسلمانوں کے درمیان پیار و محبت پیدا کرنا اور صُلْح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی (بھی) سُنّت ہے۔ (صراط الجنان، ۲/۱۹)

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

چنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَوس و خَزْرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلْح کروائی۔(درمنثور، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/۲۷۹ ماخوذاً) جھوٹ بول کر دو مَردوں یا مَرد اور عورت کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/۱۳۷) چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں: (1) مَرد کا اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے (جھوٹی) بات کرنا، (2) لڑائی میں جھوٹ بولنا اور (3) لوگوں کے درمیان صُلْح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في إصلاح ذات البين، حدیث: ۱۹۴۵، ۳/۳۷۷) تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اِس میں گناہ نہیں: (1) جب ظالِم ظلم کرنا چاہتا ہو اُس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔(2) دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ اُن دونوں میں صُلْح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے، تمہاری تعریف کرتا تھا یا اُس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اِسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت (دشمنی) کم ہوجائے اور صُلْح ہوجائے۔(3) (شوہر اپنی) بی بی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے۔(بہارِ شریعت، ۱۶/۵۱۷ملتقطاً) جو شخص لوگوں کے درمیان صُلْح کرواتا ہے اللّٰہ پاک اُسے ہر کَلِمہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم: ۳، ۳/۳۲۱ ملتقطاً) سب سے افضل صَدَقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلْح کرا دینا ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، ۳/۳۲۱، حدیث: ۶) عمدہ اخلاق اور اچھے اعمال میں سے لوگوں میں صُلْح کروانا بھی ہے۔(احیاء العلوم، ۲/۱۲۶۶) حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلْح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔(ابو داود، کتاب الاقضیة، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۵۹۴) مثلاً

زَوجین (میاں بیوی) میں اِس طرح صُلح کرائی جائے کہ خاوَند (شوہر) اُس عورت کی سوکن (اپنی دوسری بیوی) کے پاس نہ جائے گا یا مسلمان مقروض اِس قدر شراب و سُود اپنے غیر مسلم قرض خواہ کو دے گا۔ پہلی صورت میں حلال کو حرام کیا گیا، دوسری صورت میں حرام کو حلال، اس قسم کی صُلح کروانا حرام ہیں جن کا توڑ دیناواجب ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۳۰۳ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

"قافلے" کو جو ہر وقت تیّار ہے مرحبا اس سے عطارؔ کو پیار ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

رحمت والے نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا، جس نے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (اَلْفِردوس بمأثور الْخِطاب، ۵/۲۷۷ حدیث: ۸۱۷۵)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرود اُن پہ سدا میں اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جِتنی اَچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا☆ضَرورَتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کے معاملات ہوں یا آخرت کا میدان، کامیابیاں پانے کے لیے کوشش (Effort) بہت ضروری ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ کوشش کامیابی کی کنجی ہے۔ آج کے بیان میں ہم کوشش کی اہمیت کے بارے میں سننے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سنیں

گے کہ کن کاموں میں کوشش کرنی چاہیے۔ رضائے الٰہی پانے سے بڑی کامیابی اور کوئی نہیں ہوسکتی، اتنی بڑی کامیابی کے حصول کے لیے کس چیز میں کوشش کرنی چاہیے، یہ بھی آج بیان کیا جائے گا۔ دنیا و آخرت کی کامیابیاں پانے کے لیے **ماں باپ کی اطاعت** اور دِیگر نیکیوں کے حصول کے لیے کوشش کرنا کتنا ضروری ہے، یہ بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ مسلسل کوشش کتنی بڑی بڑی کامیابیوں سے ہمکنار کرواسکتی ہے، اس کے واقعات سمیت کئی اور مدنی پھول بھی آج کے بیان میں سنیں گے۔ آیئے! کوشش کی اہمیت پر ایک **سبق آموز حکایت** سنتے ہیں:

چیونٹی کی کوشش!

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ نے کسی علاقے کو فتح کرنے کے لیے چھ (6) سے زیادہ بار حملے کئے مگر وہ علاقہ فتح کرنے میں ناکام رہا۔ جب اس کا آخری حملہ بھی ناکام ہوگیا تو وہ تھک ہار کر مایوسی کی حالت میں کمرے میں آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گیا۔ لگاتار ناکام ہوجانے والے حملوں کا سوچتے ہوئے اچانک اس کی نظر کمرے کی دیوار پر چڑھتی ہوئی ایک چیونٹی پر پڑی۔ جو بار بار گِرنے کے باوجود دیوار پر چڑھنے کا ارادہ ترک نہیں کر رہی تھی۔ کئی بار تو وہ دیوار (Wall) کے آخری سِرے کے بہت ہی قریب پہنچ جاتی مگر پھر نیچے گِر جاتی اور دوبارہ سے دیوار پر چڑھنے کی کوشش میں لگ جاتی۔ آخر کار مسلسل کوشش کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس بادشاہ نے جب چیونٹی کی ایسی لگاتار کوشش دیکھی تو اس نے سمجھ لیا کہ **"کوشش کامیابی کی کنجی ہے"** اس کے بعد اس بادشاہ نے نئے جوش و جذبے سے پھر حملہ کیا اور اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چیونٹی کی کوشش سے سبق حاصل کیجئے

اے عاشقانِ رسول! اس حکایت سے یہ سبق ملا کہ مسلسل کی جانے والی کوشش اور محنت کبھی نہ کبھی ضرور رنگ لاتی ہے، اپنے مقصد کو پانے کے لیے ایک چیونٹی کا کردار ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے، مشاہدہ ہے کہ منزل کتنی ہی طویل اور مشکل کیوں نہ ہو، چیونٹی بہت پُر عزم ہو کر اپنے مقصد کی جانب بڑھتی ہے اور بڑی سے بڑی بلندی پا کر ہی دم لیتی ہے۔ یہ بھی مشاہدہ ہے کہ معمولی سی جسامت رکھنے والی چند چیونٹیاں مل کر بڑے بڑے اناج کے دانے اپنے بِل (سوراخ) میں گھسیٹ کر لے جاتی ہیں، اس کے پیچھے بھی ان کی مسلسل محنت اور کوشش ہی کار فرما ہوتی ہے۔ ہمیں بھی چیونٹیوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے مسلسل کوشش کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ مسلسل کوشش سے مشکل کام بھی مکمل ہو ہی جاتا ہے جبکہ بغیر کوشش کے آسان کام بھی بہت مشکل (Difficult) لگنے لگتا ہے۔

کوشش کہاں کریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ☆ ہمیں کوشش اُن کاموں میں کرنی چاہیے، جن میں اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہو، ☆ کوشش ہمیشہ اسی کام میں کرنی چاہیے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہو، ☆ کوشش ہمیں اُن کاموں میں کرنی چاہیے، جن میں دینِ اسلام کی سربلندی ہو، ☆ کوشش ہمیں اُن کاموں میں کرنی چاہئے کہ جس میں دُنیا میں آنے کا مقصد حاصل ہو سکے ☆ کوشش ہمیشہ اُن کاموں میں کرنی چاہیے، جن میں مُلک و مِلّت کا فائدہ ہو، ☆ کوشش اُن کاموں میں کرنی چاہیے جو سنّتوں کے فروغ کا سبب بنیں۔ ☆ کوشش ہمیشہ اُن کاموں میں کرنی چاہیے جو نیکیوں کی طرف لے جانے والے ہوں، قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے اپنی راہ میں

کوشش کرنے والوں کو کامیابی کی خوشخبری سنائی ہے: چنانچہ پارہ 21 سورۂ عَنۡکَبُوت آیت نمبر 69 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ؕ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انھیں اپنے راستے دکھادیں گے۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت جو لکھا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ

(1)...جو اللہ پاک کی فرمانبرداری کرنے کی کوشش کریں گے، اُنہیں ضرور ثواب کے راستے دِکھائے جائیں گے۔

(2)... جو لوگ توبہ کرنے میں کوشش کریں گے، ضرور انہیں اِخلاص کے راستے دِکھائے جائیں گے۔

(3)... جو لوگ علم حاصل کرنے میں کوشش کریں گے، ضرور انہیں عمل کی راہیں دِکھائی جائیں گی۔

(4)... جو سُنّت کو قائم کرنے میں کوشش کریں گے، انہیں جنت کے راستے دِکھائے جائیں گے۔(صراط الجنان، ۷/ ۴۰۹ ملخصًا)

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے **معلوم ہوا** کہ جو اچھا کام کرے گا وہ اس کا پھل بھی اچھا ہی پائے گا۔ اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ ☆جو شَخْص والدین (Parents) کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوشش کرے گا تو دنیا و آخرت میں کامیابیاں اس کے قدم چُومیں گی۔ ☆جو مسلمانوں کی خیر خواہی کی کوشش کرے گا، آخرت کے مراحل اس کے لیے آسان ہوتے جائیں گے، ☆جو صدقہ دینے میں کوشش کرتا رہے گا، اس کے مال میں برکت ہوتی رہے گی ☆جو گناہوں سے توبہ میں کوشش کرے گا، اُسے اِخلاص کی دولت نصیب ہوگی، ☆جو طلبِ علم میں کوشش کرے گا، اسے میدانِ عمل میں کامیابی نصیب ہوگی اور ☆جو سُنّتیں اپنانے اور سُنّتیں پھیلانے

میں کوشش کرے گا تو جنّت جیسی نعمت کا حصول اس کا مقدر بنے گا۔

اس میں شک نہیں کہ رضائے الٰہی کا حصول بنیادی مقصد ہے۔ رضائے الٰہی جیسی کامیابی نصیب ہو جائے تو دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی جگمگا اُٹھتی ہے۔ یاد رکھیے! اللہ پاک کی رِضا سب سے بڑھ کر ہے، انسان کو کوشش کے بعد کامیابیوں سے نوازنے والا مالک و مولیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ اپنے کلامِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُؕ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی رِضا سب سے بڑی (پ۱۰، التوبہ: ۷۲)

معلوم ہوا کہ رِضائے الٰہی سے بڑی اور کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ رِضائے الٰہی جیسی کامیابی کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ اس کے لئے کیسی کوشش کرنا ضروری ہو گا، آیئے! اس کے متعلق سُنتے ہیں!

رِضائے الٰہی کے لئے عبادت

یاد رکھئے! رضائے الٰہی جیسی کامیابی کے حصول کے لئے ضروری علم حاصل کر کے اس کے مطابق اللہ پاک کی عبادت کرنی چاہیے۔ کیونکہ عبادت کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسی انداز سے کی جائے جیسا کہ عبادت کرنے کا حکم ہے۔ یاد رکھئے! ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** اُس کا قُرب پانے کا باعث ہے۔ ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** گناہوں کے مرض سے شفا پانے کی دوا ہے۔ ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** روح کی تازگی کا باعث ہے، ☆**علم حاصل کر کے اللہ پاک کی عبادت** وہ ذریعہ ہے جو انسان کو اللہ پاک کے قریب کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین ہر وقت علم و احکامِ شریعت کے

تقاضوں کے مطابق اللہ پاک کی عبادت میں مصروف رہتے اور فرائض وواجبات کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت کرکے رضائے الٰہی کے حصول کی کوشش میں مگن رہتے تھے، آیئے! بزرگانِ دین کی عبادت کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

اِنسانوں اور جنّوں کے غوث، حضور شیخ سید عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 40 سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے رہے، 15 سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه... الخ، ص ۱۱۸) ہر روز ایک ہزار (1000) رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔ (تفریح الخاطر، ص ۳۶)

حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اُن کے اِنتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَافَعَلَ اللہُ بِكَ۔ یعنی اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ربِّ کریم کا دِیدار کیا تو اللہ کریم نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ سعید! تجھے مُبارک ہو، میں تجھ سے راضی ہوں، کیونکہ جب رات ہو جاتی تھی تو تم آنسوؤں اور رِقّتِ قلبی کے ساتھ میری عبادت کرتے تھے، جَنّت (Heaven) تمہارے سامنے ہے جو محل لینا چاہو لے لو اور تم میری زیارت کرتے رہو، کیونکہ میں تم سے دُور نہیں ہوں۔ (حلية الاولياء، سفيان الثورى، ۷/۷۷)

تاج و تخت و حکومت مت دے　　کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رضا کا دیدے مُژدہ　　یااللہ میری جھولی بھر دے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۲۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ہمارے بُزرگانِ دِین اللہ پاک کی رِضا پانے کے لئے کس قدر کوشش کرتے تھے، دن ہو یا رات ان کی زندگی کا مقصد ایک ہی ہوتا تھا کہ ہم

نے اپنے ربّ کریم کو راضی کرنا ہے، جب یہ مقدس ہستیاں اللہ پاک کی عبادت و رِیاضت اس انداز سے کرتی ہیں کہ جس طرح کرنے کا حکم ہے تو ربِّ کریم انہیں اپنی رِضا کی خوشخبری سناتا ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہم دنیوی اعتبار سے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، مثلاً کسی کا عالیشان بنگلہ / مکان / کوٹھی دیکھ کر اس جیسا بنانے کی خواہش کرتے ہیں، کسی کو عمدہ کپڑے پہنے دیکھا تو ویسا ہی پہننے کی خواہش کرتے ہیں، کسی کی نئی کار یا کامیاب کاروبار (Business) دیکھ کر مُنہ میں پانی بھر آتا ہے۔

دنیوی مال و دولت کی مَحَبَّت کا غلبہ اِس قدر بڑھتا جارہا ہے کہ دِن رات اس کے حُصول کیلئے تکلیفیں برداشت کرتے اور کوششیں کرتے ذرا نہیں تھکتے۔

کیا کبھی کسی کو نیکیاں کرتا دیکھ کر ہمارے اندر بھی نیکیوں کے لئے کوشش کرنے کا جذبہ بیدار ہوا ؟ کیا کسی کو مسجد کی طرف جاتا دیکھ کر ہمارا بھی پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنے کے لئے کوشش کرنے کا ذہن بنا؟ کسی کو سُنّت کے مُطابق لباس پہنے، چہرے پر داڑھی شریف اور سر پر عمامہ شریف سجائے دیکھ کر کبھی ان سُنّتوں کو اپنانے کا جذبہ بیدار ہوا؟ کسی اسلامی بھائی کو مَدَنی درس، مدنی دورے، ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کرتے دیکھ کر ہم نے بھی ان کاموں کے لئے کوشش کی ؟ اے کاش! دوسروں کو نیک کاموں میں مشغول دیکھ کر ہمارے اندر بھی نیک بننے کے لئے کوشش کرنے کا جذبہ بیدار ہو جائے۔

آیئے! ذوقِ عبادت بڑھانے کی نیت سے ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ

حضرت سیِّدُنا حبیب نجّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رات بھر عبادت کرتے، دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ بھی دوسروں میں تقسیم فرما دیتے اور خود ساری رات بُھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح کا وقت قریب آتا تو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض (دعا) کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبا رہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یا الٰہی! یہ تیرا ذلیل، گنہگار اور بیمار بندہ تیرے کرم کے دروازے پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ کا طلب گار ہے۔ (الروض الفائق، باب فی التنزیہ وذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصاً)

اگر میزاں پہ پیشی ہوگئی تو ہائے! بربادی! گناہوں کے سِوا کیا میرے نامے میں بھلا نکلے
کرم سے اُس گھڑی سرکار! پردہ آپ رکھ لینا سَرِ مَحْشَر مِرے عیبوں کا جس دم تذکرہ نکلے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دِین عبادتِ الٰہی کا کس قدر شوق وجذبہ رکھتے تھے اور کثرت سے عبادت کرنے کے بعد بھی اللہ کریم کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کرتے ہوئے اس کی قبولیت کی دعائیں کرتے تھے، ☆ہمیں بھی اللہ پاک کی خوب عبادت کرکے رِضائے الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، ☆**ہمیں بھی اللہ پاک کی عبادت** کرکے قبر کی روشنی کا سامان کرنا چاہیے، ☆**ہمیں بھی اللہ پاک کی عبادت** کرکے روزِ محشر کی گرمی سے بچنے کا سامان کرنا چاہیے، ☆**ہمیں بھی اللہ پاک کی عبادت** کرکے میزان میں نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کرنے کا کچھ سامان کرنا چاہیے، ☆**ہمیں بھی اللہ پاک کی عبادت** کرکے پُل صراط کو پار کرسکنے کا سامان کرنا چاہیے، ☆**ہمیں بھی اللہ پاک کی عبادت** کرکے جنّت کے بلند درجات کے حصول کا سامان کرنا چاہیے۔

یاد رکھئے! ہمیں تو پیدا ہی اللہ پاک نے اپنی عبادت کے لئے کیا ہے، اس مقصد میں کامیابی کیلئے انسان کو اس دنیا میں بہُت مُختصر سے وقت کیلئے بھیجا گیا ہے اور اس وَقفے میں اسے قبر و حشر کے طویل ترین معاملات کیلئے تیاری کرنی ہے، لہٰذا سمجھدار انسان وہی ہے جو اس مختصر سے وقت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر وحشر کی تیاری میں مشغول ہو جائے اور لمحہ بھر بھی اپنا قیمتی وقت فضول کاموں میں برباد نہ کرے، کیونکہ کسی کو نہیں معلوم کہ آئندہ لمحے وہ زندہ بھی رہے گا یا موت اسے ہمیشہ کیلئے گہری نیند سُلادے گی۔

عبادت میں گُزرے مِری زِندگانی　　کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا و آخرت میں کامیابی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا و آخرت میں کامیابیاں پانے کے لیے بہت سے نیک اعمال کو اِستقامت کے ساتھ جاری رکھنے کی کوشش کرنا بہت ضروری ہے۔ ضروری علم وعمل کے ساتھ حقوق کی ادائیگی کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ ہمارے حُسنِ سلوک کے سب سے زیادہ حقدار ہمارے ماں باپ ہیں، **والدین کی اِطاعت** میں کوشش بھی دنیا و آخرت میں کامیابیوں کا سبب بن سکتی ہے۔ یقیناً والدین اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہیں، ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا، ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش میں مشغول رہنا ایسی نیکی ہے جو انسان کو دنیا و آخرت میں کامیاب کرواسکتی ہے، تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے والدین کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوشش کی تو

اللہ پاک نے انہیں ایسا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ کسی کو تابعین میں سب سے افضل ہونے کا مقام مِلا تو کسی کو تمام اولیا کی سرداری نصیب ہوئی، کسی کو اپنے وقت کا مجدِّد ہونے کا منصب نصیب ہوا تو کسی کو اللہ پاک کی رِضا کی خوشخبری نصیب ہوئی۔ قیامت تک آنے والوں کے دِلوں میں ان کی محبت بیدار رہے گی، آیئے! والدین کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوشش کرنے والے بُزرگانِ دِین کے (2) واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

ماں کی خدمت اور مرتبۂ وِلایت

حضرت سَیِّدُنا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والِدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں گلاس بھر کر آیا تو اُنہیں نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا گلاس لئے اِس اِنتِظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور گلاس سے کچھ پانی گِر کر میری اُنگلی (Finger) پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے گلاس پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جُوں ہی پانی کے گلاس سے جُدا ہوئی اُس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا (واقعہ) عَرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: **اے اللہ! میں اِس سے راضی ہوں تُو بھی اِس سے راضی رہنا۔** (سمندری گنبد، ص ۴)

اے عاشقانِ اولیاء! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا! حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والدین کی کتنی اطاعت و فرمانبرداری کرتے تھے۔

آیئے! والدین کی فرمانبرداری کرنے والے پیرانِ پیر، روشن ضمیر، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا

واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

ڈاکو تائب ہو گئے

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب علمِ دین حاصل کرنے کے لئے قافلے کے ہمراہ جیلان سے بغداد روانہ ہوئے، جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ (60) ڈاکو قافلے پر ٹُوٹ پڑے اور سارا قافلہ لُوٹ لیا لیکن کسی نے مجھ سے نہ پوچھا، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا: اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس (40) دِینار۔ اس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے کہا: گُدڑی کے نیچے۔ ڈاکو اس کو مذاق تصور کرتا ہوا چلا گیا، اس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اس کو بھی دیئے اور وہ بھی اسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا، جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سردار (Chief) کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بُلا لیا گیا، وہ مال کی تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے مخاطب ہوا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس (40) دِینار ہیں، ڈاکوؤں کے سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے کہا: اس کی تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر جب سچائی کا اظہار ہوا تو اس نے تعجب سے سوال کیا کہ تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ میں نے کہا: والدہ ماجدہ کی نصیحت نے۔ سردار بولا: وہ نصیحت کیا ہے؟ میں نے کہا: میری والدہ محترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں گا۔ تو ڈاکوؤں کا سردار رو کر کہنے لگا: یہ لڑکا اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف نہیں ہوا اور میں نے ساری عمر اپنے ربِّ کریم سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف گزار دی ہے۔ اُسی وقت اس سردار نے اپنے ساتھیوں سمیت توبہ کی

اور قافلے کا لُوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔ (بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۸ ملخصا)

مشغول جو رہتا ہے، ماں باپ کی خدمت میں ... اللہ کی رحمت سے، جاتا ہے وہ جنّت میں
ماں باپ کو اِیذا جو، دیتا ہے شرارت سے ... جاتا ہے وہ دوزخ میں، اعمال کی شامت سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! سُنا آپ نے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب اپنی والدہ محترمہ کی کہی ہوئی **نصیحت** پر **عمل** کیا تو اللہ پاک نے ساری زندگی ڈاکے ڈالنے والوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائی، لیکن افسوس! فی زمانہ **علمِ دِین سے دُوری** کے سبب ایسے نادانوں کی بھی ایک تعداد ہے جو ماں باپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں، جو والدین کے ساتھ **بات بات پر** لڑائی جھگڑا کرتے ہیں، والدین کو خوش کرنے کے بجائے اپنی **نفسانی خواہشات** کے پیچھے لگ کر ماں باپ کو داؤ پر لگا دیتے ہیں، جہاں اپنی مرضی ہو وہاں جائز و ناجائز طریقے سے ماں باپ کو **زبردستی منوانے** کی کوشش کرتے ہیں، مثلاً

کوئی کہتا ہے! میں نے فُلاں جگہ ہی شادی کرنی ہے، میرے ماں باپ کو کیا پتہ، بس میری ہی مرضی چلے گی، جو میں جانتا ہوں، میرے ماں باپ نہیں جانتے۔

کوئی کہتا ہے! میرے دوست کے پاس تو **قیمتی موبائل** (Expencive Mobile) ہے جبکہ میرے پاس **سادہ موبائل** بھی نہیں، کیا میرا زمانے میں جینے کا کوئی حق نہیں؟

کوئی کہتا ہے! میرے **اسکول/کالج کے طلبہ** (Students) **سیر و تفریح** کے لیے مختلف تفریحی مقامات پر جاتے ہیں، **آزادانہ** گھومتے پھرتے ہیں، مگر میرے باپ کو میرا کوئی اِحساس نہیں، آخر میرے بھی کوئی جذبات ہیں، کیا میں صِرف **گھر کی چاردِیواری** ہی میں قید رہوں؟۔

کوئی کہتا ہے! میرے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں کا **لباس** بہت **شاندار اور قیمتی** ہوتا ہے، اپنے سادہ لباس کی وجہ سے مجھے ان میں اُٹھتے بیٹھتے شرم آتی ہے۔

کوئی کہتا ہے! میرے فُلاں فُلاں دوست **بڑی بڑی گاڑیوں** میں گھُومتے پھرتے ہیں، مجھے گاڑی نہ سہی، کم سے کم **بائیک** ہی دِلوادیں۔

اے غوثِ پاک کی محبت کا دم بھرنے والو! کیا ہمارے اولیاءِ کرام والدین کی خدمت نہیں کرتے تھے؟ کیا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے والدہ کی فرمانبرداری پر اپنے 40 دِینار قربان نہیں کر دیے؟ کیا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ساری رات پانی کا گلاس ہاتھ میں لے کر والدہ کے جاگنے کا انتظار نہیں کرتے رہے؟ تو پھر ہمیں اپنے والدین کی کیسی خدمت کرنی چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے والدین کو راضی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 مدنی کاموں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر نیک و جائز کام میں کوشش کا جذبہ پانے کے لیے، عبادتِ اِلٰہی کا شوق اپنے دل میں بیدار کرنے کے لیے، نیکیوں پر استقامت اور والدین کی اطاعت کا جذبہ پانے کے لئے آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **مدنی دورہ** بھی ہے، اس مدنی کام کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً **"مدنی دورے"** کی برکت سے مسجد آباد رہتی ہے، **"مدنی دورے"** کی برکت سے علاقے میں خوب مدنی کام پھیلتا ہے، **"مدنی دورے"** کی برکت سے نئے نئے اسلامی بھائی مدنی ماحول کے قریب آتے ہیں، **مدنی دورے"** کی برکت سے بعض بے نمازیوں

کو نمازی بنانے کی سعادت نصیب ہو سکتی ہے۔ **"مدنی دورے"** کی برکت سے امیرِ اہلسنت کی دُعاؤں سے حصہ ملتا ہے۔ **"مدنی دورے"** کی برکت سے نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار مدنی کام **"مدنی دورہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"مدنی دورہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص مجلس مدنی قافلہ کے **نگران و اراکین** تو اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔ ☆ نیکی کی دعوت دینے کا **شرعی حکم** ☆ نیکی کی دعوت دینے کے **13 فضائل و فوائد** ☆ **مساجد** کی رونق کا سبب ☆ **مدنی دورہ** کے مدنی پھول ☆ **مدنی دورے** کا طریقہ ☆ **مدنی دورے** کے آداب ☆ مدنی دورہ سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے منتخب مدنی پھول وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"مدنی دورے"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مسجد آباد ہو گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارا مدنی قافلہ پنجاب کے ایک شہر کی مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کافی عرصہ سے مسجد بند ہو، ہم نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد مدنی دورہ کے لئے کھیل کے میدان (Play Ground) میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ (اُسی وقت) ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس

مسجد کو آباد کرنے کی نیت کرلی۔یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ایک بُزرگ آبدیدہ ہو کر کہنے لگے،میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کا کہتا رہتا تھا، مگر میری سُنے کون؟اَلْحَمْدُلِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول اور **مدنی دورے** کی برکت سے ہماری مسجد آباد ہوگئی ہے۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم،ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیاء! ہم سُن رہے ہیں کہ کوشش کرنے والے کیسے کامیاب ہوتے ہیں، عبادت کے لیے علم کی ضرورت اور علم کے حصول کے لیے **کوشش** کتنی ضروری ہے، آیئے!اس بارے میں ایک بہت بڑے عالم کا واقعہ سُنتے ہیں کہ ان کی کوششوں کی وجہ سے ان پر کیسا کرم ہوا:

کوشش کرنے والا کامیاب طالبِ علم

حضرت سیّدنا علامہ سَعدُالدین تَفْتازَانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جن کی کتابیں درسِ نظامی (کہ جسے عالم کورس کہا جاتا ہے) کے نصاب میں شامل ہیں۔ آپ قاضی عبدالرحمٰن شیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں سب سے زیادہ کم ذہن طالب علم تھے، بلکہ کم ذہن ہونے میں آپ کی مثال دی جاتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے ہمت نہ ہاری بلکہ کسی کی بات کو خاطر میں لائے بغیر اپنے اسباق پڑھنے اور یاد رکھنے کے لئے کوشش اور محنت جاری رکھی۔ایک دن آپ سبق یاد کرنے میں مصروف تھے کہ ایک اجنبی شخص نے آکر کہا: سعدُالدِّین !اُٹھو ،ہم سیر و تفریح کرنے (یعنی گُھومنے پھرنے) چلتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "مجھے سیر و تفریح کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، (میری حالت ایسی ہے کہ) مطالعے کے باوجود مجھے کچھ سمجھ

نہیں آتا، میں بھلا کس طرح سیر کو جا سکتا ہوں؟ یہ سُن کر وہ شخص چلا گیا لیکن کچھ دیر بعد پھر لوٹ آیا اور سیر و تفریح کے لیے چلنے کو کہا۔ آپ نے اپنا سابقہ جواب دُہرایا۔ وہ پھر چلا گیا لیکن کچھ دیر بعد دوبارہ لوٹ آیا اور اب کی بار کہنے لگا: آپ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یاد فرما رہے ہیں۔ یہ سُن کر آپ کے بدن پر کپکپی طاری ہوگئی اور ننگے پاؤں ہی محبوبِ ربِّ اکبر، مالکِ جنّت و کوثر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کے لیے دوڑ پڑے حتی کہ شہر سے باہر ایک مقام پر پہنچے، جہاں نبیٔ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک گھنے درخت کے سائے میں جلوہ فرما تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سعدُ الدِّین تفتازانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہمارے بار بار بُلانے پر آپ نہیں آئے؟ آپ نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں عرض کی: "یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یاد فرما رہے ہیں اور آپ تو میری کمزور یادداشت سے بخوبی آگاہ ہیں، میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اپنے مرض سے شفا کا طلبگار ہوں۔" حضرت سعدُ الدِّین تفتازانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فریاد سُن کر دریائے رحمت جوش میں آیا، نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اپنا منہ کھولو۔" آپ نے منہ کھولا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا لُعابِ دَہَن یعنی تُھوک مُبارک آپ کے منہ میں ڈال دیا، آپ کے لیے دعا فرمائی اور کامیابی (Succes) کی بشارت عطا فرما کر گھر لوٹ جانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ دوسرے دن جب آپ، قاضی عبدالرحمٰن شیرازی کے درس میں حاضر ہوئے تو دورانِ سبق آپ نے استاد صاحب کے درس میں کچھ علمی سوالات کئے (جو باریک بینی اور گہری سوچ کا نتیجہ تھے) درس میں شریک دیگر طلبہ ان سوالات کی گہرائی تک نہ پہنچ سکے اور فضول و بے معنیٰ سمجھ کر آپ کی باتوں کو نظر انداز کرنے لگے، مگر آپ کے استاد قاضی صاحب جو میدانِ علم کے شاہ سوار تھے، آپ کی علمی باتیں سُن کر اَشکبار ہوگئے اور مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: "

اے سعدُ الدِّین! آج تم وہ نہیں ہو جو کل تھے۔ ”پھر حضرت سیِّدنا سعد الدین تفتازانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے تمام واقعہ استاد صاحب کی بارگاہ میں بیان کر دیا۔ (شذرات الذھب، سنۃ احدی وتسعین وسبعمائۃ، ۷/۶۸)

نبی کی دید ہماری ہے عید یااللہ
عطا ہو خواب میں دیدارِ مصطفٰے یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۳)

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ واقعے میں جہاں ہم گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جُود و کرم اور حاجت روائی کرنا ظاہر ہو رہا ہے، وہیں اس سے اور بھی کئی مدنی پھول حاصل ہو رہے ہیں مثلاً علمِ دِین حاصل کرنے کے لئے اِستِقامت کے ساتھ کی جانے والی کوشش ہمیشہ رنگ لاتی ہے جیسا کہ حضرت علامہ سعدُ الدین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کوشش اور استقامت نے آپ کو کامیاب کروایا، آپ اپنے دور کے بہت بڑے عالمِ دِین بنے اور آپ نے کئی کتب بھی تصنیف فرمائیں۔

یاد رکھئے! علمِ دِین حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا ایسی نیکی ہے جو انسان کو کامیابی کی منزلیں طے کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے، علم کے میدان میں لازوال کامیابی کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت کی سُرخروئی (کامیابی) کا سبب بنتی ہے کیونکہ ☆ علم ہی انسان کو حلال و حرام کی پہچان کرواتا ہے، ☆ فرض علم حاصل کرنا لازم اور رِضائے اِلٰہی کا سبب ہے ☆ علمِ لازم اللہ پاک کے حکموں کو جاننے کا سبب ہے ☆ علم، انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے ☆ علم ہر ولی کو حاصل ہے ☆ علم کی وجہ سے انسانوں کی فضیلت مخلوقات پر ظاہر کی گئی ☆ علم نور ہے ☆ علم جہالت کو دُور کرتا ہے ☆ علم لوگوں کے حقوق پہچاننے اور جھگڑے ختم کرنے کا سبب ہے ☆ علم خوفِ خدا حاصل کرنے کا سبب ہے ☆ علم اہلِ جنت کے راستے کا نشان ہے ☆ اور علم خوف میں باعثِ راحت ہے، ☆ علم سفر میں ہم نشین ہے، ☆ علم تنہائی کا ساتھی ہے، ☆ علم تنگدستی و خوشحالی میں رہنما ہے، ☆ علم دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے، ☆ علم دوستوں کے نزدیک زینت

ہے، ☆علم کے ذریعے اللہ پاک قوموں کو بلندی و برتری عطا فرما کر بھلائی کے معاملہ میں قائد اور امام بنادیتا ہے، ☆علم جہالت کے مقابلے میں دِلوں کی زندگی ہے، ☆علم تاریکیوں کے مقابلے میں آنکھوں کا نُور ہے، ☆علم کے ذریعے بندہ اولیائے کرام کی منازل کو پالیتا ہے، ☆علم ایسا نور ہے اگر کوئی کم ذہن بھی اس کو حاصل کرنے میں کوشش کرتا ہے تو وہ بھی کامیابی کی منازل کو طے کرلیتا ہے، چنانچہ

کوشش نے کامیاب کروادیا

امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شاگرد امام ابو یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: تم تو بہت کم ذہین (Unintelligent) تھے، مگر تمہاری کوشش اور استقامت نے تمہیں آگے بڑھایا، لہٰذا ہمیشہ سُستی سے بچتے رہنا کہ سُستی ایک بہت بڑی آفت اور منحوس چیز ہے۔ (راہِ علم، ۵۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! کروڑوں حنفیوں کے پیشوا سَیِّدُنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے شاگردِ خاص امام ابو یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو وصیت فرمائی کہ سُستی سے بچتے رہنا، کیونکہ یہ بہت بڑی آفت اور منحوس چیز ہے، جس کی وجہ سے آدمی کامیابی سے محروم ہو جاتا ہے، سُستی کی وجہ سے اِنسان اپنے مقاصد کو پانے میں ناکام ہو جاتا ہے اور امام ابو یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسلسل کوششوں کی وجہ سے اپنے دور کے بہت بڑے عالمِ دِین بنے، مفتی اور قاضی بنے۔ یاد رکھئے! سُستی کامیابی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے، یہ ایسی منحوس عادت ہے کہ اس کی وجہ سے سینکڑوں دوسری خراب عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ طرح طرح کی بیماریاں، بلائیں اور مصیبتیں سب اسی کا ہی کا نتیجہ ہیں۔ اس لئے اس عادت کو ہرگز ہرگز اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہئے، بلکہ دِینی و دنیاوی کاموں

میں ہر وقت چاق وچوبند ہو کر لگے رہنا چاہئے، کیونکہ محنتی آدمی ہر شخص کا پیارا ہوتا ہے اور کاہل آدمی ہر در سے دُور کر دیا جاتا ہے۔ کاہل آدمی نہ دُنیا کا کام کر سکتا ہے نہ دِین کا، اسی لئے اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری ترغیب وتربیت کے لئے یہ دُعا مانگا کرتے تھے کہ **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسْلِ** : یعنی اے اللہ! میں کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(ترمذی، کتاب الدعواۃ، باب ۷۱، رقم ۳۴۹۶، ج۵، ص ۲۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اصلاحِ اُمّت اور امیر اہلِ سنّت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ان ہستیوں میں سے ایک ہیں کہ جنہیں اللہ پاک نے کئی کمالات عطا کئے، جن میں سے اصلاحِ اُمّت کے جذبے سے سرشار دِل، پہاڑوں سے زیادہ مضبوط حوصلہ، معاملہ فہمی کی حیرت انگیز صلاحیت، نیکی کی دعوت میں پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے (Solve) اور مشکلات کا سامنا کرنے کی ہمّت سرِ فہرست ہیں۔ آپ ابتدا میں اکیلے ہی منزل کی طرف چلے تھے، دعوتِ دِین کے اس راہِ پُر خار میں کئی رکاوٹیں آئیں مگر آپ نے صبر واستقامت کے ساتھ اپنی کوشش جاری رکھتے ہوئے منزل کی طرف سفر جاری رکھا۔ دعوتِ اسلامی کے ابتدائی ایام میں دن میں بسا اوقات ایک سے زائد مرتبہ بیانات کرتے اور بسوں، ٹرینوں میں سفر کر کے مسجد مسجد، گاؤں گاؤں، شہر شہر خود تشریف لے جاتے۔ شروع شروع میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ گھر واپس آتے وقت بس آدھے راستے میں اتار دیتی، رکشہ یا ٹیکسی کا کرایہ ادا کرنے کی استطاعت نہ ہونے کے سبب

آدھی رات کے وقت پانچ یا چھ کلو میٹر پیدل چل کر گھر آنا پڑتا۔ آپ نیکی کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ مریضوں کی عیادت کرتے، دُور و نزدیک جا جا کر جنازوں میں شرکت فرماتے اور غمی و خوشی کے مواقع پر مسلمانوں کی ایسی دِلجوئی فرماتے کہ وہ بھی بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی متأثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ آپ کی مسلسل کوشش اور اس پر استقامت کا نتیجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام دنیا بھر میں پہنچ چکا ہے اور مزید سفر جاری ہے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انسان کی شخصیت کو درست سمت کی جانب گامزن کرنے کے لئے عملی کوشش فرمائی، جھوٹ، غیبت، چغلی اور فُحش گوئی جیسے کئی ظاہری و باطنی امراض سے نجات دلانے کا پکّا عزم کیا، اپنے **اعمال کا جائزہ** لیتے رہنے کے لیے اُمّتِ مسلمہ کے ہر فرد چاہے وہ بوڑھا ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت، مدرسۃ المدینہ کا طالبعلم ہو یا جامعۃ المدینہ کا، اُسے بھی بذریعہ **مدنی انعامات** اپنا محاسبہ کرنے کا مدنی ذہن دِیا، چاہے دیکھنے اور سُننے کی نعمت سے محروم یعنی گُونگا بہرا یا نابینا ہو، اُسے بھی بذریعہ **مدنی انعامات** اپنا محاسبہ کرنے کا مدنی ذہن دِیا، چاہے کوئی قید کی سَلاخوں میں اپنی زِندگی کے ایّام گزار رہا ہو اُسے بھی بذریعہ **مدنی انعامات** اپنا محاسبہ کرنے کا مدنی ذہن دِیا۔ چاہے کوئی حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کے مبارک سفر کی برکتوں میں اپنی زندگی کے مبارک ایّام **مکہ و مدینہ** کی پُر کیف فضاؤں میں گزار رہا ہو اُسے بھی بذریعہ **مدنی انعامات** اپنا محاسبہ کرنے کا مدنی ذہن دِیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صُحبتِ بابرکت دراصل **"کردار سازی"** کا وہ کارخانہ ہے کہ جہاں انسان کے ظاہر و باطن کے **زنگ** کو دُور کرکے محبتِ الٰہی اور عشقِ مصطفوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **رنگ** سے مزین کیا جاتا ہے، اِخلاق و کردار کی خوشبو اس میں رچائی جاتی ہے، حُسنِ اعمال کے نگینوں سے آراستہ کرکے اُسے معاشرے کے لئے پُرکشش بنایا جاتا ہے اور دینِ اسلام کا ایسا درد اور سوز اس کے دل و دماغ میں بسایا جاتا ہے، جو اسے ایک

باکِردار انسان، دینِ اسلام کا متحرک مبلغ اور معاشرے کا خیر خواہ بننے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے معاشرتی اصلاح کی جانب خصوصی توجہ فرمائی۔ آپ نے نیکی کی دعوت عام کرنے اور مُعاشرے کی اِصلاح کے لئے خود مدنی قافلوں میں سفر کرکے اس کی اہمیت اور ضرورت کو اُجاگر کیا اور اس کارِ خیر کو خُوش اُسلوبی سے انجام دینے کے لئے ایسے ہزاروں مبلغین تیار کیے جو غیر مسلموں کو ایمان کی دعوت دینے، فاسِقوں کو متقی بنانے، غافِلوں کو خوابِ غفلت سے جگانے، جہالت کے اندھیرے کا خاتمہ کرکے عِلم و مَعرِفَت کا نور پھیلانے میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کو یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دلا رہے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** آپ نے دعوتِ اسلامی کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا جذبہ، **مدنی کاموں کی دُھن** رکھنے والے، اپنی **جان و مال** کی قُربانی دینے والے مبلغین کو اپنی نگاہِ فیض سے ایسا نوازا کہ اِنہیں مرکزی مجلس شوریٰ کی لڑی میں پرویا اور دعوتِ اسلامی کا نظام مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تحت کر دیا۔ مُعاشرے کو جس جس میدان میں اِصلاح کی ضرورت پیش آتی گئی، شعبہ جات بنتے چلے گئے۔ اس سلسلے میں ☆ اشاعتِ عِلم کے لئے عظیمُ الشان دِینی درسگاہیں جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) اور دِینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ دارُالمدینہ، ☆ حفظِ قرآن میں مصروف مدرسۃ المدینہ (للبنین و للبنات)، ☆ مسجد بھرو تحریک کے ساتھ ساتھ **مسجد بناؤ تحریک** کے لیے **مجلس خدام المساجد** کا قِیام، ☆ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ جیسا علمی و تحقیقی شعبہ، ☆ مکتبۃ المدینہ جیسا اہلِ سُنّت کا بہت بڑا اِشاعتی ادارہ، ☆ مُعاشرے کے مختلف طبقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مشتمل **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** ☆ لوگوں کے روز مرّہ پیش آنے والے مسائل کے شرعی حل کے لئے دارُالافتاء اہلسنّت کا قیام سرِفہرست ہے۔ جبکہ میڈیا کے اس دَور میں عالَمِ اسلام کا 100 فیصد گناہوں سے

پاک اسلامی چینل "**مدنی چینل**" تو گھر گھر پہنچ کر اِس انداز سے **نیکی کی دعوت** عام کر رہا ہے کہ اس کو ایک سیکنڈ دیکھنے والا بھی اسکی برکتوں سے محروم نہیں رہتا، چاہے وہ بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، گویا کہ ہر ایک **مدنی چینل** کی برکتوں سے علمِ دِین حاصل کر رہا ہے۔

107 شعبہ جات میں مختلف انداز سے سُنّتوں کی خدمت اور نیکی کی دعوت پہنچانے کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ دعوتِ اسلامی جیسی فعال غیر سیاسی تحریک انقلابی کارناموں کی ایک ناقابل فراموش تاریخ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ آپ کی دینی خدمات کے سلسلے میں کی جانے والی یہ کوششیں سورج کی طرح روشن ہیں، جن کا اعتراف آج دنیا بھر میں عاشقانِ رسول علماء و عوام کر رہے ہیں۔

اللہ پاک کے فضل و کرم، نگاہِ مصطفےٰ، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِخلاص، آپ کی دن رات کی کوششوں، عُلمائے اہلسنّت کی دُعاؤں اور فیضانِ اولیاء سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی بڑی تیزی کے ساتھ جانبِ مدینہ رواں دواں ہے۔ **اللہ پاک** ہمیں بھی اِس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر دِینِ اسلامی کی سربلندی کے لیے اپنا وقت اور اپنا مال پیش کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس مکتبۃ المدینہ

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے **107 شعبہ جات** میں دِینِ متین کا کام کر رہی ہے، اِنہی شعبہ جات میں ایک شعبہ "**مجلس مکتبۃ المدینہ**" بھی ہے، اُمّتِ مسلمہ تک امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور بزرگانِ دین کے ملفوظات و فرامین کو پہنچانے کے لئے 1986 میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا آغاز کیا گیا۔ دعوتِ اسلامی

کے اس شعبے (Department) سے پہلے تو صرف بیانات کی آڈیو/ویڈیو کیسٹیں جاری ہوئیں اور پھر اللہ پاک کے فضل و کرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ عنایت سے ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ اب مکتبۃ المدینہ سے سُنّتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کی لاکھوں لاکھ کیسٹیں memory cards دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتابوں کا اردو ترجمہ، اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنت اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی کتابیں و رسائل بھی شائع کر کے کثیر تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچائی جا رہی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پاکستان کے علاوہ دیگر مُلکوں، جیسے ہند، برطانیہ، جنوبی افریقہ وغیرہ میں بھی کئی مکتبۃ المدینہ قائم ہو چکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو مزید ترقیاں اور برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ج ۱ صفحہ ۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔

جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:(1)جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔(یعنی کم تھکتا ہے)(مُسلِم ،ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)(2)جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے(3) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں(یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں(یعنی الٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے تاکہ دایاں(یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔(بُخاری، ۴/ ۶۵، حدیث ۵۸۵۵) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:جب مسجد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہو جائیے اور جب مسجد سے باہر ہو تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔(نزہۃ القاری ج ۵ ص ۵۳۰ فرید بک اسٹال)(4)مرد مردانہ اور عورت زنانہ جوتا استعمال کرے۔(5)کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا:رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(ابوداود، ۴/ ۸۴، حدیث:۴۰۹۹)صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے(یعنی نقالی کرنے) سے ممانعت ہے،نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے،نہ عورت مرد کی۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)(6)جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7)(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا" دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت

ہے۔(سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو(2) کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کا کرتا رہوں پروردگار سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہوگا **"آخرت کی تیاری کا انداز کیسا ہونا چاہیے"** اس میں ہم آخرت کی تیاری کو بہتر کرنے والے چند طریقوں سے متعلق سنیں گے۔ ضمناً صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذکرِ خیر بھی سنیں گے۔ مزید کئی مدنی پھول بھی پیش کئے جائیں گے۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کرکے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر روز سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **فتاویٰ رضویہ شریف جلد 23 صَفْحَہ 122** پر نقل فرماتے ہیں: حَضرتِ اَبُو المَواہِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسولُ اللہ، مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ: قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اس قابل ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ تم مجھ پر دُرود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے

نذر کر دیتے ہو۔ (الطبقات الکبری للشعرانی ص ۱۰۱)

گرچہ ہیں بے حد قُصُور تم ہو عَفُوّ و غَفُور
بخش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرُود

اے میرے کریم آقا! اگرچہ میرے گناہ بہت ہیں، لیکن آپ تو بہت زیادہ معافی عطا فرمانے والے ہیں، میرے گناہ اور خطائیں بھی معاف ہو جائیں، اللہ پاک آپ پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا آخرت کی کھیتی ہے، یہاں جیسا عمل کیا جائے گا آخرت میں ویسا ہی پھل کاٹنا پڑے گا، یقیناً سعادت مند ہیں وہ لوگ جو دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے ہیں اور آخرت کے لیے نیک اعمال کا تحفہ لے کر جاتے ہیں، **آخرت کی تیاری کا انداز کیسا ہونا چاہیے؟** آج ہم اس موضوع پر مدنی پھول حاصل کریں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موت سفر آخرت کی پہلی سیڑھی ہے، اگر سفر آخرت کی یہی پہلی منزل ہی پیشِ نظر رہے تو بعد کے سفر کو بہتر بنانے کا بھی ذہن بنے گا، اسی طرح وہ لوگ جو سفر آخرت کی تیاری میں مشغول رہتے ہیں، یعنی اللہ پاک کے نیک بندے، ان کی صحبت، ان کے احوال اور اقوال سے واقفیت بھی اس سفر کو بہتر بنانے کا سبب بن سکتی ہے۔ آج ہم اسی بارے میں مدنی پھول سُنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

میں نے نقصان نہیں اُٹھایا

اللہ والے دنیا کی بجائے ہمیشہ آخرت کی طرف نظر رکھتے ہیں، دنیا کی شے کی قربانی دے کر بدلے میں **آخرت کا فائدہ** اُٹھانا، ان کا طریقہ ہوتا ہے، آیئے اس طرح کا ایک واقعہ سُنتے ہیں:

منقول ہے کہ صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا زُبیر بِن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ انتہائی کامیاب تاجر تھے، عموماً تاجر کی سوچ ہوتی ہے کہ تجارت میں فائدہ ہی ہو نقصان نہ ہو، ایک بار حضرت سیِّدُنا زُبیر بِن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنا ایک گھر 6 لاکھ میں فروخت کیا، تو آپ سے عرض کی گئی: اے ابو عبد اللہ! (سستا بیچ دینے کے سبب) آپ کو تو نقصان ہو گیا۔ تو حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ہر گز نہیں! خدا کی قسم! تم جان لو گے کہ میں نے نقصان نہیں اُٹھایا کیونکہ میں نے یہ مال راہِ خدا میں دے دیا ہے۔ (یعنی صدقہ کر دیا ہے اور جو خوش نصیب مسلمان راہِ خدا میں اپنا مال صدقہ کر دیتا ہے تو وہ ہر گز نقصان نہیں اُٹھاتا بلکہ وہ تو اس کے بدلے میں ملنے والے عظیمُ الشّان ثواب کا حق دار بھی قرار پاتا ہے اور اس کی بَرَکت سے اس کے مال

میں بھی خوب اضافہ ہوتا ہے) (عمدة القاری کتاب الخمس، باب برکة الغازی، ج ۱۰، ص ۴۶۴ ملخصاً) یہ بھی منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ایک ہزار غلام تھے جو آپ کو زمین کی پیداوار اور فدیہ وغیرہ دیا کرتے تھے، لیکن اس میں سے ایک درہم بھی آپ کے گھر میں داخل نہ ہوتا، بلکہ آپ تمام کا تمام مال صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ (عمدة القاری کتاب الخمس، باب برکة الغازی، ج ۱۰، ص ۴۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مالِ دنیا کے بدلے آخرت کا نفع کمائیے

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا دنیا کے مال کے بدلے آخرت کمانے کا جذبہ مرحبا۔ اے کاش کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں اور دنیا کے نفع و نقصان کو ذہن سے نکال کر آخرت کے نفع و نقصان کا سوچنے والے بن جائیں۔ اے کاش کہ ہم بھی اپنے بزرگانِ دِین اور خصوصاً صحابۂ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں کہ وہ علم و عمل کے پیکر، فرائض و واجبات، سُنَن و مُستحبات کے عادی، قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے والے، روزوں کے شوقین، ربّ کی رِضا کے کاموں میں مشغول ہونے کے ساتھ ساتھ جس کو گنجائش ہوتی وہ کثرت سے صدقہ کرنے والے ہوتے اور یوں وہ اللہ پاک کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے۔

ابھی ہم نے حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا کچھ تذکرہ سُنا، ان کا عُرس مبارک اسی ماہ **جُمادَی الاُخریٰ** میں ہے، آیئے اسی مناسبت سے ان کی سیرت کے کچھ احوال مختصراً سنتے ہیں:

تذکرۂ سَیِّدُنا زبیر بن عوّام

10 ایسے جَلیلُ القَدْر اور خُوش نصیب صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن ہیں، جنہیں اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مِنبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ نام لے لے کر جنّتی ہونے کی خُوشخبری سُنائی۔ اِنہی دس (10) خُوش نصیبوں میں سے ایک حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ بھی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ حُضُورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرتِ صَفِیَّہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا کے فرزند ہیں۔ (کراماتِ صحابہ، ص۱۲۰)

آپ کا نام "زُبَیر" والد کا نام "عوّام" ہے جبکہ اسلام قبول کرنے والوں میں حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْه کا چوتھا یا پانچواں نمبر ہے۔ (اسد الغابہ، ۲/۲۹۵)

غَزْوَۂ خَنْدَق کے موقَع پر بَنِی قُرَیْظَہ کی سرگرمیوں کی خبر حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْه ہی لے کر آئے۔ اس کارنامے (Achievement) سے خوش ہو کر رحمتوں والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک حَوارِی (یعنی جاں نثار دوست) ہوتا ہے اور میرے حَوارِی زُبَیر ہیں۔ (تاریخِ دمشق، ۱۸/۳۶۰)

حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نہایت ہی امین تھے۔ آپ کی اَمانت میں دِیانت کے سبب لوگ بکثرت آپ کے پاس امانتیں رکھواتے۔ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ جب جنگِ جَمَل چھوڑ کر واپس جا رہے تھے، تو 11 جُمادَی الاُخریٰ سنہ 36ھ ابنِ جُرمُوز نے تَعاقُب کر کے آپ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کو دھوکے سے شہید کر دیا۔ (ریاض النضرۃ، الباب السادس، الفصل التاسع، ۲/۲۸۹، الجزء الرابع) آپ کا مَزار مُبارَک عِراق کی سر زمین پر جس علاقے میں واقع ہے، اس کا نام ہی "مَدِیْنَۃُ الزُّبَیْر" ہے۔ (یہ بصرہ صُوبے کی وادیِ سِباع میں واقع ہے) (حضرت سیدنا زُبَیر بن عوّام، ص۶۷) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سمجھدار کون

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عقل مند وہی ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرلے، اللہ و رسول کے حکم کے مطابق زندگی گزارے، ربّ کے احکام جانے، اُنھیں مانے اور ان پر عمل کرے، سعادت مند وہی ہے جو سفر آخرت کا راہی بننے سے پہلے ہی زادِ راہ اپنے ہمراہ لے لے، یاد رکھئے دنیوی زندگی بے حد مختصر ہے۔ ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں **موت** کے قریب کر رہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں دُنیَوی زندگی کے اختتام کی طرف لے جا رہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں قَبْر کے گڑھے کے قریب کرتی جا رہی ہے۔ ☆ہماری ہر سانس گویا کہ عالمِ دُنیا سے **عالَمِ برزخ** کی طرف بڑی تیزی کے ساتھ بڑھتا ہوا ایک قدم ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں موت کے فرشتے سے مِلانے کی طرف لے جا رہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** دنیا کے سفر کو مختصر کرتی جا رہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں راہِ آخرت سے مِلانے کا وسیلہ بن رہی ہے۔ جیسے ہی یہ سانسوں کی مالا ٹُوٹی، ہمارا سلسلۂ عمل بھی رک جائے گا، پھر حسرت وافسوس کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا، اتنی بھی مُہلت نہ دی جائے گی کہ ایک مرتبہ "**سُبْحٰنَ اللّٰہ**" کہہ کر اپنی نیکیوں میں ہی اضافہ کرلیں۔ اسی لیے دنیا میں مِلی ہوئی اس زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیاں کمانے اور آخرت کو بہتر بنانے میں لگ جانا چاہئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے، ہمارے پہننے کے کپڑے ہوں، لکھنے کے لیے قلم ہو، رہنے کے لیے گھر ہو، ہاتھ میں باندھی ہوئی گھڑی ہو، تیز رفتار بائیک (موٹر سائیکل) ہو یا ہوا میں اُڑتے ہوئے جہاز ہوں، سب کا کچھ نہ کچھ مقصد ضرور ہے اور ہر ایک شے اپنے مقصد کی تکمیل کا سبب بن رہی ہے، ذرا سوچئے! جب کائنات کی ہر

شے اپنے اندر کوئی نہ کوئی مقصد رکھتی ہے تو کیا انسان بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ کیا اس **اشرفُ الْمَخْلُوقات** کے بنائے جانے کا کوئی مقصد نہیں؟ کیا حضرتِ انسان کی پیدائش بِلاوجہ اور بِلا مقصد ہے؟ نہیں! نہیں ہرگز نہیں! انسان کو اس دنیا میں بیکار نہیں پیدا کیا گیا، چنانچہ پارہ 18 **سورۃُ المُؤمِنُون** آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

(پ۱۸، المؤمنون: ۱۱۵)

ترجمۂ کنزُالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! قرآنِ پاک کی اس آیتِ کریمہ سے **معلوم** ہو رہا ہے کہ کوئی خاص مقصد ہے جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اس مقصد کی رہنمائی کرتے ہوئے پارہ 27، سُورۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

(پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اس آیت سے **معلوم** ہوا کہ انسانوں اور جِنّوں کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ان کی پیدائش کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ **اللہ پاک کی عبادت** کریں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، دنیا میں کیا جانے والا ہر عمل آخرت کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے، آخرت کو بہتر کرنے کے لیے بہت

ضروری ہے کہ اعمال کو ٹھیک کیا جائے۔ اللہ پاک کے احکام کو جانا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ اپنے اصل مقصد **عبادتِ الٰہی** کو پیشِ نظر رکھ کر حکمِ اِلٰہی کے مطابق عبادتِ اِلٰہی بجالائیں گے اور ربّ کریم کا فضل شاملِ حال رہا تو آخرت کو بہتر بنانا بہت آسان ہو جائے گا۔

دنیا کا امتحان اور آخرت کا امتحان

مدارس، جامعات اور اسکولز، کالجز کے جب امتحان ہوتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ طلبہ اس کی کیسی تیاری کر رہے ہوتے ہیں، محنتی طلبہ کو سِوائے پیپر کے اور کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا، نہ کھانا یاد رہتا ہے نہ پینے کا ہوش رہتا ہے، صرف ایک ہی دُھن ہوتی ہے کہ امتحان کی تیاری کرنی ہے اور ہر وہ سوال جس کا اندازہ ہو کہ وہ پیپر میں آسکتا ہے، اس کی بطورِ خاص تیاری کی جاتی ہے، ایسے وقت میں والدین کا بھی طلبہ کو بھرپور ساتھ حاصل ہوتا ہے کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا کامیاب ہو گا تو کماؤ پوت بنے گا۔ اولاد دُنیوی امتحان میں کامیاب ہو گی تو زندگی بہتر ہو گی، ذرا سوچئے! جب دنیا کی خاطر ہم اور ہماری اولاد اِتنے مگن ہو جاتے ہیں، تو آخرت کے امتحان کی تیاری کے لیے تو دُنیا کے امتحان سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! تھوڑی دیر کے لیے ہم غور سے اپنا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا کبھی **آخرت کے امتحان** کی تیاری کی بھی کبھی فکر ہوئی ہے؟ کیا کبھی آخرت کے اِمتحان کی کامیابی کے لیے بھی ہم بے چین ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اشعار کس قدر آخرت کی طرف مائل کرنے والے ہیں، سنئے!

راہ پُر خار ہے کیا ہونا ہے   پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے

ہم کو بد کر وہی کرنا جس سے
دوست بیزار ہے کیا ہونا ہے

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرمِ بے پروا دیکھ
سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے

کام زِنداں کے کئے اور ہمیں
شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

بیچ میں آگ کا دریا حائل
قصد اس پار ہے کیا ہونا ہے

واں نہیں بات بنانے کی مجال
چارہ اقرار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۶۶تا۱۶۹)

آیئے! ان اشعار کی مختصر وضاحت ملاحظہ فرمایئے:

(1) دنیا کا سفر کانٹوں یعنی غفلتوں، مال و اولاد کی آزمائش وغیرہ سے بھرا ہوا ہے اور اس پر مزید مصیبت یہ ہے کہ پاؤں بھی زخمی ہیں، قدم قدم پر رکاوٹیں ہیں، خدا خیر کرے نہ معلوم یہ سفر کیسے طے ہوگا۔(2) ہم تو جان بوجھ کر وہی کام کرتے ہیں جن سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے تو ہمارا کیا حال ہوگا اور ہم نجات کیسے پائیں گے؟(3) یعنی ہم نے تو اپنے خیال کے مطابق بڑی احتیاط سے چھپ چھپ کر گناہ کئے حالانکہ ہم یہ بھی جانتے تھے کہ اللہ پاک ہمارے ہر چھپے، ظاہر کو جانتا ہے مگر لوگوں کا ڈر تھا خدا کا ڈر نہ تھا۔(4) ارے او مجرم! تُو کیسا نادان ہے دیکھتا کیوں نہیں تیرے سر پر ہر وقت موت کی تلوار لٹک رہی ہے اور تجھے کوئی پرواہی نہیں ہے، اب تجھے معلوم ہو گیا ہوگا کہ ایسے مجرم کے ساتھ کیا ہوگا۔(5) ہماری سوچ بھی کیسی بچگانہ ہے کہ کام تو ایسے کرتے ہیں کہ قید خانے میں ڈال دیے جائیں اور امیدیں جنت کے باغوں میں جانے کی باندھ رکھی ہیں ان حالات میں ہمارے ساتھ کیا ہونا ہے، خدا ہمارے ساتھ ہمارے اعمال کے مطابق معاملہ کرنے

کے بجائے عفو و کرم والا معاملہ فرمائے۔(6) کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے اور جنت کے درمیان آگ کا دریا ہے جس کو پار کر کے ہی جنت میں داخلہ ہو سکتا ہے۔(7) ربّ کریم کی بارگاہ تو وہ بارگاہ ہے کہ جہاں جھوٹ بہانہ، مکر و فریب چل ہی نہیں سکتے، وہاں اپنے جرموں کے اقرار کرنے کے سِوا کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ اللہ کریم ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بطورِ مسلمان جب ہمیں **یقین** ہے کہ ہم نے ایک دن **مرنا** ہے، **اندھیری قبر** میں اُترنا ہے، نہ جانے کتنے سال **عالَمِ برزخ** (برزخ کے لفظی معنیٰ آڑ اور پردہ کے ہیں اور مرنے کے بعد سے لے کر قیامت میں اُٹھنے تک کا وقفہ "برزخ" کہلاتا ہے) میں رہنا ہے، پھر **قِیامت** نے قائم ہونا ہے، پھر میدانِ محشر اور **حساب کتاب** کا معاملہ دَرپیش ہونا ہے، تو ہمیں ان تمام مراحل کی تیاری کرنی چاہئے، ایک مسلمان کی آخرت کی تیاری کا انداز کیسا ہونا چاہیے اور ایک بندہ کس طرح ہمیشہ اپنی آخرت کو یاد رکھ سکتا ہے؟ آیئے اس کے دو طریقے سُنتے ہیں۔

پہلا طریقہ موت کو یاد رکھنا!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری کرنے کے لیے **موت کی یاد** بہت ضروری ہے، کیونکہ موت آخرت کی پہلی سیڑھی ہے اور موت آخرت کا اوَّلِین مرحلہ ہے۔ موت کو کثرت سے یاد کرنا گویا آخرت کے تمام مراحل کو یاد کرنا ہے کہ جب بندہ موت کو یاد کرے گا تو ربّ کو راضی کرنے والے کاموں کی طرف بڑھے گا، وہ جاننے کی کوشش کرے گا کہ کس کام میں میرے ربّ کی رِضا ہے اور کونسا کام اُسے ناراض کرنے والا ہے، پھر وہ ربّ کے احکام کے مطابق اُس کی

عبادت میں مشغول ہو جائے گا۔ اللہ والے پوری زندگی فکرِ آخرت میں گزار دیتے تھے، اس لیے کہ وہ کثرت سے موت کو یاد کرتے تھے اور انہیں موت زندگی سے زیادہ عزیز ہوتی تھی۔

موت زندگی سے محبوب

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "احیاء العلوم مترجم" جلد 5 صفحہ 476 پر ہے کہ جب حضرت سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ پاک! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنی مالداری سے زیادہ غربت (Poverty) کو محبوب رکھا ہے، میں نے اپنی صحت سے زیادہ بیماری کو پسند کیا ہے اور میں نے زندگی سے زیادہ موت کو محبوب رکھا ہے، لہٰذا تُو مجھ پر موت آسان کر دے تاکہ تجھ سے ملاقات کر سکوں۔

روح نہ کیوں ہو مضطرب موت کے انتظار میں
سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہ مزار میں

(دیوانِ سالک، ص ۲۲)

اگر ہم اللہ والوں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ وہ یہ بات کبھی نہ بُھولتے تھے کہ ہم نے یہ دنیا چھوڑ کر چلے جانا ہے، اِنہیں یہ ہمیشہ یاد رہتا کہ ہم اس دنیا میں مسافر کی طرح ہیں، اس لیے وہ فکرِ آخرت میں مبتلا رہتے اور دنیا کی طرف بالکل بھی توجہ نہ کرتے۔

زبردست امام، معمولی کپڑوں میں!

چنانچہ منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک بار مکہ معظمہ میں تشریف فرما تھے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ظاہری شان و شوکت سے بے نیاز تھے، اس لئے آپ نہایت سادہ

اور معمولی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے ۔ حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمن طُوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: آپ کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔ آپ **وقت کے اِمام** اور قوم کے پیشوا ہیں، ہزاروں لوگ آپ کے مُرید ہیں؟ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواب دیا: ایسے شخص کا لباس کیا دیکھتے ہو جو اس دنیا میں ایک مسافر کی طرح مقیم ہو اور جو اس کائنات کی رنگینوں کو فانی اور وقتی تصور کرتا ہے۔ جب کائنات کے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا میں مسافر کی طرح رہے اور کچھ مال و زر اکٹھا نہ کیا تو میری کیا حیثیت اور حقیقت ہے۔" (احیاء العلوم، ۱/۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سادگی اور اپنی موت و آخرت کو یاد کرنے کا انداز اور جذبہ مرحبا، اے کاش کہ ہم بھی امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرح ہمیشہ موت و آخرت کو یاد رکھنے والے بن جائیں۔ آیئے! اپنے وقت کے مجدد اور امام حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اور بھی ذکرِ خیر سنتے ہیں:

تذکرۂ امام غزالی:

حضرتِ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالم اور اللہ پاک کے ولی تھے، ☆حضرتِ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس ماہِ جُمادَی الاُخریٰ کی 14 تاریخ کو ہے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کُنیت ابو حامد، لَقَب حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد بن محمد بن احمد غزالی شافعی رَحِمَہُمُ اللہ ہے۔ حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 450 سنہ ھ میں خُراسان کے ضلع طُوس کے علاقے طَابَران میں پیدا ہوئے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ۹/۱) ☆حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شُمار ان مُقدَّس ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنی ساری زِندگی حُصولِ علم اور تبلیغِ دین

کیلئے وَقْف کر دی۔ ☆حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِحْیائے دِین کے لیے ایسے ایسے کارنامے سر اَنْجام دیئے کہ اپنے وَقْت کے مُجدِّد بن کر نمایاں ہوئے۔ ☆حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ابتدا میں بڑی شان و شوکت سے زندگی بسر فرماتے تھے مگر بعد میں زاہدانہ انداز کو اختیار فرمایا ۔حضرت سَیِّدُنا ابو منصور سعید بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: ”جب پہلی بار حضرت سیّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عالمانہ شان و شوکت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لِباس و سواری کی قیمت لگائی تو وہ پانچ سو(500) دِینار (یعنی 500 سونے کے سِکّے) بنی، پھر جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے زُہد و تقویٰ اِخْتیار کیا اور بغداد چھوڑ دیا، مختلف مَقامات کا سفر کرتے رہے اور دوبارہ جب بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لباس کی قیمت لگائی تو وہ پندرہ (15) قیراط (یعنی چند معمولی سِکّے) بنی۔“ (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ۹/۱۲۶، الجزء:۱۷)

امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور احیاءُ العلوم

☆”**امام غزالی** کی کتاب **احیاء العلوم**“ اَخلاقیات کے مَوضُوع پر بے مثال تحریر ہے۔ ☆”**احیاء العلوم**“ پڑھ کر آخرت کی تیاری کا ذہن بنتا ہے، ☆”**احیاء العلوم**“ آخرت کی تیاری پر اُبھارنے والی کتاب ہے، ☆”**احیاءُ العلوم**“ نفس کے چُنگل سے چھٹکارا دِلانے والی عظیمُ الشّان کتاب ہے، ☆”**احیاء العلوم**“ بار بار پڑھنے والی کتاب ہے۔ ☆”**احیاء العلوم**“ میں ظاہری عُلوم کے ساتھ ساتھ باطِنی عُلوم کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ ☆”**اِحیاءُ العلوم**“ دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کو بھی بہتر بنانے کا ذریعہ ہے۔ ☆”**احیاء العلوم**“ شیطان کی شرارتوں کو پہچاننے کا مؤثر ذریعہ ہے، ☆”**احیاء العلوم**“ کا مُطالَعہ اور اس میں بیان ہونے والی باتوں پر عمل دلوں کی صفائی کا باعث بنتا ہے۔ ☆”**احیاء العلوم**“ انسان کو ”**کامل انسان**“ بنانے والی کتاب ہے۔امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس

عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس کتاب کی اَہمیّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: باطن کی اِصلاح میں **حُجَّۃُ الاِسلام** حضرت **سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مجھ پر بڑا اِحسان ہے۔ **سَیِّدُنا امام غزالی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتب **مِنْہاجُ الْعابِدِیْن** اور **اِحیاءُ الْعُلُوم** وغیرہ پڑھتے ہوئے بارہا ایسا محسوس ہوتا ہے، گویا مجھے ہی کان پکڑ کر سمجھا رہے ہیں کہ "بڑا نیک بنا پھرتا ہے، ذرا اپنے آپ کو تو دیکھ! تجھ میں تو یہ بھی خرابی ہے اور تیرے اندر تو وہ بھی بُرائی ہے، نیز جب بھی پڑھوں ایسا لگتا ہے کہ رُوح کو نئی نئی غِذائیں مل رہی ہیں، ان کی کُتُب ایک آدھ بار پڑھ کر رکھ دینے والی نہیں، زِندگی کے آخری سانس تک پڑھے جانے کے لائق ہیں۔"

یہ بھی یاد رہے کہ **ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال** کی ضروری معلومات اور ان سے بچنے کے طریقے جاننا فرض ہے، اسی طرح **نجات دِلانے والے اعمال** کی ضروری معلومات اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے جاننا بھی فرض ہے اور احیاء العلوم اس علم کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

نجات دِلانے والے اعمال کی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب بنام "**نجات دِلانے والے اعمال کی معلومات مع 41 حکایات**" بھی بہترین مددگار ہے۔

اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتاب **مِنْہاجُ الْعابِدِیْن** کی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کتاب کے مطالعے کو **مدنی اِنعامات** میں بھی شامل فرمایا ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 68 میں آپ فرماتے ہیں: کیا آپ نے اِس سال کم از کم ایک بار **اِمام غزالی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی آخری تصنیف **مِنْہاجُ الْعابِدِیْن** سے توبہ، اِخلاص، تقویٰ، خوف و رَجا، عُجب و رِیا، آنکھ، کان، دل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھ یا سُن لیا؟

آیئے! ہاتھوں ہاتھ نیّت کرتے ہیں کہ دِیگر مدنی انعامات پر عمل کے ساتھ ساتھ **مِنْہاجُ الْعابِدِیْن**

کے مطالعے والے مدنی انعام پر بھی عمل کی سعادت حاصل کریں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

کرلو نیّت خوب کوشش کرکے ہم اپنا عمل
مدنی انعامات پر ہر دم بڑھاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذیلی حلقوں کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی اِنْعَامات"** کے مُطابِق روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

یاد رہے! **مدنی انعامات** پر خود عمل کرتے ہوئے دیگر عاشقانِ رسول میں مدنی انعامات کے رسائل تقسیم کرنا اور پھر مہینا ختم ہونے پر ان سے وصول کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"مدنی انعامات"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"مدنی انعامات"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص ذمہ داران اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں ، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔اس رسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے ،☆مدنی انعامات کیا ہیں ؟☆فکرِ مدینہ کیسے کی جائے ؟☆مدنی انعامات کے مقاصد☆مدنی انعامات کی درجہ بندی،☆چند مدنی انعامات کے طبّی و سائنسی فوائد،☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ☆مدنی انعامات

کی برکتیں، ☆ مدنی انعامات کے متعلق فرامینِ امیر اہلسنّت ☆ مدنی انعامات کے بارے میں مرکزی مجلس شوریٰ کے مدنی مشوروں کے مدنی پھول ☆ مدنی انعامات سے مُتَعَلِّق شرعی و تنظیمی احتیاطوں پر مشتمل سوالات جوابات وغیرہ۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے ☆ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے، ☆ مَدَنی اِنعامات بُزرگانِ دِین کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیْعہ ہے۔

مدنی انعامات کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات کی وجہ سے کثیر اسلامی بھائیوں کو برکتیں حاصل ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ چنانچہ

صوبہ پنجاب کے شہر سردار آباد (فیصل آباد) کے اطراف میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا ڈیڑھ سال میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ انہوں نے فکرِ مدینہ (اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کو دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح میں فکرِ مدینہ کہا جاتا ہے) نہ کی ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات پر عمل کی برکت سے انہیں سورۂ ملک زبانی یاد ہو گئی ہے، اسی طرح زم زم نگر (حیدر آباد باب الاسلام، سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کو ماہِ رجب المرجب 1426 ھ کی ایک رات میں خواب میں مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت

ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مدنی انعامات سے متعلق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے گا۔

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی ۔۔۔ مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی

مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے ۔۔۔ تِرا دِیدار جب ہو گا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی

میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تصویر ۔۔۔ بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائل بخشش مُرمَّم، ص ۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا طریقہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اپنی آخرت کی تیاری کرنے کے طریقے سُن رہے تھے، آخرت کی تیاری کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم نیک بندوں اور اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں، ان کے تذکرے سُنیں اور ان کی سیرت و کردار کا مطالعہ کر کے اس کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی بھی کوشش کریں۔ جس طرح کوئی شخص اپنی دُنیا کو بہتر سے بہترین کرنے کے لیے فکر مند رہتا ہے، اللہ پاک کے یہ نیک بندے اس سے کہیں زیادہ اپنی آخرت کی بہتری کے لیے مصروفِ عمل ہوتے ہیں، یہ لوگ اپنی زندگیاں اس طرز سے گزارتے ہیں کہ بعد والوں کے لیے محض ان کا ذکر کرنا بھی اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا سبب بن جاتا ہے۔ اس لیے جب کوئی اللہ والوں سے وابستہ ہو جائے تو وہ بھی ان کے رنگ میں رنگ کر آخرت کو بہتر بنانے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ مشاہدہ ہے کہ اگر کوئی بندہ دنیا میں کسی اہلِ فن کے ساتھ دو چار دن بیٹھ جائے تو اس فن کی کچھ نہ کچھ معلومات ساتھ

بیٹھنے والے کو بھی حاصل ہو جاتی ہیں، مثلاً اگر کوئی میڈیکل اسٹور(Medical Store)پر بیٹھ جائے تو دواؤں کی کچھ نہ کچھ معلومات اسے بھی حاصل ہو جائیں گی، اسی طرح کریانے کی دکان پر دو چار دن گزار لینے والا آٹے، چینی، گھی اور دال وغیرہ جیسی اشیا کے بھاؤ سے واقف ہو جاتا ہے، کپڑے کی دکان پر دو چار دن گزار دینے والا کپڑے کی کوالٹی اور اقسام کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان جاتا ہے، اسی طرح جب کوئی بندہ اللہ والوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا شروع کر دے، ان کی صحبت اختیار کر لے، ان کی سیرت و کردار کا مطالعہ کرنے والا بن جائے تو اگر اللہ پاک کی رحمت شامل ہو جائے تو اس میں بھی وہی انداز پیدا ہونا شروع ہو جائے گا کہ جو آخرت کی تیاری میں فائدہ مند ہو سکے۔ اسے بھی وہ مدنی سوچ مل جائے گی، جس سے آخرت بہتر ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اللہ پاک کے یہ نیک بندے اپنی آخرت کو بہتر بنانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، ہر وہ کام جس سے ان کی آخرت سنور سکتی ہو ، یہ نیک لوگ اسے فوراً کر گزرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی صحبت میں رہنے والا بھی اس فانی دنیا کی رنگینیوں کو بھُلا کر آخرت کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔ یقیناً جو خُوش نصیب لوگ خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰے کی لازوال دولت سے مالا مال ہوں، جو خُوش نصیب لوگ محبتِ صحابہ و اہلبیت کی دولت سے سرشار ہوں، جو خُوش نصیب لوگ سر سے لے کر پاؤں تک سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہوں، جو خوش نصیب لوگ اطاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول کا مقدس جذبہ لیے ہوئے ہوں، جن کی صحبت کی برکت سے عمل کا جذبہ بڑھتا ہو، جن کی صحبت کی برکت سے گناہوں سے نفرت اور فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہو تو ایسوں کا فیضان پانے والا بھلا کس طرح برکتوں سے محروم رہ سکتا ہے؟

صحبت ضرور رنگ لاتی ہے!

حضرت سَیِّدُنا مُصْلِحُ الدِّین سعدی شیرازی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے اچھی صحبت کی اہمیت کو نہایت خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے چنانچہ آپ گلستانِ سعدی میں فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے: یعنی ایک روز خوشبو والی مٹی حَمّام میں مجھے ایک دوست کے ہاتھوں سے ملی، میں نے اُس مٹی سے کہا کہ تومُشک ہے یا عنبر! تیری دلکش خوشبو نے مجھے مَسْت و بے خود کر دیا ہے (یہ سُن کر مٹی نے کہا) میں تو حقیر (یعنی ادنیٰ سی) مٹی تھی، لیکن ایک مُدّت تک میں پھولوں کی صحبت میں رہی، پس ہم نشین کے جمال نے مجھ میں اثر کیا (کہ میں خوشبودار ہو گئی) ورنہ میں تو وہی خاک و مٹی ہوں، جو پہلے تھی۔ (گلستان سَعدی ص ۴)

سنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ الله　　تم اپنائے رکھو سدا مدنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا　　قریب آکے دیکھو ذرا مدنی ماحول
نبی کی محبت میں رونے کا انداز　　چلے آؤ سکھلائے گا مدنی ماحول
بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر　　کے اچھوں کے پاس آکے پا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۶)

اچھی صُحبت کی برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس قدر ممکن ہو نیک لوگوں کی صحبت سے وابستہ رہنا چاہئے کہ اچھوں کی صحبت انسان تو انسان اگر کسی جانور کو بھی نصیب ہو جائے تو پھر وہ عام جانور نہیں رہتا بلکہ اس کی صحبت و نسبت کی برکت سے وہ دُوسرے جانوروں سے ممتاز اور نمایاں ہو جاتا ہے، جیسے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللهُ عَنْهُم کے کُتّے ہی کو لے لیجئے کہ جو پہلے ایک عام سا کُتّا تھا، مگر اُسے اَصحابِ کہف

رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم سے محبت و اُلفت ہوگئی تھی، لہٰذا وہ ان اللہ والوں کی مَحَبَّت میں اُن کا رفیق، شریکِ سفر اور محافظ بن گیا، اولیائے کرام رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی صحبت کی برکتیں تو کیا نصیب ہوئیں، اس کی تو قسمت ہی چمک اُٹھی اور اس کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہو گیا کہ خدائے پاک نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اپنے مقبول بندوں یعنی اصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم کے ساتھ ساتھ اس کا بھی ذِکر فرمایا، چُنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِؕ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اُن کا کُتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔ (پ۱۵، الکھف:۱۸)

حضرت سَیِّدُنا اِمام ابوعبدُاللہ محمد بن احمد قُرطبی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیائے کرام رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کُتّا اتنا بلند مقام پا گیا کہ اللہ پاک نے اس کا ذکرِ خیر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اولیائے کرام اور نیک بندوں سے مَحَبَّت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلّی (Satisfaction) ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔[1] یعنی ان کیلئے تسلّی ہے کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ پاک کی بارگاہ میں کامیاب ہوں گے۔[2]

مجلس تاجران

اے عاشقانِ اولیا! سُنا آپ نے کہ انسان ہو یا جانور اچھی صحبت سے فیضیاب ہونے والا کوئی بھی محروم نہیں رہتا بلکہ اس پر ربِّ کریم کا خاص فضل و احسان ہوتا ہے اور اس کا بیڑا پار ہو جاتا

---

1 ... تفسیر قرطبی، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۸، الجزء۱۰، ۵/۲۶۹

2 ... صراطُ الجِنان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۸، ۵/ ۵۵۰ ملخصاً

ہے۔ اس پُر فتن دَور میں اچھی صحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مدنی ماحول میں عاشقانِ رسول کی صحبت سے بہت سے بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح کا سامان ہو چکا ہے اور توبہ کے بعد اس مدنی مقصد کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ"** لہٰذا ہم سب بھی اس مدنی مقصد پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 107 شُعبہ جات میں مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس تاجران"** بھی ہے، تِجارت ایک ایسا شُعبہ ہے جو ہر ملک میں رِیڑھ کی ہڈی کی حَیثیَّت رکھتا ہے، بلکہ کئی ملکوں کی مَعِیشت کا اِنْحِصار و مَدار ہی تِجارت پر ہے، مگر بدقسمتی سے علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج مسلمانوں کی ایک تعداد تجارت کے اسلامی سنہری اُصُولوں کی معلومات اور ان پر عمل کرنے سے بہت دُور ہے۔ چُنانچہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ایک مجلس بنام **"مجلسِ تاجران"** کا قِیام عمل میں آیا، جس کا کام شُعبہ تِجارت سے مُنسلک لوگوں کو تجارت کے مُتَعلِّق اسلامی تعلیمات بتانا، ان میں نیکی کی دعوت کو عام کرنا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، مدَنی مقصد کے حُصُول اور بازاروں / مارکیٹوں / پلازوں میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے مسجد یا کسی بھی مُناسِب مَقام پر مدنی درس وغیرہ دینے کا اِہتمام کرنا ہے، جسے **چوک دَرس** کہا جاتا ہے۔ چوک درس کے علاوہ مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے تجارت سے وابستہ عاشقانِ رسول کو ان کے وقت کی سہولت کے مطابق قرآنِ کریم دُرست پڑھنا سکھایا جاتا ہے، مدنی چینل پر باقاعدہ سلسلہ **"اَحکامِ تِجارت"** بھی ہوتا ہے جس میں دارالافتاء اہلسنّت کے مُفتی صاحب پوچھے گئے سوالات کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں عنایت فرماتے ہیں، الغرض تِجارت (Trade) کو

صحیح معنٰی میں اِسلامی انداز سے پیش کرنے کیلئے، دعوتِ اسلامی کی یہ مجلس کوشش میں مگن ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے　　بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنازے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"مردے کے صدمے"** سے جنازے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحَظہ کیجئے: (1) جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ پاک حیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ (فِردَوس الْاَخبار، ۲۸۲/۱، حدیث ۱۱۰۸) (2) بندۂ مومن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اُس کے تمام شرکائے جنازہ کی بَخْشِش کردی جائے گی۔ (مُسندُ البزار، ۱۱/ ۸۶، حدیث: ۴۷۹۶) ☆ جنازے میں رضائے اِلٰہی، فَرض کی ادائیگی، مَیِّت اور اُس کے عزیزوں کی دلجوئی وغیرہ اچھی

1 ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۹۷/۱، حدیث: ۱۷۵

اچھّی نیّتوں سے شرکت کرنی چاہیے۔☆جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے اَنجام کے بارے میں سوچتے رہیے کہ جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں، اِسی طرح ایک دن مجھے بھی لے جایا جائے گا، جس طرح اِسے مِٹّی تلے دَفن کیا جانے والا ہے، اِسی طرح میری بھی تدفین عمل میں لائی جائی گی۔اِس طرح غَور و فِکْر کرنا عبادت اور کارِ ثواب ہے۔☆جنازے کو کندھا دینا کارِ ثواب ہے، حدیثِ پاک میں ہے:"جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔" ایک اور حدیث شریف میں ہے:"جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اُس کی مُستَقِل مغفِرت فرما دے گا۔"(جوہرہ، ص۱۳۹، دُرِّ مُختار، ۳/۱۵۹،۱۵۸، بہارِ شریعت، ۱/۸۲۳) ☆سُنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔پوری سُنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔(عالمگیری، ۱/۱۶۲، بہارِ شریعت، ۱/۸۲۲)☆جنازے کو کندھا دیتے وَقْت جان بوجھ کر ایذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دھکے دینا جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیّت کے جنازے میں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے☆شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قبْر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔صِرف غُسْل دینے اور بِلا حائل بدن کو چھُونے کی مُمانَعَت ہے۔(بہارِ شریعت، ۱/۸۱۳، ۸۱۲)☆جنازے کے ساتھ بُلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ یا کَلِمَۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۳۹تا۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعَہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین

ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَرْوَردگار سُنّتوں کی تَرْبِیَت کے قافِلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ٦٣٥)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہوگا "**زندگی کا مقصد۔**" ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے، ہم اُس مقصد کو پانے کے لیے کیا کچھ عمل کر رہے ہیں اور کیا کچھ عمل کر سکتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں کا زندگی گزارنے کا کیا انداز ہوا کرتا تھا جبکہ ہماری زندگی کس طرح گزر رہی ہے اور ہمیں زندگی کو کس طرح گزارنا چاہئے۔ ان کے علاوہ کئی سبق آموز واقعات اور ان واقعات سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کئے جائیں گے۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی سُنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کر کے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا (یعنی ہاتھ مِلاؤں گا)۔ (القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زندگی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، ہر نعمت کا کوئی نہ کوئی استعمال (Use) ہوتا ہے، اس زندگی کا بھی کچھ نہ کچھ استعمال (مقصد) ضرور ہے۔ لہٰذا جو شَخْص اپنے سامنے ایک خاص مقصد رکھ کر زندگی گزارتا ہے تو وہ اُس مقصد میں کبھی نہ کبھی کامیاب

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہو ہی جاتا ہے، اور اگر کسی وجہ سے اس مقصد میں کامیابی نہ بھی ملے تو مقصد کو پانے کی جد و جہد مقصد کے قریب ضرور کر دیتی ہے۔ آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **"زندگی کا مقصد"** ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے؟ یہ آج ہم سُنیں گے۔ ہم اُس مقصد کو پانے کے لیے کیا کچھ عمل کر رہے ہیں اور کیا کچھ عمل کر سکتے ہیں؟ اس پر بھی کچھ مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ ہمارے بزرگوں کا زندگی گزارنے کا کیا انداز تھا اور ہم اپنی زندگی کس طرح گزار رہے ہیں، اس پر بھی کچھ مدنی پھول آج کے بیان میں پیش کئے جائیں گے۔ دِلجمعی کے ساتھ اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سُننے کی سعادت حاصل کیجئے، دنیا و آخرت بہتر بنانے کے کئی مدنی پھول حاصل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عبادتِ الٰہی اور اس کا بدلہ

حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعین میں سے تھے، انہوں نے زندگی کی آسائشوں اور لذتوں کو ترک کر دیا تھا۔ آپ بڑے باحیا، تمام عیبوں سے دُور اور اللہ پاک کے ولی تھے۔ حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے معمولات میں سے تھا کہ رات قیام میں گزارتے اور دن روزہ کی حالت میں بسر کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خود پر روزانہ ایک ہزار رکعت (نوافل) پڑھنا لازم کر رکھا تھا۔ طلوعِ آفتاب سے لے کر عصر تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے، جب لوٹتے تو پاؤں اور پنڈلیاں سُوجی ہوتیں۔ اپنے نفس سے فرماتے: اے نفس! اے بُرائی کا حکم دینے والے! تجھے تو صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ خدا کی قسم! میں تجھے مسلسل سرگرمِ عمل رکھوں گا حتی کہ بستر بھی تجھ سے اپنا حصہ وصول نہ کر سکے گا (یعنی آرام نہیں کروں گا)۔

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وادیِ سباء کی طرف تشریف لے گئے، وہاں ایک

حبشی عابد (عبادت گزار) بھی رہتے تھے جو اس ویرانے میں عبادت کرتے رہتے۔ حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وادی کے ایک کونے میں اور وہ عابد دوسرے کونے میں مشغول عبادت ہوگئے۔ چالیس (40) دن اور چالیس (40) رات تک دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ جب فرض نماز کا وقت ہوتا تو باجماعت نماز ادا کرتے پھر اپنی اپنی جگہ جا کر نوافل میں مشغول ہو جاتے۔ 40 دن بعد ان حبشی بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: اے عامر! کون سی چیز آپ کے لئے باعثِ ہلاکت ہے؟ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے خوف کھاؤں۔

ایک بار حضرت سیِّدُنا عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیمار ہوئے تو رونے لگے۔ عرض کی گئی: آپ تو بڑے پرہیز گار اور زاہد ہیں پھر کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میں کیوں نہ روؤں اور مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار کون ہے؟ اللہ پاک کی قسم! میں دنیا کے چُھوٹنے پر یا موت کی تلخی کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ سفر لمبا اور زادِ راہ کم ہے۔ (یعنی آخرت کا سفر بہت لمبا ہے اور میرے پاس نیکیاں نہیں ہیں)

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے کسی کو خواب میں ندا دیتے سُنا کہ لوگوں کو آگاہ کر دو حضرت سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اللہ پاک سے ملاقات ہوگی اور جس دن ان کی ملاقات ہوگی اس دن ان کا چہرہ (Face) چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔ (حلیۃ الاولیاء، ۱/۱۴۲تا ۱۵۰ ملتقطاً وبتغیر)

تُو گناہوں کو کر مُعاف اللہ! میری مقبول معذرت فرما!

ہو نہ عطّار حَشر میں رُسوا بے حِساب اِس کی مغفرت فرما!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ والوں کا انداز نِرالا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ نیک بندے زندگی کی حقیقت سے واقف ہوتے ہیں، اس لیے اپنی زندگی کا **ایک ہی مقصد** (Purpose) پیشِ نظر رکھتے ہیں اور وہ ہے **اللہ پاک کی عبادت** اور اس کی اطاعت یعنی اللہ پاک کے حکم کے مطابق زندگی گزارنا۔ ان اللہ والوں کی زندگیاں پھر ہمیشہ اسی مقصد کے گرد گھُومتی نظر آتی ہیں اور وہ نہ صرف اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں بلکہ انہیں اس پر انعام بھی ملتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بھی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، مگر افسوس ہم آخرت کی بجائے دنیا کو ہی ترجیح دیتے ہیں، دنیا کے لیے جیتے ہیں، دنیا کے لیے منصوبے بناتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم زندگی کے مقصد کو فراموش کر بیٹھتے ہیں۔ اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمیں اس خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بے وفا دُنیا پہ مت کر اِعتِبار | تُو اچانک مَوت کا ہوگا شِکار
موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ! | جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
جب فِرِشتہ موت کا چھا جائے گا | پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
دنیا میں رہ جائے گا یہ دَبدَبہ | زور تیرا خاک میں مل جائے گا
قَبْر روزانہ یہ کرتی ہے پُکار | مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شُمار
میرے اندر تُو اکیلا آئے گا | ہاں! مگر اعمال لیتا آئے گا
نَرم بستر گھر پہ ہی رہ جائیں گے | تجھ کو فرشِ خاک پر دَفنائیں گے
کام مال و زَر نہیں کچھ آئے گا | غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

جب تِرے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے
قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے
تیرا اِک اِک بال تک جھڑ جائے گا
خُوبصُورت جِسم سب سَڑ جائے گا
سانپ بچھّو قبر میں گر آگئے!
کیا کرے گا بے عمل گر چھا گئے!
کھلکھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر!
قبر میں روئے گا چیخیں مار کر
کر لے توبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۷۱۱، ۷۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ ہمیں کس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے؟ کیونکہ جب تک کسی چیز کا مقصد سمجھ نہ آئے اُس کا درست استعمال بھی نہیں ہو سکتا۔

ہم میں سے کئی ایسے ہوں گے جن کے پاس موٹر سائیکل (Motorbike) ہو گی، کئی ایسے بھی ہوں گے جن کے پاس گاڑی ہو گی، سوچئے! گاڑی کیوں بنائی جاتی ہے؟ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بندہ اس میں آسانی سے سفر کر سکے اور جلدی سے جلدی اپنی منزل پر پہنچ جائے، گاڑی جب سواری کے قابل نہیں رہتی، تنگ کرنے لگتی ہے تو اسے بیچ دیا جاتا ہے، یعنی جو چیز جس مقصد کے لیے بنائی جائے اگر وہ اس مقصد میں کام آتی ہے تو ہمارے کام کی رہتی ہے اور جب وہ مقصد سے ہٹ جاتی ہے تب اسے چھوڑ دیا جاتا ہے، اس کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔

اسی طرح قلم کی مثال لے لیجئے، کئی عاشقانِ رسول اسے اپنے سینے سے لگا کر رکھتے ہیں، لیکن کب تک؟ جب تک وہ لکھتا رہتا ہے، جیسے ہی قلم لکھنا بند کر دے اس کا مقصد ختم ہو جائے تو کوئی اسے سینے سے نہیں لگاتا۔

اسی طرح پاؤں میں جوتے پہنے جاتے ہیں، یہ جوتے پیروں کی زینت تب تک بنے رہتے ہیں جب تک وہ ہمارے لیے آرام دہ ثابت ہوتے ہیں، جوتے اس وقت تک استعمال میں رہتے ہیں جب تک وہ ہمارے پیروں کو کیچڑ، ڈھول مٹی، کنکر وغیرہ سے محفوظ رکھتے ہیں، پھر ایک وقت آتا ہے کہ جب جُوتے یا چپل پُرانے ہوجاتے ہیں یاٹُوٹ جاتے ہیں تو ان کو پیروں سے الگ کر دیا جاتا ہے، اسی طرح ایک بہت طویل فہرست ہے۔ ہم زندگی کی مختلف چیزوں کو دیکھتے چلے جائیں، ہر چیز جب تک اپنے مقصد پر قائم رہتی ہے، بندہ اس سے فائدہ اٹھاتا رہتا ہے جیسے ہی مقصد ختم ہوتا ہے اس چیز کو بھی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

کبھی ہم بھی غور کریں! ہمیں کیوں بنایا گیا ہے؟ ہم بھی تو اللہ پاک کی مخلوق ہیں، ہمیں **اشرفُ المخلوقات** قرار دیا گیا ہے، جب ساری مخلوق کو بنانے کا مقصد ہے تو حضرت انسان کو بنانے کا کیا مقصد ہے؟ کیا اس حسین و جمیل، عقل مند و شعور یافتہ انسان کو بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ نہیں نہیں! اس انسان کو بنانے کا بھی کوئی مقصد ہے۔ چنانچہ پارہ 18 **سورۃُ المُؤمِنُون** آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ(۱۱۵)

(پ:۱۸، المؤمنون:۱۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں

میرے پیارے اسلامی بھائیو! گویا ہمیں جھنجھوڑا جا رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ کوئی وجہ ہے جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اسی مقصدِ تخلیق (Purpose of Creation) کو پارہ 29، سُورۃُ الملک آیت 2 میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی

اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے (پ ۲۹، الملک ۲)

زندگی آمد برائے بندگی!

اے عاشقانِ رسول! اس آیت سے معلوم ہوا کہ (زندگی میں) بندے کا ہر عمل خالص اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق ہونا چاہیے۔ (صراط الجنان، ۱۰/۲۳۹) یعنی ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اپنے اندر حُسنِ اخلاق پیدا کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ زُہد اور تقویٰ اختیار کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ عاجزی و انکساری کے پیکر بنیں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اتباعِ شریعت کا جذبہ بیدار کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ دل میں محبتِ الٰہی کا بیج بوئیں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اللہ پاک کی عبادت کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ تلاوتِ قرآن کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ درودِ پاک پڑھیں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ نمازیں پڑھیں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ ہم باحیا بنیں اور باحیا رہنے کی کوشش کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ خود میں اتباعِ رسول کا جذبہ پیدا کریں، ☆ **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ ہم اپنے کردار کو مدنی کردار میں ڈھالیں، ☆ اَلْغَرَض! **یہ زندگی** ہمیں اس لیے ملی ہے کہ اسے اللہ پاک کی عبادت اور اس کی اطاعت میں گزاریں۔ کسی فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

زِندگی آمد برائے بَندَگی

زِندگی　بے　بَندَگی　شَرمِندگی

مختصر وضاحت: زندگی عبادت کرنے کے لیے ملی ہے، بغیر عبادت کے بسر کئے جانے والی زندگی شرمندگی کا باعث ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ! عبادت کرنے کے لیے اس کو سیکھنا بھی لازم ہے۔ جو عبادت لازم ہے، اس کے ضروری مسائل سیکھنا بھی ضروری ہیں یعنی ہمیں ربّ پاک کی عبادت کرنی ہے اور جیسا حکم ہے، ویسی کرنی ہے۔

وقت کی ناقدری

افسوس! صد افسوس! آج حالت عجیب ہوگئی ہے، ہر طرف گناہوں کی بھرمار ہے، مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو فضول کاموں میں مبتلا ہو کر وقت جیسی عظیم اور انمول نعمت کو برباد کرتی نظر آرہی ہے۔ ☆ دنیا کی مَحبَّت اور فکرِ آخِرت سے غفلت کے سبب مُسلمانوں کی بھاری اکثریَّت شوقِ عِبادت سے کوسوں دُور ہوتی جارہی ہے۔ ☆ آج کا نوجوان قِطار میں لگ کر مہنگے داموں ٹکٹ خرید کر ساری رات گناہوں بھرے میوزک پروگرام دیکھنے سننے کو تو تیار ہے مگر نماز ادا کرنے کی غرض سے چند منٹ کے لئے مسجد کا رُخ کرنے سے کَتراتا ہے۔ ☆ نئی آنے والی فلم کو دیکھنے کے لیے سنیما گھر میں یا موبائل پر کئی کئی گھنٹے برباد کرنے کے لیے تو بہت وقت ہے، مگر دِین سیکھنے کے لیے وقت نہیں ملتا۔ ☆ کئی کئی گھنٹے مختلف چینلز پر فحاشی و عُریانی بھرے مناظر دیکھنے کیلئے وقت مل جاتا ہے، مگر علمِ دِین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل "**مَدَنی چینل**" دیکھنے میں نفس و شیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں، ☆ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو روزانہ سینکڑوں سطروں پر مشتمل اخبار پڑھ ڈالتے ہیں مگر انہیں مہینوں مہینوں قرآنِ پاک کی چند آیات کی تلاوت کی سعادت حاصل نہیں ہوتی، ☆ ہفتے میں صِرف ایک دن مدنی دورے میں شرکت کرکے نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی سعادت سے محرومی ہو جاتی ہے۔ ☆ کمپیوٹر، موبائل

فون کے ذریعے اور نائٹ پیکجز (Night Packages) پر کئی کئی گھنٹے ضائع کر دینے والے کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں آنے کی دعوت دی جائے تو گھر کا کوئی ضروری کام یاد آجاتا ہے، ☆ دن میں سینکڑوں سینکڑوں میسیجز ٹائپ کر کے بھیجنے والوں کو اذان کا جواب دینے کا موقع نہیں مل پاتا۔ ☆ کرکٹ، فٹ بال، ہاکی اور دیگر کھیلوں کے لیے ایک تعداد وقت پر گراؤنڈ میں تو پہنچ جاتی ہے مگر نماز کا ٹائم ان سے مِس (Waste) ہو جاتا ہے۔ اَلْغَرَض! ☆ ایک تعداد ہے جو دنیا کے لیے تو بڑی متحرک و تیز (Active) نظر آتی ہے مگر آخرت کو بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں کرتی۔

ذرا سوچئے! نہ جانے کیسے عجیب عجیب کاموں میں ہم اپنے اوقات کو ضائع کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہی اوقات اور یہی لمحات ہمیں اپنی آخرت کو بہتر کرنے میں صَرف کرنے چاہئیں۔ آیئے! اپنے وقت کی قدر کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے وقت کے قدر دانوں کے کچھ قیمتی ارشادات سنتے ہیں:

وقت کے قدر دانوں کے ارشادات

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: یہ ایّام تمہاری زندگی کے صَفحات ہیں ان کو اچّھے اَعمال سے زِینت بخشو۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے اس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادِم (شرمندہ) نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال میں اضافے سے خالی ہو۔

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزانہ تمہاری عمر مسلسل کم ہوتی جارہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سستی کرتے ہو؟ ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: یا امیرَ المومنین! یہ کام آپ کل پر چھوڑ دِیجئے۔ ارشاد فرمایا: میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل مکمل کر پاتا ہوں اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیونکر کر سکوں گا؟

حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کرکے) یہ تم کو کاٹ دے گا۔ (انمول ہیرے، ص۱۶،۱۷)

گو پیشِ نظر قبر کا پُرہَول گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہیے کہ اپنے وقت کی قدر کریں اور اپنی زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے اس کا بہترین استعمال کریں۔ وقت ایک ایسی شے ہے جو روکنے سے نہیں رکتا۔ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو اپنی زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے وقت کا دُرست استعمال کرے۔

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آج کل ہر شخص زندگی میں طرح طرح کے منصوبے بناتا رہتا ہے یعنی پلاننگ (Planning) کرتا رہتا ہے جس کو پانے کے لیے اس کی جستجو جاری ہوتی ہے۔

دل میں مقصد ہونا چاہیے

مثلاً کوئی طالب علم (Student) ہو تو اس نے یہ سوچا ہوا ہوتا ہے کہ پہلے میٹرک مکمل (Complete) کرنا ہے۔ میٹرک کلیئر کرلینے کے بعد یہ طے کرتا ہے کہ مجھے اعلیٰ تعلیم میں کہاں تک جانا ہے۔ یوں وہ ایک پورا منصوبہ بنا کر پھر اپنے ہدف کی طرف بڑھنے کے لیے کوشش شروع کردیتا ہے۔

اسی طرح کوئی تاجر (Businessman) جب اپنا بزنس شروع کرتا ہے تو سوچتا ہے کہ آج ایک دکان ہے، مجھے ایسی محنت کرنی ہے کہ میں اپنی کچھ نئی شاخیں (Branches) بھی کھول سکوں۔ جب اتنی شاخیں کھول لوں گا تو پھر اپنا کارخانہ اور فیکٹری لگالوں گا، جب ایک فیکٹری ہوجائے گی تو پھر اگلے

اتنے سالوں میں مجھے دو فیکٹریاں کرنی ہوں گی، یوں ایک بزنس مین اپنے اہداف بناتا رہتا ہے اور اپنے مقصد کو پانے کے لیے ان کی طرف سفر کرتا رہتا ہے۔

اسی طرح کچھ لوگ اپنے بیوی بچوں (Family) کے لیے بھی کچھ منصوبہ سازی (Planning) کرتے نظر آتے ہیں، کہ میرے بچے ہیں، میں نے انہیں کیا بنانا ہے، کیسے پڑھانا ہے، کیسے ان کی تربیت کرنی ہے، کیسے ان کے مستقبل کو سنوارنا ہے، کیسے انہیں ایک کامیاب انسان بنانا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

اَلْغَرَض! ایک تعداد ہے جس نے کوئی نہ کوئی منصوبہ بنایا ہوا ہوتا ہے کہ اس نے آگے کیا کیا کرنا ہے۔

یاد رکھئے! پلاننگ (Planning) دو طرح کی ہوتی ہے، ایک وہ جو ہم نے اپنی زندگی، اپنے بیوی بچوں اور اپنے کاروبار کے لیے بنائی ہوئی ہے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ ہم دِین سے دُور ہوتے چلے جارہے ہیں۔ جبکہ دوسری وہ پلاننگ ہے جس کی طرف دِین اور شریعت ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ جس کی طرف قرآن اور احادیث رہنمائی کرتے ہیں اور جو ہمیں اپنے بزرگوں کی زندگیوں میں نظر آتی ہے۔

اللہ والوں کے اندازِ زندگی

اے کاش کہ ہم کبھی یہ جاننے والے بھی بن جائیں کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگیاں کیسے گزاریں، اے کاش کہ ہم یہ سمجھنے والے بن جائیں کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگیوں میں کن مقاصد کو اپنا ہدف بنایا اور ان اہداف کو پانے کے لیے کیسا زبردست منصوبہ بنایا۔ آیئے! اپنے اسلاف کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

اے نفس تجھے مبارک!

حضرتِ رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا بہت بڑی ولیہ تھیں۔ بڑی عبادت گزار اور شب بیدار (یعنی راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والی) خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگی عبادت کرنے میں ہی گزار دی تھی۔

ان کا معمول تھا کہ جب رات ہوتی اور سب لوگ سو جاتے تو اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتیں: ”اے رابعہ! (ہو سکتا ہے کہ) یہ تیری زندگی کی آخری رات ہو، ہو سکتا ہے کہ تجھے کل کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہو لہٰذا اُٹھ اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت کر لے تاکہ کل قیامت میں تجھے ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے، ہمت کر! سو نا مت! جاگ کر اپنے ربّ کی عبادت کر!“ یہ کہنے کے بعد آپ اُٹھ کھڑی ہوتیں اور صبح تک نوافل ادا کرتی رہتیں۔ جب فجر کی نماز ادا کر لیتیں تو اپنے آپ کو دوبارہ مخاطب کر کے فرماتیں: ”اے میرے نفس! تجھے مبارک ہو کہ گزشتہ رات تُو نے بڑی مشقت اُٹھائی لیکن یاد رکھ کہ یہ دن تیری زندگی کا آخری دن ہو سکتا ہے۔ یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہو جاتیں اور جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اُٹھ کر گھر میں ٹہلنا شروع کر دیتیں اور ساتھ ساتھ خود سے فرماتی جاتیں: رابعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اس کا کیا لطف؟ اسے چھوڑ دو اور قبر میں مزے سے لمبی مدت کے لیے سوتی رہنا، آج تو تجھے زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خوب آئے گی، ہمت کرو اور اپنے ربّ کو راضی کر لو۔ اس طرح کرتے کرتے آپ نے پچاس (50) سال گزار دیے کہ آپ نہ تو کبھی بستر پر دراز ہوئیں اور نہ ہی کبھی تکیہ پر سر رکھا یہاں تک کہ آپ انتقال کر گئیں۔ (خوفِ خدا، ص:۹۴)

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی ایک کنیز نے وصال کے ایک سال بعد انہیں خواب میں اس حال میں دیکھا کہ وہ جنَّت کے اَعْلیٰ دَرَجوں میں ہیں اور سبز ریشم کا بہترین لباس زَیبِ بدن کیا ہوا ہے اور سبز ریشم کا دوپٹہ اَوڑھا ہوا ہے۔ کنیز کا بیان ہے کہ اللہ پاک کی قسم! میں نے کبھی ایسا خُوبصورت لباس نہیں دیکھا جیسا حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پہنا ہوا تھا۔ (عیون الحکایات، ۱/۱۶۸، ملتقطاً)

گدا بھی مُنتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا

خُدا دن خَیر سے لائے سَخی کے گھر ضِیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص۳۷)

مختصر وضاحت: جنّت کا حصول صرف اچھے اعمال پر موقُوف نہیں بلکہ فضلِ الٰہی پر موقُوف ہے، اس لئے یہ احمد رضا اس بات کا منتظر ہے کہ جنّت میں اللہ پاک مجھے بھی ان نیکوں کے ساتھ بخیر و عافیت اپنی مہمان نوازی کا حقدار بنائے۔

وہ مقتول کون ہے؟

اللہ کے ولی حضرت سَیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ساری زندگی مقصدِ زندگی (Purpose of Life) کو پانے میں صرف کی۔ حضرت سَیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تابعین میں سے تھے، مشہور صحابیِ رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے شاگردِ خاص تھے۔ کثرت سے عبادت کرنا آپ کا معمول تھا، خوفِ خدا کے سبب آپ کی حالت یہ تھی کہ موت قبر اور آخرت کے سوا کچھ یاد نہ رہتا۔ آپ کے ایک شاگرد کا بیان ہے: حضرتِ سَیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زلفیں سجائی ہوئی تھیں۔ شام کے وقت جب گھر تشریف لے جانے لگتے تو ہم ان کے بالوں میں نشانی رکھ لیتے۔ جب صبح ہوتی تو وہ نشانی جوں کی توں بر قرار ہوتی۔ اس سے ہم پہچان جاتے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ساری رات بستر پر نہیں لیٹے اور ساری رات عبادت میں بسر کی۔

حضرتِ سَیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ انہیں (رات بھر عبادت میں مشغول پاتیں تو) فرماتیں: اے بیٹے ربیع! تم سوتے کیوں نہیں؟ عرض کرتے: اے امی جان! جس پر رات چھا جائے اور اسے خود پر شب خون مارے جانے کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ رات کو نہ سوئے۔ کچھ دیر بعد جب والدہ نے رونے کی آواز سُنی اور شب بیداری دیکھی تو کہا: اے بیٹے! (تیرا رونا تو ایسا ہے کہ) شاید تُو نے کسی کو قتل

کیا ہو؟ حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: جی ہاں، اے امی جان! (ایسا ہی ہے) میں نے کسی کو قتل کیا ہے۔ والدہ نے پوچھا: وہ مقتول کون ہے؟ کہ اس کے وُرَثا سے سفارش کی جائے تاکہ وہ تمہیں معاف کر دیں۔ اللہ پاک کی قسم! اگر اس مقتول کے ورثاء کو تمہاری آہ وزاری اور شب بیداری کرنا معلوم ہو جائے تو وہ تم پر رحم کرتے ہوئے ضرور تمہیں معاف کر دیں۔ عرض کی: امی جان! وہ مقتول کوئی اور نہیں بلکہ میرا نفس ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۲/ ۱۸۳تا۱۸۵ملتقطاً)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گُزرے سدا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش، ص:۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! اس میں کوئی شک نہیں اپنی زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے اولیائے کرام کا طرزِ زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے، **یہ وہ لوگ تھے** جو رِضائے الٰہی کے لیے ہمیشہ کمربستہ رہتے، **یہ وہ لوگ تھے** جو دنیا سے دُور رہ کر آخرت کی تیاری کرتے، **یہ وہ لوگ تھے** جو دنیا میں رہتے تو تھے مگر دنیا کے ہوتے نہیں تھے، **یہ وہ لوگ تھے** جو علم و عمل کے پیکر تھے، **یہ وہ لوگ تھے** جنہوں نے اپنی عملی زندگی سے ہمیں سبق دیا ہے کہ ایک مسلمان دنیا کو آخرت کی کھیتی کس طرح بنا سکتا ہے، **یہ وہ لوگ تھے** جنہوں نے اپنی مدنی سوچ اور مدنی کردار کے ذریعے ثابت کیا کہ ایک مسلمان کو دنیا میں کس طرح رہنا چاہیے۔ اگر ہم انہیں اپنا آئیڈیل بنالیں تو مقصدِ حیات کو پانا کافی آسان ہو سکتا ہے۔

تذکرۂ مَلِکُ العلماء

ان نیک صفت لوگوں میں سے ایک شخصیت ملکُ الْعُلَماء، خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مفتی

ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ انہوں نے رضائے الٰہی کو مقصدِ حیات بنا کر حصولِ علم اور تبلیغِ دین میں ساری زندگی وقف کر دی۔ **حضرت علامہ ظفرالدین بہاری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بڑے نیک اور تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر تھے۔ **حضرت علامہ ظفرالدین بہاری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا آخری عمر تک یہ معمول رہا کہ فجر سے پہلے بیدار ہوتے اور نمازِ فجر کی تیاری کرتے، سنتیں پڑھ کر وظائف میں مصروف ہو جاتے، پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر مختصر وظائف پڑھتے، پھر صبح کی سیر کے لیے جاتے تب بھی ذکرِ الٰہی جاری رہتا۔ **حضرت علامہ ظفرالدین بہاری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نمازِ باجماعت کے بڑے پابند تھے، **حضرت علامہ ظفر الدین بہاری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سنّتوں کے متوالے اور مستحبات تک کی پابندی کرنے والے بزرگ تھے۔

حضرت علامہ ظفرالدین بہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو علم کے فروغ اور درس و تدریس کا ہمیشہ سے شوق رہا۔ آپ کا ایک باورچی (Cook) تھا جو پڑھا لکھا نہیں تھا، مگر مولانا ظفرالدین بہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تبلیغِ علم اور تبلیغِ دین کا ایسا شوق رکھتے تھے کہ خود اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اس باورچی کو قرآنِ کریم کے کئی پارے پڑھائے تھے۔ یہ عظیم بزرگ، عالم، مفتی بلکہ سینکڑوں علما کے استاذ تقریباً 80 سال کی کامیاب عمر گزار کر 19 جمادی الاخریٰ 1382 ہجری کو اسمِ جلالت اللہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اس دارِ فانی سے کُوچ کر گئے۔ (ملک العلما، ص۶۰ تا ۷۲ ملتقطاً) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گُناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

مجلس ”شعبہ تعلیم“

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اللہ والوں کے ذکر سے جہاں اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں، وہیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا بھی جذبہ نصیب ہوتا ہے۔ یقیناً اگر ہم اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنا شروع ہو جائیں تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ ہم اپنے مقصدِ حقیقی میں کامیاب ہو کر اللہ پاک کی رحمتوں کے حق دار بن جائیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں انبیائے کرام، صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور اولیائے کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دی جاتی ہے، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ نیک بننے اور فکرِ آخرت میں کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں دُنیا بھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کر رہی ہے، وہیں گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلف تعلیمی اِداروں سے مُنسلک لوگوں میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کیلئے مجلس شُعبۂ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مقصد ان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز کے اَساتذہ (Teachers) و طلبہ (Students) سے اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ تعلق قائم کر کے اِنہیں اُمت پر شفیق آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے روشناس کرواتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلسِلَہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان قائم کر کے ان مُستقبِل کے مِعماروں کو تعلیمِ قرآن کی لازوال دولت سے مالامال کرتی، ان کی دِینی واَخلاقی تربِیَت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس شعبے سے وابستہ ہزاروں عاشقانِ رسول، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ

الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں — اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۳۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دن کا اعلان!

اے عاشقانِ رسول! ہم زندگی کے مقصد کے بارے میں سُن رہے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ زندگی کا جو دن نصیب ہو جائے اسے غنیمت جاننا چاہیے اور اس میں زندگی کے مقصدِ حقیقی کو پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہم نہیں جانتے کہ آنے والا کل ہمیں نصیب ہوگا یا نہیں؟ ہم نہیں جانتے کہ کل ہمیں لوگ "جناب" کہہ کر بلاتے ہیں یا "مرحوم (Late)" کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ آج کاروباری لوگوں کی زبان پر یہ بات ہوتی ہے کہ جو کچھ کرنا ہے جلدی کرلو سیزن چل رہا ہے۔ بازار تیز ہے، اس لیے جو کمانا ہے کما لو۔ یعنی یہ بات دماغ میں ہوتی ہے کہ وقت تیزی سے گزر رہا ہے اور وقت کی یہی تیز رفتاری ہمیں اپنی موت کی منزل کی طرف لئے جارہی ہے۔ قرآنِ پاک ہمیں بتا رہا ہے، چُنانچہ پارہ 30 سورہ اِنشِقاق کی آیت نمبر 6 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ﴿۶﴾

ترجَمہ کنزالایمان: اے آدمی! بے شک تجھے اپنے رب کی طرف یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔

منصوبہ سازی مگر کس لیے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری منصوبہ بندی، سوچ و فِکر دُنیا کے دائرے میں محدود ہوکر رہ گئی ہے حالانکہ ☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں کیا اعمال لے

کرجانے ہیں؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ** ہمیں نیک اعمال کی کثرت کیسے کرنی ہے؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ** آخرت کو کیسے بہتر بنانا ہے؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ** منکر نکیر کے سوالات کے جوابات میں کامیابی کیسے مل سکتی ہے؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ** قبر کیسے نورٌ علیٰ نور ہو سکتی ہے؟ ☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ** جہنم کے ہولناک عذاب سے کیسے بچ سکتے ہیں؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ** پُل صراط کے لیے بہترین سواری کیا ہو سکتی ہے؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ** حساب کتاب سے کیسے جان چھُوٹے گی؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ** ہم محشر کی سخت دھوپ سے کیسے بچ سکتے ہیں؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ** ہم قیامت کی گرمی سے کیسے محفوظ رہ سکیں گے؟☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا کہ** قیامت کی بھوک پیاس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ اَلْغَرَض! ☆ **منصوبہ تو ہمیں یہ بنانا تھا** کہ دنیا میں بہترین عمل کر کے جنت کا ابدی گھر کیسے حاصل کر سکتے ہیں مگر افسوس! ہم دنیا کی منصوبہ سازیوں میں لگ گئے، دنیا کمانے میں زندگیاں گنوا بیٹھے۔ مال و دولت کی حرص میں اپنے مقصدِ حیات کو فراموش کر بیٹھے۔

ذرا سوچئے! ☆ کبھی ہم نے آخرت کا نفع پانے کے لیے بھی کوئی منصوبہ بنایا ہے؟☆ ہم مسجد میں زیادہ سے زیادہ وقت کس طرح گزار سکتے ہیں؟ کیا اس سوچ پر بھی کبھی عمل کیا ہے؟☆ ختمِ قرآن ہم کتنے دنوں میں کس طرح سے کر سکتے ہیں، کبھی اس پر بھی عمل کیا ہے؟☆ پانچ نمازیں تو فرض ہیں، ان کے علاوہ تہجد، اوّابین اور اشراق و چاشت کی سعادت ہمیں کیسے حاصل ہو سکتی ہے کیا کبھی اس کا بھی سوچا ہے؟ ☆ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نفل روزے رکھتے، ہم اس سعادت کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں، کبھی خیال کیا ہے؟☆ اللہ والے کئی کئی راتیں نماز و قیام میں گزار دیتے، کبھی ہمیں بھی یہ سعادت حاصل ہوئی ہے؟☆ نیکی کی دعوت دینا دین کا بنیادی فریضہ ہے کیا ہم نے بھی یہ سوچا ہے

کہ ہم کس طرح نیکی کی دعوت میں حصہ لے سکتے ہیں؟ ☆ تبلیغِ دین کے لیے بڑے بڑے سفر کرنا اسلاف کا معمول تھا، اگر ہم مدنی قافلے میں سفر سے محروم ہیں تو اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

کچھ نیکیاں کما لے جلد آخِرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زِندَگی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی زندگی کا کچھ بھروسا نہیں، جیسے ہی ہمارے سانسوں کی گنتی مکمل ہوئی ملک الموت آئیں گے اور پھر ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں مل سکے گی۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

یہ سانس کی مالا اب بس ٹُوٹنے والی ہے
دل آہ! مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا
سنّت کی طرف لوگو! تم کیوں نہیں آ جاتے؟
کیوں سَرد گناہوں کا بازار نہیں ہوتا؟

(وسائلِ بخشش مرمم: ص۱۶۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆ ہم زِندَگی کا مقصد تب ہی پا سکتے ہیں، جب زندگی بلکہ زِندَگی کے ہر ہر لَمحہ کی قدر کریں۔ ☆ ہم زِندَگی کا مقصد تب ہی پا سکتے ہیں جب اِس فانی دنیا کے دھوکے میں مُبتَلا نہ ہوں، ☆ ہم زِندَگی کا مقصد تب ہی پا سکتے ہیں جب سونے اور جوَاہِرات سے زیادہ قیمتی لَمحات کی ناقدری نہ کریں، ☆ ہم زِندَگی کا مقصد تب ہی پا سکتے ہیں جب اپنے شب وروز کو فُضولیات اور دُنیوِی عَیش کوشیوں میں ضائع نہ کریں، ☆ ہم زِندَگی کا مقصد تب ہی پا سکتے ہیں جب ان

کاموں کو بجالانے میں ہرگز سُستی کا مُظاہَرہ نہ کریں، جنہیں شریعت نے کرنے کا حُکم فرمایا ہے۔ ☆ہم زِندَگی کا مقصد تب ہی پا سکتے ہیں جب شریعت کے منع کئے ہوئے کاموں میں **"اگر مگر" "چُونکہ چُنانچِہ"** سے کام لینے کے بجائے ایک لمحے کی بھی تاخیر نہ کریں اور انہیں چھوڑ دیں۔

مدنی انعام نمبر 30 کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عقلمند ہے وہ شخص جو شریعت پر چلے اور آخرت کے حصول کو اپنا مقصد بنا کر اس کے لیے کوشش کرتا رہے۔ روزانہ کی بنیاد پر اپنا محاسبہ کرتے ہوئے خود کو نیک کاموں پر ابھارنا، بُرے کاموں پر ملامت کرنا اور آئندہ ان سے بچنے کا ذہن بنانا یہ بھی ایسا طریقہ ہے جو زندگی کے مقصد کو پانے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد اِلیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں اس پر فتن دور میں زندگی کے مقصد کو پانے کے لیے شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام **"مدنی انعامات"** عطا فرمائے ہیں۔ اگر ان انعامات پر عمل کیا جائے تو یقیناً نہ صرف دنیا اچھی ہو سکتی ہے بلکہ آخرت کی بہتریاں بھی نصیب ہو سکتی ہیں۔ ہر **مدنی انعام** اپنے اندر دین پر عمل اور گناہوں سے منہ موڑنے کی زبردست تحریک رکھتا ہے۔ چنانچہ **مدنی انعام** نمبر 30 ہمیں ایک بہت بڑے گناہ سے بچاتا ہے، **مدنی انعام** یوں ہے: **آج کہیں آپ نے نامحرم رشتے داروں، نامحرم پڑوسیوں نیز بھابھی سے معاذ اللہ بے تکلف ہو کر اور ہنس ہنس کر گفتگو کرنے کا ممنوع کام تو نہیں کیا؟ کیا ان کے سامنے آنے سے کترائے اور ان سے شرعی پردہ کیا؟**

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! **بے پردگی** انسان کو دنیا و آخرت میں رُسوا کرتی ہے، **بے پردگی** کی وجہ سے بندہ اللہ پاک کی نافرمانیوں میں بڑھتا چلا جاتا ہے، **بے پردگی** کی وجہ سے ہر

وقت دل و دِماغ میں شیطان سمایا رہتا ہے، **بے پردگی** کی وجہ سے عجیب بے سکونی سی طاری رہتی ہے، **بے پردگی** کی وجہ سے نَفسانی خواہشات و خیالات غالب رہتے ہیں، لہٰذا خود کو بے پردگی اور بدنگاہی جیسے گناہوں سے دُور رکھئے اور اپنی زندگی کے مقصد کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اس پر عمل کی کوشش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے   بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابوبلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی کے رسالے 101 مدنی پھول صفحہ نمبر 27 سے سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب سیکھتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۱۱۵/۴، حدیث: ۳۴۹۷)

❀ پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت

---

[1] ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاویٰ ہندیہ، ۵/۳۵۹)❀ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۱۸۰)❀ سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔(شعب الایمان، ۵/۲۱۸-۲۱۹)❀ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔❀ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! **آئندہ ہفتہ وار اِجتماع** کے بیان کا **موضوع** ہے: **"تذکرۂ صدیقِ اکبر"** جس میں ہم اَمِیْرُالْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا تذکرہ، تعارف، فضائل و خصوصیات اور آپ کی زندگی کے واقعات سُنیں گے۔ ضمناً کئی مدنی پھول بھی پیش کئے

جائیں گے۔ لٰہذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

ہم بے کسوں کے مدد گار، بروزِ محشر ہماری شفاعت فرمانے والے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اُس سے (Hand Shake) ہاتھ مِلاؤں گا۔ (اَلْقُرْبَةُ اِلٰی ربِّ العٰلمین، لابن بشکوال، ص ۹۰ حدیث ۹۰)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی ...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے، اس کی **22 تاریخ** کو عاشِقِ اکبر، سالارِ صحابہ، پیکرِ صدق و وفا، یارِ غار و یارِ مزار، پہلے خلیفۂ راشد اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یومِ عُرس ہے۔ اسی مناسبت سے آج ہم ان کی سیرت و کردار سے متعلق سنیں گے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہر اِعتبار سے

اَشْرَف و اَعْلیٰ ہیں، اِمامت ہو یا خِلافت، کَرامت ہو یا شَرافت، صَداقت ہو یا شُجاعت، خوفِ خدا ہو یا عشقِ مصطفےٰ، اَلْغَرَض! ہر اِعتِبار سے صدیقِ اکبر کا ایک اہم مقام (Important) ہے، آج کے بیان میں ہم آپ کا تذکرہ، تعارف، فضائل و خصوصیات اور آپ کی زندگی کے واقعات سُنیں گے، کاش! سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے حضرت سَیِّدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک واقعہ سُنتے ہیں: چنانچہ

فرمانِ رسول کے سبب گریہ وزاری

حضرتِ سَیِّدُنا زید بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ پانی اور شہد لایا گیا اور جیسے ہی آپ کے قریب کیا گیا، تو آپ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ تمام صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی رونے لگے، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رو رو کے چُپ ہو گئے، لیکن آپ روتے رہے، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کو دیکھ کر پھر رونے لگ گئے۔ بِالآخر جب حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی آنکھیں صاف کیں تو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اے رسولُ اللہ کے خلیفہ! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟ فرمایا: ایک بار میں اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی ذات سے کوئی شے ہٹا رہے ہیں، حالانکہ اُس وقت مجھے کوئی شَے نظر نہیں آرہی تھی، میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! آپ کس شَے کو ہٹا رہے ہیں؟ فرمایا: دُنیا نے میرا اِرادہ کیا تھا، میں نے اُس سے کہا کہ **"دُور ہو جا۔"** تو اُس نے مجھے کہا: آپ نے اپنے آپ کو تو مجھ سے بچا لیا، لیکن آپ کے بعد والے مجھ سے نہیں بچ پائیں گے۔ (شعب الایمان، باب فی الزھد و قصر الامل، ۷/۳۴۳، حدیث: ۱۰۵۱۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ **دنیا کی محبت** اچھی چیز نہیں، تبھی تو ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دنیا کو ٹھکرا دیا، یاد رکھئے! ☆ **دنیا کی محبت** میں گرفتار ہو کر انسان آخرت کو بُھول جاتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** میں مبتلا ہو کر انسان گناہوں کے دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** میں پڑ کر انسان حلال و حرام میں تمیز کرنا چھوڑ دیتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** کا شکار ہونے والا انسان نیکیوں سے منہ موڑ لیتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** سے ناطہ جوڑنے والا انسان اپنی موت اور قبر کو بُھلا بیٹھتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** میں گم رہنے والا انسان اپنی آخرت کو خراب کر بیٹھتا ہے، ☆ **دنیا کی محبت** کو دل میں بسانے والا انسان اپنی آخرت (Hereafter) کو فراموش کر کے گھاٹے کا سودا کر بیٹھتا ہے، اَلْغَرَض! ☆ **دنیا کی محبت** کا شکار ہونے والا انسان بہت بڑے خسارے کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ☆ اللہ والے **محبتِ دنیا** سے دور رہا کرتے حتی کہ معمولی چیزیں دیکھ کر رو دیا کرتے تھے جیسا کہ ☆ آپ نے سنا کہ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شہد ملے پانی کو دیکھ کر اس قدر روئے کہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے آپ کی یہ حالت دیکھی نہ گئی اور وہ بھی پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگے، سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صرف اس ڈر سے رو رہے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں **دنیا کی مَحَبَّت** اور اس کے فریب میں آکر اپنے رَبّ کریم کی کوئی نافرمانی کر بیٹھوں اور میرا ربِّ کریم مجھ سے ناراض ہو جائے، حالانکہ آپ کی شخصیّت تو وہ ہے جن کو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا میں ہی جنّت کی بِشارت عطا فرمائی ہے، لیکن اس کے باوُجود آپ پر خَوفِ خُدا کا کس قدر غَلَبہ تھا۔ ایک طرف سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا خوفِ خدا ہے اور دوسری طرف ہم ہیں کہ کچھ معلوم نہیں ایمان پر خاتمہ ہو گا یا نہیں؟ مرتے وقت کلمہ نصیب ہو گا یا نہیں؟ قبر میں منکر نکیر کے سوالات کے جوابات بھی دے پائیں گے یا نہیں؟ قبر میں مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان بھی نصیب

ہو گی یا نہیں؟ قبر جنّت کا باغ بنے گی یا مَعَاذَ اللہ! جہنّم کا گڑھا؟ لیکن پھر بھی کوئی خوف نہیں، نامۂ اعمال نیکیوں سے خالی ہونے کے باوجود نیکیوں کی جُستُجو نہیں کرتے، بلکہ دن رات بس ایک ہی دُھن میں مگن ہیں، دولت اکھٹی کر لیں، کوٹھیاں اور بنگلے بنالیں، بینک بیلنس میں اضافہ کر لیں، خوب جائیداد و مال بنا لیں، اچھے اچھے کھانے کھالیں، بڑی بڑی کاروں پر گھوم لیں، دنیا جہان کے سیر سپاٹے کر لیں، بچوں کا مستقبل (Future) بنالیں، بچوں کی شادیاں کر لیں۔ اَلْغَرَض! ہم نے دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ اے کاش! ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں، دنیا کی محبت سے پیچھا چھڑا کر ہمیں خوفِ خُدا نصیب ہو جائے۔

دل مِرا دُنیا پہ شَیدا ہو گیا اے مِرے اللہ یہ کیا ہو گیا

کچھ مرے بچنے کی صُورت کیجئے اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا

(ذوقِ نعت، ص ۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر کا مُختَصَر تعارُف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ساری زندگی شاندار ہے، حضرت سَیِّدُنا صدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بچپن سے ہی بُرے کاموں سے بچنے والے تھے، ابتداء ہی سے جھوٹ سے نفرت کرنے والے تھے، حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نام عَبْدُ اللہ، کُنیت ابوبَکْر اور اَلقابات صِدِّیق و عَتِیق ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ زمانۂ جاہِلیّت ہی میں صِدِّیق کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے کیونکہ آپ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ رحمتیں بانٹنے والے حضور، دُکھیا دِلوں کے سُرُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: **اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ** یعنی تُو دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔ اِس لئے آپ کو عتیق کا لقب عطا

ہوا۔(تارِیخُ الْخُلَفاء، ص ۲۶ تا ۲۹) حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عامُ الفِیل کے تقریباً اڑھائی بَرس بعد مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ صحابی ہیں، جنہوں نے آزاد مَردوں میں سب سے پہلے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی اور اِیمان لائے۔ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل و کمالات اِس قدر زِیادہ ہیں کہ رُسُل اور اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے اَفضل و اعلیٰ ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے زِندگی کے ہر موڑ پر مدینے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری و وَفاداری کا ثبوت دیا۔ (الاکمال فی اسماء الرجال ملحق بمشکاۃ المصابیح، ص ۵۸۷، تاریخ الخلفاء، ص ۲۷ تا ۶۶ ملخصاً و ملتقطاً)

جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں ۔۔۔ وُہی یارِ مَزارِ مُصْطَفٰے صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن میں صدیقِ اکبر کی شان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاکیزہ اَوصاف اس قدر ہیں کہ یہ مختصر وَقت ان خصائص کو بیان کرنے کیلئے ناکافی ہے، حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خوفِ خدا، عشقِ مُصْطَفٰے، صِلَۂ رحمی، حُسنِ اخلاق اور دینِ اسلام کی سربُلندی میں بہترین شخصیت تھے۔ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مُسلمانوں کو یہ بتادیا کہ ایک اُمّتی کا اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسا تعلُّق (Relation) اور کیسا عشق ہونا چاہیے۔

حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی خواہشات، مال و اَسباب، اَولاد و اَقارِب حتّٰی کہ اپنی جان

سے بھی بڑھ کر اللہ کریم اور اس کے حبیب، بیمار دِلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کی اور اس مَحبَّت کو ہمیشہ اپنے دل میں بسائے رکھا، حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اعمال سے خُوش ہو کر مکے مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مواقع پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تعریف و توصیف فرمائی، حتّٰی کہ قرآنِ کریم میں بھی آپ کی شان و شوکت میں مختلف آیاتِ مُقدَّسہ نازل ہوئی ہیں، چُنانچہ

پارہ 30 سُوْرَۃُ الَّیْل کی آیت نمبر 19 تا 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور کسی کا اُس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے، صرف اپنے رَبّ کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا۔

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: جب حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بہت زِیادہ قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو غیر مسلموں کو حیرت ہوئی اور وہ کہنے لگے: حضرت ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ان پر کوئی احسان ہو گا، جو اُنہوں نے اتنی زِیادہ قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا، اس پر یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ حضرت ابُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یہ فعل کسی کے اِحسان کا بدلہ نہیں بلکہ محض اللہ کریم کی رِضا کے لئے ہے۔ حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بہت سے غُلاموں کو ان کے اسلام لانے کے سبب خرید کر آزاد کیا۔ (خزائن العرفان، ص۱۱۰۸ بتغیر قلیل)

جو یارِ غارِ محبوبِ خُدا صِدّیق اکبر ہیں
وُہی یارِ مزارِ مُصْطفٰے صِدّیق اکبر ہیں

عُمر سے بھی وہ اَفضل ہیں وہ عُثماں سے بھی ہیں اَعلیٰ
یقیناً پیشوائے مُرتضیٰ صِدّیق اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۶،۵۶۵)

احادیثِ مُبارکہ میں صدیقِ اکبر کے فضائل

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! آپ نے سُنا اللہ پاک نے سیدنا صدیقِ اکبر کی شان و عظمت کو قرآنِ کریم میں بیان فرمایا اور اُمّتیوں سے محبت فرمانے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی احادیثِ مُبارَکہ میں آپ کی شان اور آپ کے فضائل و مناقب کو بیان فرمایا، آیئے! سیدنا صدیقِ اکبر کے فضائل و مناقب کے متعلق (2) احادیثِ مبارکہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

جان و مال کے مالک!

ہم گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا، ربِّ کریم سے بخشوانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: **مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ** یعنی مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا، جتنا ابو بکر صِدِّیق کے مال نے فائدہ پہنچایا۔ **فَبَکٰی اَبُوْ بَکْرٍ وَقَالَ ھَلْ اَنَا وَمَالِیْ اِلَّا لَکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ** (یہ سُن کر) حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رونے لگے اور عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہی تو میری جان اور میرے مال کے مالک ہیں۔ (1)

میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالَم
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کیلئے

کونین میں آقا کے سنگ

اللہ پاک کی رحمت بن کر آنے والے آقا، سب سے اچھے سب سے اعلیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...ابن ماجة، کتاب السنة، باب في فضائل اصحاب رسول اللّٰہ، فضل ابی بکر...الخ، ۱/۷۲، حدیث: ۹۴

نے حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: **اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ** یعنی تم حوضِ کوثر پر اور غارِ ثور میں میرے ساتھی ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر صحابیِ نبی ***** جنّتی جنّتی
ہر صحابیِ نبی ***** جنّتی جنّتی
چار یارِ نبی ***** جنتی جنتی
ابو بکر و عمر ***** جنّتی جنّتی
عثمانِ غنی ***** جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی ***** جنّتی جنّتی
حسن بھی حسین بھی ***** جنّتی جنّتی
ہر صحابیِ نبی ***** جنّتی جنّتی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول، اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو خَیر خواہی، نُورِ فِراست، شفقت و مہربانی سمیت بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ کی شَخْصِیَّت میں ایک شاندار خوبی یہ بھی تھی کہ آپ خُوش اخلاق کے پیکر تھے، آپ اپنے ساتھ بُرا سُلوک (Bad treatment) کرنے والوں سے بھی بدلہ نہ لیتے تھے۔ چنانچہ

ایک پاگل سے سامنا

حضرت سَیِّدُنا قاسِم بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کَعْبَۃُ اللہ شریف جارہے تھے کہ قُریش کے ایک پاگل نے آپ کے سر پر مٹّی ڈال دی۔ اِتنے میں وہاں سے وَلید بن مُغِیرہ یا عاص بن وائل گزرا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُس کی طرف دیکھ کر

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب المناقب، (م: تابع ۱۶، ت: ۳۹)، ۵/۳۷۸، حدیث: ۳۶۹۰

کہا: اِس بے وقوف کی گندی حَرَکت تم نے دیکھ لی؟ تو وہ کہنے لگا: اِس کے ذِمَّہ دار تم خُود ہو(یعنی تمہیں کس نے کہا تھا کہ مشرکینِ مکہ کو چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ، یہ تمہارے مسلمان ہونے کی سزا ہے) آپ نے یہ سُنا تو تین(3) بار بارگاہِ خداوندی میں عَرض کی: اے پَروَرْدگار تُو سب سے بڑا حلیم ہے۔(البدایة والنهایة، ۲/۴۵۲، الرياض النضرة، ۱/۹۴)

بِلاشک پیکرِ صَبْر و رِضا صِدّیقِ اکبر ہیں   یقیناً مَخْزَنِ صِدْق و وَفا صِدّیق اکبر ہیں
نہایت مُتَّقِی و پارسا صِدّیق اکبر ہیں   تَقِی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صِدّیق اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ! سنا آپ نے کہ کیا شان ہے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی کہ ایک شخص نے آپ کے مبارَک سَر پر مٹّی ڈالی اور دوسرے نے آپ پر طنز کیا، مگر قُربان جائیے، یارِ غار کے اَخلاق پر کہ اس وقت بھی اللہ پاک کی طرف رجوع کیا اور ربِّ کریم کی صفتِ حلیمی کو یاد کیا۔ افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں، ہمارے لہجے سَخت سے سَخت تَر ہوتے جارہے ہیں۔ ☆جوں جوں علمِ دِین سے دُوری ہوتی جارہی ہے، جہالت بڑھتی جارہی ہے ☆اگر کوئی کسی کو ایک تھپڑ مارتا ہے تو بدلے میں وہ اُسے دو(2) تھپڑ مارتا ہے، ☆اگر کوئی کسی کو ایک گھونسا یا لات رَسِید کرتا ہے تو بدلے میں وہ اُسے کئی گھونسے اور لاتیں رَسِید کرتا ہے، ☆اگر کسی مسلمان کی گاڑی غَلَطی سے کسی دوسرے کی گاڑی سے ٹکرا جائے جس کے سبب اُس کی گاڑی کی لائٹ یا شیشہ وغیرہ ٹُوٹ جائے تو دُوسرا شخص ٹریفک جام کرکے اُس سے لڑنے جھگڑنے کو شاید اپنا فَرض سمجھتا ہے، ☆یوں ہی بعض لوگ اپنے رشتے داروں، دوستوں، گھر والوں، پڑوسیوں، مزدوروں، ماتحتوں، اپنے

ساتھ کام کرنے والوں، ادارے والوں اور مسجد کمیٹیوں وغیرہ کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو اپنی عزّت کا مَسْئَلَہ بنا کر اُن پر چڑھ دوڑتے ہیں، ☆اُنہیں جی کھول کر گالیاں دیتے ہیں، سرِ عام ان کی عزّت کے جنازے نکالتے ہیں، بہانے بہانے سے اپنی بھڑاس نکالتے ہیں، بداخلاقی اور فحش کلامی کے تمام ریکارڈز (Records) توڑ ڈالتے ہیں۔ ذرا سوچئے! ☆**کیا صحابۂ کرام** کے غلام ایسے ہوتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام** کے چاہنے والے بِلاوَجہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام سے مَحبَّت** کا دَم بھرنے والے بدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام کی چاہت** کو دل میں بسانے والے گالیاں بکتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام کی محبت** کا دم بھرنے والے تہذیب و اخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام کے غلام** منہ پھٹ ہوتے ہیں؟ ☆**کیا صحابۂ کرام کی صدق و وفا کے نعرے لگانے والے** بداخلاق اور فحش گو ہوتے ہیں؟ یقیناً نہیں! ہر گز نہیں۔

لٰہذا ہمیں چاہئے کہ اگر کبھی ہمارے مِزاج کے خِلاف کوئی بات ہو جائے یا کوئی ہماری دل آزاری کردے تو خود پر قابو رکھنا چاہیے۔

ہو اَخلاق اچھّا ہو کِردار سُتھرا مُجھے مُتَّقِی تُو بنا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدیقِ اکبر کی خصوصیات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً تمام صحابۂ کرام ہی چمکتے دَمکتے ستارے ہیں، جن کی شان و عظمت ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی اُمّتی اُن کے مقام و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا، لیکن تمام صحابۂ کرام میں صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مقام سب سے نمایاں ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ انبیاء کے بعد سب

سے افضل و اعلیٰ ہیں، اللہ کریم نے آپ کو کئی خصوصیات سے نوازا ہے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی چند خصوصیات سنتے ہیں، چنانچہ

☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی کبھی بُت کو سجدہ نہ کیا۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ۶۰) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے شروع سے ہی شراب کو اپنے اوپر حرام کرر کھا تھا، آپ نے نہ تو زمانۂ جاہلیت میں شراب پی اور نہ ہی زمانۂ اسلام میں۔(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، ۱/۵۸) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ واحد ہستی ہیں، جو خود بھی صحابی، والد بھی صحابی، بیٹے بھی صحابی، پوتے بھی صحابی، نواسے بھی صحابی اور بیٹیوں کو بھی صحابیات ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ خوش نصیب صحابی ہیں، جن کا نام خود اللہ پاک نے صدیق رکھا۔(فیضانِ صدیق اکبر، ۴۹۳) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام کے ایسے وزیرِ خاص تھے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مختلف کاموں میں اِن سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔(تاریخ الخلفاء، ۴۶ ملخّصاً) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہجرت کے وقت بھی آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ تھے اور یہ بشارت حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے دی تھی کہ آپ کے ساتھ ابو بکر ہجرت کریں گے۔(کنز العمال، ۸/۲۸۵) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی وہ صحابی ہیں، جنہوں نے آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام کی حیاتِ ظاہری میں صحابۂ کرام کو سترہ(17) نمازیں پڑھائیں، آپ کے علاوہ کسی صحابی کو یہ سعادت نہیں ملی۔(سیرت سید الانبیاء، ص۶۰۱ ملخّصاً) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ عظیم صحابی ہیں جن کی رضا خود اللہ کریم چاہتا ہے۔ (کنز العمال، ۶/۲۲۸ ملخّصاً) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اکثر اوقات حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کی نبی کریم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ ہونے والی گفتگو سننے کی سعادت حاصل کرتے تھے ۔(تاریخ الخلفاء، ۴۶ ملخّصاً) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی وہ صحابی ہیں ، جو سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔(بخاری، ۲/۵۱۹ ملخّصاً) ☆صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی تمام نبیوں اور رسولوں

کے بعد سب سے افضل انسان ہیں۔(فیضان صدیق اکبر،۵۰۳)☆آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اچھی خصلتیں تین سو ساٹھ (360) ہیں، **صدیقِ اکبر** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: کیا میرے اندر بھی ان میں سے کوئی خصلت موجود ہے؟ فرمایا: اے ابو بکر! تمہارے اندر تو ساری خصلتیں موجود ہیں۔(تاریخ مدینۃ دمشق، ۳۰/۱۰۳ ملتقطاً)

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا ہے یارِ غار، محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا
الٰہی! رحم فرما! خادِمِ صِدّیقِ اکبر ہوں تِری رحمت کے صدقے واسِطہ صِدّیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت، ص۷۶)

پڑوسی سے جھگڑا مت کرو

اے عاشقانِ صحابہ! آپ نے سنا کہ اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کتنی خصوصیات سے نوازا تھا، ان خصوصیات کے علاوہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بے شمار خصائص کے مالک تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ایک بہت ہی پیارا وصف یہ تھا کہ آپ پڑوسیوں کے حق میں نہایت نرم دل تھے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن قاسم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے والِد سے رِوایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرحمن بن ابُو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس سے گُزرے تو وہ اپنے پڑوسی کو ڈانٹ رہے تھے، آپ نے ان سے فرمایا: اپنے پڑوسی کے ساتھ جھگڑا مت کرو، کیونکہ یہ تو یہیں رہے گا، لیکن جو لوگ تُمہاری لڑائی کو دیکھیں گے وہ یہاں سے چلے جائیں گے۔(کنز العمال، کتاب الصحبة، باب فی حقوق تتعلق بصحبة الجار، الجزء:۵، ۹/۷۹، حدیث: ۲۵۵۹۹)

پڑوسی کے حُقُوق

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا صِدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

نے جب اپنے بیٹے کو پڑوسی کو ڈانٹتے دیکھا تو کس قدر احسن انداز میں نیکی کی دعوت پیش کی، یاد رکھئے! جب پڑوسی آپس میں کسی بات پر جھگڑتے ہیں تو سراسر اُن کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے، کیونکہ لڑائی کے بعد بھی انہیں ایک ساتھ ہی رہنا ہے اور ان کا آپس میں جھگڑا کرنا دیگر لوگوں کے لیے تماشا بن جاتا ہے۔

افسوس! فی زمانہ ہم دیگر مُعاملات کے ساتھ ساتھ پڑوسیوں کے حُقوق کی ادائیگی کے مُعاملے میں بھی پستی کے گہرے گڑھے میں گِرتے جارہے ہیں، ایک ہی گلی، محلے میں سالہا سال گُزر جانے کے باوُجود اپنے پڑوسی کی پہچان، اس کی موجودگی اور حقِّ پڑوس سے غَفلت کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے کسی عزیز سے ملنے آئے اور ہم سے اسی گلی یا محلے میں رہنے والے اپنے کسی عزیز کا پتا معلوم کرے تو ہم سَر کھجاتے نظر آتے ہیں کیونکہ ہمیں بالکل خبر نہیں ہوتی کہ ہمارے پڑوس میں کون رہتا ہے، اس کا نام کیا ہے، کام کیا کرتا ہے، ہم تو اپنے آپ میں اس طرح کھوئے ہوئے ہیں کہ پڑوس میں میت (فوتگی) ہوجائے، کوئی بیمار ہوجائے یا کسی پریشانی کا شکار ہوجائے تو ہم تعزیت وعیادت کرنے یا اسے دِلاسہ دینے کی بھی کوشش نہیں کرتے۔

ہاں! مالداروں، سیٹھوں، افسروں، وزیروں، صاحبِ مَنْصَب لوگوں، مخصوص دوستوں، برادری والوں یا ایسے پڑوسیوں سے کہ جن سے ہمیں اپنا کام نکلوانا ہو، ان کے یہاں تو ہم خُوشی غمی کے مَواقع پر پیش پیش نظر آتے یا انہیں اپنے یہاں کی تقریبات (Ceremonies) میں بُلاتے ہیں، مگر غریب پڑوسیوں کی خیر خواہی کرنا یا ان کے ساتھ تعلُّقات قائم رکھنا ہم اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں، بعض نادان تو اس قدر بے حِس ہوتے ہیں کہ گھر کے اندر موجود بُھوک وپیاس، بیماری یا آزمائش میں مُبتلا بھائیوں، بہنوں حتّٰی کہ والدین تک کو ہی نہیں پوچھتے تو اندازہ لگایئے کہ وہ گھر کے باہر والے پڑوسیوں کا کیا خیال رکھیں گے اور ان کے حُقُوق کیا ادا کریں گے۔

خیر خواہ ہم بھی پڑوسی کے بنیں یہ کرم یا مصطفےٰ فرمائیے!
نِعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا! یہ کرم یا مصطفےٰ فرمائیے!
غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور عام مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنے کا جذبہ پانے، فَیضانِ صِدّیقِ اکبر سے فیضیاب ہونے، اچھے اَخلاق کی لازوال دَولت پانے اوراچھی صحبت کے فیضان سے مالا مال ہونے کے لئے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیئے اور 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اس مدنی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ ☆ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ☆ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ☆ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس مدنی کام کی برکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے اور بنتے چلے جارہے ہیں۔

آیئے! بَطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے توبہ کرلی!

واہ کینٹ (پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی معاشرے کے دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی

بُرائیوں میں مُبتلا تھے۔ مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا، موبائل فون اور انٹرنیٹ میں وقت صرف کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی مذاکرہ دیکھنے اور سننے کی برکت سے انہیں کافی سکون ملا اور انہوں نے اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی اور فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لئے کوشش کرنے لگے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالی ہے اور سُنّت کے مطابق مدنی حُلیہ بھی اپنالیا ہے، اللہ کریم کا مزید کرم یہ ہوا کہ والدین نے بخوشی اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کر دیا۔

مدنی چینل کی مہم ہے نفس وشیطاں کے خلاف　جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللہ اِعتراف
نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار　شرمِ عِصیاں کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدیقِ اکبر کا عشقِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ محبَّتِ رسول کی حقیقی آئینہ دار تھی، جبکہ اُن کا کردار بھی عشقِ رسول کا بہترین مِعیار تھا، آیئے! حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عشقِ مُصطفٰے پر مبنی ایمان اَفروز واقعہ سُنتے ہیں تا کہ ہمارے سِینوں میں موجود حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبَّت میں مزید اضافہ ہو۔ چُنانچہ

یہ اِک جان کیا ہے

اسلام کی ابتداء میں جب صحابۂ کرام کی تعداد اڑتیس (38) ہوگئی تو حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ

اللہُ عَنْہ نے اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سے اِظہارِ اسلام کے لئے اِجازت طلب کی، تو حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے اظہارِ اسلام کی اِجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ لوگوں کو خُطبۂ اسلام دینے کے لئے کھڑے ہوئے، پیارے آقا، مکّے مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو سب سے پہلے نیکی کی دعوت دینے کا شرف حاصل ہوا۔ غیر مسلموں نے جب مُسلمانوں کو کھلم کُھلا دعوتِ اسلام دیتے دیکھا تو اُن کا خُون کھول اُٹھا اور وہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ و دیگر مُسلمانوں پر ٹُوٹ پڑے اور انہیں مارنا پیٹنا شُروع کر دیا، صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو بھی نہایت بُری طرح مارا حتّٰی کہ عُتبہ بن ربیعہ نامی بدبخت آپ کے قریب آیا اور اپنے ناپاک جُوتے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے مُبارک چہرے پر مارنے لگا اور آپ کے پیٹ پر چڑھ کر اُچھل کُود کرنے لگا، یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو گئے، زخموں کی وجہ سے آپ کا چہرہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ جب آپ کے قبیلے بَنُو تَیم کے لوگوں کو پتا چلا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کو غیر مسلموں سے چُھڑا کر گھر لے گئے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی تشویشناک حالت دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ زِندہ نہ رہ پائیں گے۔ آپ کے والد ابُو قُحافہ اور بَنُو تَیم کے لوگ بہت پریشان تھے اور مسلسل آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے تھے، بالآخر دن کے آخری حصّے میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو ہوش آ گیا۔ لیکن ہوش میں آتے ہی زبان سے پہلا جُملہ یہ نکلا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ آپ کی یہ بات سُن کر قبیلے کے کئی لوگ ناراض ہو کر چلے گئے۔ آپ کی والدہ جب کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ صرف ایک ہی جُملہ کہتے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کس حال میں ہیں؟ مجھے صرف ان کی خبر دو۔ جب آپ کو یہ خبر ملی کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم خیریت سے ہیں اور دارِ اَرقم میں تشریف فرما ہیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہ

کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا، جب تک اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو بذاتِ خود دیکھ نہ لوں۔ جب سب لوگ چلے گئے تو آپ کی والدہ اور اُمِّ جمیل بنتِ خطّاب آپ کو سہارا دے کر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لے گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اپنے عاشقِ زار کو دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے اور آگے بڑھ کر انہیں تھام لیا اور ان کے بوسے لینے لگے۔ یہ منظر (Scene) دیکھ کر تمام مسلمان بھی فرطِ جذبات میں آپ کی طرف لپکے۔ زخموں سے چُور صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دیکھ کر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بڑی رِقّت طاری ہوئی، اس پر آپ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان، میں ٹھیک ہوں بس چہرہ تھوڑا زخمی ہوگیا ہے۔ (تاریخ مدینة دمشق، ۳۰/ ۴۹، ملخصاً)

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں
ترے نام پر سر کو قُربان کر کے
ترے سر سے صدقہ اُتارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص ۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صدیقِ اکبر! سُنا آپ نے کہ عاشقِ اکبر سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسا کامل درجے کا عشق تھا، جسم زخموں کی وجہ سے چُور چُور ہے، جسم میں تکلیف ہے اور چہرہ زخمی ہے، لیکن پھر بھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یاد فرما رہے ہیں اور یہی نہیں بلکہ کیا فرمایا کہ تب تک سکون نہیں ملے گا جب تک حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارک چہرہ کی زیارت نہ کرلوں۔

اے محبتِ رسول کا دم بھرنے والے عاشقانِ رسول! سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو

دشمنوں کے سامنے بھی **نیکی کی دعوت** دیں اور ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو گناہوں میں دیکھنے کے باوجود بھی نیکی کی دعوت نہ دیں، **سیدنا صدیق اکبر** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ **نیکی کی دعوت** کی خاطر تکلیفیں برداشت کریں اور ہمارے لئے لوگ محبت کے پھول بکھیریں ہم پھر بھی نیکی کی دعوت کی دھومیں نہ مچائیں، **سیدنا صدیق اکبر** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ تو **نیکی کی دعوت** کی خاطر تکلیفیں برداشت کریں اور ہم طرح طرح کی سہولتیں میسر ہونے کے باوجود بھی نیکی کی دعوت نہ دیں تو سوچئے ہم محبتِ رسول میں سچے ہیں یا یہ محبت صرف زبان کی حد تک ہے، یادرکھئے! مَحَبَّت کی کچھ علامات ہوتی ہیں، جنہیں ایک عاشقِ صادق کے عشق و مَحَبَّت کی دلیل سمجھا جاتا ہے، ان علامات کو دیکھ کر دوسروں کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ شخص فُلاں سے بے حد مَحَبَّت کرتا ہے، مثلاً مَحَبَّت کرنے والا ہر مُعاملے میں اپنے محبوب کی اِطاعت کرتا ہے، ہر وَقْت **محبوب** کے ذِکْر سے اپنی زبان کو تَر رکھتا ہے، محبوب کی پسند کو اَپناتا ہے، محبوب کی ناپسندیدہ چیزوں سے دُور رہتا ہے۔ پھر جب یہی مَحَبَّت اپنی اِنتہا کو پہنچ جاتی ہے تو عشق کا رُوپ دھار لیتی ہے۔ ہمارے بُزرگوں نے جابجا عاشقوں کی مختلف علامتوں کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! محبت کی علامات سنتے ہیں: چُنانچہ

محبتِ رسول کی علامات

امام قسطلانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ محبتِ رسول کی علامات بیان کرتے ہیں، جو انہیں اپنا لے گا، وہ حقیقی عاشقِ رسول بن جائے گا۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ!

(۱) اِقتدا (پیروی کرنا): عشقِ رسول کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِقتدا اور پیروی کرنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت کو اپنانا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راستے پر چلنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے رہنمائی لینا اور آپ کی شریعت کی حُدود پر قائم رہنا۔ (المواھب اللدنیہ، ۲/۴۹۱)

(۲) شریعت پر راضی رہنا: حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی علامات میں سے یہ

ہے کہ اس عشق و مَحبّت کا دعویٰ کرنے والا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت پر راضی رہے۔(المواھب اللدنیہ، ۲/۴۹۳، ملخصاً)

(۳)دین کی مدد کرنا: حضورِ اکرم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ”اپنے قول و فعل سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِین کی مدد کرے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت کا دِفاع (Defence) کرے اور سخاوت میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کو اپنائے، بُردباری، صبر، تَواضُع وغیرہ میں آپ کی مبارک سیرت کی پیروی کی جائے۔(المواھب اللدنیہ، ۲/۴۹۴)

(۴)مصائب پر صبر کرنا: نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ”مَصائب پر صبر کرے، کیونکہ اس مَحبّت سے مُحِبّ کو ایسی لذّت حاصل ہوتی ہے کہ وہ مَصائب کو بھُول جاتا ہے۔(المواھب اللدنیہ، ۲/۴۹۵)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے کیا خُوب کہا:

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پہ فِدا تم پر کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۰)

(۵) محبوب کا ذکر بکثرت کرے: محبوبِ ربِّ اکرم، سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر بکثرت کرے، کیونکہ جو جس سے مَحبّت کرتا ہے، اس کا ذِکر زیادہ کرتا ہے، بعض نے کہا: مَحبّت، محبوب کو ہمیشہ یاد رکھنے کا نام ہے، ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ”جس قدر سانس ہیں، ان کے مطابق محبوب کا ذِکر کیا جائے۔(المواھب اللدنیہ، ۲/۴۹۵، ملتقطاً)

جو شخص ان صفات سے مُتّصِف ہو جاتا ہے، اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے

اس کی محبّت کامل ہو جاتی ہے اور جو ان میں سے بعض کی مُخالفت کرے، اس کی محبّت ناقص ہے۔(المواھب اللدنیہ، ۲/۵۰۱ ملخصا) عاشقِ اکبر، سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اندر تو محبتِ رسول کی یہ علامات کامل طور پر پائی جاتی تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو عشقِ رسول کی وہ مَنازِل طے کر چکے تھے کہ عشق و محبّت اور اطاعتِ مُصْطَفٰے، گویا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا اوڑھنا بچھونا بن گیا تھا۔

اللہ کریم ہمیں بھی عاشقِ اکبر، صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صدقے میں سچی محبتِ رسول نصیب فرمائے، آیئے مِلکر دعا کرتے ہیں۔

دنیا کی لذّتوں سے مِری جان چُھوٹ جائے
مجھ کو بنا دے یاخدا تُو عاشقِ رسول!

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۴۳)

مجلس "مدرسۃ المدینہ بالغان":

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی عشقِ رسول، محبتِ صحابہ واہلِ بیت اور اولیائے کرام کی مَحبّت دل میں بٹھانے، ان کی سیرتِ مُبارکہ پر عمل کی ترغیب دِلانے کیلئے کم و بیش 107 **شُعبہ جات** میں نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے۔ اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغان"** بھی ہے۔ **مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان** مختلف مقامات جیسے مساجد، تعلیمی اداروں، مارکیٹوں اور گھروں وغیرہ میں لگائے جاتے ہیں۔ **مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان** میں بالغ یعنی بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو مختلف اوقات میں دُرست مخارج کی ادائیگی کے ساتھ مدنی قاعدہ اور قرآنِ کریم فِیْ سَبِیْلِ اللہ پڑھایا جاتا ہے۔ **مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان برائے مسجد** کا جدول کم و بیش 45 منٹ ہے جبکہ **مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان برائے مارکیٹ** کا جدول کم و بیش 35 منٹ ہے۔ **مَدْرَسۃُ المدینہ بالغان** میں مدنی

درس دینا، کتاب **"نماز کے احکام"** سے نماز، غسل، وضو، نمازِ جنازہ وغیرہ سکھانا، سنتیں اور آداب سکھانا اور آخر میں مدنی انعامات کے رِسالے سے **"فکرِ مدینہ"** کرنا کروانا بھی شامل ہے۔ آیئے! نیت کرتے ہیں کہ تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کے لیے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں خود بھی شرکت کریں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے ہاتھ ملانے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: چنانچہ

(1) دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے (2) رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں (3) نبی مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت

1 ۔۔۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

پوچھتے ہیں تو اللہ پاک ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے (99) رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِیّ ج ۵ ص ۳۸۰ رقم ۷۶۷۲) (4) جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(شُعَبُ الْاِیْمَان، حدیث ۸۹۴۴، ۶/۴۷۱) (5) ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) (6) دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔(مُسنَدِ اِمام احمد بن حَنبل ج ۴ ص ۲۸۶ حدیث ۱۲۴۵۴) (7) آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے (8) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ پاک دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(کَنزُ الْعُمّال ج ۹ ص ۵۷) (9) جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں (10) دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے (11) بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں (12) ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چُوم لینا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۱۵ مُلَخَّصاً) ہاں اگر کسی بُزُرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حُصولِ بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چُوم لیا تو کراہت نہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مُصافحہ کیا پھر بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو مُمانَعَت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ جس سے ہاتھ ملائے وہ اُن

ہستیوں میں سے ہو جن سے بَرَکت حاصِل کی جاتی ہو۔(جدالممتار علی ردالمحتار، ۷/ ۶۵، مقولہ: ۶۸۳۴از نیکی کی دعوت ص ۳۲۹) (13) مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغوراس کامطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ ہفتہ وار اجتماع کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہوگا "**خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت**" جس میں ہم خوفِ خدا میں رونے کی اَہَمِّیَّت کے بارے میں سنیں گے۔ خوفِ خدا میں رونا کتنا فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے، اس پر ایک ایمان افروز حِکایت بیان کی جائے گی۔ خوفِ خدا کسے کہتے ہیں؟ اس بارے میں بھی سنیں گے۔ خَوفِ خدا میں رونے کی ترغیب پر کچھ روایات بھی بیان کی جائیں گی۔ یقیناً خوفِ خدا میں رونا سعادت کی بات ہے، محض آنسو بہانے کے طِبّی فوائد بھی پیش کئے جائیں گے۔ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام اور اولیائے کرام خَوفِ خدا میں کیسی گِریہ وزاری فرماتے تھے اس کے بھی کچھ واقعات بیان کیے جائیں گے۔ لٰہذا آئندہ جمعرات بھی سُنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کر کے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ہمارے پیارے پیارے اور ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ غَدًا رَاضِیًا، فَلْیُکْثِرِ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ** یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔ (فِردوسُ الاخبار، ۲/۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی   کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آج کے بیان میں ہم **خوفِ خدا میں رونے کی اَہمیّت** کے بارے میں سُنیں گے۔ خوفِ خدا میں رونا کتنا فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے، اس پر ایک ایمان افروز حِکایت بیان کی جائے گی۔ یہ بھی سُنیں گے کہ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ خوفِ خدا میں

رونے کی ترغیب پر کچھ روایات بھی بیان کی جائیں گی۔ یقیناً خوفِ خدا میں رونا سعادت کی بات ہے اور آنسو بہانے کے طبّی فوائد بھی ہیں، وہ بھی پیش کئے جائیں گے۔ انبیائے کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام اور اولیائے کرام خَوفِ خدا میں کیسی گِریہ و زاری فرماتے تھے۔ اس کے بھی کچھ واقعات بیان ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ہم دِلجمعی اور اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل بیان سننے کی سعادت حاصل کرسکیں۔ آیئے ایک ایمان افروز حکایت سُنتے ہیں!

ایک قطرے کی وجہ سے جہنم سے آزادی

مکتبۃ المدینہ کی کتاب ''**خوفِ خدا**'' کے صفحہ 142 پر ہے: قِیامت کے دن ایک شَخْص کو بارگاہِ خداوندی میں لایا جائے گا۔ اُسے اُس کا اَعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ اس میں کثیر گناہ پائے گا۔ پھر عَرض کرے گا: یاالٰہی! میں نے تو یہ گناہ کئے ہی نہیں؟ اللہ پاک اِرْشاد فرمائے گا: میرے پاس اس کے مضبوط گواہ (Witnesses) ہیں۔ وہ بندہ اپنے دائیں بائیں مُڑ کر دیکھے گا لیکن کسی گواہ کو مَوجُود نہ پائے گا اور کہے گا: یاربّ! وہ گواہ کہاں ہیں؟ تو اللہ کریم اس کے اعضا کو گواہی دینے کا حکم دے گا۔ کان کہیں گے: ہاں! ہم نے (حرام) سُنا اور ہم اس پر گواہ ہیں۔ آنکھیں کہیں گی: ہاں! ہم نے (حرام) دیکھا۔ زبان کہے گی: ہاں! میں نے (حرام) بولا تھا۔ اسی طرح ہاتھ اور پاؤں کہیں گے: ہاں! ہم (حرام کی طرف) بڑھے تھے۔ وغیرہ وغیرہ

وہ بندہ یہ سب سُن کر حیران رہ جائے گا۔ پھر جب اللہ پاک اس کے لئے جہنم میں جانے کا حکم فرمادے گا تو اس شخص کی سیدھی آنکھ کا ایک بال ربِّ کریم سے کچھ عرض کرنے کی اجازت طلب کرے گا اور اجازت ملنے پر عرض کرے گا: الٰہی! کیا تُو نے نہیں فرمایا تھا کہ میرا جو بندہ اپنی آنکھ کے کسی بال کو میرے خَوف میں بہائے جانے والے آنسوؤں میں تَر کرے گا، میں اس کی بخشش فرمادوں

گا؟ اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: کیوں نہیں! تو وہ بال عرض کرے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا یہ گنہگار بندہ تیرے خَوف سے رویا تھا، جس سے میں بھیگ گیا تھا۔ یہ سُن کر اللہ پاک اس بندے کو جنت میں جانے کا حکم فرمادے گا۔ ایک منادی پکار کر کہے گا: سُنو! فُلاں بن فُلاں اپنی آنکھ کے ایک بال کی وجہ سے جَہَنَّم سے نجات پاگیا۔ (درۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون، ص ۲۵۳)

جَلا دے نہ نارِ جہنّم، کرم ہو ۔۔۔ پئے بادشاہِ اُمَم یاالٰہی!
مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ۔۔۔ ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی!
تُو عطّار کو بے سبب بخش مَولیٰ ۔۔۔ کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص: ۱۱۱، ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ربّ کی رحمت ہے بڑی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت معلوم ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی رحمت بہت وسیع ہے۔ وہ کریم ربّ اپنے بندوں پر بے انتہا رحم فرماتا ہے۔ دنیا کا اصول ہے کہ غلطی پر ہاتھوں ہاتھ ڈانٹ یا سزا ملتی ہے، مگر قربان جائیے اپنے ربِّ کریم کی بخشش اور رحمت پر کہ نافرمانیوں کی کثرت کے باوجود بھی وہ ہماری پردہ پوشی فرماتا ہے۔ گناہوں کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمارا رِزق بند نہیں کرتا۔ گناہوں کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہماری **آنکھوں کی روشنی** نہیں لیتا، گناہوں کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہماری **سُننے کی طاقت** کو واپس نہیں لیتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہماری **قُوّتِ گویائی** (بولنے کی

طاقت) سے ہمیں محروم نہیں فرماتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمیں **پاؤں** کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا، گناہوں کی کثرت کے باوجود ہمارا ربِّ کریم ہمیں **ہاتھوں** کی نعمت سے محروم نہیں فرماتا۔ خطاؤں کی بھرمار کے باوجود وہ ہمیں اپنے کرم والے دروازے سے دُور نہیں کرتا۔ وہ کریم محض اپنے فضل ورحمت سے گُناہوں کو چھپا دیتا ہے کیونکہ اس کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے۔ مگر ایک اصول یاد رہے کہ ہم ربّ کے بندے ہیں اور وہ ہمارا مالک ہے، ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اس کے احکام پر عمل کریں، پھر اس کا کرم ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆**اللہ پاک ہمارا پَرْوَرْدْگار ایسا** "کریم" ہے کہ جو نافرمانوں پر بھی جُود وکرم کی بارش برساتا ہے، ☆**وہ پَرْوَرْدْگار ایسا** "حلیم" ہے کہ جب کسی گناہ گار کو اپنی نافرمانی پر حسرت وندامت کرتے ہوئے ملاحظہ فرماتا ہے تو اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ ☆**وہ پَرْوَرْدْگار ایسا** "عَلِیْم" ہے جو دلوں کے بھید جانتا ہے، نیّتوں پر مطلع ہے اور زمین وآسمان کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ☆**وہ پَرْوَرْدْگار ایسا** "عظیم" ہے کہ کسی بھی گناہ کو معاف کرنا اس کے لیے دشوار نہیں ہے۔

مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے: حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے، اپنی امت کے غم میں آنسو بہانے والے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ پاک نے زمین وآسمان کی تخلیق کے دن سو(100) رحمتیں پیدا فرمائیں۔ ہر رحمت زمین وآسمان کے درمیان تہہ در تہہ رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک رحمت زمین پر نازل ہوئی۔ اسی سے والدہ اپنی اولاد پر، وحشی درندے اور پرندے ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں، یہاں تک کہ گھوڑا اپنا پاؤں اپنے بچے سے دُور کرلیتا ہے کہ کہیں اسے چوٹ نہ لگ جائے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک اس رحمت

کو دوسری ننانوے (99) رحمتوں میں ملا کر سو (100) مکمل فرما دے گا اور بروزِ قیامت اس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ۔۔۔الخ، ص ۱۱۲۹، حدیث:۶۹۷۷)

آیئے! ربِّ کریم کی رحمت پر مشتمل ایک ایمان افروز روایت و حکایت سنتے ہیں:

ربّ کی عنایتیں اور نوازشیں!

بخاری شریف میں ہے حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب اللہ پاک بندوں کے مقدمات سے فارغ ہو جائے گا تو ایک آدمی جو جنت اور دوزخ کے درمیان (Between) رہ جائے گا وہ دوزخیوں میں آخری شخص ہوگا جو جنت میں جائے گا۔ جنت میں داخل ہونے سے پہلے اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا اور وہ عرض کرے گا: یَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْھِیْ عَنِ النَّارِ اے میرے پَرْوَرْدْگار! میرا منہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کی بدبو نے مار دیا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جُھلسا دیا ہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اگر تیرے ساتھ یہ احسان کر دیا جائے تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ بندہ عرض کرے گا: لَا وَعِزَّتِكَ تیری عزّت کی قسم! میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ پاک اس کا منہ دوزخ سے ہٹا دے گا۔ جب وہ بندہ جنت کی طرف منہ کرے گا تو جنت کی شادابی اور تازگی کو دیکھنے لگے گا۔ جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا۔ پھر عرض کرے گا: اے میرے پَرْوَرْدْگار! مجھے جنت کے دروازے سے قریب کر دے۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا: کیا تُو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو جو کچھ مانگ چکا ہے، اب اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: الٰہی! میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب ہونا نہیں چاہتا۔ اللہ پاک فرمائے گا: ہو سکتا ہے کہ اگر تجھے یہ بھی مل جائے تُو پھر کوئی سوال کرے؟ وہ عرض کرے گا: اے پَرْوَرْدْگار! مجھے تیری عزّت کی قسم! اب میں کچھ نہیں مانگوں گا۔

پھر اللہ پاک اس کو جنت کے قریب کر دے گا، جب وہ جنت کے دروازے کے قریب پہنچ جائے گا اور جنت کی شگفتگی، تازگی اور لذت کو محسوس کرے گا۔ پھر جب تک اللہ پاک چاہے گا وہ خاموش رہے گا پھر وہ کہے گا: یَا رَبِّ أَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ، اے میرے پَرْوَرْدگار! مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے ابنِ آدم! افسوس!! تُو کس قدر وعدہ کو توڑنے والا ہے! کیا تُو نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کچھ تجھے مل چکا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: مالک! تُو مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ محرومیٔ قسمت والا مت بنا۔ پھر اللہ پاک اسے جنت میں جانے کی اجازت عطا فرمائے گا اور اِرْشاد فرمائے گا: مانگ! کیا مانگتا ہے؟ اس پر وہ اپنی خواہشات کا اظہار کرے گا یہاں تک کہ اس کی خواہشات (Desires) ختم ہو جائیں گی۔ پھر اللہ پاک اس سے فرمائے گا جو تُو نے مانگا وہ تجھے دیا جاتا ہے اور اس جیسا اور دیا جاتا ہے بلکہ اس کا دس (10) گنا اور بھی دیا جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل السجود، ۱/۲۸۳، حدیث: ۸۰۶ ملخصاً)

اِس بے کسی میں دِل کو مِرے ٹیک لگ گئی　　شُہرہ سُنا جو رَحمتِ بے کس نواز کا
تُو بے حساب بخش! کہ ہیں بے شُمار جُرم　　دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حِجاز کا

مختصر وضاحت: پریشانی اور لاچاری کے عالم میں میرے دل کو اُس وقت حوصلہ مل گیا جب میں نے اللہ پاک کی رَحْمت کا چرچہ سُنا۔ اے میرے رب! میرے جُرم بے حساب ہیں، تجھے شاہِ حجاز، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ مجھے بے حساب بخش دے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ربِ تعالیٰ سے مانگنے والا

محروم نہیں رہتا، رب تعالیٰ سے دعا کرنے والا محروم نہیں رہتا۔ مگر دعا کے آداب کو بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ آیئے! دُعا کے آداب میں سے ایک ادب سنتے ہیں، مکتبۃ المدینہ کی کتاب **فضائلِ دعا** میں ہے: آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیلِ اجابت (قبولیت کی دلیل) ہے۔ (فضائلِ دعا، ص ۸۱، ادب نمبر ۳۳)

اسی طرح خوفِ خدا میں رونا بھی بہت بڑی نعمت ہے۔ جبکہ خود خوفِ خدا بہت بڑی نعمت ہے، جب تک یہ عظیم دولت حاصل نہ ہو، گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار مشکل ہے۔ لیکن جب یہ عظیم دولت نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ یہ عظیم نعمت ہوتی کیا ہے؟ **خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟** آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: "اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گِرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ ربُّ الْعٰلَمِیْن نے مومنین کو کئی مقامات پر اس پاکیزہ صفت کو اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: چنانچہ پارہ 5، سُوْرَۃُ النِّسَاء، آیت نمبر 131 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ۵، النساء: ۱۳۱)

اسی طرح پارہ 22، سورۂ احزاب آیت نمبر 70 میں ارشادِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاۙ(۷۰) (پ۲۲، الاحزاب:۷۰)

ترجَمۂ کنز الایمان : اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

پارہ4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر175 میں اِرشاد ہے:

وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۱۷۵) (پ۴، آلِ عمران:۱۷۵)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

آنسو بہائیں مگر کہاں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا خوفِ خدا بھی ہے۔ یقیناً فکرِ آخرت سے بے قرار رہنا، عذابِ جہنم سے اشکبار رہنا اور خوفِ خدا میں ڈُوبے رہنا بہت بڑی نعمت ہے۔ افسوس! آج دنیا کے غم میں تو آنسو بہائے جاتے ہیں، مگر فکرِ آخرت میں رونے کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے۔ غور تو کیجئے! اس دنیا کی حیثیت ہی کیا ہے کہ اس کے لیے آنسو بہائے جائیں۔ یہ دنیا تو ایک مسافر خانے کی طرح ہے، جس میں مسافر آکر قیام کرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد کُوچ کر جاتے ہیں، مسافر خانے میں چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھتا۔ مسافر خانے میں چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دنیا کی فکر نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی اس کے لیے آنسو بہانے چاہئیں۔ بلکہ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** خوفِ خدا میں آنسو بہائیے ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** عشقِ رسول میں آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** فکرِ آخرت میں آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** گناہوں کی کثرت پر آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** نیکیاں نہ کرسکنے پر آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** موت کی سختیوں کو یاد کر کے آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو**

غمِ مدینہ میں آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کے خوف سے آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کو یاد کر کے آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کی وحشتوں کا سوچ کر آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کے اندھیرے کو یاد کر کے آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قبر کی تنگی کو یاد کر کے آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** قیامت کے ہولناک مراحل کو یاد کر کے آنسو بہائیے، ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیں کہ بروزِ محشر ہم اپنے ایک ایک عمل کا حساب کس طرح دے سکیں گے؟ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیے کہ کل محشر کی گرمی اور تپش کو ہم کیسے برداشت کریں گے؟ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیے کہ بروزِ محشر تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے باریک پُل صراط کیسے پار کریں گے؟ ☆ **آنسو بہانے ہوں تو** یہ سوچ کر آنسو بہائیں کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو گا یا نہیں؟ اَلْغَرَض! فکرِ آخرت میں بے قرار ہو کر آنسو بہائیے اور اگر آنسو نہ بہتے ہوں تو اس بات پر آنسو بہائیے کہ ہمارے آنسو خوفِ خدا سے کیوں نہیں بہتے؟

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں ذکرِ محبت عام ہے لیکن سوزِ محبت عام نہیں

(نیکی کی دعوت، ص ۲۷۲)

خوفِ خدا میں رونے کی عادت بنائیں

آئیے! فکرِ آخرت میں آنسو بہانے کی ترغیب پر دو احادیثِ طیبہ سنتے ہیں:

1) فرمایا: قیامت کے دن سب آنکھیں رونے والی ہوں گی مگر تین آنکھیں نہیں روئیں گی، ان میں سے ایک وہ ہو گی جو خوفِ خدا سے روئی ہو گی۔ (کنز العمال، کتاب المواعظ، ۸/۳۵۶، حدیث: ۴۳۳۵)

2) فرمایا: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنّم میں جہنّمی

روئیں گے، یہاں تک کہ اُن کے آنسو ان کے چِہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔(شرحُ السّنة للبغوی ج۷ ص۵۶۵ حدیث ۴۳۱۴)

ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں　　کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یا رب

(وسائلِ بخشش، ص۷۸)

آیئے! خوفِ خدا میں رونے سے متعلق بزرگانِ دِین کے 3 اقوال بھی سنتے ہیں:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رویا کرو! اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو، اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کسی کو علم ہوتا تو وہ اس قدر چیختا کہ اس کی آواز ٹُوٹ جاتی اور اس طرح نماز پڑھتا کہ اس کی پیٹھ ٹُوٹ جاتی۔(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج۴، ص۲۳۰)

1) حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ پاک کے خوف سے ایک آنسو کا بہنا میرے نزدیک ایک ہزار دِینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔(شعب الایمان، ص۱/۵۰۲، حدیث:۸۴۲)

3) حضرت سَیِّدُنا کعب الاحبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں اللہ پاک کے خوف سے رؤوں حتّٰی کہ میرے آنسو میرے رخساروں پر جاری ہوں تو یہ بات مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں سونے کا ایک پہاڑ صدقہ کروں۔(فیضانِ احیاء العلوم، ص۱۷۰)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ　　میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزے دل کی سختی دُور کرتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جسے رونا نہ آئے اسے رونے کی کوشش کرنی چاہیے، بسا اَوقات گناہوں کی شدّت اور قَلْب (دل) کی سختی کی وجہ سے آنسو خشک ہو جاتے ہیں۔ اس سختی کو دُور کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بھوک اور نفل روزوں کی کثرت کی جائے۔ اس سے دل نرم ہو گا اور خوفِ خدا میں رونے کی سعادت حاصل ہو سکے گی۔ زہے قسمت کہ ماہِ رجب کی آمد ہے۔ اس ماہ کے روزے رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ لہٰذا جن سے ہو سکے پکی نیت کیجئے اور اس ماہ کے نفل روزے رکھنے کی سعادت حاصل کیجئے۔ اس سے نہ صرف دل کی سختی دور ہو گی بلکہ ماہِ رجب کی برکتیں بھی نصیب ہوں گی، رجب اور شعبان کے نفل روزے رکھنے کی برکت سے ماہِ رمضان کے فرض روزے رکھنے میں آسانی ہو گی اور یوں فرض روزوں کے لیے پیشگی تیاری بھی ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

منقول ہے کہ چھٹے آسمان کے دروازے پر رجب کے مہینے کے دن لکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص رجَب میں ایک روزہ رکھے اور اُسے پرہیز گاری سے پورا کرے تو وہ دروازہ اور وہ (روزے والا) دن اس بندے کیلئے اللہ پاک سے مغفِرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے: یا اللہ! اِس بندے کو بخش دے۔ جبکہ اللہ پاک کے حبیب، ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: رجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قِیام (عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو (100) سال کے روزے رکھے، سو (100) برس کی شب بیداری کی اور یہ رَجَب کی ستائیس (27) تاریخ ہے۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان، ۳/۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں۔ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھنے والوں کے لئے اللہ پاک نے جنَّت میں خاص محل تیار فرمایا ہے، ان خُوش نصیبوں کو اللہ پاک "رَجَب" نامی نَہر سے سیر اب فرمائے گا، ان کے لئے جہنَّم کے دروازے بند اور جنَّتی دروازے کھول دیئے جائیں گے، ان کے روزے گُناہوں کا کَفّارہ بن جائیں گے اور روزِ محشر کی ناقابلِ برداشت گرمی اور بُھوک پیاس میں ان کے کھانے پینے اور آرام کرنے کا بَنْدوبَسْت کیا جائے گا۔

نفل روزوں کے اس قدر زَبَردَسْت فضائل وبَرکات سُننے کے بعد تو ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزوں کا بھی بکثرت اِہتمام کیا کرے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے آنے سے تو ویسے ہی روزے رکھنے کا گویا موسم شُروع ہو جاتا ہے۔ پہلے رَجَبُ الْمُرَجَّب کے روزے پھر اس کے بعد ماہِ شَعْبان کے روزے۔

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا **نفل روزوں کی ترغیب اور فضائل** پر مشتمل ایک خوبصورت مکتوب سُنتے ہیں:

مکتوبِ عطّار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم سگِ مدینہ محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی عُفِیَ عَنۡہُ کی جانب سے، تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدارِسُ المدینہ اور جامِعاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلِّمات اور طالِبات کی خدمات میں کعبۂ مُشرَّفہ کے گِرد گُھومتا ہوا گُنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالامال جُھومتا ہوا اسلام،

اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہو نہ ہو آج کچھ مِرا ذکر حُضور میں ہوا
ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

(حدائقِ بخشش شریف ۹۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔ اِس ماہِ مُبارک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں نَدامت کے اشکوں سے آبپاشی کی جاتی اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قدر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حَلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین ماہ کے یا رَمَضانُ الْمُبارَک کے مکمَّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اُتنے نفل روزوں کے لیے کمربستہ ہو جائے، سحری اور اِفطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفلِ مدینہ بھی لگائے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مَدارِسُ المدینہ اور تمام جامِعاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رجب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرما دیجئے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضیلت

رَجب شریف کے ابتدائی تین روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے روایت ہے کہ بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارَین، تاجدارِ حرمین، سرورِ

کونین ، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:"رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔" (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۱۱ حدیث ۵۰۵۱، فَضائِلُ شَهْرِ رَجَب لِلْخَلّال ص ۶۴)

میں گنہگار گناہوں کے سوا کیا لاتا نیکیاں ہوتی ہیں سرکار نِکو کار کے پاس

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفل روزوں کے بھی کیا فضائل ہیں! اِس ضِمن میں دو احادیثِ مبارکہ مُلاحظہ فرمائیے:

﴿1﴾ فِرِشتے دُعائے مغفِرت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا فرماتی ہیں: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ سراپا بَرَکت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: "تم بھی کھاؤ۔" میں نے عرض کی: میں روزے سے ہوں۔ تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے، فِرِشتے اس (روزہ دار) کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۲۰۵ حدیث ۷۸۵)

﴿2﴾ روزہ دار کی ہڈیاں کب تسبیح کرتی ہیں

حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحتشَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ مُعَظَّم میں حاضر ہوئے، اُس وقت حُضورِ پُرنور، شافعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناشتا کر رہے تھے، فرمایا: "اے بِلال! ناشتا کرلو۔" عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں روزہ

دار ہوں۔" تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھا رہے ہیں اور بلال کا رِزق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔ اے بلال! کیا تمہیں خبر ہے کہ جب تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فرشتے دُعائیں دیتے ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۹۷ حدیث ۳۵۸۶)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اُسے بھی کھانے کے لیے بُلانا سُنَّت ہے، مگر دِلی اِرادے سے بُلائے جُھوٹی تَوَاضُع نہ کرے، اور آنے والا بھی جُھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں، تاکہ بُھوک اور جُھوٹ کا اجتماع نہ ہو جائے، بلکہ اگر (نہ کھانا چاہے یا) کھانا کم دیکھے تو کہہ دے: بَارَكَ اللّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ برکت دے) یہ بھی معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی عبادات نہیں چُھپانی چاہئیں بلکہ ظاہر کر دی جائیں تاکہ حُضورِ پُرنور، شافِعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِس پر گواہ بن جائیں۔ یہ اظہار رِیا نہیں۔ (حضرتِ سیِّدُنا بلال کے روزے کا سُن کر جو کچھ فرمایا گیا اُس کی شرح یہ ہے) یعنی آج کی روزی ہم تو اپنی یہیں کھائے لیتے ہیں اور حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس کے عِوَض (عِ۔وَض) جنّت میں کھائیں گے وہ عِوَض (یعنی بدلہ) اِس سے بہتر بھی ہو گا اور زِیادہ بھی۔ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہے، واقعی اُس وقت روزہ دار کی ہر ہڈّی و جوڑ بلکہ رگ رگ تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کرتی ہے، جس کا روزہ دار کو پتا نہیں ہوتا مگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔ (مرآۃ ج ۳، ص ۲۰۲ بتغیر قلیل)

اگر مُطالَعہ کر لیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (۱) "**کفن کی واپسی مَعَ رجب کی بہاریں**" اور (۲) "**آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مہینا**" پڑھ لیجئے۔ نیز ہر سال شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل

کا باب ”فیضانِ رَمضان“ بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہو سکے تو عِیدِ مِعْرَاجُ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نسبت سے 127 یا27 رسالے یا حسبِ توفیق فیضانِ رَمَضان بھی تقسیم فرمائیے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمائیے۔

تمام اسلامی بھائیوں سے بالعموم اور جامعاتُ المدینہ اور مدارِس المدینہ کے جُملہ قاری صاحبان، اَساتِذہ، ناظمین اور طلبہ کی خدمتوں میں بالخصوص تڑپتی ہوئی مَدَنی عرض ہے کہ براہِ کرم !(میرے جیتے جی اور مرنے کے بعد بھی) زکوۃ، فِطرہ، قربانی کی کھالیں اور دیگر عطیات جمع کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کیجئے۔ (اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارِم کو عطیات کی ترغیب دلائیں) خدا کی قسم ! مجھے اُن اساتِذہ اور طلبہ کے بارے میں سُن کر بہت خوشی ہوتی ہے جو اپنے گاؤں یا شہر میں جانے کی خواہش کو قربان کر کے رمضان المبارک، جامعات میں گزارتے اور اپنی مجلس کی ہِدایات کے مطابق چندے کے بستوں پر ذمّے داریاں سنبھالتے ہیں، جو اساتذہ اور طلبہ بغیر کسی عذر کے محض سُستی یا غفلت کے باعث عدم دلچسپی کا مُظاہرہ کرتے ہیں ان کی وجہ سے میرا دل روتا ہے۔

خصوصی مَدَنی پھول:

جو بھی اسلامی بھائی یا اسلامی بہنیں چندہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں، انہیں چندے کے ضروری احکام معلوم ہونا فرض ہے، ہر ایک کی خدمت میں تاکید ہے کہ اگر پڑھ چکے ہیں تب بھی دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 107 صفحات پر مشتمل کتاب، ”چندے کے بارے میں سوال جواب“ کا دوبارہ مطالعہ فرمالیجئے۔

دعائے عطار

یااللہ پاک رَمَضانُ الْمُبارَک میں چندے اور بقر عید میں کھالوں کے لیے کوشش کرکے جو عاشقانِ رسول میرا دل خوش کرتے ہیں، تُو ان سے ہمیشہ کے لیے خوش ہو جا اور ان کے صدقے مجھ پاپی وبدکار، گنہگاروں کے سردار سے بھی سدا کے لیے راضی ہو جا، یااللہ پاک جو اسلامی بھائی اور اسلامی بہن (عذر نہ ہونے کی صورت میں) ہر سال تین ماہ کے روزے رکھنے اور ہر برس جُمادَی الْاُخریٰ میں رسالہ "**کفن کی واپسی**" اور ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب میں "**آقا** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا مہینا** اور شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں "**فیضانِ رمضان**" (مکمل) پڑھ یا سُن لینے کی سعادت حاصل کرے، مجھے اور اُس کو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب فرما اور ہمیں بے حساب بخش کر جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں اِکٹھا رکھ۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کفن کی واپسی، ص ۲۰ بتغیر قلیل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رونے کی طِبّی فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت کے بارے میں سُن رہے تھے۔ جدید طِبّی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ رونے کے بھی کئی فوائد ہیں۔ آیئے آنسو بہانے کے کچھ طِبّی فوائد سنتے ہیں: ☆ماہرین کے مطابق وہ پانی جو آنسوؤں کی صورت میں آنکھوں سے نکلتا ہے، آنکھ سے نکلنے والے دیگر پانیوں (Waters) سے مختلف ہوتا ہے۔ ☆تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ہر شخص کو ہفتے میں کم از کم ایک بار پندرہ (15)(Fifteen) منٹ تک رونا چاہیے۔ ☆ہفتے میں ایک بار کا رونا دِماغی صلاحیتوں پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ ☆ماہرین کا کہنا ہے کہ آنسو انسانی جسم میں موجود کولیسٹرول

(Cholesterol) کو کم کرتے ہیں۔ ☆بوجھل طبیعت میں بہنے والے آنسو ذہنی دباؤ کا خاتمہ کرتے ہیں جس سے بلڈ پریشر (Blood pressure)، شوگر (Sugar) اور دل کے امراض (Heart diseases) لاحق نہیں ہوتے۔ ☆آنسوؤں کو روکنے سے آنکھوں میں ڈی ہائیڈریشن ہو جاتی ہے جس سے بینائی کمزور ہوتی ہے جبکہ ہفتے میں ایک بار رونے سے بینائی بہتر ہوتی ہے۔ ☆تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ آنسوؤں کی صورت میں جو پانی آنکھوں سے نکلتا ہے، اس میں کئی طرح کے کیمیائی اجزا ہوتے ہیں۔ ایسے آنسو انتہائی کم مقدار میں بھی بہائے جائیں تو اس کے نتیجے میں شریانوں میں خون کے قطرے جمنے کا عمل سُست پڑ جاتا ہے اور جِلدی امرض (Skin diseases) سے نجات ملتی ہے۔(مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ممکن ہے کہ آنسو بہانے کے فوائد سُن کر رونے کا ذہن بن رہا ہو۔ یہ یاد رکھ لیں کہ شرعاً جو رونا پسندیدہ ہے اور جس پر ثواب ہے وہ رونا اللہ پاک کے لئے ہو، آخرت کی فکر میں ہو، خوفِ خدا کی وجہ سے ہو۔ جبکہ دنیا کے لیے رونے پر آنکھوں کو فوائد تو مل سکتے ہیں ثواب نہیں ملے گا۔ افسوس! آج ہم اپنی دنیا اچھی کرنے کے لیے کتنے بے چین ہیں۔ دنیا اچھی ہو جائے، صحت ٹھیک ہو جائے، پریشانیاں ختم ہو جائیں، مصیبتیں دُور ہو جائیں، مال و دولت کی کثرت ہو جائے، قیمتی موبائل مل جائے، نئی گاڑی مل جائے، اَلْغَرَض! بے شمار دنیوی مقاصد ہیں کہ جنہیں پانے کے لیے ہم اپنی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں، مگر افسوس آخرت کو بہتر کرنے کا جذبہ ویسا نظر نہیں آتا جیسا ہونا چاہئے۔ **اے کاش!** ہمیں بھی دُنیا کی ناپائیداری کا حقیقی معنوں میں اِحساس ہو جائے، **اے کاش!** ہماری بھی غفلت کا پردہ چاک ہو جائے۔ **اے کاش!** ہمیں بھی امّیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ صحیح معنوں میں خوفِ خدا مُیَسَّر آجائے، **اے کاش!** بُرے خاتِمے کا ڈر ہمارے دل میں گھر کر جائے، **اے کاش!** ہمیں

اپنے پَرْوَرْدْگار کی ناراضیوں کا ہر دم دھڑ کا لگا رہے، **اے کاش!** نَزْع کی سختیوں، مَوت کی تلخیوں، اپنے غسلِ میِّت و تکفین و تدفین کی کیفیّتوں اور مُردہ حالت میں اپنی بے بسیوں کا احساس ہو جائے۔ **اے کاش!** قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، منکَر و نکیر کے سُوالوں، قَبْر کے عذابوں کا غم ہمیں ہر وقت ستاتا رہے۔ **اے کاش!** مَحْشَر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں، پُل صراط کی دَہشتوں، بارگاہِ الٰہی کی پیشیوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسِشوں اور سب کے سامنے عیب کھلنے کی رُسوائیوں کا خوف دامن گیر ہو جائے۔ **اے کاش!** جہنَّم کی خوفناک چِنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں، اپنے نازُوں کے پلے بدن کی نزاکتوں اور جنّت کی عظیم نعمتوں سے محرومیوں کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور **اے کاش!** یہ خوف ہمارے لئے ہدایت ورحمت کا ذَرِیعہ بن جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام کا خوفِ خدا سے رونا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کچھ شک نہیں کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وہ مقدس ہستیاں ہیں جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تمام مخلوق سے بڑھ کر مرتبہ رکھتے ہیں۔ یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جو یقیناً یقیناً اللہ پاک کے غضب، اس کے عذاب اور اس کی ناراضی سے محفوظ ہیں، یہاں تک اللہ پاک نے ان کی حفاظت کا وعدہ کر لیا کہ ان سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا (بہارِ شریعت، جلد ۱، ح ۱، ص ۳۸)۔ بلکہ ان کی شان تو یہ ہے کہ جن کی سفارش یہ کر دیں اللہ پاک انہیں بھی عذابِ دنیا و آخرت سے محفوظ فرمالیتا ہے۔ یہ پاکیزہ شَخْصیّات گناہوں سے پاک ہونے اور اللہ پاک کی رضا کے منصب پر فائز ہونے کے باوجود بھی اشکباری اور آہ وزاری کرتی تھیں۔ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ساری ساری رات عبادت اور اشکباری میں گزار دیتے۔ جبکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں کئی ایسے ہیں کہ جن کی اشکباری اور آہ وزاری کئی کئی دن تک برقرار رہتی۔ آیئے انبیائے کرام کے خوفِ خدا میں رونے سے متعلق پانچ (5) روایتیں سنتے ہیں:

- منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو(خوفِ خدا سے) اس قَدر روتے کہ درخت (Trees) اور مِٹّی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے، حتّٰی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے والدِ ماجد حضرت سَیِّدُنا زَکَرِیّا عَلَیْہِ السَّلَام بھی حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ کر رونے لگتے۔ یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اسی طرح مسلسل آنسو بہاتے رہتے یہاں تک کہ اِن مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سَبَب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے رُخسار (گالوں) پر زخم ہوگئے۔ یہ دیکھ کر حضرت سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ ماجِدہ نے ان کے رُخساروں پر اُونی پٹّیاں چِپٹا دیں۔ اِس کے باوُجُود جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام دوبارہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو پھر رونا شروع کر دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اُونی پٹّیاں بھیگ جاتیں۔ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ انہیں خشک کرنے کے لئے نچوڑتیں اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے آنسوؤں کے پانی کو اپنی ماں کے بازو پر گرتا ہوا دیکھتے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: اے اللہ پاک! یہ میرے آنسو ہیں، یہ میری ماں ہے اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ تُو سب سے زیادہ رَحم فرمانے والا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/۲۲۵ از خوفِ خدا، ص ۴۵)
- اسی طرح حضرت سَیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں آتا ہے کہ وہ خوفِ خدا سے اتنا روتے تھے کہ مسلسل رونے کی وجہ سے آپ کی اکثر بینائی (Sight) رخصت ہوگئی۔ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ پاک کے پیارے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! آپ اتنا کیوں روئے کہ آپ کی اکثر

بینائی جاتی رہی؟ ارشاد فرمایا: دو باتوں کے سبب۔(۱) کہیں میری نظر ایسی چیز پر نہ جا پڑے جسے دیکھنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔(۲) جو آنکھیں اپنے ربِّ کریم کا جلوہ دیکھنا چاہتی ہیں، میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی اور چیز کو بھی دیکھیں، لہٰذا میں نے مناسب خیال کیا کہ نابینا (Blind) کی طرح ہو جاؤں اور جب قیامت میں میری آنکھ کھلے تو فوراً میری نظر اپنے ربِّ کریم کا دیدار کرے۔ اس کے بعد آپ ساٹھ برس (60 Years) حیاتِ ظاہری سے متصف رہے، لیکن کسی نے انہیں آنکھ کھولتے نہیں دیکھا۔ (خوفِ خدا، ص ۴۵)

❖ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں آتا ہے کہ ایک دفعہ چالیس (40) دن تک سجدے کی حالت میں روتے رہے اور اللہ پاک سے حیا کے سبب آسمان کی طرف اپنا سر نہ اٹھایا۔ اتنا زیادہ رونے کی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے آنسوؤں سے گھاس (Grass) اُگ آئی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سر کو ڈھانپ لیا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۳۵ بتغیر)

❖ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں مروی ہے کہ یہ جب نَماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب اِس قدر گریہ وزاری فرماتے (یعنی روتے) کہ ایک مِیل کے فاصِلے سے ان کے سِینے میں ہونے والی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔ (اِحیاءُ الْعُلوم، ۴/۲۲۶ از نیکی کی دعوت، ص ۲۷۳)

❖ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی عادت تھی کہ جب کوئی نصیحت آموز واقعہ سنتے تو اس طرح روتے جس طرح کوئی عورت بچہ فوت ہو جانے پر روتی ہے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۵/۴۳)

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شُمار جُرم دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حِجاز کا

(ذوقِ نعت، ص ۱۷، ۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک "یومِ تعطیل اعتکاف"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کا خوفِ خدا میں ڈُوبے رہنا اور اس میں اشک بہانا مرحبا۔ ہمیں بھی خود میں خوفِ خدا پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی جہاں اور بے شمار مدنی بہاریں ہیں، وہیں ایک مدنی بہار یہ بھی ہے کہ اس مدنی ماحول کی برکت سے خوفِ خدا میں رونا نصیب ہوتا ہے۔ یہی مدنی ماحول فکرِ آخرت میں بے قراری کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ یہی مدنی ماحول قبر و آخرت کی یاد دل میں پیدا کرتا ہے۔ یہی مدنی ماحول غمِ مدینہ اور عشقِ رسول میں اشکباری کا ذہن دیتا ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب خوب حصہ لیجئے۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع، ہفتہ وار مدنی مذاکرے اور ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ان مدنی کاموں کی برکت سے عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب ہوگی جو دل میں رِقّت پیدا کرنے کے ساتھ فکرِ آخرت میں کڑھنے کا ذہن بیدار کرے گی۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف"** بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے مخصوص عَلاقوں اور اطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر عِلمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے

مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆یومِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف کی بَرَکت سے بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں گزارنے کا موقع ملے گا ☆یومِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہوگی۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار اس مدنی کام **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے سے مزید آپ جان سکیں گے ☆یومِ تعطیل اعتکاف کیا ہے؟ ☆یومِ تعطیل اعتکاف کا جدول ☆ مدنی کاموں کی مضبوطی کا ذریعہ ☆ اطراف گاؤں اور دعوتِ اسلامی ☆یومِ تعطیل اعتکاف سے متعلق چند سوال جواب ☆یومِ تعطیل اعتکاف کے 14 فوائد وغیرہ

آیئے! ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ اس **ہفتہ وار مدنی کام** (یومِ تعطیل اِعتکاف) میں عملی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں گے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

نیکیوں کی توفیق مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کی پچھلی زِندگی گُناہوں میں گزر رہی تھی، ہر ایک کے مُعامَلے میں ٹانگ اَڑانا، لوگوں سے لَڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اُتر آنا جیسی بُرائیوں میں گِرِفتار تھے۔ خُوش قسمتی سے ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشش پر یہ رَمَضانُ المُبارَک کے آخری عَشرے میں

اپنے عَلاقے کی مسجد میں مُعتَکِف ہوگئے۔ جہاں اُنہیں بہت سُکون مِلا۔ اُنہوں نے مزید 2 سال اِعتِکاف کی سَعادَت حاصِل کی۔ اُن کی مسجد کے مُؤَذِّن صاحِب اِنفِرادی کوشِش کرکے اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بیان کررہے تھے جو سفید لِباس، چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سَر پر عِمامہ شریف کا تاج سجائے ہوئے تھے۔ مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشِش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُنہوں نے ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وَسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا میں رونے کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خوفِ خدا میں رونے کی اہمیت سے متعلق سُن رہے تھے۔ صاف پانی کا یہ وصف ہے کہ وہ میل کچیل ختم کر دیتا ہے۔ اگر کسی جگہ گندگی ہو اور پانی بہائیں تو جہاں جہاں پانی بہے گا وہ جگہ بھی صاف (Clean) ہوتی جائے گی۔ خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو نکلتے تو باہر کو ہیں لیکن انسان کے "اندر" کو صاف کر جاتے ہیں۔ یہ آنسو بہتے ظاہر پر ہیں، لیکن

صفائی انسان کے باطن کی کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** دل کی قساوت (سختی) کو دُور کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** دل کی نرمی کا باعث بنتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قلبی سکون فراہم کرتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** گناہوں کے بوجھ سے نجات دیتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** اللہ پاک کی رحمت کا امیدوار بناتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** جہنم سے آزادی کا باعث بنتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** جنت کا مستحق بناسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کے مراحل کو آسان بناسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** عذابِ قبر سے بچاسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کی تنگی اور وحشت کو دُور کرسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** قبر کو گلِ گلزار بناسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** کل ہونے والی ندامت سے بچاسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** کل محشر کی دھوپ اور پیاس سے بچاسکتے ہیں۔ ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** پُل صراط پر آسانی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اَلْغَرَض! ☆**خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو** بظاہر بے کسی کا اظہار ہوتے ہیں، لیکن درحقیقت عزّتوں اور عظمتوں کو پانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

اولیائے کرام کا خوفِ خدا میں رونا

اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا کے سبب کثرت سے آنسو بہاتے ہیں۔ کئی اولیائے کرام کے بارے میں منقول ہے کہ خوفِ خدا میں کثرت سے رونے کے سبب ان کی بینائی ختم ہوگئی، مگر انہوں نے رونا نہیں چھوڑا۔ آیئے! حصولِ ترغیب کے لیے خوفِ خدا میں رونے پر اولیائے کرام کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا ابو بِشر صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے مُحدّث تھے اور زبردست مبلغ بھی تھے۔ بیان کے دوران خود ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ خوفِ الٰہی سے کانپتے اور لرزتے رہتے اور اس قدر پُھوٹ پُھوٹ کر روتے جیسے کوئی عورت اپنے اکلوتے بچے کے مر جانے پر روتی ہے۔ کبھی کبھی تو شدتِ گریہ اور بدن کے لرزنے سے ان کے اعضا کے جوڑ اپنی جگہ سے ہِل جاتے تھے۔ آپ کے خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی قبر کو دیکھ لیتے تو دو دو، تین تین دن حیران و خاموش رہتے اور کھانا پینا چھوڑ دیتے۔ (اولیائے رجال الحدیث ص ۱۵۱، از خوفِ خدا)

2. حضرتِ عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا دستور تھا کہ ہر رات علماء کو جمع کرتے، موت، قیامت اور آخرت کا ذکر کرتے ہوئے اتنا روتے کہ معلوم ہوتا جیسے جنازہ سامنے رکھا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۱۹۶)

3. حضرت سَیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ کسی نے انہیں مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا، یہ جب رونا شروع کرتے تو تین دن اور تین رات مسلسل روتے رہتے۔ جب کبھی آسمان پر بادل ظاہر ہوتے اور بجلی کڑکتی تو ان کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی، بدن کانپنے لگتا، بے تاب ہو کر کبھی بیٹھتے کبھی کھڑے ہوتے، ساتھ ہی روتے ہوئے کہتے: شاید میری لغزشوں اور گناہوں کی وجہ سے اہلِ زمین کو کسی مصیبت میں مبتلا کیا جانے والا ہے، جب میں مر جاؤں گا تو لوگوں کو بھی سکون حاصل ہو جائے گا۔ (خوفِ خدا، ص ۸۵)

4. سلطانُ الہند حضرت خواجہ غریب نواز سید حسن سنجری اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زبردست ولی اللہ تھے۔ لیکن اُن پر خَوفِ خُدا اس قدر غالب تھا کہ ہمیشہ خَشِیَّتِ الٰہی سے کانپتے اور گریہ وزاری کرتے رہتے تھے، خَلْقِ خُدا کو خَوفِ خُدا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے: اے لوگو! اگر تم زیرِ خاک

سوئے ہوئے لوگوں کا حال جان لو تو مارے خوف کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ غریب نواز کا ذکرِ خیر

اے عاشقانِ اولیا! حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر اولیائے کرام کا خوفِ خدا سے رونا مرحبا! 6 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو سلطانُ الہند حضرتِ سَیِّدنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مُبارک نہایت ہی عقیدت اور دُھوم دھام سے منایا جاتا ہے، اس موقع پر **ایصالِ ثواب اجتماعات** کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جس میں قرآن خوانی، نعت خوانی، سُنّتوں بھرے بیانات، تقسیمِ رسائل وغیرہ کی ترکیب ہوتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عالمی مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ باب المدینہ** (کراچی) میں بالخصوص **رجب المرجب** کے **ابتدائی 6 ایام** میں تو **مدنی مذاکروں** کی خوب مدنی بہاریں ہوتی ہیں، کئی شہروں سے عاشقانِ غریب نواز، علمِ دین سیکھنے، فیضانِ مدنی مذاکرہ لُوٹنے اور امیرِ اہلسنّت کی صحبت کی برکتیں حاصل کرنے کے لیے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں وقت گزارنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان کے علاوہ **ملک** و بیرونِ ہزاروں عاشقانِ غریب نواز اپنے اپنے شہروں میں اجتماعی طور پر ان مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ **رجب المرجب کے مدنی مذاکروں** کی دُھوم دھام ہو گی۔ آیئے! ہم بھی نیّت کرتے ہیں کہ اس سال ہونے والے رجب المرجب کے 6 مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل کریں گے۔

آیئے! حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصراً ذکرِ خیر سنتے ہیں: آپ کا نام حَسَن چشتی اجمیری ہے، آپ کے مشہور اَلقابات میں مُعِینُ الدّین، غریب نواز، سلطانُ الہند اور عطائے رسول شامل ہیں۔ (معین الہند

---

1 ... معین الارواح، ص ۱۸۵ ملخصاً

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۲۰ ملخصاً) حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے اَخلاق، کردار اور گُفتار سے اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگوں کو آپ نے اپنی نگاہِ نور سے نورِ اسلام سے منور فرمایا۔ آپ نے اپنے خلفا اور تلامذہ (شاگردوں) کی ایسی جماعت تیار کی، جس نے پاک و ہند کے کونے کونے میں دِین کا پیغام پھیلایا۔ اللہ پاک حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمتِ دین کے صدقے ہمیں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس لنگرِ رضویہ

اے عاشقانِ اولیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول جہاں خوفِ خدا کا پیکر بناتا ہے وہیں اولیائے کرام کی سچی محبت بھی دیتا ہے۔ ہم بھی اسی مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے 107 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک مجلس **لنگرِ رضویہ** بھی ہے، مختلف مواقع پر ہزاروں عاشقانِ رسول کی خیر خواہی کی جاتی ہے یعنی ان کو کھانا کھلایا جاتا ہے مثلاً **دَارُالسُّنَّہ** میں آنے والے مہمانوں، مختلف **سُنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی مشوروں، مختلف مدنی کورسز** میں شرکت کرنے والے عاشقانِ رسول، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **ملک و بیرونِ ملک** ہر سال ہزاروں عاشقانِ رسول پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے اِعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ان عاشقانِ رسول کے لیے **"لنگرِ رضویہ"** (سحری و افطاری) کا بہت بڑا اِنتظام کیا جاتا ہے تاکہ یہ عاشقانِ رسول دِلجمعی کے ساتھ علمِ دِین کے مدنی حلقوں اور مدنی مذاکروں میں بھرپور توجہ کے ساتھ شرکت کر سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے **عالمی مدنی مرکز** فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے **مدنی مذاکروں کے اجتماعات** میں بھی عاشقانِ رسول کے لیے **لنگرِ رضویہ** کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ لنگرِ رَضَویہ کی مد میں کروڑوں روپے کے

اخراجات ہوتے ہیں، اس کارِ خیر میں بھی کئی عاشقانِ رسول اپنا حصہ شامل کرتے ہیں، اس سال بھی اِنْ شَآءَ اللہ ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر **پورے ماہ اور آخری عشرے** کا اعتکاف ہو گا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رمضان، ماہِ رمضان کی مبارک ساعتوں سے برکتیں لُوٹنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام عاشقانِ رسول رضائے اِلٰہی اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **"لنگرِ رضویہ"** کی مد میں اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

"گھر میں آنے جانے کی" سنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے "گھر میں آنے جانے کی سنّتیں و آداب" سنتے ہیں: ☆جب گھر سے باہَر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔ (ابو داود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵) اِنْ شَآءَ اللہ! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

ہو گی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی، ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُكَ خَیۡرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیۡرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔ (ابوداود، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶) دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِیۡن ترجمہ: "ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام" تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/ ۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶ ص ۹۶، شرح الشّفاء للقاری، ۲/ ۱۱۸) ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: السلامُ علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو، ☆جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سُنّت یہ ہے کہ پوچھئے: کون ہے؟ باہر والے کو چاہئے کہ اپنا نام بتائے: مثلاً کہے: محمد الیاس۔ نام بتانے کے بجائے اس موقع پر مدینہ! میں ہوں! دروازہ کھولو وغیرہ کہنا سنّت نہیں، ☆جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو

رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہوگا **"صدقے کے فضائل"** جس میں ہم قرآنِ پاک اور احادیثِ طیبہ کی روشنی میں صدقے کے فضائل سنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ بزرگوں کے صدقہ و خیرات کرنے کے واقعات بھی سُنیں گے، مزید بھی مدنی پھول بیان کئے جائیں گے۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی ہفتہ وار اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کرکے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵ /۳۷۷، حدیث : ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر و بیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان:** دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں:** اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)**شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک:** اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مراحل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) **انتخابِ موضوع:** سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) **تلاشِ مواد:** فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) **جمع مواد:** تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) **بیان کی ترتیب:** بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) **فارمیشن:** مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6) **شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا:** فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) **نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** شعبہ ذمہ دار کے فائنل کرلینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ ورکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8) **مکمل بیان کی تفتیش و تخریج:** نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9) **دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش:** تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) **مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ:** اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان

اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) **پیج سیٹ اپ:** ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) **فائنل پروف ریڈنگ:** یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) **نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش:** ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) **بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں:** اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی

ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15) اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16) اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد "**سُنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سِنِ ہجری مطابق 27 اگست 2017 سِنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے

ہیں۔

(3) مزید بر آں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں / پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام "**اسلامی بیانات جلد 1**" **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4) اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام "اسلامی بیانات جلد 2" **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادَی الاُولیٰ تا شَعْبانُ الْمُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5) جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد **751** ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد **7340** اور شرکائے اجتماع کی تعداد **241462** ہے۔ پاکستان

بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔